https://ataunnabi.blogspot.com/

رسولِ عربی صلی اللہ علیہ وسلم

رسائل میلاد

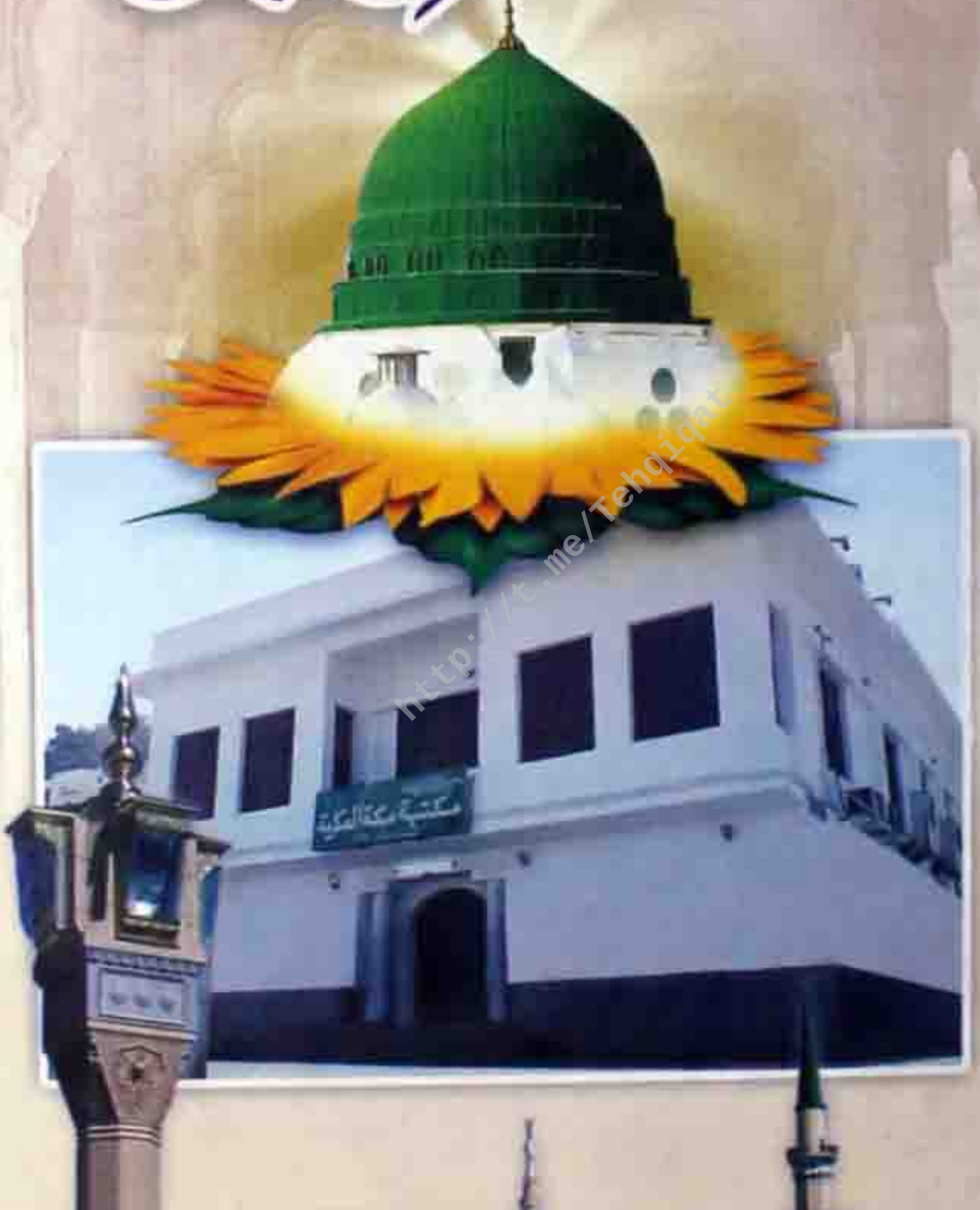

http://t.me/Tehqiqat

مرتب
مولانا محمد عبدالاحد قادری

مکتبہ حنفیہ
گنج بخش روڈ لاہور

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

خوشخبری

مسلک اہلسنت و جماعت کے عقائد و نظریات۔۔۔

بد مذہبوں کے باطلہ عقائد اور ان کے رد۔۔۔

اہلسنت پر کئے جانے والے اعتراضات کے جوابات پر مشتمل کتب و رسائل، آڈیو ویڈیو بیانات اور والپیپر حاصل کرنے کے لئے تحقیقات چینل ٹیلیگرام جوائن کریں

https://t.me/tehqiqat

Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

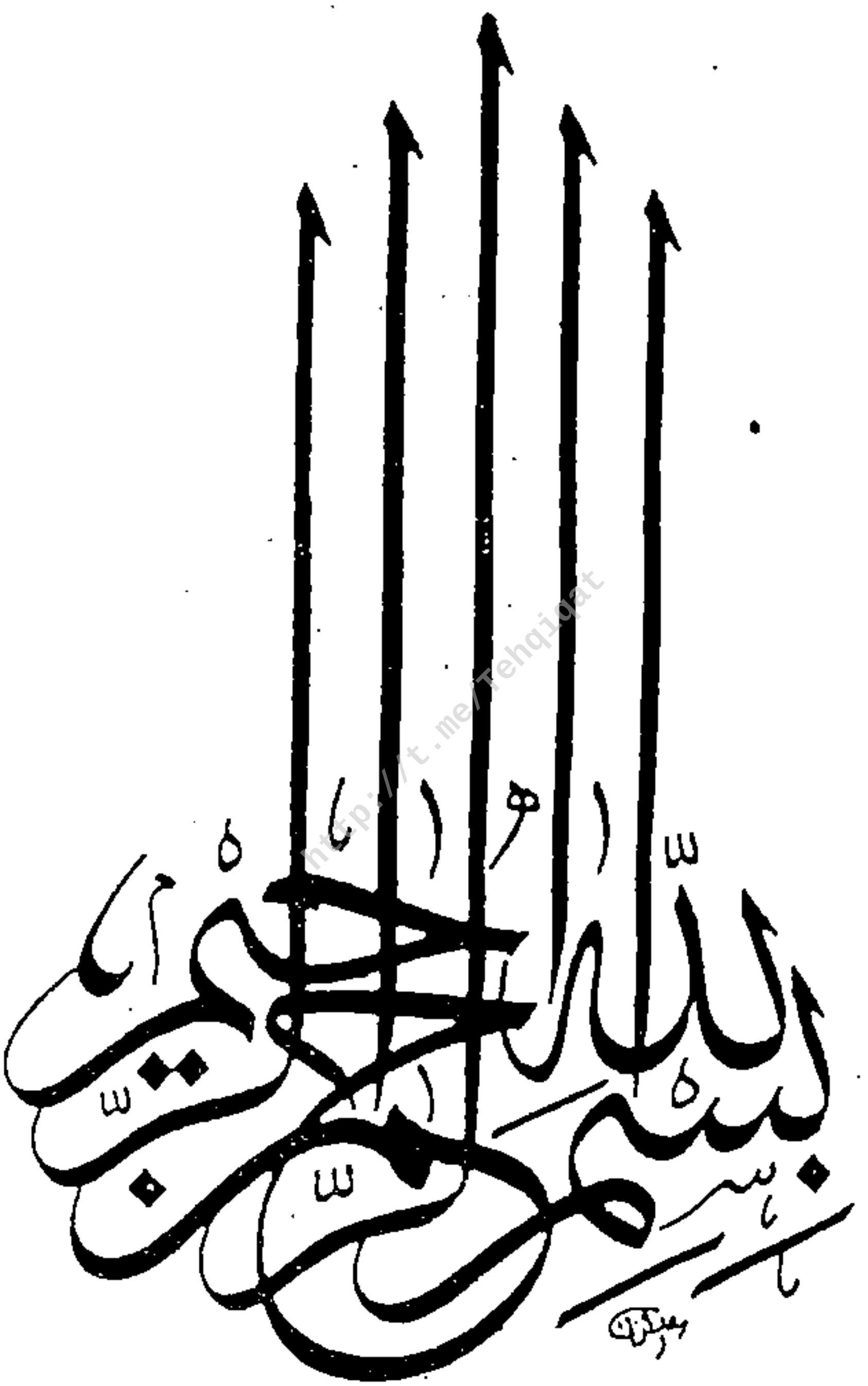

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ۔۔۔ عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

هُوَ الْحَبِیْبُ الَّذِیْ تُرْجٰی شَفَاعَتُهٗ ۔۔۔ لِکُلِّ هَوْلٍ مِّنَ الْاَهْوَالِ مُقْتَحِمِ

مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ وَالثَّقَلَیْنِ ۔۔۔ وَالْفَرِیْقَیْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

فَاِنَّ مِنْ جُوْدِکَ الدُّنْیَا وَضَرَّتَهَا ۔۔۔ وَمِنْ عُلُوْمِکَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

مکتبہ حنفیہ ۔۔۔ قادری رضوی کتب خانہ، لاہور

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اُس دلِ افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

سوانح عمری
رسولِ عربی صلی اللہ علیہ وسلم

مرتب
مولانا محمد عبدالاحد قادری

مکتبہ حنفیہ
گنج بخش روڈ ○ لاہور

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ﴾

نام کتاب	ــــــ	(۱۲) رسائل میلاد رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم
مرتب	ــــــ	مولانا محمد عبدالاحد قادری
پروف ریڈنگ	ــــــ	محمد حامد
اشاعت باراول	ــــــ	۱۴۳۲ھ/جنوری ۲۰۱۱ء
کمپوزنگ	ــــــ	الہجویری کمپیوٹر دارالکتابت
صفحات	ــــــ	592
زیرنگرانی	ــــــ	چوہدری محمد خلیل قادری
تحریک	ــــــ	چوہدری محمد ممتاز احمد قادری
ناشر	ــــــ	چوہدری عبدالمجید قادری
تعداد	ــــــ	1100
قیمت	ــــــ	-/[redacted] روپے

ملنے کے پتے

مکتبہ حنفیہ گنج بخش روڈ لاہور

قادری رضوی کتب خانہ گنج بخش روڈ لاہور

Hello: 042-7213575, 0333-4383766

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

حسن ترتیب

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
1	میلاد رسول ﷺ کے عربی اشعار مرتب: مولانا محمد عبدالاحد قادری	۹
2	المیلاد النبوی ﷺ مصنف: محدث کبیر علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ	۲۵
3	المولد النبوی ﷺ مصنف: سیدی امام احمد الدردیر المکی المصری رحمۃ اللہ علیہ	۷۵
4	النظم البدیع فی میلاد النبی ﷺ مصنف: علامہ یوسف بن اسمٰعیل النبہانی	۹۹
5	الروائح الزکیہ فی مولد خیر البریۃ میلاد النبی ﷺ مصنف: محدث عصر شیخ عبداللہ ہرری حبشی رحمۃ اللہ علیہ	۱۳۱
6	عطر الکلام فی استحسان المولد والقیام مصنف: حضرت علامہ شاہ محمد اجمل قادری رضوی سنبھلی	۱۹۵
7	نورِ محمدی ﷺ (خلقت سے ولادت تک) مصنف: ڈاکٹر محمد طاہر القادری	۲۹۵

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
8	عجائبات ولادت باسعادت مرتبہ: ابوسعید محمد سرور قادری رضوی	۳۲۵
9	ذکر میلادِ خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم مصنف: سید غلام حسین مصطفےٰ رضا قادری رضوی	۳۸۵
10	بارہ ربیع الاوّل (صحیح تاریخ ولادت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم) مصنف: حضرت علامہ مفتی شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ علیہ	۴۴۳
11	مسئلہ نور و بشر مصنف: امام الواصلین حضرت سید ابو محمد امام شاہ رحمۃ اللہ علیہ	۴۵۵
12	شمامۃ العنبریہ مصنف: نواب صدیق حسن خاں بھوپالی	۴۶۵

☆==☆==☆

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

انتساب

کائنات کی عظیم ترین خاتون سیدہ طیبہ طاہرہ زاہدہ

حضرت آمنہ سلام اللہ علیہا

کے نام

جن کی مقدس آغوش سے رحمت عالم، محسن کائنات، جان کائنات، مقصودِ کائنات فخر موجودات، امام الانبیاء، حبیب کبریا

حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

جلوہ گر ہوئے کہ بزم ہستی پکار اٹھی ؎

بصد اندازِ یکتائی بغایت شانِ زیبائی
امین بن کر امانت آمنہ کی گود میں آئی

طالب شفاعت

محمد عبدالاحد قادری

گوگڑاں، تحصیل و ضلع لودھراں

☆=☆=☆

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

عرض سعیدی

''۱۲ رسائل میلاد مصطفیٰ ﷺ'' کے نام سے فاضل نوجوان حضرت علامہ حافظ محمد عبدالاحد قادری دامت برکاتہم العالیہ نے قدیم آئمہ کرام و بزرگان دین کے رسائل کو جدید اسلوب میں پیش کر کے امت محمدیہ ﷺ کی بہت بڑی خدمت فرمائی ہے۔ اس کتاب کو قادری رضوی کتب خانہ، لاہور نے ۲۰۰۵ء میں شائع کیا۔

یہ کتاب تبصرہ کے لیے میرے پاس آئی تو مجھے کتاب کی ورق گردانی کرتے ہوئے انتہائی قلبی مسرت ہوئی کیونکہ بزرگان دین کے میلاد شریف پر رسائل کو یکجا کر کے کتاب کی شکل میں لانے کا سہرا آپ کے سر پر ہے کیونکہ اس سے قبل یہ کام نظر سے نہیں گزرا تھا۔ اس لیے ان رسائل کو دیکھ کر میرے اندر بھی تحریک پیدا ہوئی کہ اس کام کو آگے بڑھایا جائے۔

الحمدللہ مجھے توفیق ارزانی ہوئی اور چار مجموعے اس موضوع پر ترتیب دیے۔ ان مجموعوں کی ریکارڈ مقبولیت کو دیکھ کر کچھ خالصتاً کاروباری افراد اس میدان میں کود پڑے اور عجلت میں غیر معیاری کام کر کے سستی شہرت حاصل کرنے لگے۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت نصیب کرے۔

اب مولانا موصوف ''۱۲ رسائل میلاد رسول عربی ﷺ'' کے نام سے اس مبارک سلسلے کو آگے بڑھایا۔ اللہ تعالیٰ ان کی محنت کو قبول فرمائے اور حاسدین کی نظر بد سے بچائے۔

دعا گو

صلاح الدین سعیدی

ڈائریکٹر تاریخ اسلام فاؤنڈیشن

☆☆☆

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ

میلادِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

پر عربی اشعار

مرتب

مولانا محمد عبدالاحد قادری

ناشر

مکتبہ حنفیہ

گنج بخش روڈ ○ لاہور

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

فہرست

	عنوانات	صفحہ
☆.....	ولادت مبارکہ کے بعد سب سے پہلا میلاد	۱۱
☆.....	بعثت سے پہلے آپ ﷺ کی مدحت وستائش کے نمونے	۱۲
☆.....	تبع ثانی کے میلادیہ اشعار	۱۴
☆.....	حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کا کلام مدحت نبوی ﷺ	۱۴
☆.....	نبی کریم ﷺ نے اپنا میلاد خود بیان فرمایا	۱۵
☆.....	حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کا میلادیہ قصیدہ	۱۶
☆.....	حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کے میلادیہ اشعار	۱۷
☆.....	حضرت شیما رضی اللہ عنہا کے میلادیہ اشعار	۱۷
☆.....	حضرت ابوطالب رضی اللہ عنہ کے میلادیہ اشعار	۱۸
☆.....	حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے میلادیہ اشعار	۱۹
☆.....	حضرت کعب بن زبیر رضی اللہ عنہ کے میلادیہ اشعار	۲۰
☆.....	حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے میلادیہ اشعار	۲۱
☆.....	حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے میلادیہ اشعار	۲۲
☆.....	حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے میلادیہ اشعار	۲۳

☆=☆=☆

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

میلادیہ عربی اشعار

ولادت مبارکہ کے بعد سب سے پہلا میلاد

نبی کریم ﷺ کی ولادت باسعادت کے بعد حضرت عبدالمطلب آپ ﷺ کو کعبہ کے پاس لے گئے وہ اللہ سے دعا کرتے ہوئے کھڑے رہے اور انہوں نے یہ اشعار پڑھے:

الحمد للّٰہ الذی اعطانی　　هذا الغلام الطیب الاردان
قد ساد فی المهد علی الغلمان　　اعیذه باللّٰہ ذی الارکان
حتی یکون بلغه الفتیان　　حتی اراه بالغ البنان
اعیذه من کل ذی شنئان　　ذی حاسد مضطرب الغنان
حتی اراه رافع اللسان　　انت الذی سمیت فی الفرقان
فی کتب لاہته العثانی　　احمد مکتوبا علی اللسان

ترجمہ: ''تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جس نے مجھے سرخی مائل گورے رنگ کا یہ پاکیزہ لڑکا عطا فرمایا۔ یہ بچپن ہی میں لڑکوں کا سردار ہے' میں اسے اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں جو اس مستحکم کناروں والے گھر کا مالک ہے یہاں تک کہ وہ بھرپور جوانی کو پہنچ جائے اور میں دیکھوں کہ اس کے جوڑ بند مضبوط ہو چکے ہیں۔ میں اسے ہر دشمن کی دشمنی سے اللہ کی پناہ میں دیتا اور ٹھوکریں کھانے والے اندھے اور بوڑھے حاسد کے حسد سے اللہ کی پناہ طلب کرتا ہوں یہاں کہ میں اسے خطیب اور زبان آور دیکھوں تو وہ ہے جس کا نام فرقان میں اور دوسری آسمانی کتب میں احمد ﷺ لکھا گیا

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے جو زبان زد خلائق ہے۔

ولادت نبوی ﷺ کے بارے میں حضرت عبدالمطلب ایک جگہ اور ارشاد فرماتے ہیں: بیٹے کی اولاد باعث طمانیت قلب ہے۔

الحمد للخالق لا العباد　　لما رای جدی و اجتهادی
و اننی موفیه بالمیعاد　　فوج عنی کربته الرفاد
ونال منی فدیه المفادی　　فادیت عبدالله من تلادی
ان البنین فلذ الاکباد　　شماره کا لفرع للفواد
اوم و حمر کلها تلاد　　قلت للحباس لها ذواد
هل منکم من صیت ینادی　　الابل نهب بین اهل الوادی

فترکوها وه فی عصواد

ترجمہ: ”تعریف کے سزاوار بندے نہیں ہیں بلکہ سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جس نے مجھے تشویش کی حالت میں صحیح رائے کا تلاش کرنے والا پایا اور میری رہنمائی فرمائی۔ بیشک میں اپنے عہد و پیمان کو پورا کرنے والا ہوں اور درحقیقت عہد کے بارے میں جواب دہی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ نے میرے دل کے غم والم کو دور کر دیا اور میرے بیٹے کا فدیہ قبول فرمالیا۔ میں نے عبداللہ کا فدیہ اپنے مال سے عطا کیا۔ بے شک بیٹے جگر کے قیمتی ٹکڑے ہوتے ہیں۔ بیٹے کی اولاد باعث طمانیت قلب ہے میرے ہاں گندم گوں اور سرخ رنگ والے سبھی ہیں۔ شریف النسل اونٹوں کا گلہ موجود ہے۔ میں نے کہا: کیا تم میں سے کوئی بلند آواز والا ہے جو یہ ندا دے کہ اہل وادی نے اونٹوں کو غارت گری اور لوٹ مار کا مال بنالیا ہے اور یہ بڑی بداخلاقی ہے پس انہوں نے اونٹوں کو چھوڑ دیا۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

بعثت سے قبل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدحت وستائش کے نمونے

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدحت وستائش کے اولین نمونے آپ کے عہد ولادت سے پہلے کی روایات اور الہامی صحائف میں مذکور مبشرات کی صورت میں ملتے ہیں۔ ان کتب سماوی میں متذکرہ بشارات کی وجہ سے رہبان واحبار، منجم وکہان اور موحدین ومتکلمین اس نبی موعود کے منتظر تھے۔ ان اشعار میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پانے کی آرزو اور دیدار کی تمنا کا اظہار ہے۔

حضرت کعب بن لوئی کے میلادیہ اشعار

حضرت کعب بن لوئی (جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جد امجد تھے) نے اپنی قوم کو جمع کر کے کئی بار آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت وشان بیان کی وہ آپ کے میلاد کے بارے میں یوں کہتے تھے:

نهار وليل كل اوب تجاذب — سواء علينا ليلها و نهارها
يوبان بالاحداث حسين تاوبا — وبالنعم الصافي علينا ستورها
صروف و انباءٌ تقلب اهلها — لها عقد ما يستحل مريرها
على غفلتهٗ ياتي النبي محمد — فيخبر اخبارًا صدوقا خبيرها

ترجمہ: (۱) دن اور رات کا ہر بار لوٹنا ایک قسم کی کھینچا تانی ہے۔ ہمارے لیے رات کیا اور دن کیا دونوں یکساں ہیں۔"

(۲) یہ دن اور رات جب دونوں لوٹتے ہیں تو حوادث کے ساتھ لوٹتے ہیں اور ان کے پردوں میں ہمارے لئے کثرت سے نعمتیں آتی ہیں۔

(۳) (یہ دن رات) گردشیں اور خبریں ہوتی ہیں جو دنیا کے لوگوں کو الٹتی پلٹتی رہتی ہیں۔ ان گردشوں کی گرہوں کو کوئی کھول نہیں سکتا۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

(۴) نبی محمد ﷺ اچانک آجائیں گے اور وہ خبریں بتلائیں گے جن کا جاننے والا سچا ہوگا۔

حضرت کنانہ نے آپ کے بارے میں پیش گوئی میں فرمایا: ''محمد ﷺ نبی بن کر آئیں گے اور اپنے خبیر کی سچی خبریں دیں گے۔''

تبع ثانی کے میلادی اشعار

یمن و حضرموت کے بادشاہ ابا کرب (تبع ثانی) نے یثرب پر حملہ کیا تھا۔ اہل یثرب دن کو لڑتے تھے اور رات کو تبع کی مہمانی کرتے تھے۔ اس حسن سلوک سے متاثر ہو کر اس نے صلح کا ہاتھ بڑھایا، صلح نامہ لکھتے وقت ایک یہودی بنیامین قرظی نے تبع سے کہا کہ تو یثرب فتح نہیں کر سکتا، کہ یہ دیار ایک قریشی نبی کی فرودگاہ بننے والا ہے۔ یہ سن کر تبع نے بے ساختہ یہ اشعار کہے تھے:

القی الی نصیحته کی از دجر عن قربته محجورة بمحمد
شهدت علی احمد انه رسول من اللّٰه جاری السنه
فلو مد عمری الی عمره لکنت وزیر اللّٰهٗ وابن عمه

ترجمہ: ''اس نے مجھے نصیحت کی کہ میں اس آبادی سے ہٹ جاؤں جو محمد ﷺ کی وجہ سے محفوظ رکھی گئی ہے۔ میں شہادت دیتا ہوں کہ احمد ﷺ اس اللہ کے رسول ہیں جو جان آفریں ہے۔ اگر میری عمر اس کی عمر تک لمبی ہو تو میں ضرور اس کا وزیر اور ابن عم بنوں گا۔''

حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کا کلام مدحت نبوی ﷺ

نبی کریم ﷺ کی والدہ ماجدہ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا نے جب آپ ﷺ کو حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کے سپرد کیا تو آپ یتیم تھے۔ اس لیے حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا نے تامل کیا

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

تو حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

"یَاظیر سَلِّیْ عَنْ انبكِ فَاِنَّهٗ سَیَکُوْنُ لَهٗ شانٌ"۔

(اے دایہ! اس بچے سے مطمئن رہو اس کی بڑی شان ہونے والی ہے۔

جب حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا آپ کو لے کر چلیں تو سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا نے یہ شعر پڑھے:

اعیذ باللہ ذی الجلال　　من شر ما مر علی الجبال

حتی اراہ حامل الحلال　　و یفعل العرف الی الموال

و غیر ہم من حشوۃ الرجال

ترجمہ: "میں اپنے بیٹے کو خدا کی پناہ میں دیتی ہوں۔ اس شر سے جو پہاڑوں پر چلتا ہے یہاں تک کہ میں اسے شتر سوار دیکھوں اور دیکھ لوں کہ وہ غلاموں اور درماندہ لوگوں کے ساتھ نیک سلوک اور احسان کرنے والا ہے۔"

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا میلاد خود بیان فرمایا

ایک بار آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَنَا دَعْوَۃُ اَبِی اِبْرَاھِیْمَ۔

یعنی میں اپنے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہوں۔

ایک اور مقام پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

انا النبی لاکذب　　انا ابن عبدالمطلب۔

ترجمہ: "میں نبی ہوں' اس میں کوئی دروغ گوئی نہیں ہے میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں"۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کا میلادیہ قصیدہ

ابونعیم نے زہری کے طریق پر دلائل النبوت میں روایت بیان کی ہے کہ حضرت اسماء بنت رہم نے اپنی والدہ سے روایت کی ہے کہ میں حضور رسالت مآب ﷺ کی والدہ ماجدہ کی رحلت کے وقت ان کے پاس موجود تھی اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پانچ سال کی عمر مبارک میں والدہ کے سرہانے کھڑے تھے۔ آپ ﷺ کی والدہ ماجدہ نے آپ کے چہرہ اقدس کی طرف دیکھا اور پھر فرمایا:

بارك اللّٰه فيك من الغلام — يا ابن الذى من حومته من الحمام
نجا بعون الملك العلام — فودى غداه الضرب بالسهام
بمائته من ابل سوام — ان صح مالبصرت فى المنام
فانت مبعوث الى الانام — تبعث فى الحل و فى الحرام
تبعث فى التحقيق والاسلام — دين ابيك البرا براهام
فاللّٰه انها عن الاصنام — ان لا تواليها مع الاقوام

ترجمہ: ''اے بیٹے! اللہ آپ ﷺ کو برکت عطا فرمائے۔ آپ ﷺ اس عظیم باپ کے فرزند ارجمند ہیں جو قوم کے سردار اور شریف تھے۔ جنہوں نے بلندشان کے مالک' اللہ تعالیٰ کی نصرت سے نجات حاصل کی اور جن کی زندگی بچانے کے لیے صبح وقت کے تیروں سے قرعہ اندازی ہوئی۔ ان کے بدلہ میں اچھی نسل کے ایک سو اونٹوں کا فدیہ دیا گیا۔ میں نے جو خواب میں دیکھا ہے اگر وہ درست ہے تو آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کی طرف تمام لوگوں کی طرف مبعوث ہوں گے۔ آپ ﷺ حلت وحرمت کے لیے اسی دین کے ساتھ مبعوث ہوں گے جو دین آپ ﷺ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ہے۔ اللہ تعالیٰ بتوں سے آپ ﷺ کی حفاظت فرمائے گا اور آپ ﷺ کی دوستی ان لوگوں سے نہیں ہوگی جو بتوں کی پرستش کرتے ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا! ہر زندہ کے لیے موت ہے۔ ہر ایجاد کا اختتام ہے۔ اور ہر بڑی عمر والے کے لیے فنا ہے۔ میں مرجاؤں گی، مگر میرا ذکر باقی رہے گا، اس لئے کہ میں نے پاکیزہ اور طاہر کو جنم دیا ہے اور اپنی یاد کے لیے خیر کو چھوڑا ہے۔"

حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کے میلادیہ اشعار

ابن جراح کا بیان ہے کہ میں نے ابوعبداللہ محمد بن معلیٰ ازدی کی کتاب الترقیص میں یہ شعر دیکھا ہے، جس سے وہ آپ ﷺ کا میلاد بیان کر کے لوری دیتی تھیں:

یا رب اذا اعطیته فابقه

واعله الی العلی وارقه

واد حض اباطیل العری بحقه

ترجمہ: "اے اللہ جب تو نے آپ ﷺ کو دیا ہے تو آپ ﷺ کو باقی رکھ، آپ ﷺ کو بلند درجے دے اور ترقیاں عنایت کر اور آپ ﷺ کی برکتوں سے باطل پرست دشمنوں کو ذلیل کر دے"۔

حضرت شیما کے میلادیہ اشعار

آپ ﷺ کی رضاعی بہن حضرت شیما آپ ﷺ کو گود میں لے کر درج ذیل میلادیہ اشعار پڑھا کرتی تھیں:

هذا اخی لم تلده امی

ولیس من نسل ابی و عمی

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

فـد زیتـــه مـن غـول مـعـمـی

فـاتـمـنـه الـلهـم فیـمـا و تـفـمـی

ترجمہ: ”یہ میرے وہ بھائی ہیں جو میرے ماں جائے نہیں اور میرے والد و چچا کی نسل سے بھی نہیں لیکن میں آپ ﷺ پر اپنے بزرگ ماموں و چچا کو قربان کرتی ہوں اور اے اللہ جیسی کہ تو نشوونما کیا کرتا ہے اس سے زیادہ اچھی آپ ﷺ کی نشوونما کر۔“

علاوہ ازیں آپ ﷺ کی رضاعی بہن حضرت شیما کی لوری ہے:

یـا ربـنـا البـقـی لـنـا مـحـمـدا

حـتـی اراہ یـافـعـا مـردا

ثـم اراہ سـیـدا اسـونـا

واکبت اعـاد بـہ مـعـادًا لـحـسـدا

واعـطـیـــہ عـــزا یـدوم ابـدا

ترجمہ: ”اے ہمارے پروردگار ہمارے لیے محمد (ﷺ) کو باقی رکھ۔ یہاں تک کہ آپ نوخیز جواں ہوں پھر یہ اپنی سرداری اور حکومت دیکھیں اور ان کے دشمنوں کو معاد حسد پکڑے اور انہیں دائمی اور ابدی عزت عطا فرما“۔

حضرت ابوطالب رضی اللہ عنہ کے میلادیہ اشعار

نبی کریم ﷺ کے شفیق چچا حضرت ابوطالب رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کے اعلان نبوت کے بعد چند پرجوش اشعار آپ ﷺ کی مدح میں کہے ہیں۔ ابن ہشام نے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس قصیدہ کے سات شعر سیرۃ النبی ﷺ میں نقل کئے ہیں اس قصیدہ کے ابتدائی تین شعر یہ ہیں:

اذا اجتمعت یوما قریش لمفتخر

فعبد مناف سرھا و صمیمھا

وان حصلت اشراف عبد منافھا

و فی ھاشم اشرافھا و قدیمھا

وان فخرت یوما فان محمدا

ھو المصطفی من سرھا و کریمھا

ترجمہ: ”اگر قبیلہ قریش کے افراد کبھی یہ طے کرنے کے لئے جمع ہوں کہ ان کا سرمایہ افتخار کیا ہے؟ تو ان کو معلوم ہوگا' ان کے اندر جو عبد مناف کی شاخ ہے' وہی اس پورے قبیلے کی روح رواں اور اصل ہے اور عبد مناف کے سردار اکٹھا ہو کر جستجو کریں کہ ان کی عظمت کا راز کیا ہے تو وہ بنی ہاشم میں اپنی سربلندی اور اصلیت کا سراغ پائیں گے اور بنو ہاشم کسی بات پر فخر کرنا چاہیں تو ان کو معلوم ہوگا کہ محمد ﷺ ان سب میں منتخب ترین' پسندیدہ ترین اور باعث عظمت و سربلندی ہیں“۔

ان کے علاوہ جناب ابوطالب کا اشعار پر مشتمل ایک اور قصیدہ ملتا ہے جس کے اشعار ابن ہشام نے اپنی سیرت کی کتاب میں لکھے ہیں۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے میلادیہ اشعار

حضور ﷺ کے دوسرے عم بزرگوار' حضرت عباس رضی اللہ عنہ (م ۳۲ھ) نے بھی

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

آپ ﷺ کی شان میں اشعار کہے ہیں۔ نبی کریم ﷺ غزوہ تبوک سے مدینہ منورہ واپس تشریف لائے تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ مجھ کو اجازت دیجئے کہ کچھ آپ ﷺ کی مدح کروں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کہو' اللہ تعالیٰ تمہارے منہ کو سالم رکھے چنانچہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کے سامنے جو اشعار پڑھے ان میں سے دو شعر یہاں دیئے جاتے ہیں:

و انت لما ولدت اشرقت

الارض وضات تبورك الافق

فنحن فی ذلك ایضاء و فی النور

سبل الرشاد نختترق

ترجمہ: ''اور جب آپ ﷺ پیدا ہوئے تو زمین روشن ہوگئی اور آپ کے نور سے آفاق منور ہو گئے۔ پس ہم اس ضیاء اور اس نور میں ہدایت کے راستوں کو قطع کر رہے ہیں''۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ بن زہیر کے میلادیہ اشعار

دربار رسالت ﷺ کے معروف شاعر حضرت کعب رضی اللہ عنہ بن زہیر اپنے قصیدہ ''بانت سعاد'' کے سبب خصوصی اہمیت کے حامل ہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ کی فتح مکہ کے بعد مدینہ واپسی پر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام لے آئے اور پھر انہوں نے اپنا یہ قصیدہ نبی کریم ﷺ کے روبرو پیش کیا' حضرت کعب رضی اللہ عنہ جب اس شعر پر پہنچے تو نبی کریم ﷺ نے خوش ہو کر اپنی چادر مبارک شاعر کو عطا کر دی:

ان الرسول لنور یستضاء بہ

و صارم من سیوف الهند مسلول

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

ترجمہ: ''بیشک رسول اللہ ﷺ نور ہیں جن سے روشنی اس طرح آنکھوں کے سامنے پھیل جاتی ہے' جس طرح نیام سے جب تلوار نکلتی ہے تو ایک چمک سی آنکھوں کے سانے پھیل جاتی ہے''۔

ابن اسحاق نے اس قصیدہ کے ۵۱ شعر نقل کئے تھے۔ابن ہشام نے تلاش کر کے ان میں سات اشعار کا اضافہ کر دیا۔ان ۵۸ اشعار کے اس قصیدہ کی شروح مختلف شارحین نے بے شمار لکھی ہیں۔شاعر کے طالع کی ارجمندی اس سے زیادہ اور کیا ہو سکتی ہے کہ حضور ﷺ نے اس قصیدہ کے ایک شعر کو پسند فرما کر اپنا پیرہن مبارک عطا فرمایا۔

حضرت حسان رضی اللہ عنہ بن ثابت کے میلادیہ اشعار

حضرت حسان رضی اللہ عنہ بن ثابت (م ۵۴ھ) نے نعت نبوی ﷺ کے ذریعہ اسلام کی بیش بہا خدمت کی ہے۔ان کا کلام شوکت الفاظ' بلندی فکر' معین آفرینی اور جوش وروانی کی خوبیوں سے مزین تھا۔ان کے لیے سب سے بڑی سرفرازی کی بات یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے انہیں یہ اعزاز بخشا کہ مسجد نبوی میں ان کے لئے منبر رکھوایا جس پر بیٹھ کر وہ شعر سناتے تھے۔کفار کی ہجویات کے جواب میں حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے اشعار کو خود نبی کریم ﷺ پسند فرماتے تھے۔حضور ﷺ نے ایک مرتبہ اشعار سن کر دعا فرمائی: اَللّٰھُمَّ ایدہ بروح القدس ''اے اللہ! جبرئیل کے ذریعے حسان کی مدد فرما''۔حضرت حسان رضی اللہ عنہ صحیح معنوں میں شاعر دبار رسالت تھے۔ان کے دیوان میں نبی کریم ﷺ کی تعریف وتوصیف کے علاوہ اسلام کی تائید وحمایت میں بہت کچھ کہا گیا ہے۔حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے درج ذیل دو میلادیہ اشعار بہت مشہور ہیں:

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

و اجمل منك لم تر قط عينى

و اكمل منك لم تلد النساء

خلقت مبرا من كل عيب

كانك قد خلقت كما تشاء

ترجمہ: ''پیارے آقا' میری ان آنکھوں نے آپ ﷺ سے زیادہ حسین و جمیل کسی کو نہیں دیکھا اور آپ ﷺ سے زیادہ حسین وجود کو کسی عورت نے جنم نہیں دیا۔ آپ ﷺ ہر نقص اور عیب سے پاک پیدا فرمائے گئے گویا آپ ﷺ جیسا چاہتے تھے ویسے ہی پیدا کئے گئے''۔

حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے میلادیہ اشعار

حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے کتب سیر و مغازی میں حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے بعد سب سے زیادہ اشعار ملتے ہیں۔ وہ قادر الکلام شاعر ہی نہیں بلکہ تلوار کے دھنی بھی تھے۔ رسول اللہ ﷺ کے فدائی تھے۔ نبی کریم ﷺ کے ہمراہ غزوات بدر' احد' خندق' حدیبیہ' خیبر اور دوسرے معرکوں میں شریک رہے۔ سنہ ۸ ہجری غزوہ موتہ میں شہید ہوئے۔ کفار اور مشرکین کی بدگوئی اور ہجو کا اپنے اشعار میں ترکی بہ ترکی جواب دیتے۔ کفر اور بت پرستی پر شرم و غیرت دلاتے تھے۔ ان کے درج ذیل اشعار بہت مشہور اور مقبول ہیں:

روحى الفداء لمن اخلاقه شهدت

بانه خير مولود من البشر

عمت فضائله كل العباد كما

عم البريته ضوء الشمس والقمر

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

ترجمہ: ''میری روح فدا ہو اس پر جس کے اخلاق گواہی دیتے ہیں کہ وہ نبی نوع انسان میں سب سے بہتر فرد ہوں۔ آپ ﷺ کے احسانات تمام لوگوں کے لیے عام ہیں جس طرح آفتاب و ماہتاب کی روشنی تمام مخلوقات کے لیے عام ہے۔''

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے میلادیہ اشعار

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ کے ان پانچ نامور شعراء میں سے ایک ہیں جن کا ''جمہرہ اشعار العرب'' کے مولف نے بطور خاص ذکر کیا ہے۔ غزوہ تبوک میں جو تین صحابہ پیچھے رہ گئے تھے ان میں ایک حضرت کعب رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ ان کی سچائی کی بناء پر توبہ قبول ہوئی اور سورۂ توبہ کی آیت وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوا الخ ان ہی تین حضرات کی شان میں نازل ہوئی۔ ابن سیرین کا بیان ہے کہ مجھے یہ معلوم ہوا ہے کہ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے ان اشعار سے خوفزدہ ہو کر دوس قبیلہ نے اسلام قبول کر لیا تھا۔

قضينا من تهامه كل ريب و خيبر ثم اجمعنا السيوفا

نخيرها ولو نطقت لقالت فوا طعهن : دوسا او ثقيفا

ترجمہ: ''جب تہامہ کی طرف سے ہم فارغ ہو چکے' اب دشمنوں کا وہاں کھٹکا نہیں رہا اور خیبر سے بھی فارغ ہو چکے' پھر ہم نے اپنی تلواروں کو اکٹھا کیا۔ ہم اپنی تلواروں کو اختیار دیئے ہوئے ہیں' اگر یہ تلواریں بول سکتیں تو کہتیں! کہ اب ان کا نشانہ دوس ہوں گے یا ثقیف۔''

(علامہ محمد عبدالاحد قادری)

3000-4288176

☆☆☆☆

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

ولادت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر بزرگان دین کا عمل

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ ۹ ربیع الاول کو کھجوریں تقسیم فرماتے تھے کہ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کا دن ہے۔

سیدنا امام اعظم وامام باقر وامام جعفر صادق رضی اللہ عنہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے دن ستو اور کھجوریں تقسیم کرتے تھے۔

امام ابن حجر ہیتمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ حضرت امام حسن بصری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "اگر میرے پاس اُحد پہاڑ کے برابر سونا ہوتا تو میں اسے بھی میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نذر کر دیتا۔ انہوں نے اس ضمن میں حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ "جس شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مولود کی تقریب میں احترام وعقیدت سے حاضری دی' ضرور وہ اپنے ایمان میں کامیاب نکلا۔

حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جس شخص نے میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کے لیے لوگوں کو جمع کیا' کھانا کھلایا' چراغاں کیا' نئے کپڑے زیب تن کیے اور خوشبو لگائی' قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے نبیوں کی رفاقت عطا کریگا اور اس کا مقام اعلیٰ علیین ہوگا۔

امام قسطلانی، امام جزری کی روایت بیان کرتے ہیں کہ میلاد سے اللہ کے فضل عمیم اور برکتوں کا ظہور ہوتا ہے۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللّٰہ

المیلاد النبوی

مصنف

محدث کبیر علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم

مفتی غلام معین الدین نعیمی رحمۃ اللہ علیہ

مرتب

مولانا محمد عبدالاحد قادری

ناشر

مکتبہ حنفیہ
گنج بخش روڈ ○ لاہور

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

فہرست

	عنوانات	صفحہ
☆.....	وسیلہ انبیاء علیہم السلام	۲۹
☆.....	مقدمہ مصنف	۳۲
☆.....	وسیلہ انبیاء	۳۲
☆.....	اہل کتاب کا بشارت دینا	۳۳
☆.....	اوصاف نبوی صلی اللہ علیہ وسلم	۳۴
☆.....	روشن کرنے والا	۳۷
☆.....	تمام انبیاء کے سردار	۳۸
☆.....	اولاد آدم کے سردار	۳۹
☆.....	ترجمہ ابیات	۴۰
☆.....	نور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تخلیق اور تقسیم	۴۱
☆.....	جنت کے دروازوں پر اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم	۴۲
☆.....	تخلیق محمدی صلی اللہ علیہ وسلم	۴۳
☆.....	حضرت آدم علیہ السلام کی وصیت	۴۴
☆.....	عہد نامہ	۴۵
☆.....	وسیلہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم توبہ قبول	۴۶

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

☆	حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کا سنہری خواب	۴۶
☆	حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی غیبی مدد	۴۸
☆	نکاح مبارک	۴۹
☆	معصیت سے پاک	۵۰
☆	رحم مادر میں جلوہ گری	۵۱
☆	سلسلہ نسب نبوی ﷺ	۵۴
☆	نور مصطفیٰ ﷺ بہ عالم ظہور میں	۵۴
☆	انبیاء کرام علیہم السلام کی بشارتیں	۵۵
☆	المقام المحمود ترجمہ قصیدہ	۵۶
☆	ولادت نرالی شان سے	۵۸
☆	غیبی آواز	۵۸
☆	مشرق و مغرب میں عظمت کا اعلان	۵۹
☆	عالم دنیا میں جلوہ گری	۵۹
☆	سجدہ مبارک	۶۲
☆	صفات انبیاء کرام علیہم السلام سے متصف	۶۳
☆	حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کا سجدہ شکر	۶۴
☆	حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کا حضور ﷺ کی شان میں قصیدہ	۶۴
☆	سب سے مکرم مخلوق	۶۵
☆	ولادت بارہ ربیع الاوّل کو ہوئی	۶۵
☆	ایام رضاعت کا بیان	۶۶

http://t.me/Tehqiqat

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

	عنوانات	صفحہ
☆.....	حضرت حلیمہ کے گھر برکات نبوی ﷺ	۶۶
☆.....	خیر و برکات کا نزول	۶۷
☆.....	شق صدر	۶۸
☆.....	عرب و عجم میں محافل میلاد کی شہرت	۷۰
☆.....	تمام عرب میں محفل میلاد	۷۰
☆.....	برکات میلاد	۷۰
☆.....	دعاہائے خاتمہ	۷۳

☆=☆=☆

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

تذکرہ مصنف

علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ

علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ کا نام عبدالرحمٰن بن ابی الحسن علی بن محمد بن علی ابن عبداللہ بن حمادی ہے۔ کنیت ابوالفرج اور لقب ابن جوزی ہے۔ آپ کے مشہور زمانہ لقب کا سبب یہ ہے کہ آپ کے آباء میں آٹھویں پشت پر جعفر نامی شخص کو جوزی کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے اور ابن عماد کے بقول جوز، بصرہ شہر کا ایک محلّہ ہے۔

علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ کی عمر تین سال تھی کہ آپ کے والد فوت ہو گئے۔ دنیا اسلام کے آفتاب و ماہتاب بن کر چمکنے والے نونہال کی پرورش بعد میں پھوپھی صاحبہ نے کی۔ جب آپ حد شعور میں داخل ہوئے تو پھوپھی صاحبہ نے آپ کو ابوالفضل ابن ناصر کی مسجد میں چھوڑ دیا جو کہ رشتہ میں ان کے ماموں تھے۔ آپ نے بہت قلیل عرصہ میں پوری توجہ سے حفظ قرآن، علوم قرات اور تحصیل علم حدیث کی منزل طے کر لیں، اس بارے میں آپ خود فرماتے ہیں کہ علم کی محبت بچپن ہی سے میرے دل کی گہرائیوں میں جاگزیں تھی اور اس میں حصول علم کے لیے کسی بڑی سے بڑی مہم کو سر کرنے میں لذت محسوس کیا کرتا تھا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مجھے مقام علم پر فائز کر دیا۔

علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ یوں تو علم میں اونچا مقام رکھتے ہیں مگر جس علم میں آپ کو شہرت حاصل ہوئی، وہ علم حدیث ہے۔ اس علم میں آپ کی بہت سی تصانیف ہیں حتی کہ اپنے علم و تجربہ پر اعتماد کی وجہ سے فرمایا کرتے تھے کہ میرے زمانے تک حضور نبی کریم ﷺ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

سے روایت شدہ کوئی بھی حدیث میرے سامنے بیان کی جائے تو میں بتا سکتا ہوں کہ یہ صحت وضعف کے کس درجہ پر ہے تو آپ کا یہ دعویٰ غرور پر مبنی نہیں بلکہ حق وصداقت کے اظہار ومحدیث نعمت کے طور پر ہے۔

علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ بہت بڑے عاشق رسول تھے، اور آپ نے حالت نزاع میں فرمایا کہ جن قلموں سے میں تمام عمر حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکھتا رہا ہوں ان کے سروں پر لگی ہوئی روشنائی کھرچ لی جائے اور غسل دینے کے لیے تیار کردہ پانی میں یہ روشنائی ڈال دینا، شاید اللہ تعالیٰ رحمان ورحیم اس جسم کو نار جہنم سے نہ جلائے جس پر اس کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کی روشنائی کے ذرے لگے ہوں، تو وصیت پر بعد وصال عمل کیا گیا۔ علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ فن خطابت میں بھی اعلیٰ مقام رکھتے تھے، آپ کی مجلس وعظ میں لاکھوں انسان موجود ہوتے تھے۔ عوام الناس ہی نہیں بلکہ خلیفہ وقت بھی، جملہ وزرائے سلطنت کے ساتھ پتھر کی تصویر بنا دم بخود بیٹھا ہوتا تھا، اور کئی راہ گم کردہ فسق وفجور سے ثابت ہو کر صراط مستقیم کے راہی بن گئے اور آپ کے ہاتھ پر دو لاکھ سے زائد کفار نے کلمہ حق پڑھ کر حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔ علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے مقلد تھے اور آپ نے بہت سی کتب تصنیف کی تھیں، آپ سے ایک مرتبہ ان کی تعداد تصنیف کے متعلق سوال کیا گیا تو ان کا جواب یہ تھا میری تصنیفات تین سو چالیس سے کہیں زیادہ ہیں جن میں کوئی کتابیں بیس جلدوں میں ہیں اور زیر نظر رسالہ ''المیلاد النبوی صلی اللہ علیہ وسلم'' میں بھی آپ کی وہ تصنیف ہے جس میں میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر خوب روشنی ڈالی گئی۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

وصال

سبط ابن جوزی فرماتے ہیں کہ میرے نانا جان سات رمضان المبارک ۵۹۷ ہجری کو خلیفہ کی والدہ کی قبر کے پاس وعظ کرنے کے لیے تشریف فرما تھے اور میں اسی مجلس میں حاضر تھا۔ آپ نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ میری عمر کو دراز کر دے، حالانکہ اس نے نعمتوں کے ساتھ اس چیز کو طوالت بخشی ہے جو کہ کچھ میری فطرت میں ہے اور منبر سے نیچے اتر کر گھر تشریف لے گئے اور بیمار ہو گئے، پانچ دن بیمار رہنے کے بعد ماہ رمضان المبارک کے ۵۹۷ ہجری جمعہ کی رات مغرب وعشاء کے درمیان خالق حقیقی کو جا ملے۔

قارئین یہ بات یاد رہے! زیر نظر رسالہ ''المیلاد النبوی ﷺ'' (مترجم سید غلام معین الدین نعیمی رحمۃ اللہ علیہ) ہے۔ علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے میلاد شریف پر دو رسالے لکھے دوسرے کا نام ''مولد العروس'' جس کو میں نے اپنی کتاب ''۱۲ رسائل میلاد مصطفےٰ ﷺ'' (مطبوعہ ۲۰۰۵ء) میں شامل کیا ہے۔

محمد عبدالاحد قادری

خطیب مرکزی مسجد میاں محمد دین

باغبانپورہ، لاہور

۲۱ صفر المظفر ۱۴۳۲ھ/۲۶ جنوری ۲۰۱۱ء

○○○○

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ مصنف

اللہ تبارک وتعالیٰ ہی ہر قسم کی حمد وستائش کے لائق ہے جس نے اپنی شان احدیت کے پرتو جمال سے روشن صبح ظاہر فرمائی اور بروج انوار سے کمال کے آسمانوں پر منور چاند وسورج تاباں فرمائے اور شجاعت وبسالت کے جلیل المرتبت درختوں سے نبوت کا ایسا پھل نکالا جس کا سارے جہاں میں کوئی نظیر ومثیل نہیں اور سطوت وہیبت محمدیہ (صلوات اللہ علیہ) کے ظہور سے ابدیت کے جھنڈوں کو سربلند فرمایا لہٰذا جو اس کے زیر سایہ چلا وہ تائید یافتہ اور منصور ومظفر رہا اور تمام بخت آور شخصوں کو ایسے مکرم ومشرف کی ولادت سے مکمل فرمایا جو شرافت اور فضل کثیر کے حاوی ہیں یہ وہ مولود مسعود ہے جس کے عالم وجود میں تمام مخلوقات سے تعظیم وتوقیر کا پیمانہ لیا لہٰذا وہ ذات مقدس پاک ہے۔ جس نے انہیں بہترین صورت میں پیدا فرمایا اور انہیں ہر قسم کی آلائشوں سے محفوظ رکھا اور اور غل وغش سے بچایا اور انہیں خوب خوب پاک وستھرا بنایا۔ اور ان کی جلالت والی طلعت کمال کے لیے ان کی ماؤں کے شکموں کو پسندیدہ اور خاص بنایا جس طرح ان کی آباؤ اجداد کے اصلاب کو دل پسند موتی کی مانند برگزیدہ بنایا اور ان اصلاب کو ان کے نفیس وپاکیزہ وجود کے صدف کی حفاظت کرنے والے دریا قرار دیئے پھر وہ یکے بعد دیگرے نبیوں کے صلبوں میں منتقل ہوتے رہے اور ہر ایک نبی اپنے رب کے حضور (اس نور محمدی سے) توسل کر کے پناہ مانگتے رہے۔

وسیلہ انبیاء علیہم السلام

چنانچہ سیدنا آدم علیہ السلام کی توبہ انہیں کے وسیلہ سے قبول ہوئی اور حضرت

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور لیس علیہ السلام کو انہیں کی وجہ سے مقام بلند میں رفع کیا گیا اور حضرت نوح علیہ السلام نے کشتی میں انہیں کا وسیلہ پکڑا اور حضرت یونس علیہ السلام نے اپنی دعا میں اسی وسیلہ پر اعتماد فرمایا۔ حضرت ابراہیم خلیل علیہ السلام انہیں کو شفیع لائے اور حضرت ایوب علیہ السلام نے انہیں کے واسطے تضرع و زاری کی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو انہیں کی منزلت اور مرتبت سے روشناس کرایا اور انہوں نے رب سے دعا مانگی کہ میں ان کا وزیر اور امتی بنوں۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے انہیں کے وجود باوجود کی بشارت دی اور آپ کی تشریف آوری کے زمانہ تک قائم (زندہ) رہنے کی مہلت کی استدعا کی اور درخواست کہ میں آپ کا معاون و مددگار بنوں۔

اہل کتاب کا بشارت دینا

علماء یہود یعنی احبار نے آپ کی تشریف آوری کی خبریں دیں اور اہل کتاب کے عابدوں اور راہبوں نے (پیشتر سے) آپ کے ظہور و سراپا سرور کی بشارتیں دیں اور ہاتف غیبی نے آپ کے ذکر مبارک ،ولادت باسعادت کی منادی کی۔ اور جنات آپ کی نبوت و رسالت پر ایمان لائے اور رب تعالیٰ کی نشانیاں آپ کے اسم گرامی سے ناطق ہوئیں اور بادشاہوں کے شہ نشینوں میں زلزلہ پڑا اور دریائے ساوہ آپ کی ولادت کے وقت خشک ہوگیا اور دریائے ساوہ جو پہلے سے خشک تھا بوقت ولادت جاری ہوگیا۔ بکثرت چشمے جاری ہوئے اور جوش مارنے لگے۔ شاہ فارس کا محل پھٹ گیا اور اس کے کنگرے گر پڑے ساتوں آسمانوں کے فرشتوں نے خوشیاں منائیں اور آپ کے نور سے فضائے آسمانی بھر گئی اور شہاب ثاقب نے چھپ کر سننے والے (سرکش شیاطین و جنات) کو سنگسار کیا اور خود ابلیس نے اپنے اوپر یاویلا یا ثبورا (اے میری خرابی میری تباہی) کا شور مچایا۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

آپ کی والدہ ماجدہ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو ختنہ کردہ، آنکھوں میں سرمہ لگا ہوا، خوش وخرم تولد کیا بوقت ولادت آپ کی یہ حالت تھی کہ آپ سربسجود اور آسمان کی طرف اپنی انگشت مبارک اٹھاتے ہوئے اشارہ کررہے تھے حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آپ کو اٹھایا اور اسرافیل نے آپ سے برکت لی اور فرشتوں نے تکبیر وتہلیل کے ساتھ آپ کو جھرمٹ میں لے لیا اور سب ہی آپ کے حسن وجمال سے مسرور اور باغ باغ ہورہے تھے اور دنیا خوش ہوکر جھومنے لگی، مسرت وانبساط کا اظہار کیا اور آپ کی شب ولادت عرش الٰہی میں جنبش ہوئی اور تجلی حق اپنے بندوں پر جلوہ ریز ہوئی۔ ان کی شکستہ دلی دور کرکے فقیر کو غنی کیا۔

اوصاف نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

آپ کے اوصاف حسنہ سے توریت وانجیل اور فرقان وزبور کو مشرف فرمایا اور پکارنے والے نے پکارا کہ بلاشبہ اللہ کے حبیب نے تولد فرمایا جو ایسا ہدایت کرنے والا ہے جس نے آپ پر ایک مرتبہ درود وسلام پڑھا اللہ تعالیٰ اس کے بدلہ میں اس پر دس گنا رحمت اور بے حساب اجر وثواب عنایت فرمائے گا اور خود علی اعلیٰ یعنی ذات باری تعالیٰ نے فرمایا اے نبی ہم نے آپ کو شاید (حاظر وناظر) بشارت دینے والا اور ڈر سنانے والا رسول بھیجا۔ ہدایت کی صبح نے دنیا کو خوشی سے بھر دیا جب حبیب خدا کے نورانی چہرہ نے ظہور فرمایا اے ماہ ربیع الاوّل تو نے ایسا مشرف ماہتاب طلوع کیا جو اپنے حسن وجمال سے تمام ماہتابوں پر فائق ہے۔

نسیم صبح نے خوشبو پھیلا کر مخلوق خدا کو بشارت دینے والے اور ڈر سنانے والے احمد مجتبیٰ کی تشریف آوری کی خبر دی۔

حبیب خدا کے چہرہ انور نے جب ظہور فرمایا تو روئے زمین کا ہر حصہ شکر

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

الٰہی میں گویا ہوگیا۔ جنتی حوروں نے جنت میں خوشیاں منائیں اور حضور کی ولادت پر انہوں نے نذریں گزاریں ہر زمانہ آپ کی ولادت کی محفلیں متواتر ہوتی رہیں کہ بہت جلد آپ ہادی وناصر بن کر ظہور فرمانے والے ہیں۔

کتب سماوی کے علماء برابر خبریں دیتے رہے اور بلاشبہ کبیر اراہب نے بھی اس مخفی خزانہ کی خبر دی۔

اللہ تعالیٰ نے احمد مجتبیٰ کے نام کے ذکر کو مشرف فرمایا اور آپ کو سارے جہاں میں بزرگی عطا فرمائی۔

حق یہ ہے کہ آپ دونوں جہان کے ایسے سردار ہیں جن کا دونوں جہاں میں کوئی نظیر کبھی نہ دیکھا گیا جب حضرت آدم علیہ السلام نے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے شفاعت مانگی تو خدا نے انہیں بخش دیا اور بڑا ہی بخشنے والا ہے۔

اسی طرح آپ کے وسیلہ سے حضرت نوح علیہ السلام نے کشتی میں طوفان سے نجات پائی تم کسی بھی باخبر سے دریافت کرلو۔

حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے لیے نار نمرود، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے طفیل ٹھنڈی کی گئی اگر آپ نہ ہوتے تو وہ آگ اور زیادہ بھڑکتی۔

اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو یہ ساری دنیا ہی نہ پیدا کی جاتی یہ فخر کی بات ہے یہ میں انکار کی بات نہیں کر رہا ایسی ہدایت کرنے والے نبی کی امت! تمہیں مبارک ہو بروز قیامت آپ ہی کے طفیل جنت اور ریشمی پوشاک ملے۔

تم بجا طور پر افضل الرسول کے ذریعہ بزرگ تر بنائے گئے تم ہی بہترین مخلوق ہو خواہ شہری ہو یا دیہاتی۔

میرا رب، اللہ ہمیشہ آپ پر رحمتیں نازل کرے جب تک یہ دنیا ہے آپ پر

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

رحمتیں ہی زیادہ فرمائے۔

(اللہ تعالیٰ کا ارشاد) اے نبی ہم نے آپ کو شاہد یعنی رسولوں کی تبلیغ کی شہادت دینے والا، اور مبشر یعنی جو ایمان لائے اسے جنت کی بشارت دینے والا اور نذیر یعنی جھٹلانے والے کے لیے دوزخ سے ڈرانے والا بھیجا۔

اللہ تعالیٰ کے قول شاہداً سے مراد سب پر شہادت دینے والا اور مبشراً سے کرامت و بزرگی کی بشارت دینے والا اور نذیرا سے اعمال کی سزا پانے سے ڈرانے والا اور داعیًا سے سلامتی کی طرف بلانے والا اور سراجًا منیراً سے سیدھی راہ چلنے والوں کے لیے آپ روشن چراغ ہیں، مراد ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ بے شک ہم نے آپ کو شاہداً یعنی نبیوں کی گواہی دینے والا اور مبشراً یعنی ولیوں کی بشارت دینے والا اور نذیراً یعنی بدبختو کو ڈر سنانے والا اور داعیًا یعنی متقیوں کو دعوت دینے والا اور سراجًا منیراً یعنی برگزیدہ لوگوں کے لیے روشن چراغ بنا کر بھیجا۔

اللہ تعالیٰ کے قول کا مطلب یہ ہے کہ شاہد یعنی عبادت کرنے والوں کے لیے گواہی دینے والا اور مبشر یعنی موحدین کو بشارت دینے والا اور نذیر منکرین کو خبردار کرنے والا اور داعی یعنی ارادت مندوں کو بلانے والا اور سراج منیر یعنی واصل باللہ کے لیے روشن چراغ کر کے بھیجا۔

مطلب یہ کہ ہم ہی نے آپ کو بھیجا یعنی مبعوث کیا شاہد کر کے یعنی اپنا گواہ بنا کر اور مبشر یعنی ہماری جانب سے مسلمانوں کو بشارت دینے والا نذیر ہم سے ڈرانے والا اور سراج یعنی ہمارے وجود کے لیے چراغ اور منیر یعنی ہمارے وجود پر روشنی ڈالنے والا بھیجا۔

Ma
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

گویا کہ اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے کہ اے حبیب اے محمد ﷺ میں واحد ہوں تو آپ بشیر ہیں' میں خبیر ہوں تو آپ نذیر ہیں اور میں قدیر ہوں تو آپ داعی ہیں، میں قاضی ہوں تو آپ گواہ ہیں' آپ گواہی دیں میں قبول فرماؤں گا، تم مسلمانوں کو بشارت دو اور میں ان کی عزت افزائی کروں گا۔ کیونکہ میں ہر اس ایماندار کی مغفرت کرنے میں کرم کروں گا جو مجھ پر ایمان لائے اور آپ کی تصدیق و اقرار کرے گا۔ آپ لوگوں کو ڈرائیں کیونکہ میں جرم کی سزا دینے پر قادر ہوں خواہ وہ جرم میرے ساتھ شرک کر کے ہو یا میرا انکار و تکبر کر کے ہو اور آپ لوگوں کو بلائیں کیونکہ میں حق و انصاف کا قاضی و حاکم ہوں میں مطیع و نافرمان اور سرکش و توبہ کرنے والے کا فیصلہ کروں گا اے سید البشر ﷺ میں آپ کی وجہ سے اس کی دعا قبول کروں گا جو آپ کی پیروی کرے۔

روشن کرنے والا

علماء فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم ﷺ کا اسم مبارک سراج رکھا اور سراج کے معنی آفتاب کے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "الم تر کیف خلق اللّٰہ" آلایۃ یعنی کیا تم نے نہ دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے یکے بعد دیگرے سات آسمانوں کو پیدا کر کے ان میں چاند کو منور کرنے والا اور آفتاب کو سراج یعنی روشن کرنے والا بنایا۔ جس طرح چوتھے آسمان کا سورج زمین کے لیے نور ہے تو اس طرح احمد مجتبیٰ ﷺ ساری کائنات کے لیے آفتاب ہیں جن کے نور کی چمک نے شرک و کفر اور سرکشی و طغیانی کی آنکھوں کی چکا چوند کر دیا ہے۔

اور اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم ﷺ کا اسم گرامی سراج اس لیے رکھا آپ ہی سے تاریکی میں راہ ملتی ہے جس طرح چراغ سے روشنی حاصل کی جاتی ہے اور آپ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

مسلمانوں کے لیے اس طرح بشارت دینے والے ہیں کہ آپ ہی نے بشارت دی کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کے لیے فضل عظیم ہے لہٰذا رسول اللہ ﷺ کے ذکر اور آپ کی حدیثوں کے سننے سے ایمان میں زیادتی دلوں میں روشنی اور آنکھوں میں قسم قسم کے عرفان کی چمک حاصل ہوتی ہے اسی بناء پر اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم ﷺ کی محبت کو اپنی محبت کے ساتھ مشروط کر کے آپ کی اطاعت کو اپنی اطاعت سے آپ کے ذکر کو اپنے ذکر سے آپ کی بیعت کو اپنی بیعت سے متصل و پیوست کیا۔

تمام انبیاء کے سردار

امیر المومنین سیدنا ابوالحسن علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے ابوالحسن بے شک محمد، رب العالمین کا رسول، خاتم النبین، روشن پیشانی اور روشن ہاتھ پاؤں والوں کا رہبر، اور تمام انبیاء و مرسلین کا سردار ہے، آپ اس وقت بھی نبی تھے جب کہ حضرت سیدنا آدم علیہ السلام پانی اور مٹی کے درمیان تھے (یعنی وہ ابھی پیدا بھی نہ ہوئے تھے) آپ مسلمانوں پر مہربان گنہگاروں کی شفاعت کرنے والے ہیں اللہ نے آپ کو تمام مخلوق کی طرف رسول کر کے بھیجا۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب مبین میں فرمایا:

ولکن رسول اللہ و خاتم النبین الایۃ ۔ (سورۃ الاحزاب)

ترجمہ: ''آپ اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں''۔

آپ اس حوض کے مالک ہیں جہاں پیاسے آئیں گے، آپ مقام محمود پر فائز کھلے ہوئے دراز، لواء احمد والے روز قیامت شفاعت عظمیٰ کے مالک ہیں۔ آپ امام، ہاشمی، قرشی، نبی حرم والے، مکی، وابطحی اور تہامی ہیں، آپ اصلاً منسوب بہ آدم

Ma
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

علیہ السلام اور فرعاً منسوب بہ قبیلہ نزار ہیں آپ کا حسب ابراہیمی اور آپ کا نسب اسماعیلی ہے۔ آپ کا وطن حجاز ہے اور آپ کی شخصیت برتری ہے۔ آپ کا نور قمری اور آپ کا قلب رحمانی ہے۔ رب العالمین کے آپ رسول ہیں، نہ آپ دراز قد ہیں، نہ پستہ قد، سفید رنگ، پاکیزہ خصلت گول بشرہ والے، گھنے بالوں والے جن کی سیاہی گہری تھی، اور آپ کے جسم انور پر دو بال ایسے تھے گویا وہ دونوں مشک تیز بو ہیں، ان کی خوشبو مشک سے زیادہ لطیف تھی، آپ سب سے بڑھ کر سخی ہیں، جب کوئی آپ کو سلام کرتا یا آپ سے مصافحہ کرتا تو وہ اپنے ہاتھوں میں مشک کی خوشبو کو تین دن تک محسوس کرتا اور جب کوئی آپ کو مسجد میں رونق افروز دیکھتا تو وہ ایسا محسوس کرتا کہ چودھویں رات کا چاند ہے جو پورے آب و تاب سے روشن ہے اور آپ کے دونوں کاندھوں کے درمیان مہر نبوت تھی جس کی تحریر کو بجز اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا لہٰذا جو حضور اکرم خاتم النبیین ﷺ کو دیکھے اور آپ پر ایمان لائے یا اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کے قرب و معرفت کا دعویٰ کرے تو اس پر واجب ہے کہ اس کے نبی کا اتباع کرے اور آپ کی سنت کی پیروی کرے اور اللہ کے رسول ﷺ کی اطاعت کر کے آپکی بیعت کرے۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے کتاب مبین میں ارشاد فرمایا: ''بلاشبہ جو لوگ آپ سے بیعت کرتے ہیں یقیناً اللہ سے ہی بیعت کرتے ہیں جس نے رسول کی پیروی کی بلاشبہ اس نے اللہ کی اطاعت کی۔

فرمادو اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تمہیں محبوب بنالے گا۔

اولاد آدم کے سردار

نبی کریم ﷺ سے مروی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا میں اولاد آدم کا

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

سردار ہوں اور اللہ کے نزدیک ان سب سے مکرم ہوں اور فخر یہ نہیں کہتا اور میں ہی سب سے پہلے شفاعت کرنے والا اور مجھے ہی سب سے پہلے اللہ کے حضور سجدہ کرنے کی اجازت ملے گی۔ میں احمد ہوں، میں محمد ہوں اور میں حبیب اللہ ہوں اور میں ہی نبی اللہ، نبی التوبہ، نبی الرحمۃ اور نبی اللہ ہوں، میں ہی کفر وشرک کا مٹانے والا، میں ہی لوگوں کا جمع کرنے والا (حاشر) سب کے بعد آنے والا (عاقب) رازہائے سربستہ کا کھولنے والا (فاتح) آخری نبی، عبداللہ، بشیر، نذیر، امین، مامون اور رسول رب العالمین ہوں۔

لہٰذا آپ سراج منیر، ہادی، مہدی، مہندی، مرتضٰی، مصطفٰے، مختار نور مبین برہان، شاہد، مبارک، نورالامم، اور اللہ کے ایسے نور ہیں، جو کبھی نہ بجھے گا۔ آپ سیدالناس، سیدالبشر، مخلوق پر اللہ کی حجت ہیں، خیرالخلائق، صاحب منبر اعلیٰ اکرم اولاد آدم اور حبیب الرحمٰن ہیں۔

ترجمہ ابیات

ایسے نبی جن کی خبر برگزیدہ رسولوں سے ملی جن کی مائیں مخلوق میں پاکیزہ اور جن کے آباء ان میں مکرم ہیں۔

دل نے انکار بجز برگزیدہ رسولوں کی محبت کے لیکن وہ ایسی تلوار ہیں جو امر حق سے ذرہ بھر تجاوز نہیں کرتیں۔

ایسے نبی ہیں جو صاحب فہم اور ہمیشہ فضیلت کے خزانے میں وہ ہمیشہ ہی تربیت علوم سے آراستہ رہے ہیں۔

بلاغت کا سحر، معجزانہ طور پر ظاہر کرتے ہیں بوقت فتح مدد الٰہی سے کفار کو قید

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

کرتے ہیں۔ یہ برگزیدہ ہیں جو رحمت ہو کر لوگوں میں آئے ان پر اللہ کا سلام ہو جب تک بادِ صبا چلے یہ حلیم اعظم خلق، خلق عظیم اور عقل والے ہیں، بشیر، نذیر، صادق القول اور برگزیدہ ہیں اپنی ولادت سے مکہ کو ایسی بزرگی بخشی جیسے مدینہ منورہ کو اپنے روضہ انور سے شرافت بخشی۔

سارے جہاں آپ کی ولادت کے دن پر خوشی کرتے ہیں اور اس جشن میں مشرق و مغرب سب خوشیاں مناتے ہیں۔

حضور ﷺ کی ولادت پر زمین نے آسمان سے فخریہ کہا اب میں حبیب خدا کو اہلاً سہلاً اور مرحبا کہتی ہوں۔

نور مصطفیٰ ﷺ کی تخلیق اور تقسیم

ایک روایت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے مخلوقات کو پیدا فرما کر زمین کو عرش اور آسمان کو بلندی بخشی تو اللہ نے اپنے پرتو نور جمال سے ایک مٹھی لے کر فرمایا تو محمد ہو جا تو وہ مشت نور ستون بن کر اتنا بلند ہوا کہ حجاب عظمت تک پہنچ گیا پھر اس نور نے سجدہ کیا اور الحمدللہ کہا۔ اس پر اللہ عزوجل نے فرمایا اے نور اسی وجہ سے میں نے تجھے پیدا کیا اور تیرا نام محمد ﷺ رکھا لہٰذا تجھی سے خلق کی ابتدا کرتا ہوں اور تجھی پر رسولوں کو ختم کرتا ہوں۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی سید عالم ﷺ کے نور کو چار حصوں میں تقسیم فرمایا چنانچہ پہلی قسم سے لوح، دوسری قسم سے قلم پیدا فرمایا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے قلم کو حکم دیا کہ لکھ! تو قلم ایک ہزار سال ہیبت الٰہی سے کانپتا رہا۔ پھر قلم نے عرض کیا اے میرے رب کیا لکھوں؟ فرمان باری تعالیٰ ہوا میری توحید میں لکھ

"لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ"

چنانچہ قلم نے یہ لکھا پھر اس نے علم الٰہی کی ہدایت سے اس کی مخلوق کو لکھا

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام کی نسل واولاد کے بارے میں لکھا کہ جس نے اللہ کی اطاعت کی اللہ اسے جنت میں داخل کرے گا۔ اور جس نے اس کی نافرمانی کی وہ اسے جہنم رسید کرے گا اور حضرت نوح علیہ السلام کی امت کے بارے میں لکھا جس نے خدا کی اطاعت کی اسے جنت میں داخل کرے گا اور جس نے اس کی نافرمانی کی وہ جہنم رسید ہوگا۔ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی امت کے بارے میں لکھا جس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اللہ اسے جنت میں داخل کرے گا اور جس نے اس کی نافرمانی کی وہ اسے جہنم بھیجے گا۔

اسی طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی امتوں کے بارے میں لکھا کہ جس نے خدا کی اطاعت کی وہ اسے جنت میں داخل کرے گا۔ اور جس نے اس کی نافرمانی کی وہ اسے جہنم میں بھیجے گا۔ پھر اس نے امت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں لکھا کہ جس نے اللہ کی اطاعت کی اللہ اسے جنت میں داخل کرے گا اور جس نے اس کی نافرمانی کی۔ قلم یہ لکھنا چاہتا تھا کہ ''اسے جہنم میں داخل کرے گا تو علی اعلیٰ یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے نداء آئی اے قلم ادب کر، اس پر قلم شق ہوگیا اور دست قدرت سے اس پر قط لگا۔ پھر لوح محفوظ میں (روانی کے لیے) کھینچا گیا۔ اس کے بعد قلم نے عرض کیا اے میرے رب میں کیا لکھوں فرمان باری تعالیٰ ہوا لکھ ''یہ امت گنہگار ہے اور رب تعالیٰ بخشنہار ہے۔

جنت کے دروازوں پر اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم

سیدنا وہب بن منبہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کر کے ان میں روح پھونکی تو انہوں نے آنکھیں کھول دیں جنت کے دروازوں کی طرف نظر ڈالی تو لکھا دیکھا:

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

"لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ"

اس پر حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کی اے میرے رب کیا تو نے کسی ایسی مخلوق کو بھی پیدا فرمایا ہے۔ جو تیرے نزدیک مجھ سے اعظم (یعنی عظمت وشان میں بلند ہو؟ فرمان باری تعالیٰ ہوا ہاں اے آدم! وہ تیری اولاد میں سے ہے اگر وہ نہ ہوتے تو تجھے پیدا نہ فرماتا پھر جب اللہ نے سیدتنا حوا علیہا السلام کو پیدا کیا اور حضرت آدم علیہ السلام میں شہوت کا جزو مرکب کیا گیا تو حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا اے رب یہ کیا ہے؟ فرمایا یہ میری بندی حوا ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا اے میرے رب میرا اس سے عقد فرمادے حق نے فرمایا اس کا مہر ادا کرو! عرض کیا اس کا مہر کیا ہے؟ حق تعالیٰ نے فرمایا اس کا مہر یہ ہے کہ تم اس نام والے (سید عالم محمد رسول ﷺ) پر دس مرتبہ درود شریف پڑھو۔

تخلیق محمدی ﷺ

کعب احبار فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی کریم ﷺ کی تخلیق کا ارادہ فرمایا تو حضرت جبریل علیہ السلام کو حکم دیا کہ جہاں آپ کی قبر انور ہے وہاں سے ایک شربت، سفید مٹی کی لائے، پھر اسے جنت کی نہروں میں غوطہ دیا گیا اور آسمان وزمین میں پھرایا گیا جس سے تمام فرشتوں نے سید عالم ﷺ کی قدر ومنزلت کو جان لیا ابھی حضرت آدم علیہ السلام کو بھی معلوم نہ تھا اور نہ ان کی نسل کو۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی کریم ﷺ کے نور مبارک کو اپنی عظمت کے اسرار میں بطور خزانہ رکھا اور آپ کا اسم مبارک اپنے عرش پر لکھا پھر جب حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو اس نور مبارک کو ان کی صلب میں ودیعت کیا تو انہوں نے اپنی پشت میں پرندوں کے چہچہانے کی مانند ایک آواز سنی، حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا اے رب

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

یہ کیسی آواز ہے؟ فرمان باری تعالیٰ ہوا یہ اس خاتم النبیین کی تسبیح کی آواز ہے جو تمہارے صلب سے ظاہر ہونگے میں اسے اصلاب طاہرہ اور ارحام زاہرہ میں ودیعت رکھوں گا اس کے بعد حضرت آدم علیہ السلام نے جانب عرش نظر اٹھائی تو نام نامی محمد ﷺ کو اسم اللہ عزوجل کے ساتھ ملا ہوا لکھا دیکھا دریافت کیا یہ کون ہے؟ جن کے نام کو تو نے اپنے نام کے ساتھ لکھا ہے فرمایا یہ سیدالانبیاء ہیں جو تمہاری نسل سے ہیں اگر وہ نہ ہوتے تو تمہیں پیدا نہ فرماتا۔ پھر جب حضرت آدم علیہ السلام کو شیطان مردود کا وسوسہ لاحق ہوا اور زمین میں ان کو اتار دیا گیا تو حضرت آدم علیہ السلام نے مناجات کی اے رب اس فرزند (جلیل القدر) کی حرمت کے طفیل مجھ پر رحم فرما! اس پر انہیں ایک غیب آواز سنائی دی جس نے کہا قسم ہے مجھے اپنی عزت وجلال کی اس وقت اگر تم ہمارے حضور، محمد ﷺ کے وسیلہ سے تمام آسمان وزمین والوں کے لیے شفاعت مانگتے تو میں قبول فرماتا۔

پاک ہے وہ ذات کریم جس نے حضرت آدم علیہ السلام کو حضور اکرم ﷺ کے وسیلہ سے برگزیدہ اور مقبول بنایا اور ان کی توبہ قبول کر کے اپنی رحمت ومغفرت کے دامن میں ڈھانپا اور اس کی انہیں ہدایت بخشی پھر حضرت آدم علیہ السلام کی پشت میں یہ نور نبی مکرم ﷺ ہمیشہ رہا جب حضرت حوا علیہا السلام اپنے فرزند حضرت شیث علیہ السلام سے حاملہ ہوئیں تو وہ نور صلب حضرت آدم علیہ السلام سے بطن حضرت حوا علیہا السلام کی طرف منتقل ہو گیا حالانکہ اس سے قبل ان سے دو بچے ایک ساتھ تولد ہوتے تھے مگر حضرت شیث علیہ السلام ان سے تنہا تولد ہوئے یہ سید الثقلین جد الحسنین ﷺ کی عزت وکرامت کی وجہ سے تھا۔

حضرت آدم علیہ السلام کی وصیت

جب حضرت آدم علیہ السلام کو اپنے آخری وقت (موت) کا یقین ہو گیا تو

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

اپنے فرزند حضرت شیث علیہ السلام کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا اے میرے فرزند مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا کہ میں اس نور مبارک کے بارے میں تم سے عہد لو جو تمہاری جبین سعادت میں جلوہ گر ہے کہ تم اسے کسی پاکیزہ عورت کی طرف منتقل کرنا پھر حضرت آدم علیہ السلام نے اپنے سر کو آسمان کی طرف اٹھا کر مناجات کی کہ اے اللہ جو عرش کا پیدا کرنے والا، سورج کو روشنی عطا کرنے والا اور مجھے پیدا کرنے والا ہے اور جس طرح تیرا علم ازلی ہے اسی کے مطابق مجھ سے پیدا فرمایا اور تو نے مجھ سے اس نور کے بارے میں وعدہ لیا جس کی عزت و کرامت اور اس کی بزرگی ہر طرف دیکھتا ہوں اب وہ نور مبارک مجھ سے میرے فرزند شیث کی طرف منتقل ہو گیا ہے۔ اے اللہ تو ہی اس نور مبارک کا محافظ ہے اور اس پر تو ہی شاہد ہے پھر جب حضرت آدم علیہ السلام اس مناجات سے فارغ ہو گئے تو حضرت جبریل علیہ السلام فرشتوں کی جماعت کے جھرمٹ میں اترے اور کہا آدم تمہارا رب تم پر سلام بھیجتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے کہ آپ حضرت شیث علیہ السلام کو ان فرشتوں کی گواہی کے ساتھ ایک عہد نامہ تحریر فرما دیں کیونکہ یہ فرشتے آسمان کے عبادت گزار بندے ہیں۔

عہد نامہ

بیان کرتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام نے عہد نامہ تحریر کر کے اللہ رب العزت اور موجود تمام فرشتوں کو گواہ بنایا۔ اس وقت حضرت شیث علیہ السلام کو دو سبز حلے، جو حضرت جبریل علیہ السلام جنتی حلوں میں لائے تھے پہنائے گئے اور اللہ نے ان کو بی بی ''مخواتلہ بیضاء سے جو قد و قامت اور حسن و جمال میں حوا کی مانند تھیں۔ نکاح کر دیا جب حضرت شیث علیہ السلام نے شب عروسی کی تو وہ ''انوش'' سے حاملہ ہوئیں وہ ہمیشہ ایسی آوازیں سنا کرتیں جو کہتا اے بیضاء تمہیں مبارک ہو اللہ تعالیٰ نے تمہارے بطن میں نور

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو ودیعت رکھا ہے۔

وسیلہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم توبہ قبول

سیدنا آدم علیہ السلام کے بارے میں مروی ہے کہ جب انہوں نے توبہ کی تو مناجات میں کہا اے خدا بحق محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) میری خطا کو بخشش دے اور میری توبہ کو قبول فرما اس پر حق تعالیٰ نے دریافت کیا تم نے نام محمد کو کیسے جانا؟ عرض کیا میں نے جنت میں ہر جگہ

"لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ"

لکھا دیکھا ہے اس سے میں نے جانا کہ تیرے نزدیک یہ سب سے زیادہ مکرم مخلوق ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اس وقت بھی نبی تھا جب آدم پانی اور مٹی کے درمیان تھے اور میں ہی سب سے پہلے عالم وجود میں آیا اس وقت نہ پانی تھا نہ مٹی نہ جسم تھا اور نہ آدم تھے اور یہ کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ عالم وجود میں سب سے پہلے کون سا وجود پیدا کیا گیا ہے فرمایا اللہ نے سب سے پہلے میرے نور کو پیدا فرمایا اور میرے نور سے ساری کائنات کو پیدا فرمایا۔

حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کا سنہری خواب

بعض محدثین بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبدالمطلب، ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا نے ایک ایسا خواب دیکھا جس سے وہ خوفزدہ ہو گئے جب قریش کے کاہن لوگ آئے تو ان سے یہ خواب بیان کیا اور کہا کہ میں نے دیکھا ہے کہ مجھ سے نور کی ایک زنجیر اتنی بڑی اور روشن نکلی ہے کہ جس سے آنکھیں چندھیاتی ہیں اور اس کے چار کنارے ہیں ایک کنارہ زمین کے مشرق اور ایک کنارہ مغرب میں ہے اور ایک

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

آسمانوں سے جا ملا ہے اور ایک کنارہ زمین سے نیچے تجاوز کر گیا ہے میں یہ دیکھ ہی رہا تھا کہ وہ زنجیر اچانک ایک بہت بڑا سرسبز درخت بن گئی جس میں قسم قسم کے میوے لگے ہوئے ہیں میں نے اس کے نیچے دو ہیبت والے شخصوں کو دیکھا میں نے ان میں سے ایک سے کہا تم کون ہو؟ انہوں نے فرمایا میں نوح ہوں پھر میں نے دوسرے سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا میں ابراہیم خلیل اللہ (علیہما السلام) ہم تمہارے پاس اس لیے آئے ہیں کہ ہم تمہارے اس درخت کے زیر سایہ آجائیں جو تمہارے پشت سے ظاہر ہوگا تو تمہیں مبارک و خوشی ہو" اس پر کاہنوں نے کہا یہ تمہارے لیے خوشخبری ہے نہ کہ ہمارے لیے۔ اگر تم نے یہ خواب سچا دیکھا ہے تو یقیناً تمہاری پشت سے ایک شخص ظاہر ہوگا جو مشرق و مغرب اور خشکی و تری کو دعوت دے گا۔ بلاشبہ وہ ایک قوم کے لیے باعث رحمت ہوگا اور دوسری قوم کے لیے موجب عذاب پھر جب حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے تو حضور ﷺ کے دادا اس سے انتہائی مسرور اور خوش ہوئے اور بڑی مسرت کا اظہار کیا۔

ترجمہ اشعار

حضور اکرم ﷺ کا نسب اتنا بلند ہے کہ کوئی ہمسر نہیں نہ نسب میں نہ حسب میں وہ صاحب انعام و اکرام والے ہیں۔

ہر بھلائی میں میں آپ کو مقدم رکھتا ہوں کیونکہ آپ کی جب بھی کوئی تعریف کی جائے تو آپ ہر طرح مقدم ہیں۔ آپ صاحب جمال اور تاج کرامت سے تاجپوش ہیں آپ صاحب جلالت اور نورانی نعمتوں سے عمامہ پوش ہیں۔

نہیں ہے کائنات بجز پوشاک کے اور حضور اکرم ﷺ اس کے ایسے نقش ہیں

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

جو انوار نبوت سے مخطط ہیں۔ آفتاب اور چودھویں رات کا چاند دونوں آپ کی اطاعت کرتے ہیں اسی طرح گوہ اور ہرن نے حاضر ہو کر سلام عرض کیا۔ آپ کی بعثت سے ہر بت منہ کے بل گر پڑا آپ ہی کی وجہ سے اللہ نے بہت حرام چیزوں کو حلال کر دیا۔

اگر آپ نہ ہوتے تو مدینہ کی طرف ہماری اونٹنیاں نہ چلتیں اگر آپ نہ ہوتے تو حدی پڑھنے والے نغمہ سنجی نہ کرتے۔

خبردار! جھگڑا کرنے والی قوم سے تم کہدو اگر آپ کے وسیلہ سے نجات چاہتے ہو تو آپ پر سب مل کر صلوٰۃ وسلام پڑھو۔

الصلوٰۃ والسلام علیك یا رسول اللّٰہ

الصلوٰۃ والسلام علیك یاحبیب اللّٰہ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی غیبی مدد

ایک روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے والد ماجد سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ جب سن بلوغت کو پہنچے تو ہر عورت اور صنادید قریش میں سے ہر ایک کی جانب سے پیغام نکاح کی درخواستیں آنے لگیں یہاں تک کہ ہر گھر میں عورتوں کے مابین ان ہی کا تذکرہ ہونے لگا پھر جب اس کا تذکرہ ان کے والد حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے کیا گیا تو انہوں نے حضرت عبداللہ نے فرمایا اے میرے فرزند تم بغرض شکار یہاں سے چلے جاؤ تا کہ تم عورتوں سے نجات پا سکو۔ چنانچہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ وہب زہری کے ساتھ شکار کے لیے چلے گئے۔

حضرت وہب بیان کرتے ہیں کہ ہم جنگل میں شکار کی جستجو میں تھے اچانک ستر یہودیوں کا لشکر گھوڑے پر سوار تلوار سونتے نمودار ہو گیا۔ ان سے حضرت وہب

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

نے ملاقات کر کے دریافت کیا کہ کس قسم کا قصد ہے؟ وہ یہودی بولے کہ ہم عبداللہ کو قتل کرنا چاہتے ہیں حضرت وہب نے پوچھا کہ عبداللہ کا کیا قصور ہے؟ کہنے لگے ان کا قصور کوئی نہیں ہے لیکن ان کی پشت سے ایسا نبی ظاہر ہوگا جس کا دین تمام دینوں کو منسوخ کرنے والا اور جس کی ملت تمام ملتوں کو ختم کرنے والی ہوگی۔ ہم سرے سے عبداللہ ہی کو قتل کر ڈالنا چاہتے ہیں تا کہ محمد (ﷺ) کا ظہور ہی نہ ہو۔ حضرت وہب بیان کرتے ہیں کہ ہم ان سے ابھی باتیں ہی کر رہے تھے کہ اچانک آسمان سے ایک لشکر اترا، اس نے ان تمام یہودیوں کو قتل کر ڈالا اور اس کے بعد حضرت عبداللہ اور ان کے ساتھ حضرت وہب واپس لوٹ آئے اور حضرت عبدالمطلب سے یہودیوں کے ارادے اور ان کے مارے جانے کا مفصل قصہ بیان کیا۔

نکاح مبارک

حضرت عبدالمطلب نے فرمایا! اے وہب مجھے بکثرت لوگوں نے پیغام نکاح دیئے ہیں میں نہ جان سکا کہ میں ان کا نکاح کس کے ساتھ کروں اس پر وہب نے کہا میری ایک بیٹی ہے جس کا نام آمنہ ہے آپ ہمارے یہاں حضرت عبداللہ کی والدہ کو بھیجئے تا کہ وہ انہیں دیکھ لیں اگر وہ انہیں پسند آ گئی تو میں اسے آپ کے سامنے بطور باندی پیش کروں گا پھر حضرت عبداللہ کی والدہ حضرت وہب کے گھر گئیں جب مکان میں پہنچیں تو دروازہ کھٹکھٹایا جب گھر والوں نے ان کو دیکھا تو وہ خوش ہو کر کہنے لگے، اے عرب کی عورتوں کی سیدہ! تم نے ہمارے دلوں کو خوش کر دیا اور ہماری آنکھوں کو ٹھنڈا کر دیا غالباً تم حضرت عبداللہ کے پیغام نکاح کے سلسلہ میں تشریف لائی ہو؟ وہ فرمانے لگیں خدا کی قسم میں صرف اسی غرض کے لیے آئی ہوں وہ کہنے لگے ہماری خوش نصیبی ہے کہ ہماری بچیاں حضرت عبدالمطلب کے گھر والوں کی باندیاں

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

بنیں۔ پھر انہوں نے سیدنا آمنہ رضی اللہ عنہا کو انکے سامنے پا کر پیش کر دیا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی والدہ نے دیکھا تو ایک روشن ستارہ کی مانند پایا جس کے حسن و جمال اور خوبصورتی سے حیرت زدہ ہو کر رہ گئی پھر جب حضرت عبداللہ کی والدہ حضرت عبدالمطلب کے پاس پہنچیں تو کہنے لگیں آمنہ کی تعریف وتوصیف میں انسان عاجز اور زبانیں قاصر ہیں تو حضرت عبدالمطلب نے وہب اور ان کے قبیلہ والوں کو بلایا جب وہ آگئے تو حضرت عبدالمطلب نے فرمایا اے وہب! آگے آ کر اپنی بیٹی کا مہر اور اس کو شرطیں بیان کرو۔

حضرت وہب آگے آئے اور جو کچھ مطالبہ رکھا اس پر حضرت عبدالمطلب راضی ہو گئے اور اسی مجلس میں حضرت وہب نے اپنی بیٹی حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کا نکاح نبی کریم ﷺ کے والد ماجد سیدنا عبداللہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما سے کر دیا بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے والد سیدنا عبداللہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما کو ہر معصیت و بے حیائی سے محفوظ رکھا۔

معصیت سے پاک

کیونکہ اس سے پہلے ایک خثعمیہ عورت کا قصہ گزر چکا تھا وہ یہ کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا گزر ایک عورت پر ہوا جس کا نام فاطمہ بنت مُر تھا وہ حسینان عرب میں یکتا شکل وصورت حسن و جمال میں سب سے زیادہ خوبصورت تھی اس نے کتابیں پڑھ رکھی تھیں۔ ایک دن قریش کے نوجوان اس کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور اس سے باتیں کر رہے تھے۔ تو اس نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی پیشانی میں نور نبوت کو دیکھا وہ کہنے لگی اے نوجوان تم کون ہو۔ آپ نے اسے اپنا نام بتایا اس پر وہ کہنے لگی اے نوجوان اگر تم میرے ساتھ ہم بستری کرو تو تمہیں سو اونٹ پیش کئے جائیں گے۔ آپ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

نے اس کی طرف دیکھ کر فرمایا! حرام کاری سے مرجانا سہل ہے اور حلال کی کوئی صورت نہیں جسے یقینی طور پر جان سکوں۔ تیری خواہش پوری کرنے کی کون سی صورت ہے۔ شریف آدمی اپنی آبرو اور اپنا دین بچاتا ہے۔

رحم مادر میں جلوہ گری

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ماہ رجب کی چار (۴) کو سیدتنا حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا شب زفاف فرمائی اس پر قریش کی عورتیں رشک وحسد میں جل کر رہ گئیں اور تقریباً ایک سو عورتیں تو رسول اللہ ﷺ کے عدم حصول کے غم وافسوس میں مر گئیں۔ پھر جب حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس خثعمیہ عورت کے حسن و جمال کا ذکر کیا اور جو واقعہ پیش آیا تھا اسے بیان کیا پھر ایک دن ان کا گزر اس عورت کی جانب ہوا تو اس نے پہلی مرتبہ کی مانند اس مرتبہ آؤ بھگت نہ کی آپ نے اس سے فرمایا اے فاطمہ! کیا آج بھی تیری وہی خواہش ہے جو کل یعنی اس وقت تھی اس نے کہا اس دن تھی مگر آج نہیں۔ اسی وقت سے یہ مثل مشہور ہوگئی پھر اس عورت نے آپ کی طرف بغور دیکھا کہنے لگی اے نوجوان تم نے یہاں سے جانے کے بعد کون سا کام کیا ہے؟ فرمایا میرا نکاح بی بی آمنہ سے ہوگیا ہے اور میں نے ان سے زفاف کیا ہے۔ اس پر خثعمی عورت نے کہا ''خدا کی قسم میں نہ رشک وحسد کرنے والی عورت ہوں اور نہ حرامکار، مگر چونکہ آپ کی پیشانی میں میں نے نور نبوت کو دیکھا تھا اس بنا پر خواہش پیدا ہوئی کہ وہ نور میرے بطن میں ہو لیکن خدا کی رضا اس میں نہ تھی کہ وہ نور میرے شکم میں ہو بجز اس جگہ کے جہاں اب موجود ہے مگر اے عبداللہ تم اپنی بی بی کو خوشخبری دے دو کہ روئے زمین کے سب سے بہترین شخص اور ان کے نبی سے حاملہ ہوگئی ہیں۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

اشعار کا ترجمہ

اس کی کشادہ آنکھوں سے میرے لیے پناہ لو ورنہ اس سے پوچھو مجھے قتل کرنا کس نے حلال کیا ہے۔

اگر وہ جانتی اس غم کو جس سے دوچار ہوں تو میرے لیے فراق کو حلال نہ کرتی جس طرح وصال کو میرے لیے حرام کیا۔

وہ حسن میں یکتا ہے اس کا مثل جہاں میں نہ دیکھا گیا جس طرح میری مثل جہاں میں کوئی عاشق نظر نہیں آئے گا۔

میں اس کے ظلم کو عدل جانتی ہوں جب وہ اس کا حکم کرے تو تمہیں اپنا یہ ظلم کافی ہے اور تمہیں اپنا یہ عدل لائق ہے۔

وہ جھرمٹ مارے ہوئے ہے جو اس چراگاہ میں ہے یہ سراپا نور جس کی محبت میں میری عقل بھٹک گئی۔

مشتاق جمال، اس کی پیشانی کو کب دیکھے گا اور موت سے پہلے میری پریشانی کو جو اس کی وجہ سے ہے کب جمع کرے گا۔

اور میں کب اس تربت کی جانب سلام کرتے ڈرتا ہوا جاؤں گا جو کہ تمام رسولوں پر صاحب قدر و منزلت ہے۔

میں عرض کروں گا اے صاحب کوثر، اے صاحب لواء، اے وہ شخص جس کا فضل و کرم ہر سخت و نرم پر عام ہے۔

آپ نے جنگل کے درختوں کو بلایا وہ حاضر ہوئے مدراستن صنانہ نے آپ کے فراق میں گریہ وزاری کی، سلامت کنندہ مجھے صبر کی تلقین کرتا ہے حالانکہ میں جدائی

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں ملامت اور سرزنش کی پرواہ نہیں کرتا۔

اے شفیع الوریٰ، آپ کے بارے میں یہ ملامت کرنے والے لوگ عقل میں ابولہب اور وہ ابوجہل ہیں۔

میں اس نفس سے کہتا ہوں جو اپنی آبرو کا مطالبہ کرتا ہے نفس بغیر ذات کے عزت کیوں کر حاصل کر سکتا ہے۔

کیا تو مرتبوں کو آسانی سے حاصل کرنا چاہتا ہے حالانکہ شہد سے پہلے مکھیوں کے ڈنک سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔

میں ساری عمر حضور اکرم ﷺ کی مدح میں گزار دی ہے اور آپ کی سیرت کا بیان میرا مشغلہ رہا ہے۔

میں کیا ہوں کہ آپ کی نعت گوئی کا دعویٰ کر سکوں جبکہ عرش والا خدا آپ کی بے مثل تعریف کرتا ہے۔

آپ پر اللہ کی رحمت ہو جب تک بجلی چمکے صبح کے وقت وادیٔ محصب اور جھاؤ کے درختوں پر۔

☆=☆=☆

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

سلسلہ نسب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے صلب آدم میں زمین پر اتارا اور مجھے حضرت نوح علیہ السلام کے ساتھ کشتی میں سوار کیا اور مجھے صلب ابراہیم میں آگ میں ڈالا اسی طرح اپنے والد حضرت عبداللہ تک ایک صلب سے دوسرے صلب کی طرف منتقل ہوتا گیا تو اب گویا آپ کا سلسلہ نسب یہ کہ ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوئی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن مدرکہ بن الیاس بن مقر بن نزار بن معد بن عدنان ہیں۔ یہاں تک سب کا اتفاق ہے اس کے اوپر سلسلہ اجداد کے اسماء میں علماء کا اختلاف ہے۔

نور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم عالم ظہور میں

مروی ہے جب اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ اس ودیعت (امانت) کو پاکیزہ اور بلندترین اصلاب سے عالم ظہور میں لائے تو اس نور مبارک کے ظہور پر عجیب وغریب نشانیاں ظاہر ہوئیں اور ساری کائنات کو خوشخبری دی گئی اور تمام آسمانوں اور زمین کے کناروں میں منادی کرادی گئی چنانچہ فرمایا گیا اے عرش انوار کی پوشاک پہن اور اے کرسی، افتخار کا پیرہن اوڑھ، اے سدرۃ المنتہیٰ روشن ہو جا، اے محلات جنت کی حورو! آراستہ ہو جاؤ، اے فرشتو خدمت کی کمر کس لو، اور عرش کے گرد حلقہ باندھ لو، اے رضوان جنت کے دروازے کھول دو، اے مالک! دوزخ کے دروازے بند کردو کیونکہ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

وہ نور پنہاں اور مخفی راز جو میری قدرت کے خزانوں میں ازل سے محفوظ رہا ہے اب وہ نور مبارک آج کی رات بطن آمنہ میں رونق اجلال فرما رہا ہے۔ پھر جب لوح اقتدار کی قلمیں اس نطفہ زکیہ اور گوہر مصطفٰے کے استقرار پر جاری ہوئیں تو بطن آمنہ قرشی میں نور مبارک نے استقرار فرمایا۔ پھر عالم کائنات میں ندا کی گئی کہ ملاء اعلیٰ کو عود و عنبر کی خوشبوؤں سے معطر کر دو اور قدسیوں کی صف بستہ جماعتوں کی عبادت گاہوں کو عطر بیز کرو، اور ملائکہ مقربین کی ضیافت کے لیے عبادت گزار فرشتوں کی جانمازوں کو بچھاؤ اس لیے کہ اس ماہ مبارک میں معجزات قاہر اور روشن نشانیوں والے حبیب کا جلوہ ظاہر ہوگا۔

انبیاء کرام علیہم السلام کی بشارتیں

ربیع الاوّل کی بارہویں تاریخ شب دوشنبہ میں صاحب سبع مثانی کے معنی یعنی حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوگا۔ ارباب سیر و اخبار بیان کرتے ہیں کہ جب سیدتنا آمنہ رضی اللہ عنہا کا شکم اطہر حاملہ عورتوں کے مہینوں کے شمار کی مدت تک پہنچ گیا تو ان ایام کے پہلے مہینہ میں سیدنا آدم علیہ السلام خواب میں آئے اور حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کو خوشخبری سنائی کہ تم جہاں میں سب سے افضل ذات پاک سے حملہ ہوا۔

اور دوسرے مہینہ میں خواب میں حضرت ادریس علیہ السلام نے بشارت دی کہ تم صاحب قدر و منزلت کی ذات گرامی سے حاملہ ہو۔

اور تیسرے مہینہ حضرت نوح علیہ السلام نے مژدہ سنایا کہ تم نصر و فتح والی ذات گرامی سے حملہ ہو۔

چوتھے مہینہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تشریف لا کر خبر دی کہ تم صاحب عزت و وقار اور عظمت و کرامت والی ذات گرامی سے حملہ ہو۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

پانچویں مہینہ حضرت اسماعیل علیہ السلام نے آکر بشارت سنائی کہ تم ہیبت وسطوت والے صاحب اسلام سے حاملہ ہو۔

چھٹے مہینہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے خوشخبری دی کہ تم فضیلت وعظمت والے صاحب قلب سلیم سے حاملہ ہو۔

اور ساتویں مہینہ حضرت داؤد علیہ السلام نے آکر مژدہ دیا کہ تم کھلے اور دراز لواء والے مالک حوض مورود، صاحب مقام محمود کی ذات گرامی سے حاملہ ہو۔

آٹھویں مہینہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے بشارت دی کہ تم نبی آخر الزمان کی ذات ستودہ صفات سے حاملہ ہو۔

اور نویں مہینہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے آخر مژدہ سنایا کہ تم صاحب وجہ ملیح زبان فصیح اور دین صحیح کی ذات سے حاملہ ہو۔

المقام المحمود ترجمہ قصیدہ

اے وہ ذات جو عزت واقبال کو حاوی ہے جن کی نعت گوئی سے عشاق امیدوں کو پہنچتے ہیں۔

اے محبت کے دعویدار، یہی ذات تو محبت کے لائق ہے دنیاوی محبت میں مبتلا ہو کر گھر بار چھوڑ کر کیوں ظلم کرتا ہے۔

اگر تجھے حضور سے عشق ہے تو ان کی محبت میں فنا ہو جا کیونکہ عاشق کا دل مشتاق ہوتا ہے ورنہ نہیں۔

حالانکہ اونٹنیاں ان سے عشق کرتی اور دوڑتی ہوئی شوق سے جاتی ہیں اور ان کے دیدار سے عزت و بزرگی طلب کرتی ہیں اونٹنیاں مشتاق ہیں اور اس سے عشق

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

کرتی ہیں جس کا کوئی نظیر نہیں اور شوق میں دوڑ دوڑ کر اپنے جوڑوں کو اکھاڑ ڈالتی ہیں۔

خبردار اور انصاف کر! جہاں میں کون ان کا مشابہ ہے بلاشبہ وہ ہر حسین شکل وصورت پر فائق ہیں۔

اگر تو سرو یا محبوب کی منزل تک پہنچے تو اے حدی پڑھنے والے والے وہاں اپنے بوجھ کو اتار کر ٹھہر جا۔

وقت ضائع ہوگیا اور میں نے ان کی منزلوں کو دیکھا اور میں نے ان پہاڑی راستوں کی زیارت تک نہ کی۔

میرے گناہ مجھے تنقید کرتے اور قید مجھے باز رکھتی ہے بلاشبہ میں نے گناہوں کے انبار لا در کھے ہیں۔

لیکن میں کل روز قیامت اپنی شفاعت کا امیدوار ہوں میرا یہ حسن ظن، خیر الخلق کے ساتھ ہمیشہ رہا ہے۔

اب ہم سختی کے دروازہ پر آزردہ دل آئے ہیں جو بھی پریشان حال آتا ہے وہ فراخی اور اقبال مندی پاتا ہے۔

یہ ایسے نبی ہیں جن سے سارا جہاں روشن ہے اور ان کے اجمالی ذکر سے دل خوش ہوتا ہے۔

ان کے طفیل اے خدا ہم پر فضل فرما، معافی درگزر اور عزت وبزرگی سے نصیب فرما۔ اے خدائے عرش آپ پر رحمت فرما پھر آپ کی آل اور اصحاب پر ہمیشہ ہمیشہ۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

ولادت نرالی شان سے

مروی ہے کہ جب نو مہینہ پورے ہوکر ولادت کی راتیں قریب آئیں تو ماہ ربیع الاوّل کی پہلی رات کو سیدتنا آمنہ رضی اللہ عنہا کو ایک خاص قسم کی خوشی و مسرت معلوم ہوئی اور دوسری رات میں آرزو و تمنا پوری ہونے کی بشارت دی گئی تیسری رات میں صاف اوپر فرشتوں کی تسبیحوں کی آواز کو سنا اور چوتھی رات میں انہیں اپنی سعادت و خوش بختی ظاہر ہوئی۔ پانچویں رات میں دائمی خوشی و مسرت معلوم ہوئی اور اس وقت نہ کمزوری رہی نہ سستی اور نہ چھٹی رات میں ان سے تھکان، مشقت و تکلیف جاتی رہی، ساتویں رات میں سیدنا حضرت خلیل علیہ السلام کو خواب میں دیکھا اور انہوں نے اچھے ناموں اور نشانیوں اور کنیت والے صاحب جلالت نبی کی بشارت دی اور آٹھویں رات میں فرشتوں نے ان کے گرد طواف کیا پھر جب وضع حمل کا زمانہ قریب آ گیا تو نویں رات نور و ضیاء کا ظہور ہوا اور وہ ہر طرف پھیل گیا اور دسویں رات نبی مختار ﷺ کی ولادت کی خوشی میں مختلف لحنوں اور راگوں سے پرندوں نے چہچہانا شروع کر دیا۔ گیارہویں رات فرشتوں نے اپنے خالق کائنات کی حمد و ثناء کا غلغلہ شروع کر دیا بارہویں رات میں سیدتنا آمنہ نے سنا کہ کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے۔

اے آمنہ تمہیں مبارک ہو اور اس فرزند مولود کی خوشخبری ہو جسے تم آج کی رات تولد کرو گی جب تم سے وہ آفتاب ظاہر ہو جائے تو اس کا نام محمد رکھنا (ﷺ)۔

غیبی آواز

روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ کے نور مبارک نے طلوع فرمایا تو زبان حال سے کسی نے پکارا اے کوہِ ابو قبیس یہ ذات، صاحب مسرت و فراست ہے۔ اے

Ma
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

کوہ حریٰ! یہ ولادت خیر الوریٰ کی ہے، اے کوہ عرفات، یہ ولادت ہلاکتوں سے نجات دینے والے کی ہے۔ اے مسجد حنیف آج تیرے پہلو میں عظیم المرتبت مہمان کا جلوہ رونما ہوا، اے منیٰ کے رہنے والو بلاشبہ آج تمہیں خوشی و برکت حاصل ہوئی، اے کوہ صفا و مروہ! یہ نبی مصطفےٰ ہیں۔ اے قبہ زمزم یہ عظیم الشان نبی ہیں۔ اے آسمانو! صاحب آیات و معجزات پر فخر کرو، اے زمینو اولین و آخرین کے سردار کی ولادت پر فخر کرو۔

مشرق و مغرب میں عظمت کا اعلان

مروی ہے پھر ولادت مبارک رات آئی اور اس ذات ستودہ صفات جو صاحب عزت و نصرت اور صاحب شرف و سیادت ہے کہ ولادت کے لیے خیر و سعادت کی صبح کے طلوع کا وقت آیا تو ایک علم مشرق میں اور ایک مغرب میں اور ایک علم خانہ کعبہ پر نصب کیا گیا اور شیطان مردود پر ہر قسم کی تکلیف و شدت اتری اور سر کے بل بت گر پڑے اور شیاطین کو ان کی رسوائی و ذلت میں ڈال دیا گیا اور فارس کی وہ آگ جو ایک ہزار سال سے روشن تھی اور کبھی نہ بجھی تھی اس رات بجھ گئی اور حضرت احمد مجتبیٰ ﷺ کی ولادت کی ہیبت میں کسریٰ کے محل میں زلزلہ آیا اور دریائے ساویٰ خشک ہو گیا اور وادی سماوہ میں پانی جوش مارنے لگا اور سیدتنا آمنہ کے گھر کے نزدیک ستارے قریب آ گئے اور حی و قیوم (اللہ تعالیٰ) نے انہیں وضع حمل پر مطلع فرمایا۔

عالم دنیا میں جلوہ گری

جب سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کو درزہ معلوم ہوا اور ان کے سوا کوئی دوسرا شخص اس سے واقف نہ ہوا تو انہوں نے اپنے ہاتھوں کو ذات باری تعالیٰ کی جانب جو ہر باطن و

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

مخفی حالت کا رازدار ہے، مناجات کے لیے پھیلایا، اور کہنے لگیں میرے پاس عبد مناف میں سے کوئی اس وقت عورت نہیں ہے پھر وہ فرماتی ہیں کہ ابھی میری دعا ختم نہ ہوئی تھی کہ میرا گھر حسین وجمیل، طویل القامت، سیاہ بالوں اور سرخ گالوں والی عورتوں سے بھر گیا اور وہ میری بلائیں لینے لگیں اے آمنہ کوئی فکر وغم نہ کرو ہم جتنی حوریں ہیں ہمیں اللہ تعالیٰ نے اس مولود مبارک سے برکت لینے کے لیے جسے تم اس رات تولد کرو گی تمہاری طرف بھیجا ہے (صلی اللہ علیہ وسلم)۔

سیدنا آمنہ فرماتی ہیں کہ پھر میرے سامنے ایک عظیم پرندہ نمودار ہوا ایک نرم ونازک جوان کی صورت اختیار کر لی اور اس کے ہاتھ میں دودھ سے زیادہ سفید، شہید سے زیادہ شیریں اور مشک سے زیادہ خوشبودار شربت سے بھرا ہوا پیالہ تھا اس نے مجھے وہ پیالہ دے کر کہا اسے پی لو، میں نے اسے پی لیا پھر اس نے مجھ سے کہا سیر ہو کر پیو تو میں نے خوب سیر ہو کر پیا، پھر اس نے کہا اور پیو میں نے اور پیا پھر اس نے اپنا مبارک ہاتھ نکال کر میرے شکم پر پھیر کر کہا۔ اے سید المرسلین ظہور فرمائیں، اے خاتم النبیین جلوہ افروز ہو جایئے، اے رحمۃ اللعالمین قدم رنجہ فرمایئے، اے نبی اللہ رونق افروز ہو جایئے۔ اے رسول اللہ تشریف لایئے اے خیر الخلق جہاں کو منور فرمایئے، اے نور من نور اللہ جلوہ افروز ہو جایئے، بسم اللہ اے محمد بن عبداللہ تشریف لایئے، پھر حضور اکرم ﷺ چودھویں رات کے مانند چمکتے ہوئے جہان میں رونق افروز ہوئے،

الصلوٰۃ و السلام علیك یا رسول اللہ

پھر اس کے بعد یہ اشعار پڑھے۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

ترجمہ اشعار

حبیب خدا پیدا ہوئے اور ان کی مثل کبھی پیدا نہ ہوگا گلگوں رخسار والے

حبیب خدا پیدا ہوئے۔

سرمہ لگائے، خوشبوؤں میں معطر حبیب خدا پیدا ہوئے آپ کے رخساروں سے نور کی شعاعیں پھوٹ رہی ہیں۔

اگر آپ پیدا نہ ہوتے تو کبھی بھی منیٰ حمیٰ، اور عہد (جو کہ مجازاً محبوب کو کہا جاتا ہے) کے تذکرے نہ ہوتے آپ ہی کی ذات ہے اگر آپ نہ ہوتے تو مقام قبا کا ظہور نہ ہوتا اور نہ وادی محصب کی طرف کبھی کوئی قصد کرتا۔

آپ ہی کی وہ ذات ہے کہ ہرن اور کھجور کے درخت نے آپ کے پاس آکر کہا آپ سچے محمد ہیں۔

آپ تمام رسولوں کے حقیقۃً امام ہیں آپ ہی سلسلہ نبوت کے ختم کرنے والے اور سردار ہیں۔

اگر حضرت یوسف علیہ السلام سامنے ہوں تو آپ کا جمال ان پر فائق رہے خدا کی قسم اس محبوب کا جمال ان سے بہت زیادہ ہے۔

اگر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو رشد وہدایت دی گئی تھی تو خدا کی قسم یہ مولود رشد میں ان سے زیادہ ہے۔

اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو صف عبادت سے نوازا گیا تو یہ محمد ﷺ ان سے بڑھ کر جلیل القدر اور عبادت گزار ہیں۔

آپ کی وہ ذات ہے جسے پوشاک اور جنتی نفیس لباس خلعت میں دی گئیں

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

تو آپ کی نظیر محال ہے۔ جبریل نے اپنے حسن گاہ میں ندا کی یہ ہیں کائنات کے ممدوح اوران کا نام احمد ہے۔

اے عاشقو! ان کی محبت میں وارفتہ وبیخود ہوجاؤ کیونکہ یہی تو حسن و جمال میں یکتا و بے مثال ہے۔

نجد میں جا کر دیکھو اور اپنے حدی خواں کو سنو مختلف معنوں میں حدی پڑھتے اور بآواز بلند گاتے ہیں۔

اور کہتے ہیں کہ اے برگزیدہ نبی کے عاشقو! اور کہتے ہیں کہ اے بلندرتبہ نبی کے مشتاقو!

اے منیٰ کے اترنے والو! تمہارے راستہ میں بندہ عشق کو بلاشبہ ڈرایا جاتا ہے۔

اے مولود مختار! آپ کی کتنی ہی توصیف برتر تعریفیں اور ذکر جمیل موجود ہیں۔

زمانہ سابقہ میں اولاد آدم میں آپ کا مثل نہیں پیدا ہوا یہ معتمد حدیث ہے آسمانوں کے تمام فرشتوں نے مل کر کہا حبیب خدا پیدا ہوئے اس کا مثل نہ ہوگا۔

صبح وشام (ہمہ وقت) آپ پر درود پڑھو ہزار صلوٰۃ وسلام کے ساتھ بلکہ اس سے زیادہ پڑھو۔

اللھم صل وسلم وبارك علیه وعلیٰ اٰله واصحابه اجمعین۔

سجدہ مبارک

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اس حال میں پیدا ہوئے کہ آپ اپنے دونوں ہاتھوں پر سجدہ کرتے اپنی چشم مبارک سے آسمان کی

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

طرف اشارہ کررہے تھے۔

مروی ہے کہ آپ نے پیدا ہوتے ہی قرب الٰہی کے مصلے پر سجدہ کیا اور آپ کے نور نے حجاب عظمت تک پہنچ کر اسے پھاڑ دیا۔ اور سیدہ آمنہ نے دردزہ کی شدت اصلاً محسوس نہ کی اور نہ ایسی بات معلوم ہوئی جو خطرناک ہو جب سیدہ آمنہ نے آپ کو تولد کیا تو ملائکہ کے سرداروں نے آپ کو اٹھایا اور ساتوں آسمانوں پر لے گئے اور آپ کے نور سے جہاں کا ہر گوشہ بھر گیا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو تاج کرامت عطا فرما کر کمر بستہ سعادت فرمایا۔ آپ ختنہ شدہ اور سرمہ لگائے ہوئے دنیا پر تشریف لائے اور آپ کے آفتاب سعادت نے اپنی تابانیاں ظاہر فرمائیں پھر جب سیدہ آمنہ نے آپ پر نظر ڈالی تو وہ آپ کے حسن و جمال پر متحیر ہو کر رہ گئیں اور از حد مسرور ہوئیں بلاشبہ وقار کی خلعتوں میں لپٹے ہوئے تھے اور فرشتے آپ کے گرداگرد صف بستہ کھڑے تھے۔

سیدہ آمنہ نے کسی کہنے والے کو کہتے سنا کہ روئے زمین کے مشارق و مغارب، ہر بر و بحر، چرند و پرند جنات کی خلوتوں کا طواف کراؤ اور تمام روحانیات پر آپ کو پیش کرو تا کہ وہ آپ کی پیدائش اور اسم گرامی کو پہنچان سکیں اور تمام نبیوں کی ولادت گاہوں کا طواف کراؤ تا کہ وہ بھی آپ کی برکت سے فیض یاب ہوں۔

صفات انبیاء کرام علیہم السلام سے متصف

سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے کسی کہنے والے کہ کہتے سنا کہ آپ کو لوگوں کی نظروں سے چھپاؤں اور آپ کو سیدنا آدم علیہ السلام کی صفوت، سیدنا شیث علیہ السلام کی رفعت، سیدنا نوح علیہ السلام کی رقت، سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی خلعت، سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی انقیاد و اطاعت، سیدنا ایوب علیہ السلام کا صبر و استقامت، سیدنا یعقوب علیہ السلام کا شکر، سیدنا یوسف علیہ السلام کا حسن و جمال، سیدنا داؤد علیہ السلام کی آواز،

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

سیدنا سلیمان علیہ السلام کی حکومت، سیدنا لقمان علیہ السلام کی حکمت، سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی قوت، سیدنا یحییٰ علیہ السلام کا زہد، سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت عطا کر و انبیاء و مرسلین کے اخلاق میں آپ کو ڈھانپ دو۔

حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کا سجدہ شکر

آپ کے دادا سیدنا عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کو اطلاع دی گئی جب وہ آئے تو حال دریافت کیا تو سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا نے تمام احوال اور نورانی فرزند کے جو معجزات مشاہدہ کئے تھے سب بیان کئے پھر سیدنا عبدالمطلب آپ کو گود میں لے کر خانہ کعبہ لائے۔ اور وہاں دعا مانگی اور اللہ تعالیٰ کے اس عطیہ پر شکر کا اظہار کیا۔

حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں قصیدہ

مروی ہے کہ سیدنا عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے اسی وقت فی البدیہہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں یہ اشعار پڑھے:

ترجمہ اشعار

ہر قسم کی حمد اللہ ہی کو سزاوار ہے جس نے مجھے یہ فرزند طیب و طاہر عطا فرمایا۔
بلاشبہ گہوارہ میں ہی یہ تمام فرزندوں کا سردار ہے میں ارکان والے گھر خانہ کعبہ کی پناہ میں دیتا ہوں۔
جب تک کہ میں اسے زبان سے بولنے والا دیکھوں میں دشمن کے شر سے اسے پناہ میں دیتا ہوں۔
ہر حامد اور بے چین آنکھوں والے سے تو ہی وہ ہے جس کا نام قرآن میں

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

رکھا گیا۔

جنت کے ہر در و دیوار پر ان کا نام احمد لکھا ہوا ہے۔

سب سے مکرم مخلوق

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضور اکرم ﷺ سے زیادہ مکرم نہ کوئی مخلوق پیدا کی اور نہ ان سے بڑھ کر کسی کو وجود ملا اور نہ ان سے بڑھ کر کوئی جان پیدا فرمائی اور اللہ تعالیٰ نے کسی مخلوق کو بجز آپ کے قسم نہ کھائی چنانچہ فرمایا قسم ہے اے محمد آپ کی بقا اور آپ کی حیات کی اور اس میں کسی عالم کا اختلاف نہیں ہے کہ آپ مکہ مکرمہ میں مشہور فارس کے بادشاہ ''نوشیرواں عادل'' کے زمانہ میں پیدا ہوئے۔

ولادت بارہ ربیع الاوّل کو ہوئی

آپ کے زمانہ ولادت کے بارے میں تین مختلف اقوال ہیں ایک یہ کہ آپ بارہ ربیع الاوّل کو پیدا ہوئے یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے۔ دوسرے یہ کہ آپ ۸ ربیع الاوّل کو پیدا ہوئے یہ عکرمہ کا قول ہے اور تیسرے یہ کہ آپ ربیع الاوّل کی تیسری رات میں تولد ہوئے یہ عطا کا قول ہے لیکن پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

نیز سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی ولادت بھی دوشنبہ کو ہے اور معراج بھی دوشنبہ کی اور ہجرت بھی اور دنیا سے رحلت بھی دوشنبہ کو ہے۔

دل مسرور ہوئے گناہ بخشے عیوب چھپائے گئے، سختیاں اٹھائی گئیں، یہ سب صدقہ ہے دیدار حبیب ﷺ کا۔ اور سید المرسلین ﷺ کے انوار سے روحیں خوش ہوئیں قلوب نے زندگی پائی، غم و فکر جاتے رہے۔ فرحت و سعد پھیلا اور سنگلاخ زمینیں نور سے جگمگا اٹھیں۔ صلوٰۃ اللہ علیہ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

ایام رضاعت کا بیان

مروی ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پلانے والی عورتوں کے سامنے لایا گیا تو ان عورتوں ..... نے (یتیم جان کر) اعراض کیا مگر اس عورت نے دودھ پلانے کے لیے قبول کرلیا جسے اللہ نے اسکی توفیق بخشی چنانچہ یہ نیک بختی کا جھنڈا حضرت حلیمہ سعدیہ کے نصیب آیا اور وہ اپنے مقاصد وتمنا کی تکمیل میں کامیاب ہوگئیں اس لیے کہ انہوں نے اس سعادت کے حصول میں سبقت کی اور اس بنا پر حلم سے حلیمہ ان کا نام ہوا۔

حضرت حلیمہ کے گھر برکات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

مروی ہے کہ جب انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو گود میں لے کر اپنی سواری (گوش دراز) پر سوار ہوکر وطن کی طرف کوچ کرنے کا قصد کیا اور قافلہ چلنے لگا تو جب بھی جس خشک وادی پر یہ قافلہ پہنچتا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے وہ سرسبز وشاداب ہوجاتی اور وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کرنے کی آوازیں پتھروں سے سنتیں اور درختوں کی ٹہنیاں آپ کی طرف جھک کر سلام کرتیں اور حاسدین نے اس پر اپنے بغض وحسد کا اظہار کیا پھر جب وہ اپنی آبادی میں پہنچیں اور اپنے گھر داخل ہوئیں تو زمین کو دیکھا کہ اس نے اپنا نیا لباس پہن لیا ہے اور پرانا لباس اتار دیا ہے یعنی زمین سرسبز و شاداب ہوگئی ہے۔

حضرت حلیمہ سعدیہ فرماتی ہیں کہ جب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو لیا تھا اس وقت میر

Ma
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

ی چھاتیوں میں بہت کم مقدار میں دودھ تھا لیکن اس کے بعد دودھ کی اتنی فراوانی ہوگئی کہ دوسری عورتیں اپنے بچوں کو لے کر میرے پاس آتیں میں ان کو بھی دودھ پلا دیتی تھیں۔ ہمارے پاس کچھ بکریاں تھیں مگر ان میں اتنا دودھ نہ تھا جسے ہم پی سکیں یا مکھن اور پنیر وغیرہ بنا سکیں لیکن خدا کی قسم میں نے جس دن حضور اکرم ﷺ کا دست مبارک ان کے تھنوں کو چھوا دیا اس رات سے ان میں اتنا دودھ میں دوہنے لگی کہ چالیس گھروں کے لیے کفایت کرتا تھا اور جب میں حضور اکرم ﷺ کو دودھ پلاتی تھی تو گھر میں چراغ کی ضرورت نہ ہوتی تھی چنانچہ ام خولہ سعدیہ نے کہا کیا تم اپنے گھر میں رات بھر آگ روشن رکھتی ہو؟ میں نے کہا بخدا میں آگ روشن نہیں رکھتی لیکن یہ نور سید عالم محمد رسول اللہ ﷺ کا ہے۔

خیر و برکات کا نزول

حضرت حلیمہ بیان کرتی ہیں کہ میرے پاس صرف سات بکریاں تھیں جو آپ کی برکت سے بڑھ کر سو تک ہوگئیں اور مجھے اتنی خیر و برکت حاصل ہوئی کہ غریب لوگ میرے یہاں زندگی گزارنے لگے جب میری تمام بکریاں گابھن ہوگئیں تو میرے قبیلہ کی عورتیں تعجب سے کہنے لگیں کہ حلیمہ کی عجیب شان ہے ان کے یہاں خیر و برکت کی اتنی فراوانی ہے کہ قبیلہ کے لوگ اپنی بکریوں کو میرے پاس لائے اور کہنے لگے حضور اکرم ﷺ کی برکت کا کچھ حصہ ہمیں بھی عنایت فرمایئے۔ وہ فرماتی ہیں میں نے حضور ﷺ کے قدم ہائے مبارک کو پانی کے ایک حوض میں دھویا اور وہ پانی ان بکریوں کو پلا دیا چنانچہ وہ سب کی سب بکریاں گابھن ہوگئیں اور ہمسایوں میں بھی حضور اکرم ﷺ کے طفیل خیر و برکت بڑھ گئی۔

وہ بیان کرتی ہیں کہ حضور ﷺ جب دودھ کی خواہش میں رات میں

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

بیدار ہوتے تو چانداتر کر آپ کو بہلاتا اور عرض کرتا "سبحان اللّٰہ والحمد للّٰہ"
اور نبی کریم ﷺ اس پر اتنا اور اضافہ میں کہتے:

" و لا اله الله والله اكبر ولاحول ولاقوة الا بالله العلى العظيم "

وہ فرماتی ہیں میں حضور اکرم ﷺ کی معیت میں خوش وخرم رہتی تھی فرماتی ہیں میں نے کبھی آپ کے پیشاب کو نہ دھویا مگر صرف نظافت و پاکیزگی کے خیال سے اور آپ کے توسل سے میں جو حاجت خدا سے مانگتی وہ پوری ہو جاتی تھی۔

بیان کرتی ہیں کہ جب آپ میرے لڑکے ضمرہ کے ساتھ بکریاں چرانے کے لیے تشریف لے جاتے تو واپسی پر میرے لڑکے مجھے کہتے اے ماں! میرے بھائی محمد حجازی ﷺ جب کسی خشک وادی میں قدم رکھتے ہیں تو وہ وادی اسی وقت سرسبز ہو جاتی ہے اور جب آپ دھوپ میں آرام فرماتے ہیں تو ایک بادل کا ٹکڑا آ کر سایہ کر دیتا ہے اور جنگلی جانور آ کر آپ کے قدموں کو بوسہ دیتے ہیں اور جب آپ ریت پر چلتے ہیں تو آپ کا نشان قدم ظاہر نہ ہوتا اور جب آپ پتھر پر چلتے تو پتھر موم کی مانند بن کر آپ کے نشان قدم کو لے لیتا جس طرح خمیرے آٹے میں نشان پڑتا ہے۔

حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کہ اے بیٹے یہ تیرے بھائی صاحب خیر و برکت ہیں۔ جو کچھ تو نے دیکھا اور بیان کیا اس کی کسی کو خبر نہ کرنا پھر آپ روزانہ اسی طرح میرے لڑکے ضمرہ کے ساتھ جانے لگے۔

شق صدر

حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک دن عادت کے مطابق دونوں گئے اور میں گھر میں رہی تو اچانک میرا لڑکا چیختا چلاتا ہوا آیا اور کہنے لگا اے اماں میرے حجازی بھائی کی مدد کو پہنچیے وہ مبتلائے مصیبت ہو گئے ہیں اور میں خیال نہیں

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

کرتا کہ تم لوگ ان سے زندہ بھی ملو یا نہیں کیونکہ غالباً وہ قتل کر دیئے گئے ہیں۔

حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم فوراً دوڑتے بھاگتے پہنچے دیکھا کہ آپ بے فکر ہر طرح محفوظ پہاڑ کے ٹیلے پر کھڑے ہیں اور آپ کا رنگ متغیر ہے میں نے آپ کو سینہ سے چمٹا لیا اور آپ کی آنکھوں کا بوسہ لیا پھر میں نے پوچھا اے میرے حبیب آپ کو کیا مصیبت پہنچی تھی فرمایا اے اماں! خیر ہے ہم کھڑے تھے کہ اچانک تین شخص نمودار ہوئے جن کے چہرے چاند کی طرح منور تھے اور ایک شخص کے ہاتھ میں جواہرات کا آفتابہ جو آب کوثر سے پگھلائے ہوئے برف کے پانی سے بھرا ہوا تھا اور دوسرے کے ہاتھ میں سبز حریر کا رومال تھا وہ مجھے اٹھا کر اس پہاڑ پر لائے اور باآہستگی زمین پر لٹا کر میرے سینہ کو خفیف چاک کیا جس کی مجھے ذرہ بھر درد و تکلیف محسوس نہ ہوئی پھر سینے سے سیاہ گوشت کا ٹکڑا نکال کر پھینک دیا اور کہنے لگے کہ یہ شیطان کا اندرونی حصہ ہے اب تم پر شیطان کا کوئی تسلط باقی نہیں رہا پھر دل کو اسی پانی سے غسل دیا اور ایک نے رومال سے خشک کر کے اسے خوشبو سے معطر کیا اور اس سے اس کے ہم راہی نے کہا کہ حکم الٰہی کے مطابق اس کو حلم، علم اور رضائے الٰہی سے بھر دو پھر اسے اپنی جگہ رکھ دیا اور میرا سینہ برابر ہو گیا جیسا کہ پہلے تھا اب قدرت الٰہی سے صحیح و سالم کھڑا ہوں اس پر حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا نے کہا اس اللہ کی حمد جس نے آپ کو زندہ رکھا اور صحت عطا فرمائی پھر میں نے ان کو پکڑا اور بوسہ دیا اور اپنے سینہ سے لگایا اور انہیں ان کے دادا سیدنا عبدالمطلب کے حضور لے کر آ گئی اور ان کے سپرد کیا اور میں اپنی ذمہ داری اور کفالت سے بری الذمہ ہو گئی۔

و الحمد للہ رب العالمین

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

عرب وعجم میں محافل میلاد کی شہرت

تمام عرب میں محفل میلاد

میلاد النبی ﷺ کی ترغیب میں کلام کو بہت کچھ طول دیا گیا ہے اور یہ عمل حسن ہمیشہ سے حرمین شریفین یعنی مکہ و مدینہ، مصر و یمن و شام، تمام بلاد عرب اور مشرق و مغرب ہر جگہ کے رہنے والے مسلمانوں میں جاری ہے اور میلاد النبی ﷺ کی محفلیں قائم کرتے اور لوگ جمع ہوتے ہیں اور ماہ ربیع الاوّل کا چاند دیکھتے ہی خوشیاں مناتے، غسل کرتے، عمدہ عمدہ لباس پہنتے، زیب و زینت اور آراستگی کرتے، عطر و گلاب چھڑکتے، سرمہ لگاتے اور ان دنوں خوب خوشی و مسرت کا اظہار کرتے ہیں اور جو کچھ میسر ہوتا ہے نقد و جنس وغیرہ میں سے خوب دل کھول کر لوگوں پر خرچ کرتے ہیں اور میلاد مبارک کے سننے اور پڑھنے پر زیادہ تزک و اہتمام کرتے ہیں اور اس اظہار مسرت و خوشی کی بدولت خوب اجر و ثواب اور خیر و برکت سلامتی و عافیت، کشادگی رزق، مال و دولت، اولاد اور پوتوں، نواسوں میں زیادتی ہوتی ہے اور آبادی و شہروں میں امن و امان اور سلامتی اور گھروں میں سکون و قرار، نبی کریم ﷺ کی محفل میلاد کی برکت سے رہتا ہے۔

برکات میلاد

ایک روایت مشہور ہے کہ بغداد میں ایک شخص تھا جو ہر سال میلاد النبی ﷺ کی محفل کرتا تھا اور اس کے پڑوس میں ایک یہودی عورت انتہائی بد اور متعصب رہتی تھی اس نے تعجب سے اپنے شوہر سے کہا کہ ہمارے مسلمان پڑوسی کو کیا ہو گیا ہے جو وہ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہمیشہ اس مہینہ میں بہت بڑی دولت اور اپنا مال وزر فقیروں اور مسکینوں پر خرچ کیا کرتا ہے اور قسم قسم کے کھانے تیار کر کے کھلاتا ہے تو اس عورت کے شوہر نے کہا غالبًا یہ مسلمان یہ گمان رکھتا ہے کہ اس کے نبی اس مہینہ میں پیدا ہوئے ہیں تو یہ ان کی پیدائش کی خوشی میں یہ سب کچھ کرتا ہے اور خیال کرتا ہے کہ اس سے اس کے نبی اس کے نزدیک مسرور اور خوش ہوتے ہیں لیکن یہودی عورت نے اس کا انکار کیا جب یہودی عورت پر رات ہوئی اور وہ سو گئی تو اس نے خواب میں دیکھا کہ اچانک بہت ہی نورانی شخص تشریف لائے ہیں اور ان کے ساتھ ان کے صحابہ کی بہت بڑی جماعت ہے اس نے یہ دیکھ کر تعجب کیا اور ان کے کسی صحابی سے پوچھا یہ کون شخص ہیں جنہیں تم لوگوں میں سب سے زیادہ باعزت و بزرگ دیکھ رہی ہوں انہوں نے فرمایا یہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ ہیں تو اس نے کہا کیا یہ مجھ سے بات کریں گے اگر میں ان سے کچھ کہوں تو؟ صحابہ نے فرمایا ہاں! تو اس نے حضور اکرم ﷺ کی طرف بڑھنے کا قصد کیا اور سامنے آ کر سلام عرض کر کے کہا یا رسول اللہ! حضور نے فرمایا اے اللہ کی بندی لبیک (میں موجود ہوں) اس پر یہودیہ عورت رونے لگی آپ مجھے کیوں جواب دیتے ہیں اور کیوں لبیک فرماتے ہیں حالانکہ میں آپ کے دین پر نہیں ہوں اس پر حضور اکرم ﷺ نے فرمایا میں نے تجھے جبھی جواب دیا ہے جبکہ میں نے جان لیا ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھے ہدایت فرمانے والا ہے پھر اس عورت نے عرض کیا کہ اپنا دست مبارک دراز فرمایئے اب میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بلاشبہ آپ محمد اللہ کے رسول ہیں پھر اس کی آنکھ کھل گئی اور وہ اپنی اس خواب سے از حد مسرور و خوش تھی کہ اس نے سید الانام ﷺ کی زیارت کی اور آپ کے دست اقدس پر بیعت کی اور چونکہ اس نے خواب ہی میں عہد کر لیا تھا کہ اگر میں صبح کی تو رسول اللہ ﷺ پر اپنا تمام مال وزر صدقہ کر دوں گی اور آپ کی محفل میلاد منعقد کروں گی پھر جب اس نے صبح کی

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور اپنے عہد کو پورا کرنے کا ارادہ کیا تو اس وقت اس نے دیکھا کہ اس کا شوہر بھی نہایت ہشاش بشاش ہے اور اپنا تمام مال وزر قربان کرنے پر آمادہ ہے اس وقت اس نے اپنے شوہر سے کہا کیا بات ہے کہ میں تمہیں ایک نیک ارادے میں راغب دیکھ رہی ہوں یہ کس کے لیے ہے اس نے اپنی بی بی سے کہا یہ تصدق اس ذات کے لیے ہے جس کے دست مبارک پر تم آج رات اسلام لا چکی ہو اس عورت نے کہا اللہ تم پر رحم کرے تمہیں کس نے اس میری باطنی حالت پر مطلع کر دیا اس نے کہا اس ذات کریم نے جس کے دست اقدس پر تمہارے بعد میں اسلام لایا اس عورت نے کہا اللہ ہی کے لیے سزاوار حمد ہے جس نے مجھے فرمایا اور ہم دونوں کو شرک و گمراہی سے نجات دے کر دونوں کو امت محمد یہ ﷺ میں شامل فرمایا۔

☆☆☆

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

دعاہائے خاتمہ

اے بارالٰہ! ہم نے تیرے نبی کریم ﷺ کی میلاد مبارک کو پڑھا ہے تو ہم پر اس کی برکت سے قبولیت واکرام کی خلعت سے سرفراز فرما، اور اپنے حبیب کے طفیل ہمیں جنت نعیم میں ہمارا مسکن بنا اور ہمیں اس دن جب کہ بہت بڑی پیاس ہوگی اور شدید خوف لاحق ہوگا اپنے نبی کے حوض سے سیراب فرما اور ہمیں آخرت میں اپنے وجہ کریم کے دیدار سے بہرہ ور فرما۔

اے اللہ! ہم تیرے نبی مصطفےٰ ﷺ اور رسول مجتبیٰ اور امین مقتدیٰ اور ان کی آل پاک اہل بیت اطہار، اہل صدق وصفا، صاحب حیاء اور ان کے وہ تمام اصحاب جو صاحب فضل وجود ووفا ہیں کے صدقہ سے تجھ سے سوال کرتے ہیں۔

اے اللہ! تو ہی ہمارا مددگار حامی اور حاجت روا ہے اور ہمیں باغ جنت نصیب فرما کر وہاں کے حور وقصور رحمت فرما اور حضور کی برکت سے قبول وعزت اور شرف عطا فرما۔

اے اللہ! ہم تیرے صاحب اختیار نبی اور ان کی نیکوکار اور ان کے پسندیدہ اصحاب کو وسیلہ بنا کر تیرے حضور پیش کرتے ہوئے عرض کرتے ہیں کہ ہمارے گناہوں کو معاف فرما اور معاصی وخطاؤں کے بوجھ کو بخش دے اور ہمیں ہر خوف وخطر اور ہلاکت کی جگہ سے محفوظ رکھ اور جو کچھ ہم نے پیش کیا ہے خواہ وہ ہمارے اعمال ظاہرہ باطنہ کتنے ہی حقیر وقلیل کیوں نہ ہوں قبول فرما! اور اپنی رحمت وغفران سے ہم پر رحم فرما۔ اے معاف کرنے والے، اے کرم فرمانے والے اے بخشنے والے معاف فرما۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

اے اللہ! ہمیں اور ہمارے والدین ومشائخ واساتذہ اور ہر وہ شخص جو اس اجتماع عظیم الشان میں شریف وسبب ہوا اور اپنے ہر حاضر وغائب بندے اور تمام مومن مرد وعورت اور تمام مسلمان مرد وعورت خواہ وہ زندہ ہوں یا مر گئے ہوں سب کو بخش دے بے شک تو ہی دعاؤں کو قبول کر فرمانے والا قاضی الحاجات ہے۔ اے وہ ذات جو اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے اور اس کے گناہوں کو معاف فرماتا ہے اے ارحم الراحمین اپنی رحمت سے (مترجم، اس کے والدین واساتذہ اور مشائخ پر) کرم فرما۔

سبحان ربك رب العزت عما يصفون وسلام على المرسلين

والحمد لله رب العالمين۔

بمنہ وکرمہ تعالیٰ جل شانہٗ اس میلاد مبارک کا ترجمہ آج مورخہ ۲ ذی الحجہ ۱۳۸۴ھ مطابق ۱۷ اپریل ۱۹۶۵ء کو مکمل ہوا۔ مولیٰ تعالیٰ اپنے حبیب ﷺ کے صدقہ اسے قبول فرما کر توشہ آخرت بنا۔ آمین

یارب محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

اس میلاد مبارک کی برکات سے امت محمدیہ کو بہرور فرما اور منکرین میلاد کے فتنہ وشر سے محفوظ فرما آمین بجاہ سید المرسلین

فقیر غلام معین الدین نعیمی

☆=☆=☆

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم

الموالد النبوی

مصنف

سیدی امام احمد الدردیر المکی المصری رحمۃ اللہ علیہ

(متوفی ۱۲۰۱ھ)

مترجم

مولانا محمد عبدالاحد قادری

ناشر

مکتبہ حنفیہ

گنج بخش روڈ ۰ لاہور

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

فہرست

	عنوانات	صفحہ
☆.....	مختصر تعارف مصنف المواد الدردیر	۷۷
☆.....	حضرت آدم علیہ السلام سے پہلے نبی	۸۲
☆.....	نور کے بعد کون سی اشیاء تخلیق ہوئی	۸۳
☆.....	حضرت آدم علیہ السلام کا حق مہر	۸۳
☆.....	پاک پشتوں میں	۸۵
☆.....	سلسلہ نسب	۸۵
☆.....	حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا نکاح	۸۶
☆.....	زمین و آسمان پر نداء	۸۶
☆.....	نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم رکھنا	۸۷
☆.....	چرند و پرند کی مبارک باد	۸۷
☆.....	حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا وصال	۸۸
☆.....	جنت کے دروازے کھول دو	۸۸
☆.....	نور کا ظہور	۸۹
☆.....	مشرق و مغرب کی سیر	۹۰
☆.....	بوقت پیدائش سجدہ	۹۰
☆.....	شام کے محلات جگمگا اٹھے	۹۱
☆.....	بچپن میں نبوت کی نشانیاں	۹۱

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

مختصر تعارف مصنف

یہ رسالہ میلاد رسول ﷺ پر الشیخ سید احمد الدردیر المالکی مصری رحمۃ اللہ علیہ المتوفی سنہ ۱۲۰۱ ھجری کی تصنیف ہے۔ آپ کے علمی کمالات اور جلالت قدر کے پیش نظر الجامعۃ الازہر مصر کے علماء و مدرسین اس مولادنامہ کا درس دیتے ہیں۔ اور علامہ یوسف بن اسمعیل النبہانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس رسالہ کو نظم میں ڈھالا ہے اور کچھ اضافات بھی فرمائے ہیں۔ اس رسالہ میں نبی کریم ﷺ کی ولادت باسعادت اور آپ کے نسب کی طہارت کو جامعیت سے بیان کیا گیا ہے اور حدیث حضرت جابر رضی اللہ عنہ بھی اس میں تفصیل سے موجود ہے جس میں آپ ﷺ نے فرمایا اے جابر رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ نے تمام اشیاء سے پہلے تیرے نبی کے نور کو اپنے نور سے پیدا فرمایا ہے۔

(قارئین مصنف کے مزید حالات نہیں مل سکے اگر کسی کو علم ہو تو ضرور آگاہ کرے)

محمد عبدالاحد قادری
خطیب مرکزی جامع مسجد میاں محمد دین
باغبانپورہ لاہور 0300-4288176

☆☆☆

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

تمام تعریفیں اس خالق و مالک کیلئے ہیں جو واجب الوجود ہے جو واسع الکرم والجود ہے۔ جو والد اور مولود سے منزہ ہے۔ جس نے ہمارے پاس اپنا محبوب، حبیب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ آیات بینات دیکر معبوث فرمایا۔ معجزات باہرات دیکر بھیجا۔ پس ان کے ذریعہ اس نے اپنا دین قویم ظاہر کیا اور ان کے ذریعہ صراط مستقیم کی ہدایت کی اور شفاعت عظمیٰ سے جنہیں خاص کیا اور بلند و بالا مقام سے مختص فرمایا اور اپنے پیغمبروں سے جن کے بارے میں پختہ میثاق وعہد لیا کہ اگر تمہارے پاس وہ رسول تشریف لائیں جو تمہاری کتابوں کی تصدیق کرتے ہوں تو تم لازماً ان پر ایمان لاؤ گے اور ان کی ضرور مدد کرو گے۔ حتیٰ کہ وہ اللہ معبود برحق کا پیغام پہنچا دیں۔ جب ان حضرات نے اس بات کا اقرار کر لیا تو فرمایا تم گواہ ہو جاؤ اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہ ہوں۔

یہ آیت کریمہ اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق سے افضل ہیں۔ تمام مرسلین سے اشرف ہیں۔ جو آپ سے محبت کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ سے محبت کرتا ہے اور جو آپ کی نافرمانی کرتا ہے وہ یقیناً اللہ تعالیٰ کا نافرمان ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

قل ان کنتم تحبون اللّٰہ فاتبعونی یحببکم اللّٰہ۔

ترجمہ: ''فرما دیجئے۔ اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کے دعویدار ہو تو میری اتباع کرو۔ وہ تمہیں محبوب بنا لے گا''۔ ﴿سورۃ آل عمران﴾

حضور سرور کائنات ﷺ نے فرمایا میں اولاد آدم کا سردار ہوں اور کوئی فخر نہیں۔ آپ ہی نے ارشاد فرمایا میں اللہ تعالیٰ کا حبیب ہوں اور مجھ پر درود پڑھنے والا میرا

Ma
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

دوست ہے۔لہٰذا جو چاہتا ہے کہ حبیب کا حبیب بنے۔اسے حبیب پر بکثرت صلوۃ و سلام بھیجنا چاہیے۔عقل مند اور ذہین اور حاذق و نجیب کیلئے حضور ﷺ کی عظمت جاننے کیلئے اور آپ پر صلوۃ وسلام کی قدر و منزلت جاننے کیلئے یہی کافی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے اس قول کو ملاحظہ کرے۔

ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی یا ایھا الذین امنو اصلوا علیہ وسلمو تسلیما۔ ﴿الاحزاب ۵۶﴾

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ

الصلوٰۃ والسلام علیک یاحبیب اللہ

جس نے یہ شعر کہے کیا خوب کہے۔

فانت رسول اللہ اعظم کائن وانت لکل الخلق بالحق مرسل

علیک مدا رالخلق اذ انت قطبہ وانت منا رالحق تعلو و تعدل

فوادک بیت اللہ دار علومہ وباب علیہ منہ للحق یدخل

ینا بیع علم اللہ منہ تفجرت ففی کل حی منہ للہ منہل

منحت بفیض الفضل کل مفضّل فکل لہ فضل بہ منک یفضل

نظمت نثار الانبیاء فتاجھم لدیک بانواع الکمال مکلّل

فیَا مَلۃ الامداد نقطۃ خطمہ ویا ذِروۃ الاطلاق اذیتسلسل

محال یحول القلب عنک وانی ، وحقک لا اسلو ولا اتحول

علیک صلاۃ اللہ منہ تواصلت صلاۃ اتصال عنک لا تتنصل

ترجمہ:''حضور ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔تمام کائنات سے عظیم

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہیں۔اور آپ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حق کے ساتھ تمام مخلوق کی طرف رسول بن کر تشریف لائے۔تمام مخلوق کا آپ پر دارومدار ہے۔کیونکہ ''قطب کائنات'' ہیں۔اور آپ حق کے مینار کو بلند اور معتدل کرتے ہیں۔آپ کا دل ''بیت اللہ'' ہے۔اللہ تعالیٰ کے علوم کا گھر ہے۔اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ اس کے علوم کیلئے دروازہ ہیں۔اسی دروازہ سے حق کی طرف داخلہ ہوسکتا ہے۔اس سے علم کے سوتے پھوٹتے ہیں۔لہٰذا ہر ذی حیات میں اللہ تعالیٰ کی طرف جانے اور اس سے علم کی سیرابی حاصل کرنے کی گھاٹ آپ ہی ہیں۔آپ نے ہر صاحب فضیلت کو فیض فضیلت سے نوازا۔پس ہر صاحب فضل کو جو فضل ملا وہ آپ کے در فضیلت سے ہی ملا۔تمام انبیاء کرام کے کمالات کا آپ جامع ہیں۔ان کا تاج آپ کے ہاں ہے۔جو مختلف اقسام کے کمالات سے جڑا ہوا ہے۔سو آپ وہ ہیں کہ آپ کے خط کا نقطہ تمام سیاہیوں کی سیاہی ہے۔اور آپ ہی مطلق بلندی کے مالک ہیں۔جب اس میں تسلسل آتا ہے۔آپ سے دل کسی اور طرف پھر جائے یہ محال ہے۔اور میں آپ کے حق کی قسم! نہ تو تسلی پاتا ہوں اور نہ ہی کسی اور طرف پھرنے کی سوچتا ہوں۔آپ پر اللہ تعالیٰ کی لگاتار صلوٰۃ وسلام نازل ہوں۔جو ہر وقت آپ پر اترتے ہیں۔اور کبھی بھی ان کا سلسلہ نہ ٹوٹے۔

فائدہ

یہ عشق ومحبت بھرے اشعار حضرت سیدی محمد وفا رحمۃ اللہ علیہ کے ہیں۔

تمام کائنات سے پہلے سرکار دو عالم ﷺ تمام مخلوق سے افضل ہیں۔تو اول مخلوق

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

بھی آپ ہی ہوئے۔اور تمام انبیاء کرام سے آخر میں تشریف لانے والے بھی آپ ہی ہیں۔

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے محدث عبدالرزاق نے اپنی سند کے ساتھ درج ذیل روایت لکھی۔

قل قلت یا رسول اللّٰہ بابی انت و امی اخبرنی عن اول شیء خلقہ اللّٰہ تعالیٰ قبل الاشیاء قال یا جابر ان اللّٰہ خلق قبل الاشیاء نور نبیك من نورہ فجعل ذالك النور یدور بالقدرۃ حیث شاء اللہ ولم یکن فی ذالك الوقت لوح ولا قلم ولا جنۃ ولا نار ولا ملك ولا سماء ولاارض ولا شمس ولا قمر ولا جن ولا انس فلما اراد اللہ تعالی ان یخلق الخلق قسم ذالك النور اربعۃ اجزاء فخلق من الجزء الاول القلم ومن الثانی اللوح ومن الثالث العرش ثم قسم الربع اربعۃ اجزاء فخلق من الجزء الاول نور ابصار المومنین و من الثانی نور قلوبھم وھی المعرفۃ باللہ تعالیٰ ومن الثالث نور انسھم وھوا لتوحید لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔

ترجمہ:''حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔کہ میں نے عرض کیا۔ یارسول اللہ!میرے ماں باپ آپ پر قربان۔ارشادفرمایئے کہ کس چیز کو اللہ تعالیٰ نے تمام اشیاء سے پہلے پیدا کیا؟ فرمایا۔اے جابر! اللہ تعالیٰ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

نے سب اشیاء سے پہلے تیرے نبی کے نور کو اپنے نور سے پیدا کیا۔ پھر وہ نور قدرت سے جہاں اللہ تعالیٰ نے چاہا پھرتا رہا۔ اس وقت لوح، قلم جنت، دوزخ، فرشتہ، آسمان، زمین، چاند، سورج، جن وانسان کچھ بھی نہ تھا۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق بنانے کا ارادہ کیا۔ تو اس نور کے چار حصے بنائے۔ پہلے حصہ سے قلم، دوسرے سے لوح اور تیسرے سے عرش بنایا۔ پھر چوتھے کے مزید چار حصے کئے۔ ان میں سے پہلے حصہ سے مومنوں کی آنکھوں کا نور، دوسرے سے ان کے دلوں کا نور یعنی اللہ تعالیٰ کی معرفت اور تیسرے سے ان کے انس کا نور یعنی توحید۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ بنائی"۔

حضرت آدم علیہ السلام سے پہلے نبی

حضور ﷺ نے فرمایا۔

کنت نورا بین یدی ربی قبل خلق ادم باربعة عشر الف عام۔

میں اپنے رب کے حضور حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق سے چودہ ہزار سال پہلے "نور" تھا۔

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ حضرات صحابہ کرام نے عرض کیا۔

یا رسول اللہ متی وجبت لك النبوة قال و ادم بین الروح والجسد رواہ الترمذی و حسنہ۔

"یارسول اللہ! نبوت آپ کیلئے کب لازم کی گئی؟ فرمایا۔ اس وقت جب آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے۔"

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

نور کے بعد کون سی اشیاء تخلیق ہوئی

حضور سرور کائنات ﷺ کے نور مبارک کی تخلیق کے بعد مخلوقات میں سے کون سی چیز سب سے پہلے پیدا کی گئی؟ اس میں علماء کا اختلاف ہے۔ اور صحیح یہ ہے کہ اس کے بعد پانی پیدا کیا گیا۔ پانی کے بعد عرش، اس کے بعد قلم بنائے گئے۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو مٹی سے بنایا۔ اور ان میں روح پھونکی۔ تو اس نور اول کو ان کی پشت میں رکھا گیا۔ جو ان کی پیشانی میں چمکتا تھا۔ اور تمام انوار پر غالب آجاتا تھا۔

حضرت آدم علیہ السلام کا حق مہر

جناب جعفر بن محمد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ ''روح'' حضرت آدم علیہ السلام کے سر میں سو سال پھر ان کے سینہ میں سو سال پھر ان کی پنڈلیوں اور قدموں میں سو سال ٹھہری رہی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو جمیع مخلوقات کے نام سکھائے۔ پھر فرشتوں کو حکم دیا۔ کہ انہیں سجدۂ تحیت کریں۔ تمام فرشتوں نے ابلیس کے سوا سجدہ کیا۔ اس نے اپنے آپ کو بڑا جانا۔ سجدہ سے انکار کر دیا۔ تو سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کے حکم کا نافرمان بنا۔ اور اللہ تعالیٰ نے جو حضرت آدم علیہ السلام کو فضیلت دی اس کا سب سے پہلا حاسد ہوا۔ جس پر اللہ تعالیٰ نے اسے جنت سے باہر نکال دیا۔ لعنت کی۔ اور ذلیل در سوا کر کے دور کر دیا گیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت حواء رضی اللہ عنہا کو پیدا کیا۔ جو حضرت آدم علیہ السلام کی بیوی ہیں۔ ان کی تخلیق حضرت آدم علیہ السلام کی بائیں پسلی سے ہوئی۔ جبکہ آپ سوئے ہوئے تھے۔ آپ کو ان کی پیدائش کا پتہ بھی نہ چلا۔ جب بیدار ہوئے اور حواء کو دیکھا تو ان کی طرف سکون حاصل کرنے کیلئے ہاتھ بڑھایا۔ فرشتوں نے کہا۔ ٹھہر جایئے۔ پوچھا۔ کیوں جبکہ یہ میری پسلی سے بنائی گئی ہے؟ فرشتوں نے کہا۔ پہلے ان کا حق مہر ادا کرو۔ پوچھا۔ ان کا حق مہر کیا ہے؟ کہا۔ یہ کہ حضور سرور کائنات ﷺ پر

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

تین مرتبہ صلوٰۃ پڑھو۔

ایک دوسری روایت میں ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام نے حضرت حواء رضی اللہ عنہا کے قریب جانے کا ارادہ کیا۔ تو حواء نے ان سے مہر طلب کیا۔ کہنے لگے۔ اے پروردگار! میں اسے حق مہر میں کیا دوں؟ آواز آئی۔ اے آدم! جناب محمد بن عبداللہ ﷺ پر بیس مرتبہ درود شریف پڑھو۔ حضرت آدم علیہ السلام نے بیس مرتبہ جب درود شریف پڑھا۔ تو حضرت حواء رضی اللہ عنہا ان کیلئے حلال کر دی گئیں۔

پھر اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کو اس کا کھانا منع کر دیا۔ پھر ابلیس نے حیلہ کیا۔ اور جنت میں داخل ہوا۔ ان دونوں کے پاس آیا۔ اور کھڑا رہا۔ اور ایسا رویا کہ دونوں کو غمزدہ کر دیا۔ دونوں نے اس سے پوچھا۔ کیوں روئے ہو؟ کہنے لگا۔ تم دونوں کے بارے میں رونا آیا ہے۔ کہ تم مر جاؤ گے۔ اور جنت کی دائمی نعمتیں تم سے چھٹ جائیں گی۔ کیا میں تمہیں ایک ایسا درخت نہ بتاؤں علیہ السلام جس کے کھانے سے موت نہیں آئے گی۔ اور یہ نعمتیں کبھی نہ چھٹیں گی؟ اس نے وہی درخت ﴿گندم کا ممنوعہ پودا﴾ بتایا۔ اور کہنے لگا۔ یہی وہ درخت ہے جس کے کھانے سے نہ موت آئے گی اور نہ جنتی نعمتیں ختم ہوں گی۔ شیطان نے قسم اٹھا کر ان سے کہا۔ بخدا! میں تم دونوں کا بہت خیر خواہ ہوں۔ جب اس نے دونوں کو پھسلا دیا اور دونوں نے اس بنا پر کھا لیا کہ اللہ تعالیٰ کی قسم کوئی بھی جھوٹی نہیں اٹھاتا۔ تو اللہ تعالیٰ نے ﴿گندم کا پھل کھا لینے کے بعد﴾ ان سے کہا۔ اے آدم! کیا میں نے تم دونوں کیلئے جنت کا ہر پھل اس ﴿گندم﴾ کے علاوہ کھانے کی اجازت نہیں دی تھی اور اس سے منع نہیں کیا تھا؟ کہنے لگے۔ اے پروردگار! تیری عزت وجلال کی قسم! ہمارا خیال یہ تھا کہ کوئی بھی آپ کی جھوٹی قسم نہیں اٹھاتا۔ فرمایا۔ اب زمین پر چلے جاؤ۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

پاک پشتوں میں

حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت آدم علیہ السلام زمین پر اترے۔ تو تین سو سال تک لگا تار روتے رہے۔ آنکھوں سے آنسو تھمنے کا نام نہ لیتے۔ پھر حضرت حواء رضی اللہ عنہا کے بطن سے چالیس بچے بیس حمل سے پیدا ہوئے۔ یعنی ہر حمل سے جڑواں بیٹا بیٹی پیدا ہوتے۔ صرف حضرت شیث علیہ السلام اکیلے پیدا ہوئے۔ یہ اس ذات کی کرامت کیلئے تھا۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے نبوت سے سعادت بخشی۔ جب حضرت آدم علیہ السلام کا انتقال ہوا۔ تو حضرت شیث علیہ السلام آپ کی اولاد پر ان کی طرف سے ''وحی'' ہوئے۔ پھر حضرت شیث علیہ السلام نے اپنی اولاد کو وصیت کی کہ اس نور ﴿محمدی﴾ کو صرف ان عورتوں میں منتقل کرنا جو پاکیزہ ہوں۔ پھر یہی وصیت ایک نسل دوسری نسل تک منتقل کرتی رہی۔ حتی کہ ''نور محمدی'' حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب تک آن پہنچا۔ اللہ تعالیٰ نے اس نسب شریف کو جاہلیت کی بدکاری سے محفوظ و پاک رکھا۔

حضور ﷺ فرماتے ہیں۔ جاہلیت کی بدکاری میں سے کچھ بھی میری ولادت میں موجود نہ تھا میری ولادت صرف اور صرف اسلامی نکاح سے ہوئی اور آپ ﷺ نے ہی فرمایا ہے۔ میں ایسے نکاح سے پیدا ہوا جس میں بدکاری کا نام ونشان تک نہ تھا۔ پس آپ ﷺ طیبین و طاہرین کے سردار، قابل اکرام موحدین کا نتیجہ نبی، عربی، ہاشمی، قریشی، عرب کے بہترین بطون سے منتخب، نسب کے اعتبار سے سب سے زیادہ مشہور ہیں۔

سلسلہ نسب

آپ کا سلسلہ نسب یوں ہے۔

محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرۃ بن

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

کعب بن لئوی بن غالب بن فہر یہ قریش ہیں۔ اور جناب فہر کی طرف تمام قریش منسوب ہیں۔ ان سے اوپر والے ''کنانی'' کہلاتے ہیں۔ قریشی نہیں کہلاتے۔ فہر بن مالک بن نضر بن کنانۃ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان یہاں تک نسب شریف متفق علیہ ہے۔ اس کے بعد والے ناموں پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا نکاح

جب اللہ تعالیٰ نے اس ''محفوظ راز'' جو ظاہر و باطن ہر چیز میں ساری تھا۔ جو عالم پوشیدہ و عالم ظاہر میں موجود تھا۔ اسے ظاہر کرنے کا ارادہ کیا تا کہ اس کے ظہور سے کمال صفاء اور مزید سرور مکمل کیا جائے۔ تو اللہ تعالیٰ نے جناب عبدالمطلب کی طرف الہام کیا۔ کہ وھب بن عبد مناف بن زہرہ کے پاس جائیں۔ جو اس وقت بنو زہرہ کے نسب و شرافت میں سردار تھے۔ ان سے ان کی صاحبزادی آمنہ رضی اللہ عنہا کے اپنے بیٹے عبداللہ کیلئے خواستگاری کریں۔ یہ عورت اس دور میں قریش میں سے نسب اور موضع کے اعتبار سے افضل ترین عورت تھی۔ بات ہوگئی۔ پھر جناب عبداللہ کی سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا سے شادی ہوگئی۔ اور شعب ابی طالب میں دونوں میاں بیوی رہنے لگے۔ یہیں سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کو امید ہوگئی۔ اور رسول اللہ ﷺ ان کے بطن اقدس میں جلوہ فرما ہوگئے۔ دوران حمل اور بوقت پیدائش عجیب و غریب واقعات و حالات ظاہر ہوئے۔

زمین و آسمان پر نداء

جناب کعب بن احبار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس رات سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا امید سے ہوئیں۔ اس رات آسمان اور زمین کے کونہ کونہ میں یہ ندا کی گئی کہ وہ پوشیدہ نور جس سے حضور ﷺ ہیں آج رات سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے شکم میں تشریف فرما ہو چکا ہے۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

مبارک ہو سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کیلئے اور پھر مبارک ہو۔ دنیا میں موجود تمام بت اوندھے منہ گر پڑے۔ قریش انتہائی خشک سالی اور تنگدستی میں تھے۔ پس زمین سرسبز ہوگئی۔ درختوں پر پھل لگ گیا۔ اور ہر طرف سے قریش پر آسودگی و فراوانی آگئی۔ اس سال کو جس میں سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا امید سے ہوئیں۔ کا نام ''فتح اور خوشی کا سال'' دیا گیا۔ جب سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا حاملہ ہوگئیں تو ایک آنے والا آیا۔ اور انہیں خبر دی کہ تمہارے شکم میں وہ شخصیت جلوہ فرما ہو چکی ہے جو اس امت کی سردار ہے۔

نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم، رکھنا

سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ مجھے محسوس نہ ہوا کہ میں حاملہ ہو چکی ہوں۔ نہ ہی مجھے کسی قسم کا بوجھ محسوس ہوا۔ نہ ہی کمزوری لاحق ہوئی۔ جیسا کہ عام عورتوں کی حالت حمل میں یہ کیفیت ہوتی ہے۔ مگر اتنی بات ضرور ہوئی کہ سلسلہ حیض منقطع ہوگیا تھا۔ ایک اور آنے والا آیا۔ میں اس وقت نیند اور بیداری کے درمیان تھی۔ وہ کہنے لگا۔ کیا تمہیں معلوم ہے۔ کہ تم نے اپنے شکم میں ''سید الانام'' کو اٹھا رکھا ہے؟ پھر مجھے اس وقت تک میرے حال پر چھوڑ دیا گیا۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کا دن قریب آگیا۔ اس وقت ایک آنے والا آیا۔ اور کہنے لگا۔ جب تم بچے کو جنم دے چکو تو اللہ واحد کی اس کیلئے پناہ مانگنا۔ کہ اللہ تعالیٰ اس نومولود کو ہر حاسد کے حسد سے محفوظ رکھے۔ پھر ان کا نام ''محمد'' رکھنا۔

چرند و پرند کی مبارک باد

مروی ہے کہ قریش کے تمام چار پائے اس رات بول اٹھے۔ اور کہنے لگے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی والدہ کے شکم اطہر میں تشریف فرما ہو چکے ہیں۔ رب کعبہ کی قسم! وہ دنیا کے امام اور دنیا والوں کے چراغ ہیں۔ دنیا کے بادشاہوں میں سے ہر ایک بادشاہ کا

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

تخت شاہی اوندھا ہوگیا۔ مشرق کے پرندے مغرب کے پرندوں کی طرف اڑے۔ اسی طرح دریاؤں سمندروں کی مچھلیاں ایک سمت سے دوسری سمت گئیں۔ یہ سب ایک دوسرے کو خوش خبری سنا رہے تھے۔ آپ ﷺ کیلئے شکم مادر میں ہونے کے دوران ہر مہینہ آسمانوں اور زمین میں ندا کی جاتی تھی۔ کہ تم سب کو خوشخبری ہو۔ کہ اب ابوالقاسم ﷺ کے ظہور کا وقت قریب سے قریب تر ہو رہا ہے۔ آپ پوری کائنات کیلئے مبارک اور قابل فخر ہوں گے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا وصال

جب سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کو امید سے ہوئے دو ماہ کا عرصہ گزرا۔ تو ان کے خاوند حضرت عبداللہ کا انتقال ہوگیا۔ ان کا انتقال اس دوران ہوا۔ جب آپ قافلہ کے ساتھ شام سے واپس مکہ آرہے تھے۔ یہ جماعت قریشی لوگوں کی بغرض تجارت شام گئی تھی۔ جب واپسی پر اس جماعت کا گزر مدینہ منورہ سے ہوا تو جناب عبداللہ بیماری کی وجہ سے مدینہ میں رہ گئے۔ کیونکہ یہاں ان کے ننھیال تھے۔ جو خاندان بنی عدی بن نجار سے تھے۔ آپ ان کے ہاں بیماری کی حالت میں ایک ماہ رہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کو پیارے ہوگئے۔

جنت کے دروازے کھول دو

بیان کیا گیا ہے کہ جب سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کا بچہ جننے کا وقت قریب آگیا تو اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حکم دیا۔ تمام آسمانوں اور تمام جنتوں کے دروازے کھول دو۔ اور سورج کو اس دن عظیم نور عطا کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس سال دنیا کی تمام عورتوں کیلئے یہ حکم دیا کہ ہر ایک کے ہاں بیٹا پیدا ہو۔ اور یہ ہمارے آقا و مولیٰ جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی کرامت اور عزت کی خاطر کیا گیا۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

نور کا ظہور

سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں جب مجھے بچہ جننے کی حالت آئی۔ میرے بارے میں اس کا کسی مرد یا عورت کو قطعاً علم نہ ہوا۔ میں تن تنہا گھر میں تھی۔ اور جناب عبدالمطلب طواف کر رہے تھے۔ میں نے ایک زوردار آواز سنی۔ جیسا دھماکہ کی آواز ہو۔ اور ایک عجیب حالت پیش آئی۔ جس سے میں خوف زدہ ہوگئی۔ پھر میں کیا دیکھتی ہوں کہ ایک سفید پرندے کے پر ہیں جو میرے دل پر پھیرے جا رہے ہیں۔ اس سے میرا خوف بالکل جاتا رہا۔ اور وہ تکلیف بھی ناپید ہوگئی۔ جو میرے دل پر پھیرے جا رہے ہیں۔ اس سے میرا خوف بالکل جاتا رہا۔ اور وہ تکلیف بھی ناپید ہوگئی۔ جو محسوس ہو رہی تھی۔ پھر میں نے نظر اٹھا کر دیکھا۔ تو مجھے اچانک سفید پانی سا دکھائی دیا۔ وہ مجھے دے دیا گیا۔ اس سے مجھے ایک بلند نور ملا۔ پھر میں نے کھجور کی طرح لمبے قد کی عورتیں دیکھیں۔ جو عبد مناف کے خاندان کی سی معلوم ہوتی تھیں۔ مجھے دیکھے جا رہی تھیں۔ میں حیران تھی۔ اور دل میں کہہ رہی تھی کہ ان عورتوں کو میرے بارے میں کس نے بتایا ہے؟ انہوں نے فوراً مجھے کہا۔ میں فرعون کی بیوی آسیہ ہوں۔ دوسری نے کہا میں عمران کی بیٹی مریم ہوں۔ اور یہ دوسری عورتیں جو ہمارے ساتھ ہیں۔ جنت کی ''حورعین'' ہیں۔

اس دوران ایک سفید ریشمی کپڑا زمین و آسمان کے درمیان بچھایا گیا۔ اور ایک کہنے والا کہہ رہا تھا۔ اسے لوگوں کی نظروں سے دور لے جاؤ۔ میں نے ہوا میں کھڑے چند مرد دیکھے۔ جن کے ہاتھوں میں چاندی کے کٹورے ﴿پیالے﴾ تھے۔ میں نے پھر دیکھا۔ کہ پرندوں کا ایک جھنڈ میری طرف آیا۔ حتیٰ کہ انہوں نے میرے حجرہ کو چاروں طرف سے ڈھانپ دیا۔ ان کی چونچیں زمردیں اور پر یاقوتی تھے۔ اللہ تعالیٰ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

نے میری آنکھوں کے پردے ہٹا دیئے۔تو میں نے زمین کے مشرق ومغرب کو دیکھا۔اور دیکھا کہ تین جھنڈے گڑے ہوئے ہیں۔ایک مشرق میں دوسرا مغرب میں اور تیسرا کعبہ کی چھت پر گاڑا ہوا ہے۔پھر مجھے دردزہ شروع ہوا۔پس نے جناب محمد ﷺ کو جنم دیا۔میں نے ان کی طرف دیکھا۔تو آپ سجدہ میں گرے ہوئے تھے۔ انگلی آپ کی آسمان کی طرف اٹھی ہوئی تھی۔ایسے دکھائی دیئے کہ عاجزی کررہے ہیں۔ گڑگڑا رہے ہیں۔

مشرق ومغرب کی سیر

پھر میں نے ایک سفید بادل دیکھا۔جو آسمان کی طرف سے آرہا تھا۔حتی کہ اس بادل نے آپ ﷺ کو ڈھانپ لیا۔اس نے آپ کو مجھ سے غائب کردیا۔پھر میں نے ایک آواز دینے والے کی آواز سنی۔کہ اس ﴿نومولود﴾ کو زمین کے مشرق ومغرب کا طواف کراؤ۔دریاؤں سمندروں میں لے جاؤ۔تاکہ سبھی پہچان لیں۔کہ ان کا نام ''ماحی'' ہے۔یعنی مٹانے والا۔آپ اپنے زمانہ میں شرک کا نشان نہ چھوڑیں گے۔ شرک ان کے دور میں مٹ جائے گا۔پھر وہ بادل آپ سے مختصر سے وقت کے بعد ہٹ گیا۔اور آپ دکھائی دیئے جانے لگے۔

بوقت پیدائش سجدہ

ایک روایت میں آیا ہے کہ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا۔کہ جب حضور ﷺ مجھ سے جدا ہوئے تو آپ کے ساتھ نور بھی نکلا۔جس سے مشرق ومغرب کے درمیان ہر چیز روشن ہوگئی۔پھر آپ زمین پر اس طرح تشریف فرما ہوئے کہ آپ کے دونوں ہاتھ زمین پر لگے۔ہوئے تھے۔﴿جس طرح سجدہ کرنے والے کے ہاتھ لگے ہوتے ہیں﴾ پھر آپ نے زمین سے مٹی کی ایک مٹھی بھری۔اور سر انور آسمان کی طرف بلند کیا۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

شام کے محلات جگمگا اٹھے

ابو نعیم نے جناب عطاء بن یسار وہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا سے بیان کرتی ہیں۔ کہ میں نے جس رات حضور ﷺ کو جنم دیا۔ اس رات میں نے ایک نور دیکھا۔ جس سے شام کے محلات جگمگا اٹھے۔ اور میں نے انہیں دیکھا۔

ابو نعیم نے ہی حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے ان کی والدہ ''شفاء'' سے روایت کیا۔ کہ جب سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا نے رسول کریم ﷺ کو جنم دیا۔ تو آپ میرے ہاتھوں پر آئے۔ اور آپ نے آواز نکالی۔ میں نے کسی آواز دینے والے سے سنا۔ وہ کہہ رہا تھا۔ ''اللہ تجھ پر رحم کرے'' سیدہ شفاء بیان کرتی ہیں۔ میرے لئے مشرق و مغرب جگمگا اٹھا۔ حتی کہ میں نے روم کے محلات دیکھے۔ فرماتی ہیں۔ پھر میں نے آپ کو دودھ دیا۔

بچپن میں نبوت کی نشانیاں

ایک اور روایت میں آیا ہے۔ فرماتی ہیں۔ میں نے آپ کو لباس پہنایا اور لٹا دیا۔ کچھ ہی دیر بعد مجھے اندھیرے نے آن ڈھانپا۔ میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ پھر آپ مجھ سے غائب کر دیئے گئے۔ پھر میں نے کسی کہنے والے سے سنا۔ تم اسے کہا لئے جا رہے ہو؟ جواب ملا۔ مشرق و مغرب کی طرف۔ یہ بات میرے دل میں گھر کر گئی۔ حتی کہ جب آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے معبوث فرمایا۔ تو میں ان لوگوں میں ہوئی جو اول اول اسلام لائے۔

حضور سرور کائنات ﷺ کی ولادت کے عجائبات میں ایک بات یہ بھی تھی۔ جس کی روایات بھی موجود ہیں کہ کسریٰ کا ایوان لرز اٹھا۔ اور اس کے کنگروں میں سے چودہ کنگرے گر گئے۔ اور بحیرہ طبریہ خشک ہو گیا۔ فارس ﴿ایران﴾ میں جلتی آگ بجھ گئی۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

جوایک ہزار سال سے متواتر جل رہی تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ختنہ شدہ اور ناف کٹی ہوئی پیدا ہوئے۔ آپ کی ولادت باسعادت کے سال میں اختلاف کیا گیا۔ لیکن صحیح یہ ہے کہ وہ سال ''عام الفیل'' تھا۔ اور مشہور یہ ہے کہ واقعہ فیل سے پچاس دن بعد یا بچپن دن بعد آپ کی ولادت ہوئی۔ اس کے علاوہ بھی اقوال ہیں اور صحیح یہ ہے کہ آپ ماہ ربیع الاول بروز پیر پیدا ہوئے۔ اور اصح یہ ہے کہ تاریخ آٹھ ربیع الاول تھی۔ لیکن مشہور یہ ہے کہ آپ نے بروز پیر بارہ ربیع الاول تولد فرمایا۔ اور مشہور یہ ہے کہ پیر کے دن صبح کے بعد آپ کا وقت ولادت ہے۔ اور رات بھی بیان کیا گیا ہے۔ جب حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی تو آپ کے ساتھ نور بھی نکلا۔ جس سے شام کے محلات روشن ہوگئے۔ آپ اپنی والدہ کے شکم سے ہنستے ہوئے اور ہر قسم کی گندگی سے پاک تشریف لائے۔

جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے۔

وانت لما ولدت اشرقت الارض

وضـــات بـــنـــورك الافـــق

فـنـحـن فـی ذالك الـضيـاء وفـی

الـنـور وسبـل الـرشـاد تـخـتـرق

ترجمہ: ''اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب پیدا ہوئے تو تمام زمین روشن ہوگئی۔ اور آپ کے نور سے آسمان کے کنارے چمک اٹھے۔ پس ہم اس روشنی، اس نور اور رشد و ہدایت کے راستوں میں چلے جا رہے ہیں۔''

اللہ تعالیٰ علامہ بوصیری رضی اللہ عنہ کے درجات اور بلند فرمائے۔ انہوں نے اس بارے میں کیا خوب کہا۔

Ma

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

ومحيًّا كالشمس منك مضى　　اسفرت عنه ليلة عزاء

ليلة المولد الذى كان للد　　ين سرور بيومه وازدهاء

وتوالت بُشرٰى الهواتف ان قد　　ولد المصطفىٰ و حق الهناء

و تداعى ايوان كسرى ولو لا　　آية منك ما تداعى البناء

وغدا كل بيت نار و فيه　　كربة من خمودها و بلاء

وعيوان للفرس غارت فهل كا　　ن لنيرا نهم بها اطفاء

مولد كان منه فى طالع الكفر　　و بال عليهم و وباء

فهنيا به لامنة　　الفضلُ الذى شُرِفت به حواء

من لحواء انها حملت　　احمد او انها به نفساء

يوم نالت بوضعه ابنة وهب　　من فخار مالم تنله النساء

واتت بوضعه ابنة وهب　　حملت قبلُ مريم العذراء

شمتته الاملاك اذ وضعته　　وشفتنا بقولها الشفاء

رافعا راسه و فى ذالك الرفع　　الى كل سودد ايماء

ترجمہ: ”آپ ﷺ کا چہرہ ایسا کہ سورج اس سے روشن کیا گیا۔ اور رات اس کی برکت سے نور والی ہوگئی۔ حضور سرور کائنات ﷺ کی ولادت مبارکہ کی رات وہ ہے جس کے دن کے سبب دین کو سرور اور رونق ملی۔ کسریٰ کا ایوان لرز اٹھا۔ اگر آپ کی پیدائش کی یہ علامت نہ تھی تو پھر اس پر لرزہ کیوں طاری ہوا۔ ہر ایک آتشکدہ کی آگ بجھ جانے کی وجہ سے بڑی پیشانی اور مصیبت آن پڑی۔ فارس کے چشمے خشک ہو گئے۔ تو کیا

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

ان چشموں کے پانی کی وجہ سے اس کے آتشکدے ٹھنڈے ہو گئے؟
آپ کی ولادت باسعادت ایسی کہ کفر کے طالع میں ایسا وبال آیا اور وبا پھیلی کہ کفر مٹ گیا۔ پس سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کو یہ نومولود مبارک ہو جس کی برکت سے عورتوں کو شرف و اعزاز ملا۔ وہ خوش نصیب عورت جس کے شکم میں سید العالمین جناب احمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے۔ یا ان کے بطن سے دنیا میں تشریف لائے۔ آپ کی ولادت کا دن وہ بابرکت دن ہے کہ اس کی وجہ سے سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کو وہ فخر اور اعزاز ملا جو دنیا کی کسی عورت کو نہ ملا نہ ہی قیامت تک ملے گا۔ قوم کے پاس وہ افضل شخصیت تشریف لائیں۔ جو ان سے پہلے حضرت مریم کنواری کے شکم میں رہنے والے بچے ﴿حضرت عیسیٰ علیہ السلام﴾ سے کہیں افضل ہیں۔ بادشاہوں کی شہنشاہیت انہوں نے ختم کر دی۔ جب انہیں حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نے جنم دیا تو سیدہ شفاء کی گفتگو ﴿آنکھوں دیکھا حال﴾ ہمارے لبوں پر آ گئی۔ وہ یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بوقت ولادت سر انور اوپر آسمان کی طرف اٹھایا ہوا تھا۔ اور اس رفع ﴿اوپر کی طرف سر اٹھانے﴾ میں یہ ارشاد تھا کہ ہر قسم کی سیادت و امامت آپ کیلئے مختص ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بہترین اتباع کرنے والا بنائے۔ اور آپ کی اتباع میں کامل و اکمل ترین حالات پر ہمارا خاتمہ فرمائے۔ آمین۔

☆☆☆☆☆

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

سوال:

اس دور میں اکثر لوگ جو ''میلاد'' مناتے اور محافل منعقد کرتے ہیں۔اور کثرت سے ان محافل میں اذکار کیے جاتے ہیں۔دریافت طلب یہ امر ہے۔کہ کیا یہ باتیں سنت ہیں،فضیلت ہیں یا بدعت؟ اگر آپ کا جواب یہ ہو کہ یہ فضیلت ہیں۔تو مطلوب ہے کہ ان کے فضل کے بارے میں سلف صالحین سے کوئی اثر وارد ہوا یا کوئی جز وارد ہوئی ہے؟ اور کیا ''مباح بدعت'' کیلئے اجتماع جائز ہے یا ناجائز؟ جب ان محافل و اذکار کے سبب یا نماز تراویح کے سبب مردوں اور عورتوں اختلاط و اجتماع ہو تو کیا یہ اختلاط و اجتماع جائز ہے؟ جبکہ اس کے ساتھ ساتھ مرد وزن کی موانست، ایک دوسرے سے بات چیت اور ایک دوسرے کے کام کرنا جو شرعاً ناپسند ہوں وہ بھی دیکھنے میں آئیں۔جبکہ شرعی قاعدہ یہ ہے کہ جس جگہ فساد غالب ہو، وہاں مصلحت ''حرام'' ہوتی ہے۔نماز تراویح سنت ہے۔لیکن اس کے سبب سے مذکورہ اسباب حاصل ہوتے ہیں۔تو اس صورت میں لوگوں کو اس فعل سے منع کیا جانا چاہیے یا اس کا کوئی ضرر نہیں؟

جواب:

ہمارے ہاں محافل میلاد اور جو اذکار کیے جاتے ہیں وہ اکثر و بیشتر اچھائی پر مشتمل ہوتے ہیں۔جیسا کہ صدقہ کرنا، ذکر کرنا، حضور ﷺ پر صلوۃ وسلام پڑھنا اور آپ کی مدح کرنا۔اور یہ شر پر بھی مشتمل ہوتے ہیں۔اگر ان شریر حرکات و افعال میں صرف یہی ایک فعل ہوتا جو عورتیں غیر محرم مردوں کو دیکھتی ہیں۔تو یہی ایک کافی تھا۔اور کچھ کام ایسے بھی ہوتے ہیں جن میں شر نہیں ہوتا۔لیکن ایسے کام بہت تھوڑے ہوتے ہیں۔اور یہ بات شک وشبہ سے خالی ہے۔کہ قسم اول ﴿جن میں شر ہوتا ہے﴾ ممنوع

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہیں۔ کیونکہ مشہور قانون وقاعدہ ہے۔ جسے تسلیم کیا گیا ہے۔ "ان درء المفاسد مقدم علی جلب المصالح" مفاسد کا قلع قمع کرنا مصلحتوں کے حصول سے مقدم ہوتا ہے۔ لہٰذا جس شخص کو یہ علم ہو کہ جو میں اس سلسلہ میں کرتا ہوں اس میں شر واقع ہے۔ تو وہ گنہگار ہے۔ نافرمان ہے اور یہ فرض کرلیا جائے کہ اس نے اس میں عمل نہیں کہ شارع ﷺ نے خیر سے اسی قدر پر اکتفا کیا۔ جو آسان ہو۔ اور شر کی تمام اقسام کو جڑ سے اکھیڑنے کا حکم دیا۔ ارشاد نبوی ہے۔ "اذا امرتکم بامر فاتوا منه ما استطعتم و اذا نهیتکم عن شیء فاجتنبوه" جب میں کسی کام کا حکم دوں تو حسب استطاعت اس میں سے بجالاؤ۔ اور جب تمہیں کسی چیز سے منع کروں تو اس سے اجتناب کرو۔ تم حضور ﷺ کے اس ارشاد میں غور کرو گے تو اس کی تائید کرو گے جو میں نے کہا۔ وہ یہ کہا کہ شر اگرچہ قلیل ہی کیوں نہ ہو اس میں سے کچھ کی بھی رخصت نہیں۔ اور نیکی اتنی ہی کافی ہے جس قدر آسانی سے کی جاسکتی ہے۔

قسم ثانی ﴿جن محافل میں اچھائی کی باتیں ہوتی ہیں﴾ سنت ہے۔ اس کی تائید میں وہ احادیث موجود ہیں۔ جو اذکار مخصوصہ اور عامہ کے متعلق حضور ﷺ سے مروی ہیں۔ جیسا کہ آپ ﷺ کا قول مبارک ہے۔

لا یقعد قوم یذکرون الله تعالیٰ الا حفتهم الملائکة و غشیتهم الرحمة ونزلت علیهم السکینة و ذکر هم الله تعالیٰ فیمن عنده رواه مسلم۔

ترجمہ: "جب بھی کوئی قوم اللہ تعالیٰ کے ذکر کیلئے بیٹھتی ہے تو اسے فرشتے ڈھانپ لیتے ہیں۔ اور رحمت ان پر سایہ فگن ہوتی ہے۔ اور اطمینان و سکون کی دولت ان پر اترتی ہے اور ایسی قوم تذکرہ اللہ تعالیٰ ان فرشتوں

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں کرتا ہے جو اس کے قریب ہیں۔ اسے امام مسلم نے روایت کیا ہے۔"

یہ بھی مروی ہے کہ حضور سرور کائنات ﷺ نے ان لوگوں کے بارے میں ارشاد فرمایا۔ وہ بیٹھے اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں۔ اس حمد وثنا کہتے ہیں اس بات پر کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اسلام کی ہدایت بخشی۔ فرمایا۔

اتانی جبریل علیه الصلوٰة والسلام فاخبرنی ان الله تعالیٰ یباهی بکم الملئکة۔

ترجمہ: "میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے اور بتایا کہ ان ﴿ذکر کرنے والوں کا﴾ اللہ تعالیٰ فرشتوں کے سامنے فخریہ تذکرہ کرتا ہے۔"

ان دونوں احادیث میں اس بات پر وضح تر دلیل ہے۔ کہ نیکی اور بھلائی کی خاطر اجتماع بہت افضل ہے۔ اور اس کیلئے بیٹھنا بھی بہت بہتر ہے۔ اور اس مقصد کی خاطر بیٹھنے والے بھی صاحب خیر ہیں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ ان کا فرشتوں کے سامنے فخریہ تذکرہ کرتا ہے۔ ان پر اطمینان وسکون قلب کی دولت اترتی ہے۔ رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے۔ فرشتوں کے سامنے اللہ تعالیٰ ایسی جماعت کی تعریف کرتا ہے۔ ان فضائل سے بڑھ کر اور کیا فضیلت ہو سکتی ہے؟

اور سائل کا یہ دریافت کرنا کہ "مباح بدعت" کیلئے اجتماع جائز ہے؟ اس کا جواب ہے۔ ہاں یہ جائز ہے۔ حضرت علامہ عز بن عبدالسلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ "بدعت" وہ فعل ہے جو حضور ﷺ کے زمانہ میں جانا پہچانا نہ تھا۔ اس کی پانچ اقسام ہیں۔ یا اس کے پانچ احکام ہیں۔ یعنی وجوب، ندب، الی آخرہ۔ ان کی پہچان کا طریقہ یہ ہے۔ کہ تم "بدعت" کو شرعی قواعد پر پیش کرو۔ تو جس قاعدہ کے تحت بدعت آئے گی۔ وہ اسی درجہ میں شمار ہوگی۔ بدعات میں سے کچھ "واجب" ہیں۔ جیسا کہ علم نحو کا سیکھنا سکھانا۔ کیونکہ اس سے قرآن وسنت کا فہم حاصل ہوتا ہے۔ بعض بدعات "حرام" ہیں۔ جیسا

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

کہ قدایہ وغیرہ کے مذاہب۔ ''مندوب بدعت'' کی مثال مدارس اسلامیہ کا بنایا جانا اور نماز تراویح کیلئے جمع ہونا ہے۔ ''مباح بدعت'' یہ ہے کہ نماز کے بعد مصافحہ کرنا۔ ''مکروہ بدعت'' مسجدوں کا بناؤ سنگھار اور قرآن کریم کا جڑاؤ۔ لیکن جڑاؤ سونے کے علاوہ ہو ورنہ یہ بدعت حرام کے تحت آجائے گی۔ اور حدیث پاک میں جو آیا ہے۔ کل بدعة ضلالة و کل ضلالة فی النار۔ ہر بدعت گمراہی ہے۔ اور ہر گمراہی جہنم کی آگ میں ﴿لے جانے والی﴾ ہے۔ اس سے مراد ''بدعت حرام'' ہے۔ دوسری کی چار اقسام نہیں۔ اور جب اس قسم کی محافل اور اجتماعات میں جو ذکر یا نماز تراویح کیلئے منعقد کئے گئے ہوں۔ ان میں ''محرمات'' داخل ہوں۔ تو ہر صاحب قدرت پر لازم ہے کہ خود بھی ان میں جانے سے رکے اور دوسروں کو بھی ان میں جانے سے روکے۔ ورنہ ﴿قدرت ہونے کے باوجود نہ روکنے کی صورت میں﴾ وہ بھی ان کا ساتھی شمار ہوگا۔ اسی وجہ سے امام بخاری اور مسلم نے تصریح کی ہے۔

ان من المعاصی الجلوس مع الفساق اینا سالهم۔

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں میں سے ایک یہ بھی ہے۔ کہ آدمی فاسق لوگوں کے پاس ان سے انس و محبت کے اظہار کیلئے بیٹھے۔''

انتهت فتوی الامام ابن حجر رضی الله عنه۔

☆=☆=☆

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ

النظم البدیع

فی

میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مصنف

علامہ یوسف بن اسمٰعیل النبہانی

مترجم

مولانا محمد عبدالاحد قادری

ناشر

مکتبہ حنفیہ
گنج بخش روڈ ○ لاہور

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

فہرست

	عنوانات	صفحہ نمبر
☆.....	مختصر حالات مصنف	۱۰۲
☆.....	میلاد ہر زمانہ میں اچھا سمجھا جاتا رہا ہے	۱۰۶
☆.....	محفل میلاد میں حلال مال خرچ کرو	۱۰۷
☆.....	محفل میلاد میں ان کہی بات نہ کرو	۱۰۸
☆.....	محفل میلاد میں کثرت سے درود پڑھو	۱۰۸
☆.....	اوّل نور	۱۰۹
☆.....	حضرت حوا علیہا السلام کا حق مہر	۱۱۰
☆.....	نور کے امین ہو حضرت آدم علیہ السلام کی وصیت	۱۱۰
☆.....	نور ایک سید سے دوسرے کی طرف منتقل اور جنتی والدین	۱۱۱
☆.....	نورانی نسب	۱۱۳
☆.....	حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا حسن و جمال	۱۱۴
☆.....	شادی مبارک	۱۱۴
☆.....	لوائے حمد اور شفاعت	۱۱۶
☆.....	سب سے افضل کائنات میں	۱۱۶
☆.....	رحم مادر میں نور کی جلوہ گرمی	۱۱۷
☆.....	ہو تجھے خیر الامم سے حاملہ ہو	۱۱۸
☆.....	برکات کا ظہور	۱۱۸
☆.....	جانوروں اور حیوانوں نے گیت گائے	۱۱۹

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

	عنوانات	صفحہ نمبر
☆.....	آسمانوں سے نداء	۱۱۹
	ہر گھر میں انوار کی بارش	۱۲۰
☆.....	تاریخ جلوہ گری	۱۲۰
☆.....	شب ولادت نبوی ﷺ لیلۃ القدر سے افضل ہے	۱۲۱
☆.....	شیطانوں کا داخلہ بند	۱۲۱
☆.....	حبیب خدا ﷺ کی آمد کا اعلان	۱۲۱
☆.....	تمام کائنات انوار سے منور	۱۲۲
☆.....	جنت کے دروازے کھول دیئے گئے	۱۲۲
☆.....	نرالی شان سے جلوہ گری	۱۲۲
☆.....	مختون اور ناف بریدہ	۱۲۴
☆.....	تمام کائنات کی سیر	۱۲۵
☆.....	تاریخ پیدائش	۱۲۵
☆.....	دعا بارگاہ خداوندی میں بوسیلہ مصطفیٰ ﷺ	۱۲۶

☆=☆=☆

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

مختصر حالاتِ مصنف

علامہ یوسف بن اسمٰعیل نبہانی رحمۃ اللہ علیہ

(متوفی ۱۳۵۰ھ)

دنیا دارِ فنا ہے جو پیدا ہوا اسے ایک نہ ایک دن یہاں سے رختِ سفر باندھنا ہے، کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو خود تو چلے جاتے ہیں۔ لیکن اپنی یاد ہمیشہ کے لیے چھوڑ جاتے ہیں، یہ دلآویزی اور یہ محبوبیت صرف ان بندگانِ خدا کے حصے میں آتی ہے جو اپنی زندگی اللہ تعالیٰ کے حبیب کریم ﷺ کی اطاعت وفرمانبرداری، آپ کے جمال وکردار کے تذکرے اور آپ کے دین متین کی حفاظت وتبلیغ میں صرف کردیتے ہیں۔ علامہ نبہانی قدس سرہٗ اسی قدسی گروہ کے ایک فرد تھے۔

حضرت یوسف بن اسماعیل بن یوسف بن اسماعیل بن محمد ناصر الدین بن نبہانی رحمۃ اللہ علیہ فلسطین کی شمالی جانب واقع قصبہ جزم میں جو کہ اس وقت حیفا کے حدود میں واقع ہے تقریباً ۱۲۶۵ھ/۹-۱۸۴۸ء میں پیدا ہوئے عرب کے ایک بادیہ نشین قبیلہ بنو نبہان کی نسبت سے نبہانی کہلاتے ہیں، قرآن پاک والد ماجد شیخ اسماعیل نبہانی سے پڑھا وہ اسی سال کی عمر میں تھے اس کے باوجود حواس بالکل صحیح سالم اور صحت بہت عمدہ تھی، اکثر اوقات اللہ تعالیٰ کی عبادت میں صرف کرتے، پہلے وہ ہر روز تہائی قرآن پاک پڑھتے تھے پھر ہر ہفتے میں تین قرآن پاک ختم کیا کرتے تھے اور یہ ان پر اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا کرم تھا۔

پھر علامہ نبہانی جامع ازہر مصر میں داخل ہوئے اور محرم الحرام ۱۲۸۳ھ سے رجب ۱۲۸۹ھ تک تحصیل علم میں مصروف ہوئے، علامہ فرماتے ہیں میں نے وہاں

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

ایسے ایسے محقق اساتذہ سے استفادہ کیا کہ اگر ان میں سے ایک بھی کسی ولایت میں موجود ہوتو وہاں کے رہنے والوں کو جنت کی راہ پر چلانے کے لیے کافی ہو اور تمام علوم میں لوگوں کی ضروریات کو تن تنہا پورا کردے۔

چند اساتذہ کے نام یہ ہیں:

علامہ سید محمد دمہنوری شافعی (م ۱۲۸۶ھ) علامہ شیخ ابراہیم متصل الزرو (م ۱۲۸۷ھ) علامہ شیخ احمد الاجہوری شافعی نابینا (م ۱۲۹۳ھ) علامہ شیخ حسن العدوی المالکی (م ۱۲۹۸ھ) علامہ شیخ سید عبدالہادی نجا الابیاری (م ۱۳۰۰ھ) علامہ شیخ شمس الدین محمد الانبابی الشافعی (اس وقت کے شیخ الازہر) علامہ شیخ عبدالرحمٰن الشربینی الشافعی، علامہ شیخ عبدالقادر الرافعی الحنفی الطرابلسی (شامی پر التحریر کے نام سے ان کا حاشیہ ہے)، علامہ شیخ یوسف برقاوی حنبلی، شیخ المشائخ علامہ ابراہیم السقا الشافعی رحمہم اللہ تعالیٰ۔

علامہ نبہانی رحمۃ اللہ علیہ سب سے زیادہ اپنے استاذ علامہ ابراہیم السقا رحمۃ اللہ علیہ کے معترف اور مداح دکھائی دیتے ہیں ان سے شیخ الاسلام زکریا انصاری کی شرح تحریر اور شرح منہج اور ان پر علامہ شرقاوی اور بجیرمی کے حواشی پڑھے اور تین سال تک ان سے فیض یاب ہوئے انہوں نے علامہ نبہانی رحمۃ اللہ علیہ کو سند دیتے ہوئے ان القاب سے نوازا ہے:۔

الامام الفاضل والهام الكامل و الجهبذ الابر ، اللوذعى الاريب ولالمعى الاديب ولدنا الشيخ يوسف بن الشيخ اسماعيل النبهانى الشافعى ايده الله بالمعارف ونصر۔

اس سے معلوم ہوا کہ اساتذہ کی نظر میں علامہ کی کتنی قدر و منزلت تھی دوسرا یہ بھی معلوم ہوا کہ علامہ مذہبًا شافعی تھے۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

جب حضرت علامہ نبہانی قدس سرہ کے علم وفضل کا چرچا ہوا تو بیروت میں محکمۃ الحقوق العلیا کے رئیس (وزیر انصاف) مقرر کردیئے گئے ایک عرصہ تک اس منصب پر فائز رہے۔ آخر عمر میں انہوں نے اپنے اوقات عبادت اور تصنیف وتالیف کے لیے وقف کردیئے، ایک عرصہ مدینہ طیبہ میں قیام پذیر رہے،

حضرت علامہ نبہانی قدس سرہ نے اپنی دیگر مصروفیات کے ساتھ ساتھ تصنیف وتالیف کا سلسلہ جاری رکھا، ان کی تمام تصانیف مفید ہیں اور مقبولیت عامہ کی سند حاصل کرچکی ہیں۔

اور انہیں مقبول کتب میں سے آپ کا میلاد شریف پر زیر نظر رسالہ ''النظم البدیع فی مولد الشفیع ﷺ'' بھی ہے جو کہ آپ نے حضرت امام العارف سیدی احمد الدردیر مکی المصری رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۱۲۰۱ھ کا مولود شریف کو کچھ اضافات کے ساتھ نظم میں ڈھالا ہے اس کا ترجمہ پیش خدمت ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب، رسائل میلاد رسول عربی ﷺ کو مقبول فرمائے اور اپنے حبیب ﷺ کے طفیل سے اس کو میرے لیے اور میرے والدین کے لیے ذریعہ نجات بنائے، اور میرے نور چشم، محمد حامد، محمد ساجد، محمد نعمان، محمد بلال کو دینی ودنیاوی علم سے بہرور فرمائے آمین۔

☆=☆=☆

محمد عبدالاحد قادری

خطیب مرکزی جامع مسجد میاں محمد دین

باغبانپورہ لاہور

۱۸ صفر ۱۴۳۲ھ، ۲۳ جنوری ۲۰۱۱ء

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

لقد جآء کم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمومنین روف رحیم۔ فان تولو افقل حسبی اللہ لا الہ الا ھو علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم۔ (التوبہ:۱۲۹۔۱۲۸)

ترجمہ:''بے شک تمہارے پاس لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا شفقت میں پڑنا گراں ہے تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے مسلمانوں پر کمال مہربان مہربان پھر اگر وہ منہ پھیریں تو تم فرمادو کہ مجھے اللہ کافی ہے اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں میں نے اسی پر بھروسہ کیا اور وہ بڑے عرش کا مالک ہے''۔

اللہ تعالیٰ کیلئے ہی تمام حمد ہے اس کی نعمتوں پر۔حمد بھی ایسے شخص کی طرح جو ان کی ادائیگی میں بہت زیادہ مخلص ہے۔میں اس کی مانند تعریف کرتا ہوں۔اور اس نعمتوں کے بدلہ میں اس کی تعریف کہ اس نے ہمیں تمام انبیاء کرام سے بہتر شخصیت جناب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے ساتھ مخصوص فرمایا۔وہ جو تمام عبادت گزاروں کے سردار ہیں۔میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں۔کہ بیشک اللہ تعالیٰ تنہا معبود ہے۔اور اس کی بھی کہ اس کی بہترین مخلوق جناب محمد مصطفیٰ ﷺ اس کے رسول ہیں۔جو سلسلہ نبوت ورسالت کی تکمیل واتمام فرمانے والے اور مجدد ہیں۔اور ہر وہ شخص جس نے آپ کی تصدیق کی وہ بلاشک جنت خلد میں ہمیشہ ہمیشہ رہے گا۔ان کا رب آپ پر اور آپ کی آل پر صلوۃ سلام نازل فرمائے۔اور ان تمام حضرات پر بھی جو ان کی طرف منسوب ہیں۔اور آپ کے تمام علماء کرام پر اور کائنات میں تمام ہادی اور مہدی

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرات پر بھی صلوۃ وسلام نازل ہوں۔ حمد وصلوۃ کے بعد۔ اے نیک بخت انسان! اور اے وہ شخص کہ جس کا دل نور توحید سے منور ہے تو بھی سن۔ کہ میں جناب طٰہٰ ﷺ کے ذکر مبارک کے بیان کے موتیوں کو یکتا نظم کے رنگ میں پیش کر رہا ہوں۔ اس سے بہتر کوئی نہیں ہوسکتا۔ میں نے افکار کے پوروں سے پرویا۔ اور موتی اس میں حضرت محمد ﷺ کے سمندر سے حاصل شدہ پروئے۔ وہ مختار کہ جو تمام مخلوق سے بہتر اور تمام بہتروں میں سے برگزیدہ، تمام آزاد اور غلاموں کے سردار اور کائنات کی تمام جماعتوں اور ایک ایک شخص سے کروڑہا درجہ بہتر ہیں۔ میں نے اس نظم کے ذریعہ علامہ شیخ احمد درویر مالکی رحمۃ اللہ علیہ کے ''مولد'' کو مختصر کر کے پیش کیا ہے۔

اور میں نے کچھ فضائل سرکار دو عالم ﷺ کا اضافہ بھی کیا ہے۔ میں اس نظم کے ذریعہ اللہ غفور سے قرب کا امیدوار ہوں۔ اور اس بات کا متمنی ہوں کہ جناب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ میرے مددگار بن جائیں۔ اور میرے مرنے کے بعد یہ نظم میرے لئے نیک وصالح دعا کا سبب بن جائے۔ تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ جو شخص جناب حضرت احمد مجتبیٰ ﷺ سے محبت رکھتا ہے۔ وہ اس بات کو یقیناً چاہے گا کہ میں بار بار آپ کا اسم گرامی لوں۔ اسی کیلئے اہل علم حضرات نے حضور ﷺ کے بعد آپ کے میلاد کا طریقہ شروع فرمایا۔ لہٰذا یہ کام رشد و ہدایت کا آئینہ دار ہے۔ ساری دنیا ماسوا نجدی گمراہوں کے اسے نہایت پسند کرتی ہے۔

میلاد ہر زمانہ میں اچھا سمجھا جاتا رہا ہے

حضور سرور کائنات ﷺ کی امت کے پسندیدہ لوگوں میں آپ کے وصال کے بعد تقریباً پانچ صدیوں سے یہ کام ہر زمانہ میں بنظر استحسان دیکھا جاتا رہا ہے۔ ان محافل میلاد میں قاری صاحبان، علماء کرام اور نیک راہ پر چلنے والے تمام لوگ جمع

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہوتے چلے آرہے ہیں۔ بہت سے اجتماعات آپ کی محبت میں جمع ہوئے، بہت سے مجمع جات آپ کی محبت میں بکھر گئے۔ بہت سے لوگوں نے شہروں اور آبادیوں کو میلاد النبی کی نسبت سے خوبصورت کیا۔ بکثرت شمعیں اور روشنیاں کیں۔ اور تمام حاضرین نایاب خوشبو سے معطر ہوتے رہے۔ حضور ﷺ کے ذکر پاک سے فرحت پاتے رہے، خوشی محسوس کرتے رہے، اور آپ کے نام پاک پر کھایا بھی اور پیا بھی۔ اپنے رب سے گڑگڑا کر دعائیں کیں، اس سے مانگا، اس کی بارگاہ میں آپ ﷺ کو شفیع لائے، آپ کی طرف انتساب کیا۔ اور یہ اعتقاد رکھا کہ اس محفل کی برکت سے ہر مقصد بر آئے گا۔ اس بابرکت محفل میلاد سے اللہ تعالیٰ نے بہت سے شہر آباد کیے۔ اور خوشی اور فارغ بالی مرحمت فرمائی، جب ان شہروں کے باسیوں نے درہم و دینار ایسی محافل پر خرچ کیے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب و مختار ﷺ کا ذکر کیا۔ نماز پڑھی، دعائیں مانگیں اور حمد و ثناء کہی۔

اے شخص! تجھے یہ معلوم ہوا یا تیری رائے میں یہ آیا کہ ان محافل سے حضور ﷺ برا منائیں گے یا تیرا خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے راضی نہیں ہوگا؟ تجھ پر میری جان نثار! محفل میلاد منعقد کر اور کسی قسم کی پریشانی اور ہلاکت کا خوف نہ کر۔ محفل میلاد کر اور بار بار کر۔ تیری زندگی سعادت میں بسر ہوگی۔ اور تیری موت بھی سعید ہوگی۔

محفل میلاد میں حلال مال خرچ کرو

لیکن یاد رکھ۔ اعمال کا دارومدار نیت پر ہوتا ہے۔ اور نجات کیلئے اخلاص نیت شرط ہے۔ دکھلاوا حالات کو تبدیل کر دیتا ہے۔ اور نیکیوں کو برائیوں میں پلٹ دیتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے قرب کو پکی دوری میں تبدیل کر دیتا ہے۔ تمہیں چاہئے کہ ان محافل پر حلال مال خرچ کرو۔ یہ اعمال صالحہ کیلئے شرط ہے۔ اگر ان محافل پر اٹھایا گیا

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

مال مکمل حرام ہے تو اس کے منعقد کرنے والوں کو جہنم میں قید و بند کی سزا ملے گی۔ اور عورتوں کا مردوں کے ساتھ ایک جگہ مل بیٹھنا ہماری شریعت میں بہت بری خصلت ہے۔ اور ہر وقت اور ہر حالت میں یہ فاسق اور جاہل لوگوں کی علامت ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی پھٹکار کے اسباب میں سے ایک بڑا سبب ہے۔

محفل میلاد میں ان کہی بات نہ کرو

محفل میلاد میں ان کہی باتوں سے مکمل اجتناب کرو۔ اور ہاتھ اور مونہہ سے ہر قسم کی اذیت رسانی سے بھی پرہیز کرو۔ اور ہر نوجوان مرد عورت سے دور رہ جو خوبصورت عورتوں کے حسن و جمال یا قریب البلوغ لڑکوں کے اوصاف گا گا کر سناتے ہوں۔ اس قسم کے بچوں اور گویوں کی آواز سے دور رہو تبھی کامیابی حاصل ہوگی۔

جس شخص کا محفل میلاد میں اشعار پڑھنے کا ارادہ ہو۔ اسے رشد و ہدایت پسند کرنا چاہیے نہ کہ فساد۔ حضور سرور کائنات ﷺ کی مدح اور آپ کی اولاد اصحاب کی تعریف جو شریعت کے شیر ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا ذکر یہ باتیں اور ان پر مشتمل اشعار پڑھنے اور سننے چاہئیں۔

محفل میلاد میں کثرت سے درود پڑھو

ایسی محافل میلاد میں حضور ﷺ کی ذات ستودہ صفات پر کثرت سے صلوۃ و سلام پڑھنا چاہیے۔ جنہیں اللہ تعالیٰ نے مصطفیٰ بنایا۔ تہامی جن کی نسبت ہے۔ خیر البرایا اور سید الانام جن کا منصب ہے اور جو حلال و حرام کا اختیار رکھنے والے اور تمام سرداروں اور بزرگوں کے اصل ہیں۔ جس نے بھی آپ پر ایک مرتبہ صلوۃ پڑھی۔ اللہ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

تعالیٰ اس پر دس مرتبہ صلوۃ نازل فرمائے گا۔ یہ بات حدیث صحیح میں بالکل ظاہر طور پر آئی ہے۔ اسے مسلم شریف میں روایت کیا گیا۔ اور اس روایت نے شہرت بھی پائی۔ یعنی حدیث مشہور ہے۔ اور یہ حدیث حق ہے اور اعتراض وتنقید سے سالم ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کسی بندے پر صرف ایک مرتبہ ہی صلوٰۃ نازل فرمائے۔ تو ہزاروں لاکھوں صلواتوں سے اعلیٰ ہے۔ لہٰذا تم دیکھو۔ کہ حضور ﷺ پر صلوۃ وسلام عرض کرنے کا کس قدر فائدہ ہے۔ اور اس سے اجر وثواب کے کس قدر انوار اوپر اٹھنے والے ہیں۔ لہٰذا تجھے اس کی شدید حرص کرنی چاہئے اگر تو صاحب رشد ہے۔

ان اللہ و ملئکتہ یصلون علی النبی یا ایھا الذین امنو اصلوا علیہ و سلموا تسلیما۔ ﴿الاحزاب ۶۵﴾

اللھم صل علی سیدنا محمد و علی الہ و صحبہ وسلم۔

اوّل نور

اللہ تعالیٰ کی اول مخلوق جناب احمد مجتبیٰ ﷺ کا نور ہے۔ جو تمام کائنات کی اصل اور ہر سید کے سید ہیں۔ جسم اطہر کی مٹی سے بھی بہت پہلے آپ کو نبوت سے سرفراز فرمایا گیا۔ پس آپ ﷺ ہر باپ اور ہر بیٹے کے باپ ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے قبل اور اس کے بعد آپ کا نور پاک تمام مخلوق سے پہلے اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا۔ پھر اس سے تمام ظاہری اور باطنی کائنات بنائی۔ عرش معلیٰ سے پہلے آپ کی لہریں بہریں تھیں۔ اور قلم نے آپ کی تخلیق کے بعد ہر موجود کی بغیر حد کے تحریر لکھی۔ حضور سرور کائنات ﷺ کے نور پاک سے کل موجودات بنیں۔ کیا ان میں بلند

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہو یا نیچے سبھی کی تخلیق آپ کے نور سے ہوئی۔ تمام کائنات شاخ اور آپ اس کی اصل ہیں کائنات میں آپ کی کوئی ''مثل'' نہیں۔ اگر آپ نہ ہوتے تو تمام کائنات عدم اور قید میں رہتی۔

حضرت حوا علیہا السلام کا حق مہر

اس کے بعد اللہ تعالیٰ خالق نے حضرت آدم علیہ السلام کو مٹی سے پیدا کیا۔ جبکہ کائنات بنائی جا چکی تھی۔ اور انہیں ہاشمی نور جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کے نور سے مخصوص فرمایا۔ جو تمام کائنات کے باپ ہیں۔ پس بظاہر بیٹے کو دیکھ دادا تعجب میں پڑ گئے۔ اللہ تعالیٰ نے پھر حضرت آدم علیہ السلام کیلئے ''حواء'' پیدا کیں۔ حضرت آدم علیہ السلام نے ان کی طرف شوق اور چاہت کی وجہ سے میلان کیا۔ تو حضرت حواء علیہا السلام کی طرف سے اظہار انکار ہوا۔ آواز آئی۔ ان کا صحیح صحیح حق مہر ادا کرو۔ اور وہ یہ ہے کہ صاحب حمد جناب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر درود شریف پڑھو۔

دونوں اللہ تعالیٰ کی جنت میں سکونت پذیر رہے۔ دونوں کو حسن و احسان کی نعمتوں سے نواز گیا۔ حتی کہ ابلیس نے فریب اور بہتان سے ان دونوں کو ممنوعہ درخت کھانے پر اکسایا۔ جب دونوں نے کھایا تو زمین پر اتر آئے۔ جہاں اترے وہ ہندوستان کی زمین تھی۔

نور کے امین ہو حضرت آدم علیہ السلام کی وصیت

پھر حضرت حواء علیہا السلام کے ہاں حضرت آدم علیہ السلام سے اولاد پیدا ہوئی ان سب میں سے حضرت شیث علیہ السلام بالیقین بہتر تھے۔ اسی لئے حضرت آدم علیہ السلام میں رکھے گئے محفوظ نور نے ان سے محبت کی۔ تو حضرت آدم علیہ السلام نے انہیں فرمایا۔ اسی نور کے تم

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

امین وحافظ ہو۔اوراسی بات کی اپنے بعد آنے والوں میں اور وہ اپنے بعد آنے والوں میں وصیت کرتے رہیں۔

حضرت شیث علیہ السلام نے یہی وصیت اپنے فرزندوں کو کی۔ کہ اس نور کیلئے ایسی عورتوں کا انتخاب کرنا جو بہترین ہوں۔اوراپنی ان عورتوں کی شادی اپنے خاندان میں ان مردوں سے کرنا جو حسب ونسب کے اعتبار سے اعلیٰ ہوں۔ ماں باپ کی طرف سے معزز اور شریف ہوں۔ اسی طرح حضرت شیث علیہ السلام کے بیٹوں اور بیٹیوں کو وصیت کی کہ ان حدود کی پابندی کرنا۔ یہ وصیت ہر جانے والا آنے والے کو کرتا چلا گیا۔اسی طرح یقیناً ان حضرات نے اس نور کو ظلم وتعدی سے محفوظ رکھا۔انہوں نے باہم صحیح صحیح نکاح کیا۔اورنسب میں واضح لوگوں سے عقد ہوتا رہا۔ایسے لوگ کبھی بھی بدکاری کی طرف مائل نہ ہوئے اوران میں سے ہر ایک اپنے دور کا سردار اور بہترین شخص رہا۔اپنے میدان کے شیر تھے اور شیر سے کس قدر باعزت تھے۔

ان میں سے ہر فرد اپنے فخر میں یکتا تھا۔اوراپنے دور کے تمام انسانوں سے منفرد اور سردار تھا۔نیکی اور بزرگی میں اس کی کوئی مثل نہ ہوتی۔اوردل وجان سے اللہ تعالیٰ کی توحید کو ماننے والے تھے۔لہٰذا یہ تمام حضرات جنت الخلد میں تشریف فرما ہوں گے۔ یہ سلسلہ چلتا رہا۔حتی کہ خیر الوری ﷺ تشریف لائے۔ جو حسب ونسب کے اعتبار سے تمام انسانوں سے زیادہ پاکیزہ تھے۔ ہر شعبہ اور خاندان کی ہر شاخ میں سے بہترین میں جلوہ فرما ہوئے۔ جو دادا، ماں اور باپ سبھی کے اعتبار سے اعلیٰ اور ممتاز ہوتے۔آپ کی ذات مقدسہ کی بزرگی تو حد شمار سے باہر ہے۔

نور ایک سید سے دوسرے کی طرف منتقل اور جنتی والدین

ہر دور میں نبی اکرم ﷺ کا نور ایک سید سے دوسرے سید کی طرف منتقل ہوتا

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

رہا۔ جس شخصیت میں یہ نور موجود ہوتا تھا۔ اس کی پیشانی میں یوں چمکتا جیسا کہ چراغ ہوتا ہے۔ اسے عاقل وغیر عاقل سبھی دیکھتے تھے۔ وہ برج سعد میں دکھائی دینے والے ستارے کی مانند تھا۔ حتی کہ یہ نور پاک اس بزرگ شخصیت کی پیشانی میں جلوہ فرما ہوا۔ جنہیں مختار دوعالم ﷺ کے والد ماجد ہونے کا شرف ملا۔ یعنی ہمارے آقا جناب عبداللہ رضی اللہ عنہ جو صفات کثیرہ کے حامل تھے۔ ان سے کبھی اور ہرگز ایسے وصف کی روایت نہیں کی گئی جو قابل اعتراض ہو۔ اور آپ ﷺ کی والدہ ماجدہ بھی انکار توحید سے منزہ تھیں۔ کیا ان دونوں حضرات کا ایمان دار ہونا لازم نہیں تھا؟ حالانکہ ان میں وہ شخصیت جلوہ فگن ہوئی جو کائنات کی ہادی ہے؟ آپ کائنات کیلئے رحمت ہوں اور اپنے والدین کیلئے رحمت نہ ہوں یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ لہٰذا جو آپ کے والدین کے ایمان کے خلاف قول کرتا ہو اس کی زبان کاٹ دو۔ میری زبان نے روایت کی اور میرے دل نے حقیقت جانی کہ دونوں حضرات جنت میں ہیں اور ہمیشہ ہمیشہ کیلئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قادر و رحمٰن کی قدرت سے حضور ﷺ نے ان دونوں کو زندہ کیا۔ آپ ﷺ "عدنانی" اور معد و بنی معد کے فخر ہیں۔

افسوس! کہ آپ کے بچپن میں ہی دونوں اللہ کو پیارے ہوگئے۔ آپ کے والد ماجد کا انتقال آپ کی والدہ ماجدہ سے پہلے ہوا۔ حضور ﷺ کے غم میں آسمانوں والے غمزدہ ہوئے۔ اور اپنے رب کے حکم کو تسلیم کرلیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ میرے برگزیدہ اور میرے بندے کو میرے لئے چھوڑ دو۔ دونوں نے بیس سال سے زیادہ عمر نہ بسر کی۔ اور آپ ﷺ کے سوا ان کا کوئی فرزند ﴿اولاد﴾ نہ تھا۔ اگر زندہ رہتے تو آپ سے ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوتیں۔ اور دین و دنیا میں آپ سے راضی رہتے اور ہر قسم کی سعادت جمع کر لیتے۔ لیکن آپ کے رب نے آپ کی یکتائی اور انفرادیت کا

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

ارادہ فرمایا۔تا کہ محبوب صرف ایک ہی ہو۔اسی لئے آپ کی اولاد کو بھی زندگی نہ ملی۔ آپ کو آپ کے والدین سے کوئی زادو جائیداد نہ ملی۔صرف اللہ واحد ہی آپ کی رشد و ہدایت کا ذمہ دار ہوا۔تا کہ کسی بندے کا آپ پر احسان نہ ہو۔تمام مخلوق آپ کیلئے مسخر کردی۔سبھی آپ کے مطیع ہوئے۔آپ کسی بندے کے مطیع نہ ہوئے۔پیٹ بھرا ہو یا بھوک لگی ہو کسی انسان کا احسان نہیں لیا۔میری روح، میرے باپ دادا آپ پر قربان۔

ان اللّٰہ وملئکتہ یصلون علی النبی یا ایھا الذین امنو

اصلوا علیہ وسلمو تسلیما۔ ﴿الاحزاب ۶۵﴾

اللھم صل علی سیدنا محمد وعلی الہ و صحبہ وسلم۔

نورانی نسب

ہمارے آقا و مولیٰ ﷺ تمام پیغمبروں کے سردار ہیں۔اور حسب و نسب میں تمام کائنات سے بہتر ہیں۔آپ جناب عبداللہ کے صاحبزادے ہیں۔آپ کا سارا خاندان شریف ہے۔عرب میں آپ کے اجداد میں سے بیس حضرات کے اسم گرامی مذکور ہیں۔یہ سب بطحاء کے سادات تھے۔وہ یہ ہیں عبدالمطلب، ہاشم، عبد مناف، قصیٰ، کلاب، مرۃ، کعب، لوی، غالب، فہر، مالک، نضر، کنانہ، خزیمہ، مدرکہ، الیاس، مضر، نزار، معد، عدنان۔اتنے اجداد کا ذکر کر کے حضور ﷺ نے خاموشی اختیار فرمائی۔ اس معظم نسب کا اکرام کرو، اس حسب مسلم کا احترام کرو۔اس جوہر منظم کی تعظیم کرو۔ ان ستاروں اور اس سورج کی توقیر بجالاؤ۔جو سعادت کے ستارے اور سعادت کا ہی سورج ہیں۔آپ کے تمام اجداد کا آپ کے ہاں شرف ہے۔ان کے دور میں ان جیسا اور کوئی مشرف نہ تھا۔سبھی نے آپ کے نور سے شرف پایا۔آپ موتی ہیں اور یہ سب

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

سیپ کی مانند ہیں۔اور وہ سب شہد کی مکھیاں اور آپ شہد ہیں۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا حسن و جمال

جب آپ ﷺ کا نور مبارک آپ کے والد گرامی کے ہاں آیا۔ جو نہایت معزز اور بزرگ شخصیت تھے۔تو ان کی تشبیہ مکمل چاند سے ہوگئی۔اور نبی کریم ﷺ کے سورج کا نور انہیں عطا ہوا۔اس لئے آپ کے والد اس سورج کے نور کی وجہ سے قابل احترام شخصیت ہوگئے۔تمام لوگوں کی نظریں ان کی طرف اٹھنے لگیں۔لہٰذا ہر ایک نے چاہت کی۔جب انہوں نے انہیں کامل مہذب پایا۔اور قریش میں حسب و نسب کے اعتبار سے اعلیٰ اور خوبصورتی میں تمام لوگوں سے بڑھ کر حسین پایا۔اور نور مصطفیٰ ان کی پیشانی میں چمک رہا تھا۔

شادی مبارک

ان کے والد نے ان کی شادی ایک نیک آزاد عورت آمنہ سے کردی۔ جو وھب کی صاحبزادی اور ان کی آنکھ کی ٹھنڈک تھیں۔ان کا دادا عبد مناف بن زہرۃ تھا۔ان دونوں کا خاندان کلاب میں جا کر مل جاتا ہے۔یہ عقل مند خاتون اور بزرگ عورت کس قدر صاحب کرم ہے؟ کس قدر کریم ہے وہ نوجوان کہ جس نے اس سے شادی کی؟ نہ اس کی مثل اور نہ ہی اس کی نظیر۔ان دونوں نے ہر قسم کی بزرگی جمع کرلی۔یعنی وہ شخصیت ان کے ہاں پیدا ہوئی جو پنگھوڑے میں ہوتے ہوئے بھی تمام کائنات سے افضل تھی۔دونوں حضرات مناقب کی زینت سے مزین ہوئے۔دونوں کی پیشانیوں میں ستارے چمکے۔دونوں دو دوستوں کی طرح ساتھی ہوئے۔شعب ابی طالب میں دونوں کی ملاقات ہوئی۔اس مبارک ملاقات کا کیا کہنا۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا امید سے ہوگئیں۔ انکے بطن میں یکتا اور چھپا موتی جلوہ فرما ہوگیا۔ جو قیمت اور زینت کے اعتبار سے تمام موتیوں سے اعلیٰ ہے۔ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا اس موتی کو ہر طرح چھپاتی رہیں۔ انہوں نے اس کی ہر ردی چیز سے حفاظت کی۔ جناب محمد مصطفیٰ ﷺ ان کے بطن میں تشریف فرما ہوئے جو تمام کائنات کا فخر، تمام مخلوق سے بہتر اور عقل وخرد میں بے مثال ہیں۔ آپ وہ ہیں جن کے ذکر سے مشک و عنبر کی مہک اٹھتی ہے۔ جن کی تروتازگی کے سامنے ہر بہتر چیز ماند ہے۔ گلاب کا پھول اور گلاب جن کے سامنے آنے سے شرمندہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بہترین مخلوق، حبیب اللہ، خلیل اللہ، اعلیٰ مرتبہ کے مالک اور تمام اشیاء سے افضل شخصیت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے پیٹ میں جلوہ فرما ہوئی۔ آپ اللہ تعالیٰ کی ذات کے بعد سب سے بہتر فرد ہیں۔

سیدہ امنہ رضی اللہ عنہا کامل ومکمل شخصیت کو پیٹ میں لیا۔ جو تمام انبیاء کرام سے بہتر اور سب سے پہلی خوشبو ہیں۔ ہدایت کے سورج، ہر افضل سے افضل اور تمام انبیاء ومرسل ان کا لشکر ہیں۔ بخدا! یہ حضرات بہترین جماعت ہیں۔ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا نے انہیں اپنے بطن اقدس میں لیا۔ جن کو تمام پیغمبروں نے اپنے رب کے حضور وسیلہ بنایا۔ پھر اس کی وجہ سے وہ اپنی امیدوں کو حاصل کر گئے۔ اللہ تعالیٰ نے ان سے پہلے یہ وعدہ لیا کہ وہ آپ پر ایمان لائیں اور آپ کی مدد کریں۔ جسے انہوں نے قبول کیا۔ اور وعدہ کی شروط میں سے کسی شرط کو ادھورا نہ چھوڑا۔ اگر حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام آپ کے وقت ہوتے تو آپ ہی ان کے رئیس وسردار ہوتے۔ وہ اپنے بگل اور ناقوس توڑ دیتے۔ اور آپ کی اذان کا تقدیس واحترام کرتے۔ پس آپ ان کے بغیر تردید نبی ہیں۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

لوائے حمد اور شفاعت

صاحب آیات صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت کو سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا نے اپنے پیٹ میں لیا۔ جن کے معجزات تمام پیغمبروں سے زیادہ ہیں۔ تمام حالات میں آپ تمام نبیوں سے افضل ہیں۔ اور ہر بھلائی جو ہو چکی یا ہوگی اس کا اس میں کوئی ثانی نہیں۔ اور تمام مرسلین وانبیاء کرام آپ کے ''لواء الحمد'' کے نیچے ہوں گے۔ شافع اور مقبول الشفاعت کو بطن اقدس میں لیا۔ اس وقت جب میدان حشر میں اولین وآخرین کے اجتماع میں ہولناک منظر ہوگا۔ جب لوگ آنسوؤں کے سمندروں میں ڈوبے جارہے ہوں گے، اور تمام مخلوق حضرات انبیاء کرام سے درخواست شفاعت کرے گی۔ پھر جب انکے انکار کے بعد سبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست شفاعت کرے گی۔ تو آپ ارشاد فرمائیں گے۔ تمہاری رضا میرے پاس ہے۔ عرش کے نیچے آپ سجدہ میں پڑ جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کی کامل ترین حمد کہیں گے۔ دور ودنزدیک والوں یعنی سب کی شفاعت فرمائیں گے۔ کیونکہ آپ ہی کریم، ماجد، حر اور اس کے لائق ہوں گے۔ تو آپ کا مولیٰ آپ کو فرمائے گا۔ میرے پیارے! شفاعت کرو۔

سب سے افضل کائنات میں

سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا نے اس موتی کو سیپ میں لیا۔ جو سید، مسعود، حامد، محمد اور محمود ہے۔ اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق میں سے زیادہ اس کی حمد کرنے والے ہیں۔ اور بغیر تقیید سب سے افضل سب سے بہتر ہیں۔ ان میں وہ بھی شامل جو آپ کے دور میں تھے اور وہ بھی جو کسی زمانہ میں ہوں

ان اللّٰہ وملئکتہ یصلون علی النبی یا ایھا الذین امنو

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

اصلوا علیه وسلمو تسلیما۔ ﴿الاحزاب ۶۵﴾

اللھم صل علی سیدنا محمد وعلی اله و صحبه وسلم۔

رحم مادر میں نور کی جلوہ گری

سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے بطن مبارک میں جب ''نور'' جلوہ گر ہوا۔ یعنی حضور نبی کریم، مصطفیٰ، بشیر، کائنات کی زینت، زمانوں کا شرف، مخلوق کے پاکیزہ دین کے ہادی کہ جن کی شریعت لوگوں کو ہر وقت راستہ دکھاتی ہے۔ اس شخصیت کے نور کی وجہ سے سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کی صفات ملاحظہ کیجئے۔ اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر اپنے فضل سے آپ کی والدہ پر دوران حمل بہت سے عجائبات ظاہر فرمائے۔ ایسے عجائبات جو آپ کی عظیم شرافت پر دلالت کرتے ہیں۔ اس پر دلیل بنتے ہیں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے ہاں تمام رسولوں سے بہتر ہیں۔ اور خاندان ''معد'' کی برگزیدہ شخصیت سے بزرگ تر ہیں۔ حمل کی رات ایک آواز پھیلی۔ جسے زمین و آسمان ﴿کے باشندوں﴾ نے سنا۔ وہ یہ کہ نور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مکان میں آ گیا۔ یعنی اپنی والدہ کے بطن میں جلوہ فرما ہو گیا ہے۔ اس نوجوان پاک عورت کیلئے مبارک مبارک۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی وجہ سے رحم میں ہوتے ہوئے مہربانی فرمائی۔ اس لئے کہ آپ کا نور رحم کے اندھیروں میں تھا۔ آپ کی والدہ نے معمولی سی تکلیف کی بھی شکایت نہ کی۔ اور نہ ہی حاملہ ہونے کی صورت میں بعض مخصوص چیزیں کھانے کی خواہش ہوئی۔ حالانکہ ایسی اشیاء کی خواہش ہر حاملہ عورت کو ہوتی ہے۔ جب آپ اپنی والدہ کے شکم میں جلوہ فرما ہو گئے تو آپ کا قطعاً بوجھ محسوس نہ ہوتا۔ اور نہ ہی عام لوگوں کی طرح بھاری پن معلوم ہوتا۔ حیض کی عادت تبدیل ہو گئی اور حمل ہونے کے بعد حیض نہ آیا۔ جس سے سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کو حاملہ ہونے کا یقین ہو گیا۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہو تجھے خیر الامم سے حاملہ ہو

کوئی آنے والا آیا۔ نعمتوں میں سے مکمل ترین نعمت لایا۔ اس نے سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے خوشخبری سنائی۔ کہ سید خیر الامم اور سید کل عرب و عجم ﷺ سے تو حاملہ ہوگئی ہے۔ اس امت جو رشد و ہدایت والی ہے اس کے آقا تمہارے شکم میں جلوہ گر چکے ہیں۔ اس کے بعد ایک اور آنے والا آیا۔ اس وقت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا نہ مکمل سوئی ہوئی تھیں اور بالکل جاگ رہی تھیں۔ اس نے پوچھا۔ کیا تمہیں معلوم ہے کہ تم حاملہ ہو چکی ہو؟ تمہیں مبارک ہو کہ سید الانام اور اللہ تعالیٰ کے بندے سب سے بہتر بندے تمہارے بطن میں آچکے ہیں۔ اس کے بعد ایک اور نیک ترین آنے والا آیا۔ اور کہنے لگا۔ جب تو اس بزرگ و برتر شخصیت کو جنم دے۔ تو اس کا نام ''محمد'' رکھنا۔ اس کی طرف تعریف ہی تعریف ہوگی۔

برکات کا ظہور

خاندان قریش آپ ﷺ کے اپنی والدہ کے شکم میں جلوہ فرما ہونے سے قبل سخت قحط کی زندگی بسر کر رہے تھے۔ اگر زمین میں زراعت کرتے۔ تو کچھ بھی پیدا نہ ہوتا تھا۔ اور اگر اپنا مال و دولت خرچ کرتے تو کچھ فائدہ نہ پاتے۔ وہ اب رحمت اور آسودگی سے ناامید ہو چکے تھے۔ آپ کے حمل میں آتے ہی بارشیں برسنے لگیں۔ کھیتیاں اور درخت ہرے بھرے ہوگئے۔ بیج اور غلہ وافر مقدار میں ہونے لگا۔ اس کے بعد مختلف علاقہ جات سے تاجر آنے لگے۔ پھر ان کے صاع اور مد کا بھاؤ گر گیا۔ ﴿یعنی مہنگائی ختم ہوگئی﴾ انہوں نے اس سال کا نام ''خوشی و مسرت کا سال'' رکھا کیونکہ وہ اب خوش تھے اور ان سے ہر پریشانی دور ہوگئی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر بہت

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

مہربانی فرمائی۔اور یہ سب کچھ اس شخصیت کی وجہ سے تھا جو کائنات کی اصل تھی۔ان لوگوں کی نحوست، سعادت میں تبدیل ہوگئی۔ ہر بت اوندھے منہ گر گیا۔ ہر بادشاہ کا تخت الٹ گیا۔اس بات نے اللہ تعالیٰ قدوس کو خوش کیا۔اوران کے کفر کے شیخ ابلیس کو بہت برا لگا۔میری مراد اس سے لعین نجدی شیخ ہے۔

جانوروں اور حیوانوں نے گیت گائے

چار پائے ایک دوسرے کو آپ کے حمل کی بشارت دیتے۔اس رات آپ کے فضل کے حیوانات نے گیت گائے۔ کہنے لگے۔ ہماری دنیا کے امام آگئے۔ بے مثل تشریف لے آئے، آپ مرد وزن کیلئے چراغ ہیں۔ان چار پایوں کو اللہ تعالیٰ نے قوت گویائی بخشی۔ جو پیدا کرنے والا اور مارنے والا ہے۔مغرب کے وحوش نے مشرق کے وحوش کو خوشخبری سنائی۔اسی طرح جنگلات اور دریاؤں سمندروں میں مچھلیوں نے ایک دوسرے کو بشارت دی۔ کیونکہ آپ ﷺ ہر فرد کیلئے رحمت ہیں۔

آسمانوں سے نداء

اس مہینہ میں پوری زمین اور آسمان میں آواز سنی گئی۔ کہ تم سب کو بشارت ہو۔ کہ مبارک بادی کا وقت قریب آگیا ہے۔ کریم، قاسم اور نوازشات کرنے والی شخصیت آیا ہی چاہتیہے۔اس بھلائی اور مجسمہ نیکی کی ہر ایک کو مبارک ہو۔اللہ تعالیٰ نے اس سال عورتوں کو ایک نئی خوشی سے سرفراز فرمایا۔وہ یہ کہ تمام عورتیں اس سال لڑکے سے حاملہ ہوں گی۔ یہ اس کی کرامت تھی جو بشیر بن کر آنے والا تھا۔ جو ہدایت کرنے والا اور ڈرانے والا بن کر آرہا تھا۔یہ سال عام اور طویل فرحت ساتھ لیکر آیا۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہر گھر میں انوار کی بارش

حمل میں تشریف لانے کی رات کوئی ایسا مکان باقی نہ رہا جس میں روشنی نہ ہوئی ہو اور انوار کی بارش سے منور نہ ہوا ہو۔ اسی طرح سورج جب قریب آیا۔ تو اس کی روشنی میں کمی ہوگئی۔ اور دکھتی آنکھوں میں سورج کی روشنی کا اثر نہ رہا۔

تاریخ جلوہ گری

حضرات علماء کرام فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ جب شکم مادر میں تشریف فرما ہوئے اس وقت رجب المرجب کا مہینہ اور جمعۃ المبارک کی رات تھی۔ اور حکم دیا گیا کہ اے رضوان! جلدی سے اٹھو اور نبی کریم ﷺ کی محبت میں سرشار ہوتے ہوئے فردوس کے دروازے کھول دو۔ اس لئے کہ میرے خاص عبد اس وقت اپنی والدہ کے شکم میں تشریف فرما ہو چکے ہیں۔ آپ کے حمل میں رہنے کی مدت مکمل نو ماہ تھی۔ خوش بخت وہ عورت جو حاملہ اور خوش بخت وہ جو حمل میں جلوہ فرما ہے۔ اس نے ایسی کوئی تکلیف مثلاً دردزہ اور دوسری تکالیف قطعاً نہ پائیں۔

آپ ﷺ کے حمل کی نشانیوں میں سے ایک یہ بھی ہوئی۔ کہ ہاتھی نے مہابت کا حکم ماننے سے انکار کر دیا۔ اور ہاتھی والے مارے گئے۔ یعنی ابرہہ اور اس کی فوج خواہ وہ پیدل تھی یا سواریوں پر سوار ان سب کو ابابیل پرندوں نے ہلاک کر دیا۔ جنہیں اللہ تعالیٰ نے ان کی ہلاکت کیلئے روانہ کیا تھا۔ ان پرندوں نے انہیں کعبہ تک پہنچنے نہ دیا۔ اور اس سے پہلے ہی ہلاکت کے گڑھے میں گرا دیئے گئے۔

ان اللّٰہ وملئکتہ یصلون علی النبی یا ایھا الذین اٰمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما۔ ﴿الاحزاب ۵۶﴾

اللھم صل علی سیدنا محمد وعلی الہ و صحبہ وسلم۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

شب ولادت نبوی ﷺ لیلۃ القدر سے افضل ہے

حضور سرور کائنات ﷺ کی ولادت کی رات کی صفات حسنہ بیان کرو۔ ہمارے نزدیک اس رات کے سوا کوئی رات "لیلۃ القدر" نہیں۔ اس رات کے سبب دنیا روشن ہوئی اور بہت خوش ہوئی۔ اور وہ رات معتدل ہوگئی۔ نہ اس میں زیادہ گرمی اور نہ ہی سردی۔ ہم اسے "لیلۃ القدر" سے زیادہ حسین سمجھتے ہیں۔ اس رات نے ہمیں خوشیاں دیں اور ہماری انس ومحبت اس سے وابستہ ہے۔ اس رات نے ہم پر نعمتیں وسیع کردیں۔ اور ہمارے تمام مقاصد اور امیدیں اس کی وجہ سے پوری ہوگئیں اور ہر مطلوب بغیر کسی گنتی کے سبھی اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا فرمادیئے۔ اللہ تعالیٰ نے اس رات کے ذریعہ ہمارے ایمان کو خوشی بخشی۔ خلیج فارس کا پانی خشک ہوگیا۔ اور ایران میں جلتی صدیوں کی آگ بجھ گئی۔ ایوان پھٹ گئے۔ اور قیصر وکسری کو ہمارے مولیٰ نے یہ دکھادیا۔ کہ تمہاری حکومت اب دنوں کی مہمان ہے۔

شیطانوں کا داخلہ بند

حضور ﷺ کی ولادت باسعادت سے قبل جنات آسمانوں پر چڑھ جایا کرتے تھے اور چوری چھپے اللہ تعالیٰ کی باتیں سننے کی کوشش کیا کرتے تھے۔ لیکن آپ کی ولادت کے بعد ان کا اوپر جانا روک دیا گیا۔ اس کے باوجود اب اگر کوئی اوپر جانے کی کوشش کرتا ہے تو اسے تیروں کی مانند شہاب سے مار بھگادیا جاتا ہے۔ ان جنات کیلئے ان ستاروں میں سخت تیز آگ رکھی ہوتی ہے۔

حبیب خدا ﷺ کی آمد کا اعلان

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کی کئی غیبی آوازیں سنائی دیں۔ جن کی کاہنوں اور

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

احبار نے تصدیق کی۔ ہر ایک اعلان کر رہا تھا۔ کہ حبیب مختار ﷺ کی آمد آمد ہے۔ توحید اور انوار قریب قریب ہو گئے۔ اور اس دن کے بعد شرک کو کوئی پناہ نہ ملی۔

تمام کائنات انوار سے منور

نبی مختار ﷺ کی ولادت کی گھڑی آ گئی۔ تمام کائنات انوار سے چمک اٹھی۔ افق سے موتی اترے جو دیکھنے والوں کو چراغوں کی مانند دکھائی دیئے۔ وہ موتی زینت کیلئے ایک ستون پر لٹکائے گئے تھے۔

جنت کے دروازے کھول دیئے گئے

اللہ تعالیٰ کے فرشتوں نے اس کے حکم سے جنت کے دروازے کھول دیئے۔ اور جہنم کے تمام دروازے بند کر دیئے۔ اور حور و ولدان کی طرح فرشتے بھی خوش ہوئے۔ کیوں نہ خوش ہوتے جبکہ یہ سب آپ ﷺ کے نور سے بنائے گئے ہیں۔ ان تمام میں حضور خیر الانبیاء ﷺ کی آمد کی خوشی عام تھی۔ انہوں نے آسمانوں کے دروازے کھول دیئے، سورج نے روشنی کی بہترین اور حسین تر چادر اور پوشاک پہن لی۔

نرالی شان سے جلوہ گری

سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ جو ہر کام میں راہ رست پر ہیں۔ میں گھر میں اکیلی تھی۔ کہ یکبارگی مجھے دردِ زہ کی شکایت ہوئی۔ اس کا چونکہ کسی کو علم نہ تھا۔ اس لئے کوئی ہمسایہ اور کوئی رشتہ دار عورت نہ آئی۔ ادھر جناب عبدالمطلب طواف میں مصروف تھے۔ ان حالات میں میں اپنے کام میں حیران ہو گئی۔ اور میرا دل گھبرا گیا۔ لیکن میں نے ہوش سنبھالی۔ اور خود سے کہا۔ میں بھلائی سے دور نہیں ہوں۔ میں اپنے

M
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

گھر میں اسی کیفیت میں تھی کہ ایک آواز سنی جیسے کوئی گرا ہے یا دھماکہ ہوا ہے۔ جس سے میں اپنی حالت بھول گئی۔ پھر دیکھا کہ ایک پرندہ میرے دل پر اپنے لٹکے پر مل رہا ہے۔ اس سے فوراً میرا ڈر اور درد وغیرہ ختم ہو گئے۔

اس کے بعد میں نے شربت دیکھا۔ ایک سفید رنگ کا یعنی دودھ تھا اور دوسرا شہد تھا۔ میں نے اسے نوش کیا۔ پھر اوپر سے ایک نور آیا۔ جس نے میری وحشت ختم کی۔ اور مجھ میں انس و محبت پیدا ہو گئی۔ دودھ اور شہد دونوں بہترین شربت ہیں۔ پھر میں نے اپنی طرف آتی عورتیں دیکھیں۔ جو لمبے قد کی تھیں۔ ایسے جیسے کھجوروں کے درخت ہوں۔ یوں لگتا تھا کہ وہ عبد مناف کی رشتہ دار ہیں۔ جو حضور ﷺ کے دادا ہیں۔ کیسا صاحب کرم بیٹا اور کیسا صاحب کرم دادا اور میرے قریب آئیں۔ اور مجھے غور سے دیکھنے لگیں۔ میں انہیں دیکھ کر بہت حیران ہو گئی۔ اور میں نے کہا۔ کہ ان عورتوں کو میرے بارے میں میرے حالات اور میری ضروریات کا کس نے بتایا۔ کہ وہ میرا ہاتھ بٹانے آئی ہیں؟ انہوں نے مجھے کہا۔ تعجب نہ کرو۔ ہم میں سے ایک آسیہ اور دوسری مریم اور بقیہ جنتی حوریں ہیں۔ آسمان و زمین کے درمیان خلا میں بہترین چمکتا سفید رنگ کا ریشمی قالین بچھا دیا گیا۔ اور کوئی اعلان کرنے والا اعلان کر رہا تھا۔ اس ﴿نومولود﴾ کو لوگوں کی نظروں سے اوجھل کر دو۔ میں نے یہ آواز سنی لیکن آواز والے کو دیکھ نہ سکی۔ پھر میں نے ہوا میں کچھ لوگ کھڑے دیکھے۔ جنہوں نے کوئی جگہ خالی نہ چھوڑی تھی۔ میں نے ان کے ہاتھوں میں کٹورے یا پیالے کی مانند چمکتے برتن دیکھے۔ جو چاندی کے بنے تھے۔ پھر پرندوں کا ایک جھنڈ آیا اور اس نے میرے حجرہ اور مکان کو گھیرے میں لے لیا۔ ان کی خونچیں زمرد کی تھیں۔ اور پروں سے یاقوت جھلک رہے تھے۔ جن کی خوبصورتی بیان سے باہر ہے۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

اللہ تعالیٰ نے میری آنکھوں سے پردے ہٹا دیئے۔ اور میں نے پھر اپنی آنکھوں سے عجائبات قدرت دیکھے۔ میں نے مشرق و مغرب دیکھا۔ اور میں نے اپنے مقصد کے حصول میں کوئی رکاوٹ نہ پائی۔ اور جب میری دوری ختم ہوگئی تو میں نے قرب میں زیادتی حاصل کی۔ میری آنکھوں نے تین جھنڈے دیکھے۔ ایک مشرق میں اور دوسرا مغرب میں گاڑ گیا ہے۔ گویا وہ دونوں جھنڈے لوگوں کو خوشخبری دے رہے تھے۔ تیسرا جھنڈا کعبہ کی چھت پر گڑا ہوا دیکھا۔ جو آپ ﷺ کی مدد اور بزرگی کی علامت تھی۔ اس کے بعد کہ میں ان حالات سے گزر رہی تھی اچانک ولادت کی تکلیف ہوئی اور دیکھا کہ مجھ سے "نور" جدا ہو رہا ہے۔ یہ "نور" جب تک میرے شکم میں رہا۔ نہ مجھے کوئی بوجھ محسوس ہوا۔ اور نہ ہی کسی قسم کی تکلیف ہوئی۔ حتیٰ کہ میں نے اپنا بیٹا "محمد" جنا۔ جو تمام کائنات کے بچوں سے زیادہ سعید ہے۔ جس سے میری سعادت کو بھی چار چاند لگ گئے۔

ان اللّٰہ وملئکتہ یصلون علی النبی یا ایھا الذین امنو اصلوا علیہ وسلمو تسلیما۔ ﴿الاحزاب ۶۵﴾

اللھم صل علی سیدنا محمد وعلی الہ و صحبہ وسلم۔

مختون اور ناف بریدہ

آپ کی والدہ ماجدہ نے آپ کو صاف ستھرا، پاکیزہ اور معطر جنا۔ نہ آپ کے جسم اقدس پر کوئی میل تھا اور نہ ہی کوئی گندگی۔ مکمل شکل و صورت تھی۔ ختنہ شدہ اور ناف کسی آلہ کے بغیر قدرتی کٹی ہوئی تھی۔ آپ کی والدہ نے شام کے محلات اور روم کے علاقہ جات دیکھے۔ یہ سب کچھ انہوں نے دور سے دیکھا اور اپنے سر کی آنکھوں سے دیکھا۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

تمام کائنات کی سیر

بیان فرماتی ہیں۔ کہ آپ جب زمین پر آئے تو فوراً سجدہ کیا۔ اللہ تعالیٰ کے حضور جھک گئے۔ پھر میری طرف آسمان سے بادل آیا۔ اس نے حضور ﷺ کو غائب کر دیا۔ اور کوئی کہنے والا کہہ رہا تھا۔ کہ اللہ تعالیٰ کے بہترین عبد کو دنیا کا طواف کراؤ۔ تمام کائنات میں انہیں پھراؤ۔ تا کہ ان کی آمد کی خبر مشرق و مغرب اور خشکی تری میں رہنے والے جان لیں۔ تا کہ وہ آپ ﷺ کے اسم گرامی، صورت مبارک اور صفات عالیہ سے مطلع ہو جائیں۔ جن کے آنے سے شرک اور ہر قسم کا انکار مٹ جائے گا۔ یہ بادل بہت جلد آپ سے ہٹ گیا۔ اور آپ پہلے کی طرح میرے سامنے موجود تھے۔ جب آپ پیدا ہوئے تو آپ نے اپنے ہاتھوں پر ٹیک لگائی تھی۔ پھر آپ نے زمین کی مٹی پر ہاتھ رکھے۔ جو اس طرف اشارہ تھا کہ اس کے بعد اب ان کی حکومت ہوگی۔

آپ نے اپنا سر انور آسمان کی طرف اٹھایا اور روشن کائنات کی طرف دیکھنے لگے۔ اس لئے کہ آسمان کی نورانی مخلوق کو آپ کے نور سے بنایا گیا تھا۔ آپ اصل الاصول اور ابو لآباء ہیں اور تمام آپ کی اولاد کے قائم مقام ہیں۔

تاریخ پیدائش

ربیع الاول کی بارہ تاریخ بروز سوموار صبح صادق سے تھوڑا سا پہلے آپ کائنات میں جلوہ فرما ہوئے۔ تمام کائنات آپ سے چمک اٹھی سورج شرمندہ ہو گیا اور چاند پر آپ کا نور فوقیت لے گیا۔ چاند نے آپ کے ساتھ پنگھوڑے میں گفتگو کی۔ آپ ﷺ کو ایک اعلیٰ قسمت و نصیبہ والی عورت سیدہ حلیمہ نے دودھ پلایا جو اعلیٰ قبیلہ سے تعلق رکھتی تھی۔ اس وقت اس کے ہاں رزق کی تنگی تھی لیکن آپ کی برکت

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

سے تمام شہر والوں سے آسودہ ہوگئی۔ نیک بخت تھی اور مجسمہ سعادت سے سعید ہوگئی۔

دعا بارگاہ خداوندی میں بوسیلہ مصطفیٰ ﷺ

اے ہمارے پروردگار! ہم تیری بارگاہ میں اس عزت وجاہ کا توسل کرتے ہیں جو آپ ﷺ کو تیری بارگاہ میں حاصل ہے۔

اے ہمارے پروردگار! ہم تجھ پر اعتماد و بھروسہ کرتے ہیں اور تیری طرف سے خیر کے طالب ہیں۔ ہم سب کو رشد و ہدایت عطا فرما۔

اے پروردگار! آپ ﷺ کی جاہ منزلت کے صدقہ ہماری دعا قبول فرما۔ ہمیں اور ہمارے دوستوں کے مسئلہ جات پورے فرما۔

اے اللہ! ہمارے قول و فعل کو قبول فرما ہمارے نفوس اور ہمارے اہل وعیال کی اصلاح فرما اور انہیں ہر غلط کام اور برائی سے محفوظ رکھ۔

اے ہمارے پروردگار! ہم سب کے گناہ معاف کردے۔

اے ہمارے پروردگار! ہمارے عیبوں کی پردہ پوشی فرما۔

اے ہمارے پروردگار! ہمارے مقاصد ہمارے لئے آسان کردے۔

اے ہمارے پروردگار! جو ہمیں اپنا رعب دکھاتے ہیں انہیں اپنی ہی پریشانی میں ڈال دے اور مکروہات کو ہم سے بہت دور کردے۔

اے ہمارے پروردگار! ہمارے والدین کی بھی مغفرت فرما۔ ہمارے اشیاخ، ہمارے بھائی اور ہماری اولاد کی بھی مغفرت فرما۔ ان سب کی دین و دنیا کی اصلاح فرمادے۔ اور سب کو علیین میں جگہ نصیب فرما اور ہمیں بھی ان کے ساتھ جنت میں داخل فرما۔

اے ہمارے پروردگار! ہمارے بادشاہ کو اپنی حفاظت میں رکھنا اس کیلئے اور

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہمارے لئے اپنے احسانات دگنے کردے۔

اے پروردگار! دشمنوں کے خلاف اس کی مدد فرما۔ اے اللہ! ہمارے دین اور ہماری دنیا کی اس کے ذریعہ اور اس کے کارندوں وافواج کے ذریعہ حفاظت فرما۔

اے ہمارے پروردگار! اس کارندوں کو اس کیلئے اصلاح والے بنادے۔ اس کی رعایا کی اصلاح فرما۔ اس کے حالات بہتر سے بہتر کردے۔ اس کی جو خواہشات تمنائیں ہیں وہ اسے عطا فرما اور اس کے اقوال وافعال ہمارے لئے محمود بنا۔ جن کی ہر دور میں تعریف ہی کی جاتی رہے۔

اے ہمارے پروردگار! نبی مختار ﷺ کی امت پر رحم فرما۔ ہر دور اور ہر گھر پر تیری رحمت نازل ہو۔ اغیار کے غلبہ سے انہیں بچائے رکھنا۔ تمام ممالک اور تمام شہر اغیار سے حفاظت میں رکھنا۔ زمین کا ہر بلند وپست حصہ تیری ہی حفاظت میں رہے۔

آپ ﷺ کے وسیلہ وسبب سے یا اللہ ہماری دعائیں قبول فرما۔

اے ہمارے پروردگار! ہمارے خوف وڈر کو آپ کے واسطہ سے امن میں تبدیل فرمادے۔

اے ہمارے پروردگار! آپ کے وسیلہ سے ہمارے حالات درست کردے اور ہمارے گناہوں کو نیکیوں میں تبدیل فرمادے اور ہمیں حسد اور کینہ سے نجات بخش۔

اے اللہ! آپ ﷺ کی ذات مقدسہ پر اس قدر صلوۃ وسلام بھیج۔ جن کا ازل وابد سے شمار نہ ہوسکے اور آپ کی آل اور ہدایت کے ستارے صحابہ کرام اور ہر اس شخص پر جو امت میں سے ان کی اقتداء کرنے والا ہے۔ ان پر صلوۃ وسلام نازل فرما اور جو ان حضرات کے بدخواہ ہیں۔ ان پر صلوۃ وسلام کا عکس اتار۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

سب سے پہلے خلیفہ سے تو راضی رہ۔ جو تیرے محبوب ﷺ کے ساتھی اور ان کی تصدیق کرنے والے عظیم شخص تھے۔ اپنا سارا مال واسباب جنہوں نے حضور ﷺ پر قربان کر دیا پھر روم اور عجم کی سرزمین پر جہاد کیا اور ہر مرتد اور جاہل کی سرکوبی کی۔

اے اللہ! تو حضرت فاروق اعظم سے بھی راضی رہ جو حضرت ابوبکر صدیق کے بعد تمام مسلمانوں سے افضل ہیں۔ جن کا اسم گرامی "عمر" ہے۔ کسریٰ کو توڑنے والے قیصر کو بھگانے والے ہیں۔ میدان کے شیر اور مسلمان فوجیوں کے سپہ سالار ہیں۔ یعنی ابوحفص حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جو حضرت زید کے بھائی ہیں۔

اے اللہ! تو آپ ﷺ کے داماد مکرم اور افضل شخصیت سے بھی راضی رہ۔ جن کے عقد میں آپ ﷺ کی دو صاحبزادیاں یکے بعد دیگرے آئیں۔ یعنی حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ جو فضل جلی کے مالک اور حضور ﷺ کے لشکر کیلئے سامان جہاد تیار کرنے والے ہیں۔ اس کیلئے انہوں نے اونٹ اور نقدی آپ پر نچھاور کر دی۔

اے اللہ! تو سیدہ خاتون جنت کے خاوند مولیٰ امام حیدر رضی اللہ عنہ سے راضی رہ۔ جو علم نبوی کے دروازے اور باب خیبر کے فاتح ہیں جب کہ فوج اسلامی سے اس دروازہ کا توڑنا مشکل ہو گیا تھا۔ وہ علی المرتضی جو مرحب، عمر بن عبدود کو واصل جہنم کرنے والے ہیں۔

اے اللہ! تو تمام عشرہ مبشرہ سے راضی رہ۔ اور تمام اہل بدر اور بیعت رضوان کرنے والوں سے بھی راضی رہ۔ غزوہ احد کے شرکاء سے بھی راضی رہ۔ اور ہر اس آدمی سے جس نے نظر ایمان سے حضور ﷺ کو دیکھا ﴿اور اسی عقیدہ پر انتقال ہوا﴾ یہ سب کے سب حضرات عادل اور پرہیزگار ہیں۔ ان حضرات کی جاہ منزلت

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے سبب ہمارا خاتمہ رشد و ہدایت پر فرما۔

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں۔ حضور سید البشر مختار ﷺ کے مولد مبارک کی بات مکمل ہوگئی۔ اس تحریر کی تکمیل تیرہ سو بارہ ۱۳۱۲ھ ماہ ربیع الاول شریف میں ہوئی۔ یہ تاریخ ان موتیوں کو میلاد النبی ﷺ کے ہار میں پرونے کی ہے اور واقعی یہ بہترین مالا ہے۔

سبحان ربك رب العزة عما يصفون۔

وسلام على المرسلين۔ والحمد لله رب العالمين ۔

☆=☆=☆

http://t.me/Tehqiqat

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت کعب بن لوئی کے میلادیہ اشعار

حضرت کعب بن لوئی (جو حضور ﷺ کے جد امجد تھے) نے اپنی قوم کو جمع کر کے کئی بار آپ ﷺ کی عظمت وشان بیان کی وہ آپ کے میلاد کے بارے میں یوں کہتے تھے:

نهار وليل كل اوب تجاذب　　سواء علينا ليلها و نهارها

يوبان بالاحداث حسين تاوبا　　وبالنعم الصافى علينا ستورها

صروف و انباءٌ تقلب اهلها　　لها عقد ما يستحل مريرها

على غفلته ياتى النبى محمد　　فيخبر اخبارًا صدوقا خبيرها

ترجمہ: (۱) دن اور رات کا ہر بار لوٹنا ایک قسم کی کھینچا تانی ہے۔ ہمارے لیے رات کیا اور دن کیا دونوں یکساں ہیں۔"

(۲) یہ دن اور رات جب دونوں لوٹتے ہیں تو حوادث کے ساتھ لوٹتے ہیں اور ان کے پردوں میں ہمارے لئے کثرت سے نعمتیں آتی ہیں۔

(۳) (یہ دن رات) گردشیں اور خبریں ہوتی ہیں جو دنیا کے لوگوں کو الٹتی پلٹتی رہتی ہیں۔ ان گردشوں کی گرہوں کو کوئی کھول نہیں سکتا۔

(۴) نبی محمد ﷺ اچانک آجائیں گے اور وہ خبریں بتلائیں گے جن کا جاننے والا سچا ہوگا۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ

الرّوائح الزّکیّۃ

فی مولد خیر البریّۃ

میلاد النبی صلّی اللہ علیہ وسلّم

مصنف

محدث عصر شیخ عبداللہ ہرری حبشی

ترجمہ و ترتیب

ڈاکٹر سیّد علیم اشرف جائسی

ناشر

مکتبہ حنفیہ

گنج بخش روڈ ۰ لاہور

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

فہرست

	عنوانات	صفحہ
☆.....	مقدمہ ناشر	۳۵
☆.....	کتاب کے مصنف کا مختصر تعارف	۳۶
☆.....	مقدمہ مؤلف	۱۴۱
☆.....	بدعت کے معنی اور اس کے حکم کی تحقیق	۱۴۲
☆.....	بدعت کی قسمیں	۱۴۲
☆.....	بدعت ضلالت	۱۴۲
☆.....	بدعت ہدایت	۱۴۲
☆.....	چند اچھی اور مستحب بدعتیں	۱۴۸
☆.....	پیروان عیسیٰ علیہ السلام کی بدعت: رہبانیت	۱۴۸
☆.....	حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کا قتل کے وقت دو رکعت نماز پڑھنا	۱۴۹
☆.....	یحییٰ بن یعمر کا قرآن شریف پر نقطے لگانا	۱۵۱
☆.....	حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا جمعہ میں ایک اذان کا اضافہ	۱۵۲
☆.....	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد منانا	۱۵۳
☆.....	اذان کے بعد بآواز بلند درود شریف پڑھنا	۱۵۳
☆.....	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے ساتھ صلی اللہ علیہ وسلم لکھنا	۱۵۴
☆.....	صالحین کا سلاسل طریقت کو ایجاد کرنا	۱۵۴
☆.....	گمراہی والی بدعتیں	۱۵۴

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

	عنوانات	صفحہ نمبر
☆.....	قدر کے انکار کی بدعت	۱۵۴
☆.....	جہمیہ کی بدعت	۱۵۵
☆.....	خارجیوں کی بدعت	۱۵۵
☆.....	ایسے موجودات وحوادث کا قول کرنا جس کی ابتداء نہ ہو	۱۵۶
☆.....	بدعات سیئہ عملیہ	۱۵۶
☆.....	محفل میلاد شریف اور اس کے جواز کے دلائل	۱۵۸
☆.....	میلاد کرنے والا ثواب کا مستحق ہے	۱۵۸
☆.....	تاریخ میلاد	۱۵۹
☆.....	حضور ﷺ کے شرف وبزرگی میں وارد آیات قرآنیہ	۱۶۲
☆.....	آپ ﷺ کے نسب شریف کا ذکر	۱۶۶
☆.....	بہترین قبیلہ میں انتخاب	۱۶۶
☆.....	شکمِ مادر میں جلوہ گری	۱۶۸
☆.....	تم اس امت کے نبی سے حاملہ ہو	۱۶۸
☆.....	ولادت پاک	۱۶۹
☆.....	میں اس وقت بھی نبی تھا	۱۶۹
☆.....	حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا اور بشارت عیسیٰ علیہ السلام	۱۷۰
☆.....	حضور ﷺ کی پیدائش کے وقت ظاہر ہونے والی بعض نشانیاں	۱۷۳
☆.....	زمان ومکان ولادت کا ذکر	۱۷۵
☆.....	اسمائے مبارک اور کنیت	۱۷۶

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

	عنوانات	صفحہ نمبر
☆.....	رضاعت وشق صدر	۱۷۹
☆.....	رسول اللہ ﷺ کے اخلاق وشمائل اور آپ کی صورت وسیرت	۱۸۶
☆.....	تمام لوگوں سے زیادہ خوبصورت	۱۸۶
☆.....	چمکتا چہرہ	۱۸۷
☆.....	بال مبارک	۱۸۷
☆.....	معطر جسم	۱۸۸
☆.....	اخلاق عظیم	۱۹۰
☆.....	سخاوت	۱۹۳

http://t.me/Tehqiqat

OOOOO

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ ناشر

(طبع عربی، باردوم، ۱۴۱۸ھ/۱۹۹۷)

الحمد للہ رب العالمین، والصلاۃ والسلام علی سیدنا محمد سید الانبیاء والمرسلین، و علی آلہ الطاہرین و صاحبتہ الطیبین۔

حضور نبی کریم ﷺ کا میلاد منانا امور حسنہ میں سے ہے کیونکہ اس میں آپ ﷺ کی پیدائش پر خوشی و مسرت کا اظہار ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں اس میں ذکر الٰہی اور درود و سلام کے لئے لوگ جمع ہوتے ہیں جو باعث اجر و ثواب ہے، اس محفل میں صدقات و خیرات وغیرہ بہت سے دوسرے نیک عمل بھی انجام پاتے ہیں۔

مشرق و مغرب کے تمام ملکوں کے علمائے کرام نے میلاد شریف کے عمل کو مستحسن قرار دیا ہے اور متعدد علماء نے اس موضوع پر کتابیں بھی تصنیف کی ہیں، جن میں کچھ منظوم اور کچھ نثری تصنیفات ہیں۔ اس کام کی اہمت کے پیش نظر ہم نے علامہ محدث عبداللہ ہرری معروف بہ حبشی کی کتاب یک اشاعت کا قصد کیا ہے جو مختصر ہونے کے باوجود بڑی جامع اور بے حد مفید کتاب ہے تاکہ لوگ اس سے استفادہ کرسکیں۔ ہم اللہ تعالیٰ سے خدمت دین کی توفیق چاہتے ہیں، بے شک وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

(دار المشاریع للطباعۃ والنشر والتوزیع)

(بیروت، لبنان)

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

کتاب کے مصنف کا مختصر تعارف

نام و پیدائش

عالم جلیل، امام ومحدث، زاہد و متقی، فاضل و عابد، صاحب مواہب جلیلہ ابوعبدالرحمٰن عبداللہ بن محمد بن یوسف بن عبداللہ بن جامع ہرری شیبی عبدری، مفتی ہرر کی پیدائش تقریباً ۱۳۳۹ھ مطابق ۱۹۲۰ء میں ہرر (حبشہ، اریٹیریا) میں ہوئی۔

نشو ونما اور سفر وسیاحت

شیخ عبداللہ ہرری کی پرورش و پرداخت ایک متوسط درجے کے علم دوست گھرانے میں ہوئی۔ آپ نے سات سال کی عمر میں تجوید اور تمام ترفنی مہارت کے ساتھ قرآن کریم حفظ کیا اور اپنے والد گرامی سے مقدمہ خضرمیہ اور فقہ کی کتاب ''الجامع الصغیر'' کی تعلیم حاصل کی۔ بعدازیں شیخ مختلف علوم وفنون کی تحصیل میں منہمک ہوگئے اور متعدد متون کو زبانی یاد کیا۔ پھر صحاح ستہ سمیت حدیث شریف کی بہت سی کتابوں کو مع ان کے اسانید کے حفظ کیا اور روایت حدیث اور فتویٰ نویسی کی اجازت پائی، اس وقت آپ کی عمر اٹھارہ سال سے کم تھی۔

شیخ نے نہ صرف اپنے شہر بلکہ پورے حبشہ اور صومال کے اہل علم سے فیض حاصل کیا۔ شیخ کو حصول علم کے ان اسفار ورحلات میں بسا اوقات بڑی دشواریوں اور مصائب کا سامنا کرنا پڑا لیکن وہ انھیں کبھی خاطر میں نہیں لائے اور یہی سلف صالحین کا بھی طریقہ تھا۔ آپ نے اپنی ذہانت وذکاوت اور غیر معمولی قوت حافظہ کی بدولت فقہ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

شافعی کے فروع واصول اوراس کے وجوہ خلاف کی معرفت میں عبور حاصل کرلیا، آپ کا یہی حال مالکی حنفی اور حنبلی فقہ میں بھی ہوگیا۔ چنانچہ آپ کی جلالت علمی کے پیش نظر شہر ہرراور قرب وجوار کی فتویٰ نویسی کی ذمہ داری آپ کوسونپ دی گئی۔

آپ نے فقہ شافعی، اس کے اصول اور علم نحو کی تعلیم عالم جلیل شیخ محمد عبدالسلام ہرری، شیخ محمد عمر جامع ہرری، شیخ محمد رشاد حبشی، اور شیخ محمد سراج جبرتی وغیرہ سے پائی۔ عربی علوم کی تحصیل شیخ احمد بصیر اور شیخ احمد بن محمد حبشی سے کی۔ مذاہب ثلاثہ کی فقہ کی تعلیم محمد عربی فارسی اور شیخ عبدالرحمٰن حبشی سے پائی۔ شیخ شریف حبشی سے ان کے شہر وحمّہ میں تفسیر کا درس لیا۔

حدیث شریف اوراس کے علوم کی تحصیل بہت سے اساتذہ ومشائخ سے کی، جن میں سرفہرست مفتی حبشہ شیخ ابوبکر محمد سراج جبرتی اور شیخ عبدالرحمان حبشی ہیں۔ آپ نے مسجد حرام کے محدث وقاری شیخ احمد عبدالمطلب جبرتی حبشی، قاری شیخ داؤد جبرتی، اور جامع قرات سبعہ شیخ قاری محمود فایز دیرعطانی نزیل دمشق وغیرہ سے بھی علم حاصل کیا۔ لیکن بایں علم وفضل آپ کے تواضع کا یہ حال ہے کہ اگر کوئی آپ کے سامنے کسی ایسے موضوع پر گفتگو کرتا ہے جس سے آپ اچھی طرح واقف ہوتے ہیں تو بھی یوں گوش برآواز ہوتے ہیں گویا استفادہ کررہے ہوں، بقول شاعر:

وتراہ یصغی للحدیث بسمعہ

و بقلبہ و لعلہ أدری بہ

شیخ عبداللہ ہروی مکہ مکرمہ شریف لے گئے تو سید علوی مالکی، شیخ امین کتبی، شیخ محمد یاسین فادانی اور شیخ محمد عربی تبان وغیرہ سے ملاقاتیں کیں اور اکتساب علم کیا۔ وہیں، ان کی ملاقات شیخ عبدالغفور افغانی نقشبندی سے بھی ہوئی جن سے وہ سلسلہ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

نقشبندیہ میں بیعت ہوئے اور اجازت پائی۔

اس کے بعد آپ مدینہ منورہ تشریف لے گئے جہاں محدث محمد بن علی صدیقی بکری ہندی حنفی اور شیخ عبدالقادر شلبی محدث کے شاگرد شیخ ابراہیم ختنی محدث سے خصوصی اکتساب کیا اور اجازت حاصل کی۔ کتب خانہ عارف حکمت اور محمودیہ کے قلمی نسخوں سے خوب استفادہ کیا، آپ کو ملنے والی ''اجازت'' اور آپ کو اجازت دینے والوں کی بہت بڑی تعداد ہے۔

گزشتہ صدی عیسوی کی دہائی کے اواخر میں حضرت شیخ نے حرمین شریفین سے بیت المقدس کا قصد کیا، اور وہاں سے دمشق پہنچے جہاں آپ کا زبردست استقبال کیا گیا۔ محدث دیار شام حضرت شیخ بدرالدین حسینی رحمہ اللہ کے انتقال کے بعد آپ کی قدر و منزلت میں اور اضافہ ہو گیا۔ آپ نے شام کے مختلف شہروں کا دورہ کیا اور پھر محلہ قیمریہ کی مسجد ''جامع القطاط'' میں سکونت اختیار کی۔ آپ کی شہرت پھیلتی گئی اور بلاد شام (سیریا، لبنان، فلسطین اور اردن) میں آپ شیخ بدرالدین الحسینی کے نائب و خلیفہ اور محدث دیار شام کے القاب سے مشہور ہو گئے۔

آپ نے شیخ عبدالرحمٰن سبسبی حموی اور شیخ طاہر حمصی سے سلسلہ رفاعیہ کی خلافت و اجازت پائی اور شیخ احمد عرینی اور شیخ طیب دمشقی وغیرہ سے سلسلہ قادریہ کی خلافت و اجازت حاصل کی۔

۱۳۷۰ھ مطابق ۱۹۵۰ء میں شیخ عبداللہ ہرری بیروت میں وارد ہوئے جہاں کے تمام بڑے مشائخ نے آپ کا استقبال کیا۔ ۱۳۸۹ھ/۱۹۶۹ء میں شیخ نے جامع ازہر کی لبنان کی شاخ میں وہاں کے اس وقت کے ناظم کی دعوت پر طلبہ ازہر کے درمیان علم کلام پر خطبات دیئے۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

تصنیفات وآثار

لوگوں کے عقائد کی اصلاح، ملحدین اور اہل بدعت کی بیخ کنی جیسی مصروفیتوں نے آپ کو تصنیف وتالیف کی فرصت کم ہی دی لیکن بایں ہمہ آپ کی بہت سی قیمتی تصنیفات ہیں۔

۱۔ شرح الفیۃ السیوطی۔(مصطلحات علم حدیث میں) ۲۔ قصیدۃ فی الاعتقاد(ساٹھ اشعار پر مشتمل قصیدہ) ۳۔الصراط المستقیم (علم کلام وتوحید، مطبوعہ) ۴۔الدلیل القویم علی الصراط المستقیم (علم کلام وتوحید، مطبوعہ)۵۔مختصر عبداللہ الہرری الکافل بعلم الدین الضروری۔ (عقیدہ، مطبوعہ) ۶۔ بغیۃ الطالب بمعرفۃ العلم الدینی الواجب (کتاب سابق کی شرح، مطبوعہ) ۷۔ التعقب الحثیث علی من طعن فیما صح من الحدیث (مطبوعہ، اس کتاب میں ناصر الدین البانی کا رد ہے اوران کے اقوال کی مذمت ہے اس کے بارے میں محدث دیار مغرب شیخ عبداللہ غماری رحمہ اللہ کا قول ہے کہ: ''یہ نہایت عمدہ اور مستحکم رد ہے'') ۸۔ نصرۃ التعقب الحثیث علی من طعن فیما صح من الحدیث (مطبوعہ) ۹۔ الروائح الزکیۃ فی مولد خیر البریۃ (اور یہ زیر نظر کتاب ہے، جس کا ترجمہ پیش کیا جارہا ہے) ۱۰۔المطالب الوفیۃ شرح العقیدۃ النسفیۃ (مطبوعہ) ۱۱۔ اظہار العقیدۃ السنیۃ بشرح العقیدۃ الطحاویۃ (مطبوعہ) ۱۲۔شرح الفیۃ الزبد فی الفقہ الشافعی ۱۳۔ شرح متن ابی شجاع فی الفقہ الشافعی۔ ۱۴۔ شرح الصراط المستقیم ۱۵۔ شرح المتن العمشاویۃ فی الفقہ المالکی۔ ۱۶۔ شرح متممۃ الآجرومیۃ فی النحو۔۱۷۔شرح البیقونیۃ فی المصطلح۔۱۸۔صریح البیان فی الرد علی من خالف القرآن (مطبوعہ)۔۱۹۔المقالات السنیۃ فی کشف ضلالات احمد بن تیمیۃ (مطبوعہ) ۲۰۔کتاب الدر النضید فی احکام التجوید۔(مطبوعہ)

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

۲۱۔شرح الصفات الثلاث عشرۃ الواجبۃ للہ (مطبوعہ) ۲۲۔العقیدۃ المنجیۃ (یہ ایک مختصر رسالہ ہے جسے آپ نے ایک ہی مجلس میں املاء کرلیا ہے) ۲۳۔شرح التنبیہ للامام الشیرازی فی الفقہ الشافعی۔ (غیر مکمل) ۲۴۔ شرح منہج الطلاب للشیخ زکریا الانصاری فی الفقہ الشافعی۔(غیر مکمل) ۲۵۔شرح کتاب سلم التوفیق الی محبۃ اللہ علی التحقیق للشیخ عبداللہ باعلوی۔

اخلاق وکردار

شیخ عبداللہ ہرری انتہائی پرہیزگار، متقی اور متواضع شخصیت کے حامل ہیں۔ ہمہ وقت ذکر وعبادتمیں مصروف اور درس وتدریس میں مشغول رہتے ہیں۔ دیکھنے والے انھیں ہمہ وقت تعلیم وتعلم، وعظ ونصیحت اور ذکر وارشاد میں منہمک پاتے ہیں۔ آپ اللہ تعالیٰ کی معرفت رکھنے والے اور کتاب وسنت کو مضبوطی سے پکڑے رہنے والوں میں سے ہیں، نہایت ذہین وفطین، قوی حجت اور روشن دلائل والے ہیں۔ بڑے ہی حکیم ودانا ہیں اور ہر امر میں مناسب حال معاملہ فرماتے ہیں۔شریعت کی مخالفت کرنے والوں کی سخت گرفت کرتے ہیں۔امر معروف ونہی منکر میں بلند حوصلے کے مالک ہیں۔ بدعقیدہ وگمراہ لوگ ان سے ہمیشہ خوف زدہ رہتے ہیں اور ان سے بے حد حسد کرتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ ایمان والوں کی حفاظت کرنے والا ہے۔

☆☆☆

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ مؤلف

تمام تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو سارے عالم کا پروردگار ہے، جس نے ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ کو بھیج کر ہم سب پر عظیم انعام فرمایا ہے اور انھیں روشن چراغ اور پرہیزگاروں کا پیشوا بنایا ہے۔ اور درود وسلام ہو رسولوں کے خاتم اور نبیوں کے امام پر اور ان کے پاکباز آل واصحاب پر۔

بیشک اللہ عزوجل نے نبی کریم ﷺ کو بزرگی عطا فرمائی ہے اور ان کی امت کو بھی بزرگی بخشی ہے۔ اس کے مقام کو گزشتہ تمام امتوں سے بلند بنایا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ 'تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے لیے پیدا کی گئی ہے'' (آل عمران) اور اس امت کو جس قدر بلندی اور جتنا بھی شرف حاصل ہے وہ سب اپنے نبی ہی کی بدولت ہے لہٰذا اس نبی کریم ﷺ کی میلاد کا بیان کرنا، ان کی ولادت کے وقت ظاہر ہونے والی نشانیوں کا ذکر کرنا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو خصائص وفضائل مرحمت فرمائے ہیں ان کا تذکرہ کرنا نہایت مہتم بالشان کام مانا جاتا ہے۔

چونکہ میلاد کے موضوع پر لکھی گئی بیشتر کتابیں ضعیف روایات بلکہ بعض موضوع روایات پر مشتمل ہیں لہٰذا ہم نے کتب سنت سے استخراج کر کے اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔ چنانچہ اس میں آئمہ حفاظ حدیث کی مشہور کتابوں کی بہترین روایتیں اکٹھا ہو گئی ہیں۔ میرا یہ عمل حصول اجر کے لیے ہے اور اس عمل کے لیے اللہ تعالیٰ کے یہاں جو عظیم ثواب ہے اسی ثواب کی طلب میں ہے۔

و الحمد للّٰہ رب العالمین

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

بدعت کے معنی اور اس کے حکم کی تحقیق

زبان کے اعتبار سے بدعت اس نئے کام کو کہتے ہیں جس کی سابق میں کوئی مثال نہ ہو کہا جاتا ہے: " جئت بأمر بديع " (تو نے انوکھی بات کی ہے) یعنی ایسا نیا اور عجیب کام جو اس سے پہلے معروف نہ رہا ہو۔ اور شریعت کے لحاظ سے بدعت وہ نیا کام ہے جس کے لیے قرآن وسنت سے کوئی دلیل نہ ہو۔ ابن العربی فرماتے ہیں کہ " بدعت اور محدث فی حد ذاتہ مذموم نہیں ہے، بلکہ وہ بدعت مذموم ہے جو سنت کے مخالف ہے اور نئے کاموں میں سے صرف وہی قابل مذمت ہے جو گمراہی کی طرف لے جائے۔"

بدعت کی قسمیں

بدعت کی دو قسمیں ہیں:

بدعت ضلالت:

ایسا نیا کام جو قرآن وسنت کے مخالف ہو۔

بدعت ہدایت:

ایسا نیا کام جو قرآن وسنت کے موافق ہو۔

یہ تقسیم امام بخاری حاشیہ (صحیح البخاری، کتاب الصلح، باب اذا اصطلحوا علی صلح جور فالصلح مردود) اور امام مسلم (صحیح مسلم، کتاب الأقضیۃ، باب نقض الأحکام

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

الباطلۃ وردمحدثات الأمور) کی اس حدیث سے سمجھ جاسکتی ہے جسے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے روایت کیا ہے، فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" من أحدث فی أمرنا ھذا مالیس منہ فھورد "یعنی جس نے ہمارے دین میں ایسی چیز ایجاد کی جو اس میں سے نہیں تو وہ کام مردود ہے۔ اس حدیث کی روایت امام مسلم (صحیح مسلم، کتاب الأقضیۃ، باب نقض الأحکام الباطلۃ وردمحدثات الأمور) نے کی ہے۔ اور ایک دوسری روایات میں ہے:

من عمل عملا لیس علیہ أمرنا فھورد

ترجمہ: "جس نے کوئی ایسا عمل کیا جو ہمارے امر کے موافق نہیں ہے وہ مردود ہے"۔

بدعت کی یہ تقسیم حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایات کردہ اس حدیث سے بھی مفہوم و واضح ہے جسے امام مسلم (صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب الحث علی الصدقۃ ولو بشق تمرۃ أوکلمۃ طیبۃ وأنہا حجاب من النار، وکتاب العلم، باب من سن فی الاسلام سنۃ حسنۃ أوسیئۃ ومن دعا الی ھدی أوضلالۃ) نے اپنی صحیح میں ذکر کیا ہے۔ حضرت جریر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"من سن فی الاسلام سنۃ حسنۃ فلہ أجرھا و أجر من عمل بھا بعدہ من غیر أن ینقص من أجورھم شیء، ومن سن فی الاسلام سنۃ سیئۃ کان علیہ وزرھا ووزر من عمل بھا من بعدہ من غیر أن ینقص من أوزارھم شئ"

یعنی جس نے اسلام میں کوئی اچھا طریقہ نکالا تو اسے اس کا ثواب ملے گا اور اس کے بعد اس پر چلنے والے تمام لوگوں کا ثواب ملے گا، لیکن ان لوگوں کے اپنے ثواب میں کوئی کمی نہ ہوگی، اور جس نے اسلام میں کوئی

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

براطریقہ نکالاتو اسے اس کا گناہ ملے گا اوراس کے بعداس پر چلنے والے تمام لوگوں کا گناہ بھی ملے گا، لیکن ان لوگوں کے اپنے گناہ میں کوئی کمی نہ ہوگی۔"

بخاری شریف (صحیح البخاری، کتاب صلاۃ التروتیح ،باب فضل من قام رمضان) میں "کتاب صلاۃ التراوتیح" میں ہے کہ: "ابن شہاب کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال فرمایا اورلوگ اسی حال پر باقی تھے" حافظ ابن حجر (بخاری کی اس عبارت کی شرح کرتے ہوئے (لکھتے ہیں کہ "یعنی لوگ تراوتیح کی نماز میں جماعت نہیں کرتے تھے" (فتح الباری،۴:۲۵۲) ابن شہاب مزید فرماتے ہیں کہ: "اور یہی حال حضرت ابوبکر کی خلافت اور حضرت عمر کی ابتدائے خلافت میں رہا" (یعنی لوگ تراوتیح میں جماعت نہیں کرتے تھے)

اس سلسلے کی تکمیل کے طور پر بخاری شریف میں حضرت عبدالرحمٰن بن عبدالقاری سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ ((صحیح البخاری، کتاب صلاۃ التروتیح، باب فضل من قام رمضان): رمضان کی ایک شب میں میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ مسجد کی طرف نکلا تو پایا کہ لوگ بکھرے اور بٹے ہوئے ہیں کوئی تنہا اپنی نماز پڑھ رہا ہے، توکسی کے ساتھ ایک جماعت نماز ادا کررہی ہے۔ (اسے دیکھ کر) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میری خواہش ہے کہ اگر میں ان لوگوں کوایک قاری (امام) کے پیچھے جمع کردوں تو زیادہ بہتر ہو پھر آپ نے اس کا پختہ ارادہ کیا اورلوگوں کوایک قاری (امام) کے پیچھے جمع کردوں تو زیادہ بہتر ہو پھر آپ نے اس کا پختہ ارادہ کیا اور لوگوں کوابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی امامت میں جمع کردیا۔ پھر ایک دوسری رات میں ان کے ساتھ نکلا تولوگ اپنے امام کے ساتھ باجماعت نماز (تراتیح) پڑھ رہے تھے۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (یہ دیکھ کر) فرمایا کہ: ''نعم البدعة هذه'' یعنی یہ کیا ہی اچھی بدعت ہے، اور موطا کی روایت میں ہے: ''نعمت البدعة هذه''

(موطا امام مالک، کتاب الصلاۃ، باب بدء قیام لیالی رمضان)

حافظ ابن حجر لکھتے ہیں کہ: ''راوی کا قول کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''نعم البدعة'' اور بعض روایت میں تاء کی زیادتی کے ساتھ ''نعمت البدعة'' وارد ہوا ہے۔ اور بدعت اصل میں وہ نو ایجاد امر ہے جس کی سابق میں مثال نہ ہو اور شریعت میں اس کا اطلاق اس نو ایجاد پر ہوتا ہے جو سنت کے مقابل ہو اور اس حال میں بدعت مذموم ہوتی ہے۔ اور اسکی تحقیق یہ ہے کہ اگر بدعت شریعت میں مستحسن کے ضمن میں شامل ہو تو مستحسن ہے اور اگر قبیح کے تحت آئے تو قبیح ہے ورنہ پھر یہ مباح ہوگی (یعنی اس کا کرنا نہ کرنا دونوں جائز ہوگا) اور کبھی احکام کی پانچ قسم کی طرح بدعت کی بھی قسم ہوتی ہے'' (فتح الباری، ۴: ۲۵۳) واضح رہے کہ احکام کی پانچ قسم سے ان کی مراد: فرض، مندوب، مباح، مکروہ اور حرام ہے۔

امام بخاری نے اپنی صحیح میں رفاعہ بن رافع زرقی سے روایت کی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ ایک دن ہم حضور ﷺ کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے، جب آپ نے رکوع سے سر اٹھا کر ''سمع اللّٰه لمن حمده'' فرمایا تو جماعت میں سے ایک شخص نے ''ربنا ولك الحمد حمدا كثيرا طيبا مباركا فيه'' کہا، نماز کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: ''من المتكلم'' یعنی بولنے والا کون ہے۔ اس شخص نے عرض کیا: میں، فرمایا: ''رأيت بضعة وثلاثين ملكاً يبتدونها أيهم يكتبها أول'' (صحیح البخاری، کتاب الأذان، باب فضل اللھم ربنا لک الحمد) میں نے تیس سے زیادہ فرشتوں کو دیکھا کہ وہ اس قول کو پہلے لکھنے کے لیے آپس میں سبقت لے جانے کی

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

کوشش کررہے ہیں۔

حافظ ابن حجر فتح الباری میں اس حدیث شریف کی شرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ: ''اس سے نماز میں غیر ماثور ذکر کرنے پر استدلال کیا جاتا ہے، بشرطیکہ وہ ماثور کے مخالف نہ ہو''۔ (فتح الباری، ۲:۲۸۷)

ابوداؤد، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ وہ تشہد میں ''وحدہ لاشریک لہ'' بڑھاتے تھے اور فرماتے تھے کہ: ''انا زدتھا'' یعنی میں نے یہ اضافہ کیا ہے۔

امام نووی اپنی کتاب ''تھذیب الاسماء واللغات'' میں لکھتے ہیں کہ بدعت باء کے زیر کے ساتھ شریعت میں اس نو ایجاد کام کو کہتے ہیں جو رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں نہ رہا ہو یہ اچھی اور بری دونوں ہوتی ہے۔ امام ابومحمد عبدالعزیز ابن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ وجن کی امامت وجلالت علمی اور مختلف علوم وفنون پر قدرت و مہارت پر اجماع ہے۔ وہ کتاب القواعد کے آخر میں فرماتے ہیں کہ بدعت واجب، حرام، مندوب، مکروہ اور مباح ہوتی ہے اور اسے جاننے کا طریقہ یہ ہے کہ اسے شریعت کے اصول وقواعد پر پیش کیا جائے اب اگر وہ ایجاب کے قواعد میں داخل ہو تو واجب، تحریم کے قواعد میں داخل ہو تو حرام اور اسی طرح مندوب، مکروہ اور مباح ہوگی۔'' (تہذیب الاسماء والصفات، ۳:۲۲، مادہ (ب دع)

ابن عابد بن شامی ردالمحتار میں فرماتے ہیں کہ ''کبھی بدعت واجب ہوگی جیسے گمراہ فرقے والوں کے رد میں دلائل قائم کرنا اور قرآن وسنت کو سمجھنے بھر نحو کی تعلیم حاصل کرنا، کبھی مندوب ہوتی ہے جیسے مسافر خانہ اور مدرسہ بنانا اور ہر وہ احسان کا کام جو صدر اوّل میں نہیں تھا، کبھی مکروہ ہوتی ہے جیسے مسجدوں کی آرائش وزیبائش کرنا اور

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

کبھی مباح ہوتی ہے جیسے لباس اور لذیذ کھانے پینے سے فراخی اختیار کرنا''۔

(ردالمحتار علی الدرالمختار، ۱:۳۷۶)

امام نووی روضۃ الطالبین میں دعائے قنوت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ''یہ ہے وہ (دعائے قنوت) جو نبی کریم ﷺ سے مروی ہے اور علماء نے اس میں تبارکت وتعالیت کے پہلے اضافہ کیا ہے: ''ولایعزمن عادیت'' اور اس کے بعد اضافہ کیا ہے: ''فلك الحمد على ماقضيت أستغفر وأتوب اليك'' میں کہتا ہوں کہ میرے اصحاب نے کہا ہے کہ ''اس زیادتی میں کوئی حرج نہیں ہے اور ابوحامد بندنیجی وغیرہ نے اسے مستحب کہا ہے''۔ (روضۃ الطالبین، ۱:۲۵۳، ۲۵۴)

حافظ بیہقی نے اپنی کتاب ''مناقب الشافعی'' میں اپنی سند سے امام شافعی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، انھوں نے فرمایا: ''نوایجاد کاموں کی دو قسمیں ہیں، ایک وہ کام ہے جو کتاب وسنت یا اثر واجماع کے خلاف ہو تو یہ گمراہی والی بدعت ہے اور دوسرا وہ نیک کام ہے جو ان میں سے کسی کے خلاف نہ ہو تو ایسی بدعت مذموم نہیں ہے''۔ (مناقب الشافعی، ۱:۴۶۹)

☆☆☆

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

چند اچھی اور مستحب بدعتیں

پیروان عیسیٰ علیہ السلام کی بدعت: رہبانیت

اللہ تبارک وتعالیٰ اپنی کتاب عزیز میں فرماتا ہے:

" و جعلنا فی قلوب الذین اتبعوہ رأفة و رحمة و رهبانية ابتدعوها ما کتبنا ها علیهم الا ابتغاء رضوان اللّٰه " (الحدید:۲۷)

"یعنی اور ہم تھا، اسے ہم نے ان کے لیے مقرر نہیں کیا تھا، انھوں نے ایسا اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لیے ان کے (عیسیٰ علیہ السلام) پیروں کے دل میں نرمی ورحمت ڈال دی اور رہبانیت تو یہ انھوں نے ایجاد کیا کیا تھا"۔

اس آیت کریمہ سے بدعت حسنہ پر استدلال کیا جاتا ہے، کیونکہ اس کا معنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مومن ومتبع امتیوں کی مدح ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی مدح فرمائی ہے کیونکہ وہ رافت ورحمت والے تھے اور انھوں نے رہبانیت کی ایجاد کی تھی۔ رہبانیت، خواہشوں وشہوتوں سے علیحدہ ہونے کا نام ہے۔ ان لوگوں نے خود کو عبادت کے لیے مخصوص کرنے کی غرض سے شادیاں کرنے سے بھی پرہیز کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فرمان "ما کتبنها علیهم" کا معنی یہ ہوا کہ ہم نے رہبانیت ان پر فرض نہیں کیا تھا، انھوں نے اس کو اللہ کی قربت حاصل کرنے کے لیے از خود اختیار کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس ایجاد پر ان کی تعریف کی جس کا حکم نہ انجیل میں تھا اور نہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ایسا کرنے کے لیے ان سے کہا تھا۔ ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی عبادت

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں مبالغہ کرنا چاہا اور شادی اور اہل وعیال کے اخراجات میں مصروف ہونے کو چھوڑ کر تجرد وتنہائی کی زندگی کو اپنایا، چنانچہ وہ لوگ شہروں سے دور جھونپڑیاں بنا کر اس میں عبادت وریاضت میں مصروف رہتے تھے۔

حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کا قتل کے وقت دو رکعت نماز پڑھنا

بدعت حسنہ کے قبیل سے ہی حضرت خبیب بن عدی رضی اللہ عنہ کا مقتل میں دو رکعت نماز ادا کرنا ہے۔ جیسا کہ امام بخاری نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہ ''مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی ہے انھوں نے ہشام بن یوسف عن معمر عن الزہری عن عمرو بن ابی سفیان ثقفی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سریہ جاسوسی کے لیے روانہ فرمایا اور ان پر حضرت عاصم بن ثابت انصاری کو امیر مقرر فرمایا۔ یہ عاصم، ابن عمر بن خطاب کے ماموں تھے۔ جب یہ لوگ (مدینہ سے) نکل کر عسفان اور مکہ مکرمہ کے درمیان ایک جگہ پہنچے تو کسی نے ان کے بارے میں قبیلہ لحیان والوں کو خبر دے دی، یہ قبیلہ ہذیل کی ایک شاخ ہے، تو انھوں نے تقریباً سو تیر اندازوں کو ان کی تلاش میں بھیج دیا، وہ ان کے پیروں کے نشان تلاش کرتے ہوئے ایک ایسی جگہ پہنچے جہاں انھیں کھجوروں کی گٹھلیاں ملیں جنھیں دیکھ کر بولے کہ یہ تو یثرب کی کھجوریں ہیں، وہ لوگ نشانوں کے پیچھے چلتے رہے، جب حضرت عاصم اور ان کے ساتھیوں نے دیکھا کہ وہ لوگ قریب آ گئے تو یہ لوگ ایک پہاڑی پر چڑھ گئے، کافروں نے پہاڑی کو گھیر لیا اور ان سے کہنے لگے کہ اگر تم لوگ نیچے آ کر خود کو ہمارے سپرد کر دو تو ہم کسی کو قتل نہیں کریں گے۔ حضرت عاصم نے کہا ساتھیو! میں تو خود کافر کی پناہ میں دینے کو تیار نہیں ہوں اور دعا کی: اے اللہ! ہمارے حال سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مطلع فرما۔ کافروں نے تیر برسانا شروع کر

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

دیئے جس سے حضرت عاصم اوران کے سات ہمراہی شہید ہوگئے باقی بچے خبیب، زید بن دثنہ اورایک تیسرے شخص (عبداللہ بن طارق) انھیں کافروں نے عہد وپیمان دیا تو یہ حضرت ان کے عہد و پیمان کا بھروسہ کرکے (پہاڑی سے نیچے) اتر آئے اور جب انھوں نے خودکوان کے سپرد کردیا،تو کافروں نے انھیں کی کمانوں سے تانت نکال کران کی مشکیں باندھنا شروع کردی۔تیسرے ساتھی (یعنی عبداللہ بن طارق) نے کہا کہ یہ تو ابھی سے بے وفائی کرنے لگےاور کافروں کے ساتھ جانے سے سختی سے انکار کردیا۔کافروں نے بڑی کھینچ تان اورکوشش کی کہ وہ بھی ان کے ساتھ چلیں لیکن وہ کسی طرح آمادہ نہیں ہوئے تو انھیں قتل کرکے خبیب اورزید کو لے کر چلے اورانھیں مکہ لاکر فروخت کردیا۔حضرت خبیب کو بنوحارث بن عامر بن نوفل نے خریدلیا کیونکہ غزوہ بدر میں حضرت خبیب نے حارث بن عامر کوقتل کیا تھا۔حضرت خبیب عرصے تک ان کی قید میں رہے یہاں تک کہ ان لوگوں نے ان کے قتل کا ارادہ کیااوراس کے لیے انھوں نے حارث کی بیٹی سے استرا مانگا عورت نے استرا دے دیا اور کسی سبب اپنے بچے کی طرف سے غافل ہوگئی بچہ حضرت خبیب کے پاس پہنچ گیا اورانھوں نے اسے اپنی ران پر بٹھالیا (وہ عورت کہتی ہے) جب میں نے اپنے بچے کوان کے پاس دیکھا تو بہت گھبرائی خبیب نے میری پریشانی کومحسوس کیااورکہا تم اس لیے ڈررہی ہو کہ میں بچے کوقتل کردوں گا میں ان شاء اللہ ہرگز نہیں کروں گا۔ وہ عورت کہتی تھی کہ میں نے خبیب نے زیادہ نیک کوئی قیدی نہیں دیکھا میں نے ان کوانگوررکے خوشوں سے انگور کھاتے ہوئے دیکھا حالانکہ ان دنوں مکہ میں کوئی پھل نہیں تھا اوروہ زنجیر میں جکڑے ہوئے تھے بلاشبہ ان کا یہ رزق اللہ ہی کی جانب سے ہوتا تھا۔جب بنی حارث انھیں قتل کے لیے حدود حرم سے باہر لے گئے اس وقت حضرت خبیب نے کہا کہ مجھے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

دو رکعت نماز پڑھنے کی اجازت دے دو پھر نماز کے بعد کافروں سے مخاطب ہو کر بولے کہ اگر مجھے اس بات کا خیال نہ ہوتا کہ تم لوگ گمان کرو گے کہ میں موت سے ڈر رہا ہوں تو اور زیادہ نماز پڑھتا۔ اس طرح آپ پہلے شخص ہیں جنھوں نے قتل کے وقت دو رکعت پڑھنے کا طریقہ نکالا۔ پھر دعا کی، اے اللہ! انھیں چن چن کر ہلاک کر اور ان میں سے کسی کو زندہ نہ چھوڑ پھر فرمایا:

فلست أبالی حین أقتل مسلما　　علی أی شق کان فی اللہ مصرعی

و ذلك فی ذات الاله و ان یشأ　　یبارك فی أو صال شلو ممزع

ترجمہ: ''جب میں مسلمان قتل کیا جاؤں تو مجھے اس کی فکر نہیں کہ راہ خدا میں کس پہلو مجھے موت آئے، میری یہ قربانی اللہ کے لیے ہے اگر وہ چاہے تو میرے اعضائے بریدہ میں برکتیں عطا فرمائے''۔

پھر عقبہ بن حارث نے ان کے پاس جا کر انھیں قتل کر دیا۔ قریش نے حضرت عاصم بن ثابت کی طرف چند آدمی روانہ کیے تا کہ وہ ان کے بدن کا کچھ حصہ لے کر آئے جس سے حضرت عاصم کی پہچان ہو سکے کیونکہ انھوں نے غزوۂ بدر میں قریش کے بڑے لوگوں میں سے ایک کو قتل کیا تھا تو اللہ تعالیٰ نے انکی لاش کے پاس بھڑوں کی طرح کچھ بھیج دیا جنھوں نے ان کی لاش کے پاس کسی کو پھٹکنے نہیں دیا اور قریش کے فرستادہ ان کے بدن کا کوئی حصہ لے جانے میں کامیاب نہیں ہو سکے''۔

(صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب غزوۃ الرجیع.....)

یحییٰ بن یعمر کا قرآن شریف پر نقطے لگانا

بدعت حسنہ میں سے قرآن کریم پر نقطوں کا لگانا بھی ہے۔ صحابہ کرام جنھوں نے رسول کریم ﷺ کے املا کرانے پر وحی الٰہی کی کتابت کی تھی انھوں نے باء

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور تاء اور ان جیسے دوسرے حروف کو بغیر نقطوں کے لکھا تھا' یوں ہی جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مصحف کے چھ نسخے تیار کروائے تھے، جن میں سے ایک نسخہ اپنے پاس رکھا تھا اور باقی کو مکہ مکرمہ بصر وغیرہ مختلف علاقوں میں بھجوایا تھا تو یہ مصاحف بھی بغیر نقطوں کے تھے۔ اور سب سے پہلے جس نے مصحف پر نقطے لگائے وہ ایک صاحب علم وفضل اور تقوی والے تابعی تھے جن کا نام یحییٰ بن یعمر تھا۔ ابوداؤد سجستانی اپنی کتاب ''کتاب المصاحف' میں لکھتے ہیں کہ ''مجھ سے عبداللہ نے ان سے محمد بن عبداللہ مخزومی نے، ان سے احمد بن نصر بن مالک نے، ان سے حسین بن ولید نے، ان سے ہارون بن موسیٰ نے روایت کی ہے، وہ کہتے ہیں کہ جس نے سب سے پہلے قرآن شریف میں نقطے لگائے وہ یحییٰ بن یعمر تھے''۔ (کتاب المصاحف ۱۴۱)

اس سے پہلے قرآن کے نسخے بغیر نقطوں کے لکھے جاتے تھے۔ لیکن جب انھوں نے یہ کام کیا تو کسی نے ان کی تردید نہیں کی باوجودیکہ رسول اللہ ﷺ نے قرآن شریف پر نقطے لگانے کا کوئی حکم نہیں دیا ہے۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا جمعہ میں ایک اذان کا اضافہ

یہ وہ بدعت (حسنہ) ہے جسے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایجاد کیا ہے، چنانچہ صحیح بخاری شریف کی عبارت (کا ترجمہ) ہے کہ: ''مجھ سے آدم نے حدیث بیان کی ہے انھوں نے ابن ابی ذئب سے، انھوں نے زہری سے انھوں نے سائب بن یزید سے روایت کیا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ جمعہ کے دن اذان اس وقت شروع ہوتی تھی جب امام منبر پر بیٹھ جاتا تھا یہ حال حضور ﷺ، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے وقت میں رہا اور جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا عہد آیا اور لوگ بہت ہو گئے تو انھوں نے زوراء کے مقام پر ایک تیسری اذان کا اضافہ کیا''۔ (صحیح البخاری، کتاب الجمعۃ، باب الاذان یوم الجمعۃ)

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

حافظ ابن حجر فتح میں فرماتے ہیں کہ: ''بخاری ہی میں وکیع عن ابن ابی ذئب کی رایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر و حضرت عمر (رضی اللہ عنہما) کے عہد میں جمعہ کے دن دو اذانیں تھیں، ابن خزیمہ فرماتے ہیں کہ ''اذانیں'' یعنی دو اذان کہنے سے ان کی مراد اذان اور اقامت ہے تغلیب کے طور پر ''اذانیں'' کہہ دیا، یا اس لیے کہ دونوں اعلان میں مشترک ہیں جیسا کہ اذان کے ابواب میں گزر چکا ہے''۔

(فتح الباری، ۲:۳۹۳)

ابن حجر مزید کہتے ہیں کہ ''ان کا قول ہے'' تیسری اذان کا اضافہ کیا'' اور وکیع عن ابن ابی ذئب کی روایت میں ہے کہ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اول اذان کا حکم دیا اور اسی طور پر اسی کے مثل شافعی سے بھی مروی ہے۔ اور ان دونوں کے درمیان کوئی ٹکراؤ نہیں ہے اس لیے کہ اضافی ہونے کے سبب اس کا نام تیسری رکھ دیا گیا اور اس حیثیت سے کہ وہ اذان اور اقامت سے پہلے تھی، اس کا نام پہلی رکھ دیا گیا اور عقیل کی روایت جو دو باب کے بعد آ رہی ہے میں ہے کہ ''دوسری اذان کا حکم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے دیا'' دوسری نام دینے میں صرف اذان حقیقی کا اعتبار کیا گیا ہے اقامت کا نہیں''۔

(نفس مرجع، نفس صفحہ)

نبی کریم ﷺ کا میلاد منانا

ان شاء اللہ اس موضوع پر گفتگو آنے والی ایک علیحدہ فصل میں ہوگی۔

اذان کے بعد بآواز بلند درود شریف پڑھنا

اذان کے بعد نبی کریم ﷺ پر بآواز بلند درود شریف پڑھنا بھی بدعت حسنہ میں سے ہے، جو سات سو ہجری کے بعد شروع ہوئی، اور یہ عمل پہلے نہ تھا۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے ساتھ صلی اللہ علیہ وسلم لکھنا

بدعت حسنہ ہی میں سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک کے ساتھ صلی اللہ علیہ وسلم لکھنا بھی ہے۔ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بادشاہوں اور امراء کے نام جو خط لکھے ہیں ان میں یہ نہیں لکھا ہے، بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم صرف یہ لکھا کرتے تھے: ''من محمد رسول اللّٰہ الی فلان'' محمد رسول اللہ کی جانب سے فلاں کی طرف۔

صالحین کا سلاسل طریقت کو ایجاد کرنا

بدعت حسنہ ہی میں سے بعض اہل اللہ کا سلاسل طریقت وتصوف کی بناڈالنا بھی ہے جیسے رفاعیہ، قادریہ وغیرہ۔ اور یہ تقریبًا چالیس سلسلے ہیں اور ان سلسلوں کی اصل بدعت حسنہ ہی ہے۔ ان سلسلوں کی طرف نسبت رکھنے والے کچھ لوگ جادۂ حق سے الگ ہو گئے ہیں لیکن اس سے ان سلسلوں کی اصل پر کوئی حرف نہیں آتا ہے۔

گمراہی والی بدعتیں

یہ دو قسم کی ہیں: وہ بدعت جس کا تعلق اصول دین سے ہے اور وہ بدعت جو فروع سے تعلق رکھتی ہے۔

اصول دین سے تعلق رکھنے والی بدعت وہ ہے جو عقیدہ میں ایجاد ہوئی ہو اور جو صحابہ کے عقیدے کے خلاف ہو، اس بدعت کی مثالیں بہت ہیں ان میں بعض مندرجہ ذیل ہیں:

قدر کے انکار کی بدعت

اس بدعت کی ایجاد سب سے پہلے بصرہ میں معبد جہنی نے کیا جیسا کہ صحیح

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

مسلم بن یحییٰ بن یعمر سے مروی ہے۔اور یہ لوگ قدریہ کہلاتے ہیں۔ یہ گمان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے بندوں کے افعال کو مقدر نہیں کیا اور نہ ہی ان کے افعال کو خلق کیا ہے۔ان کے خیال میں یہ افعال اختیاریہ خود بندوں کی تخلیق ہیں۔ان میں سے بعض یہ بھی گمان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے خیر کو مقدر کیا ہے شر کو نہیں۔اور مرتکب گناہ کبیرہ نہ مومن ہے نہ کافر، بلکہ وہ دو منزلوں کے بیچ ایک منزل میں ہے، یہ گناہگاروں کی شفاعت کے منکر ہیں، اور جنت میں اللہ تعالیٰ کے دیدار کا بھی انکار کرتے ہیں۔

(معبد جہنی کے بارے میں دیکھئے: التبصیر فی الدین:۲۱، وتہذیب والتہذیب،۱۰:۲۲۵)(صحیح مسلم، کتاب الایمان کا آغاز)(قدریہ کے عقائد اور مختلف فرقوں کے بارے میں دیکھئے التبصیر فی الدین،۶۳۔۹۵)

جہمیہ کی بدعت

انھیں جبریہ کہا جاتا ہے اور یہ جہم بن صفوان کے پیرو ہیں، یہ لوگ کہتے ہیں کہ: بندے اپنے افعال میں مجبور محض ہیں، اور انھیں کوئی اختیار حاصل نہیں ہے، بلکہ وہ ہوا میں معلق تنکے کی طرح ہے جسے ہوا دائیں بائیں جدھر چاہتی ہے گھماتی رہتی ہے۔

(۱۔جہم بن صفوان اور فرقہ جبریہ کے سلسلے میں دیکھئے، التبصیر فی الدین، ۱۰۷، والفرق بین الفرق، ۲۱۱، والملل والنحل، ۱:۸۶)

خارجیوں کی بدعت

یہ وہ ہیں جنھوں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ پر خروج کیا اور یہ گناہ کبیرہ کرنے والوں کی تکفیر کرتے ہیں۔(۲۔خارجیوں کے عقائد اور مختلف فرقوں کے لیے دیکھئے، التبصیر فی الدین، ۴۵۔۶۲)

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

ایسے موجودات وحوادث کا قول کرنا جس کی ابتداء نہ ہو

اور یہ ایسی بدعت ہے جو صراحتاً عقل ونقل دونوں کے خلاف ہے۔

فروع دین سے تعلق رکھنے والی بدعت بھی مذکور تقسیم کے اعتبار سے منقسم ہوتی ہے۔

بدعات سیئہ عملیہ

حضور ﷺ کے نام کے ساتھ (ص) لکھنا اور اس سے زیادہ برا اور قبیح (صلعم) لکھنا ہے۔ انھیں میں سے بعض لوگوں کا ایسے مصلوں یا تکیوں پر تمیم کرنا ہے جس پر مٹی کی گرد نہ ہو۔

انھیں میں سے اسم جلالت (اللہ) کی تحریف ہے جو سلسلہ تصوف کی طرف منسوب بعض لوگ کرتے ہیں۔ جب وہ اسم جلالت کا ورد کرتے ہیں تو یا تو لازم اور ہاء کے درمیان الف کو حذف کر دیتے ہیں اور اسے بغیر مد کے بولتے ہیں، یا تو خود ہاء کو حذف کر دیتے ہیں اور ''اللا'' کہتے ہیں۔ اور ان میں سے بعض ''ءاہ'' کہتے ہیں جب کہ یہ لفظ اظہار تکلیف وشکایت کے لیے بنایا گیا ہے اور اس پر اہل زبان کا اجماع ہے۔ خلیل بن احمد کہتے ہیں کہ اسم جلالت (اللہ) سے مد کے الف کو حذف کرنا جائز نہیں ہے۔

اگر یہ کہا جائے کہ کیا حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے مروی ابوداؤد کی خدمت میں یہ نہیں فرمایا ہے کہ: ''وبا کم و محدثات الأمور فان کل محدثة بدعة و کل بدعة ضلالة'' یعنی نو ایجاد سے بچو کیونکہ ہر نو ایجاد و بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ (سنن ابی داؤد، کتاب السنۃ، باب لزوم السنۃ)

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس کا جواب یہ ہے کہ اس حدیث میں لفظ عام ہے اور معنی مخصوص ہے اور اس کی دلیل وہ احادیث ہیں جو ابھی گزری ہیں لہٰذا یہی کہا جائے گا کہ حضور ﷺ کی مراد وہ نوایجاد ہے جو کتاب، سنت، اجماع یا اثر کے خلاف ہو۔

امام نووی صحیح مسلم کی شرح میں کہتے ہیں کہ: ''اور حضور ﷺ کے فرمان: "وکل بدعة ضلالة" یعنی ہر بدعت گمراہی ہے۔ یہ عام مخصوص ہے اور اس سے مراد اکثر بدعتیں ہیں'' اس کے بعد بدعت کی پانچ قسموں میں تقسیم کی ہے: واجب، مندوب، حرام، مکروہ، مباح اور فرمایا: ''جب اس بات کو سمجھ لیا گیا جسے میں نے ذکر کیا ہے تو پتہ چل گیا کہ یہ حدیث ''عام مخصوص'' میں سے ہے اور اس سے ملتی ہوئی وہ احادیث بھی جو وارد ہوئی ہیں عام مخصوص ہیں (یعنی لفظ عام اور معنی خاص ہے)، اور میری بات کی تائید حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے تراویح کے بارے میں اس قول سے بھی ہوتی ہے کہ ''نعمت البدعة'' اور لفظ ''کُل'' کے ساتھ تاکید ہونا اس بات سے مانع نہیں ہے کہ یہ حدیث (کل بدعة ضلالة) عام مخصوص ہو کیونکہ تخصیص لفظ ''کُل'' کے ساتھ بھی ہوتی ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا فرمان ''وتدمر کل شی'' (احقاف: ۲۵)''۔

(شرح صحیح مسلم، ۶:۱۵۴)

اور اس تقسیم کو شیخ عبدالعزیز عبدالسلام نے کتاب القواعد کے آخر میں قدرے تفصیل کے ساتھ ذکر کیا ہے اور ان سے حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے فتح الباری میں نقل کیا ہے اور اسے تسلیم بھی کیا ہے۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

محفل میلاد شریف اور اس کے جواز کے دلائل

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کو منانا بھی بدعت حسنہ میں سے ہے۔ اس لیے کہ یہ عمل نہ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تھا اور نہ اس سے متصل زمانے میں۔ یہ تو ساتویں صدی ہجری کے آغاز میں شروع ہوا ہے۔ اور سب سے پہلے اسے جس نے شروع کیا وہ اربل کا بادشاہ مظفر تھا جو ایک عالم پرہیز گار اور بہادر شخص تھا۔ اور اس محفل میں اس نے بہت سے علماء کا اکٹھا کیا جن میں اصحاب حدیث بھی تھے اور صوفیائے صادقین بھی تھے اور مشرق و مغرب کے علماء نے اس کام کو پسند فرمایا جن میں حافظ احمد بن حجر عسقلانی، حافظ سخاوی اور حافظ جلال الدین سیوطی وغیرہ شامل ہیں۔

حافظ سخاوی نے اپنے فتاویٰ میں ذکر کیا ہے کہ میلاد شریف منانے کا عمل قرون ثلاثہ کے بعد شروع ہوا۔ اور تب سے دنیا بھر کے تمام بڑے شہروں میں اہل اسلام میلاد شریف مناتے چلے آرہے ہیں۔ مسلمان میلاد کی راتوں میں انواع و اقسام کے صدقات و خیرات کرتے ہیں، میلاد کی کتابوں کو پڑھنے کا اہتمام کرتے ہیں۔ اور میلاد کی برکتوں سے ان پر بے پایاں فضل ہوتا ہے۔

میلاد کرنے والا ثواب کا مستحق ہے

حافظ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے میلاد شریف کے موضوع پر ایک رسالہ لکھا ہے جس کا نام انھوں نے ''حسن المقصد فی عمل المولد'' رکھا ہے اس میں فرماتے ہیں کہ ''ربیع الاوّل کے مہینے میں میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم منانے کے بارے میں سوال

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

کیا گیا ہے کہ شرعی نقطہ نظر سے اس کا کیا حکم ہے؟ یہ قابل تعریف ہے یا قابل مذمت؟ اور کیا میلاد کرنے والا ثواب پائے گا یا نہیں؟ تو میرا جواب یہ ہے کہ میلاد شریف کی اصل لوگوں کا اکٹھا ہونا، جتنا میسر ہو تلاوت قرآن کرنا، نبی کریم ﷺ کے ابتدائی احوال کے بارے میں وارد اخبار و روایات کو بیان کرنا اور آپ کی پیدائش کے وقت جو نشانیاں ظاہر ہوئیں ان کا ذکر کرنا ہے۔ پھر لوگوں کے لیے دستر خوان بچھتا ہے لوگ کھاتے ہیں۔ اور ان امور پر کچھ اضافہ کیے بغیر لوٹ جاتے ہیں۔ اور یہ ایک بدعت حسنہ ہے، اسے کرنے والا ثواب کا مستحق ہوگا۔ کیونکہ اس میں نبی کریم ﷺ کی تعظیم شان ہے، اور آپ کی پیدائش پر مسرت و خوشی کا اظہار ہے۔ جس نے اس کام کو سب سے پہلے شروع کیا وہ اربل کا بادشاہ مظفر ابوسعید کوکبری بن زین الدین علی بن بکتکین تھا جس کا شمار بڑے عظیم و سخی بادشاہوں میں ہوتا ہے، اور اس نے کئی اچھی نشانیاں چھوڑیں ہیں۔ فسح قاسیوں کی مسجد جامع مظفری بھی اسی بادشاہ کی تعمیر کردہ ہے۔''

(الحاوی للفتاوی، ۱:۱۸۹، ۱۹۷) (فسح قاسیون دمشق کا ایک محلہ ہے اور اسی مسجد کے جانب میں شیخ اکبر محی الدین ابن عربی روح اللہ روحہ کا مزار ہے۔)

تاریخ میلاد

ابن کثیر اپنی تاریخ میں لکھتے ہیں کہ ''وہ (بادشاہ مظفر) ربیع الاوّل میں میلاد شریف منا تا تھا اور عظیم الشان جشن برپا کرتا تھا۔ وہ ایک نڈر، بہادر، جانباز، عاقل، عالم اور عادل بادشاہ تھا۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے اور انھیں بلند درجہ عطا فرمائے۔ شیخ ابوالخطاب ابن دحیہ نے ان کے لیے میلاد شریف کی ایک کتاب تصنیف کی اور اس کا نام ''التنویر فی مولد البشیر والنذیر'' رکھا تو انھوں نے شیخ کو ایک ہزار دینار پیش کیا۔ انھوں نے ایک طویل عرصے تک حکمرانی کی اور سات سو تیس (۷۳۰) ہجری

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں جب وہ عکا شہر میں فرنگیوں کے گرد حصار ڈالے ہوئے تھے ان کا انتقال ہو گیا وہ ا
چھی سیرت وخصلت کا حامل تھے"۔ (البدایۃ والنہایۃ،۱۳۶:۳)

سبط ابن جوزی نے مرآۃ الزمان میں ذکر کیا ہے کہ ان کے یہاں میلاد
شریف میں بڑے بڑے علماء وصوفیاء شرکت کرتے تھے۔ (الحاوی للفتاوی،۱۹۰:۱)

ابن خلکان حافظ ابن دحیہ کے تذکرے میں لکھتے ہیں کہ: "وہ اعیان علماء
اور مشاہیر فضلاء میں سے تھے۔ مراکش سے چل کر شام وعراق پہنچے۔ ۶۰۷ھ میں
اربل سے گزرے تو وہاں کے عظیم القدر بادشاہ مظفر الدین بن زین العابدین کو پایا کہ
وہ میلاد شریف کا خاص اہتمام کرتے ہیں۔ چنانچہ انھوں نے ان کے لیے کتاب "
التنویر فی مولد البشیر والنذیر "تصنیف فرمایا، اور خود بادشاہ کو یہ کتاب پڑھ
کر سنائی، تو بادشاہ نے انھیں ایک ہزار دینار پیش کیا"۔ (وفیات الأعیان،۴۴۹:۳)

حافظ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: "امام حافظ ابوالفضل احمد بن حجر نے
میلاد شریف کے لیے ایک اصل اور دلیل کا استخراج سنت رسول ﷺ سے کیا ہے اور
میں نے اس کے لیے ایک دوسری دلیل کا استخراج کیا ہے۔"

ان (مذکورہ بالا باتوں) سے ظاہر ہے کہ میلاد شریف منانا بدعت حسنہ ہے
اور اس کے انکار کی کوئی (معقول) وجہ نہیں ہے۔ بلکہ میلاد شریف سنت حسنہ کہلانے
جانے کا مستحق ہے، کیونکہ وہ رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان میں شامل ہے کہ:

من سن فی الاسلام سنة حسنة فله أجرها و أجر من عمل بها
بعده من غير أن ينقص من أجورهم شيء"

ترجمہ: "جس نے اسلام میں اچھا طریقہ ایجاد کیا اسے اس کا اجر ملے گا
اور اس کے بعد اس پر جو لوگ عمل کریں گے ان کا اجر بھی اسے ملے گا

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

بغیران لوگوں کے اجر وثواب میں کسی کمی کے"۔

اگرچہ یہ حدیث ایک خاص سلسلے میں وارد ہوئی ہے، اور وہ یہ ہے کہ نقر وفاقہ میں مبتلا ایک جماعت اللہ کے رسول ﷺ کے پاس آئی، وہ لوگ پھٹے ہوئے اور انتہائی بوسیدہ لباس پہنے ہوئے تھے، اللہ کے رسول ﷺ نے ان کے لیے صدقہ جمع کرنے کا حکم دیا تو بہت سارا سامان جمع ہوگیا، جس سے حضور ﷺ بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ:

"من سن فی الاسلام "....."

لیکن اس حدیث کا حکم اس واقعے سے مخصوص نہیں ہوسکتا۔ اس لئے کہ اعتبار عموم لفظ کا ہوتا ہے خصوص سبب کا نہیں ہوتا ہے، جیسا کہ اصولیین کے نزدیک طے شدہ ہے۔ اور جو اس کا انکار کرے وہ مجادل اور ہٹ دھرمی ہے۔

☆☆☆

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے شرف و بزرگی میں وارد آیات قرآنیہ

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کی بہت ساری آیتوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فضل و شرف کا ذکر فرمایا ہے۔ان آیات میں سے بعض وہ ہیں جو آپ کے بلند اخلاق اور علو شان کے بیان پر مشتمل ہیں جیسے اللہ تعالیٰ کا فرمان:

" و انك لعلى خلق عظيم "

ترجمہ: ''آپ اخلاق عظیم پر ہیں''۔(القلم:٦)

اور بعض وہ آیتیں ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے آپ کے نسب کی بلندی اور مقام و منزلت کی عظمت کو ظاہر فرمایا ہے، جیسے آیت کریمہ:

لقد جاء كم رسول من أنفسكم عزيز عليه ما عنتم حريص عليكم بالمؤمنين رؤف رحيم "۔ (التوبہ:۱۲۸)

ترجمہ: ''بیشک تمہارے پاس تم میں سے ہی ایک ایسا رسول آیا ہے جسے تمہارا نقصان میں پڑھنا شاق گزرتا ہے۔ جو تمہاری فلاح کا شدید خواہش مند ہے اور ایمان والوں کے لیے شفیق و رحیم ہے''۔

اور بعض ایسی آیتیں ہیں جو دوسرے انبیاء کرام پر نازل کتابوں میں اللہ تعالیٰ نے آپ کی جو مدح و ثنا کی ہے اسکی نشاندہی کرتی ہیں، جیسے اللہ تبارک و تعالیٰ کا فرمان:

محمد رسول اللّٰه والذين معه أشداء على الكفار رحماء بينهم

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

ترهم رکعا سجدا یبتغون فضلا من اللّٰه و رضوانا سیماهم فی وجوههم من أثر السجود ذلك مثلهم فی التورٰة و مثلهم فی الانجیل کزرع أخرج شطئه فئازره فاستغلظ فاستوی علی سوقه یعجب الزراع لیغیظ بهم الکفار"۔ (الفتح:۲۹)

ترجمہ: ''محمد (ﷺ) اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور جولوگ ان کے ساتھ ہیں وہ سب کافروں پر سخت اور آپس میں رحیم ہیں۔تم انھیں ہمیشہ رکوع و سجدہ میں اللہ کے فضل ورضا کی طلب میں پاؤ گے۔ان کے چہروں پر سجدوں کے آثار ظاہر ہیں تورات وانجیل میں ان کی مثال یوں دی گئی ہے گویا وہ ایسی کھیتی ہیں جس نے کونپل نکالی پھر اسے تقویت پہنچائی پھر وہ توانا ہوئی اور پھر اپنے تنے پر کھڑی ہوگئی اپنے کاشتکاروں کو خوش کرتی ہے تا کہ کفار ان سے جلیں''۔

انھیں آیتوں میں وہ آیت بھی ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے جملہ نبیوں پر آپ کی فضیلت اور اسبقیت کو واضح کیا ہے۔اور وہ آیت ہے:

" واذا اخذ اللّٰه میثاق النبیین لمآء اتیتکم من کتب و حکمة ثم جاء کم رسول مصدق لما معکم لتؤمن به و التنصرنه قال ء أقررتم وأخذتم علی ذلکم اصری قالوا أقررنا قال فاشهدوا وأنا معکم من الشهدین "۔ (آل عمران:۸۱)

ترجمہ: '' اور یاد کیجئے جب اللہ تعالیٰ نے انبیاء سے عہد و میثاق لیا کہ میں نے تمہیں کتاب ودانائی بخشی ہے پھر تمہارے پاس وہ رسول آئے جو تمہارے پاس جو ہے اس کی تصدیق کرتا ہو، تو تمہیں اس پر ایمان لانا

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہوگا اور اس کی مدد کرنی ہوگی۔ فرمایا کہ کیا تم اس کا اقرار کرتے ہو اور اس عہد کی بھاری ذمہ داری اٹھاتے ہو۔ انبیاء نے عرض کیا کہ ہم اقرار کرتے ہیں فرمایا کہ ہو جاؤ میں بھی تمہارے ساتھ گواہوں میں سے ہوں۔"

ان میں بعض وہ آیتیں ہیں جو آپ کی تعظیم و توقیر اور جلالت شان کو ظاہر و باہر کرتی ہیں جیسے ارشاد خداوندی:

ان الذین ینادونك من ورآء الحجرات أكثرهم لا یعقلون، ولو أنهم صبروا حتی تخرج الیهم لكان خیرالهم واللّٰه غفور رحیم"۔

ترجمہ: "جو لوگ آپ کو حجرے کے باہر سے پکارتے ہیں ان میں سے بیشتر ناسمجھ ہیں اگر یہ لوگ صبر کرتے حتی کہ آپ خود باہر تشریف لاتے تو یہ ان کے لیے زیادہ بہتر تھا اور اللہ تعالیٰ بہت زیادہ مغفرت کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔"

یونہی اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد:

یا أیها الذین امنوا استجیبوا اللّٰه و للرسول اذا دعاكم لما یحییكم۔

ترجمہ: "اے ایمان والو! اللہ و رسول کی پکار پر لبیک کہو کہ یہ تمہیں زندگی بخشنے والی ہے"۔

اسی طرح قرآن کا یہ فرمان:

لا تجعلوا دعاء الرسول بینكم كدعاء بعضكم بعضا"۔ (النور:۶۳)

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

ترجمہ: ''رسول کو ایسے نہ پکارو یا آپس میں انھیں ایسے نہ یاد کرو جیسے باہم ایک دوسرے کو پکارتے یا یاد کرتے ہو۔''

بعض وہ آیتیں ہیں جو آپ کے پردہ فرمانے کے بعد بھی آپ کی عظمت وشان کے قائم ودائم رہنے کی صراحت کرتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

" النبی اولی بالمومنین من أنفسکم وأزواجه امهٰتهم "۔

(الاحزاب:٦)

ترجمہ: ''نبی مومنین پر ان کی جانوں سے زیادہ حقدار ہیں اور نبی کی بیویاں ان کی مائیں ہیں''۔

اور فرمایا:

" ولا أن تنکحوا أزواجه من بعده أبدا "۔ (الاحزاب:۵۳)

ترجمہ: ''اور نہ یہ کہ ان کے بعد ان کی بیویوں سے کبھی نکاح کرو''۔

اور انھیں آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے آپکی زندگی کی قسم یاد کی ہے۔ فرماتا ہے:

" لعمرك انهم لفی سکرتهم یعمهون "۔ (الحجر:۷۲)

ترجمہ: ''آپ کے جان کی قسم یہ سب اپنے نشے میں سرگرداں ہیں''۔

☆☆☆

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نسب شریف کا ذکر

محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف بن قصی بن کلاب بن مُرّۃ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن النضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معدّ بن عدنان، ابوالقاسم، اولاد آدم کے سردار، اللہ کا درود وسلام ہو آپ پر جب جب اہل ذکر آپکا ذکر کریں، اور اہل غفلت آپکی یاد سے غافل رہیں۔

آپ کے جداعلیٰ عدنان اللہ کے نبی حضرت اسماعیل علیہ السلام کی نسل سے تھے جو درحقیقت ذبیح ہیں، اور اللہ کے نبی حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے بیٹے ہیں۔ اللہ کا درود وسلام ہو، ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان کے تمام انبیاء ومرسلین بھائیوں پر۔

بہترین قبیلہ میں انتخاب

یہ آپ کا نسب شریف ہے۔ آپ بنو ہاشم کے منتخب اور برگزیدہ ترین فرد ہیں۔ امام مسلم وغیرہ نے واثلہ بن الاسقع سے روایت کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" ان اللّٰہ اصطفی کنانۃ من ولد اسماعیل، و اصطفی قریشا من کنانۃ واصطفی من قریش بنی ھاشم و اصطفانی من بنی ھاشم"

(صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب فضل نسب النبی صلی اللہ علیہ وسلم صحیح ابن حبان، دیکھئے الاحسان ۸:۸۲)

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ نے اولاد اسماعیل سے کنانہ کو، کنانہ سے قریش کو، قریش سے بنی ہاشم کو اور بنی ہاشم سے مجھ کو چنا ہے۔''

امام ترمذی نے اپنی سند سے انھیں سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ان اللّٰہ اصطفی من ولد ابراھیم اسماعیل و اصطفی من ولد اسماعیل کنانۃ واصطفی من کنانۃ قریشا و اصطفی من قریش بنی ھاشم و اصطفانی من بنی ھاشم"

(کتاب المناقب، باب فضل النبی ﷺ)

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ نے اولاد ابراہیم سے اسماعیل علیہ السلام کو، اولاد اسماعیل سے کنانہ کو، کنانہ سے قریش کو، قریش سے بنی ہاشم کو اور بنی ہاشم سے مجھ کو منتخب کیا ہے۔''

ابوعیسیٰ (امام ترمذی) فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ لب لباب اور انتخابوں میں انتخاب ہیں، جیسا کہ بے شمار احادیث و آثار اس بات پر دلالت کرتے ہیں۔

☆☆☆

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

شکمِ مادر میں جلوہ گری

حضور ﷺ کے والد گرامی جناب حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بنوزہرہ کی عورتوں کی سردار بی بی حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا سے شادی کی جو وہب بن عبدمناف بن زہرہ ب کلاب کی بیٹی تھیں۔ شادی کے بعد بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا کا شکم تمام امتوں اور مخلوقات کے سردار سے معمور ہوئی، اور اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے آپ کو سارے عرب عجم کے لیے نعمت بنا کر اس وجود میں ظاہر کیا۔ آپ کا شکم مادر میں تشریف لانا پوری انسانیت کے لیے ایک نورانی کا آغار تھا۔

تم اس امت کے نبی سے حاملہ ہو

ابن سعد، یزید بن عبداللہ بن وہب بن زمعۃ کی پھوپھی سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا: ''ہم سنتے تھے کہ جب اللہ کے رسول بی بی آمنہ کے شکم میں آئے تو وہ کہا کرتی تھیں کہ: میں نے محسوس ہی نہیں کیا کہ میں حاملہ ہوں اور نہ مجھے کوئی گرانباری تھی جو عام طور پر عورتوں کو ہوتی ہے..... میرے پاس ایک آنے والا آیا اور میں سونے جاگنے کے درمیان کی حالت میں تھی۔ اس نے کہا: کیا تمہیں احساس ہے کہ تم حمل سے ہو؟ گویا میں نے جواب دیا کہ: میں نہیں جانتی تو وہ بولا کہ: تمہارے شکم میں اس امت کے سردار اور اس کے نبی ہیں۔ یہ واقعہ دوشنبے کو رونما ہوا۔ بی بی آمنہ فرماتی ہیں کہ اس واقعہ نے مجھے حمل سے ہونے کا یقین دلایا۔ کچھ مدت کے بعد جب ولادت کا وقت قریب ہوا تو وہ آنے والا پھر میرے پاس آیا اور بولا کہو کہ: ''أعیذہ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

بالواحد الصمد من شر کل حاسد ''میں اسے ہر حسد کرنے والے کے حسد سے خدائے واحد وصمد کی پناہ میں دیتی ہوں، تو میں یہ کہا کرتی تھی۔''

(۱۔طبقات ابن سعد، ۱:۹۸)

ولادت پاک

میں اس وقت بھی نبی تھا

امام احمد اور امام بیہقی نے صحابی رسول ﷺ حضرت عرباض بن ساریہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے:

انی عبداللّٰہ وخاتم النبیین وان آدم لمنجدل فی طینته، و سأخبرکم عن ذلك: دعوة أبی ابراهیم، وبشارة عیسیٰ بی، رؤیا أمی التی رأت، وکذلك أمهات النبیین"

ترجمہ: ''میں اللہ کا بندہ اور نبیوں کا خاتم ہوں جب کہ آدم اپنی مٹی میں گندھے ہوئے تھے۔ میں تمہیں اسکی خبر دوں گا۔ میں اپنے باپ حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کی دعا ہوں اور حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کی بشارت ہوں جو انھوں نے میرے بارے میں کی، اور اپنی ماں کے خواب کی تعبیر ہوں جو انھوں نے دیکھا تھا، اور یونہی انبیاء کی مائیں دیکھتی ہیں۔'' (۱)

(۱) مسند احمد، ۴:۱۲۷، ۱۲۸، ودلائل النبوۃ، ۱:۸۰، والمستدرک للحاکم، ۲:۶۶۰۔امام حاکم نے اسے صحیح الاسناد مانا ہے، اور امام ذہبی نے بھی اسے قبول کیا ہے، ابن حجر نے اسے احمد، طبرانی اور بزار کے حوالے سے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ امام احمد کے ایک سند کے راوی صحیح کے راوی ہیں سوائے سعید بن سوید کے اور انھیں بھی ابن حبان نے ثقہ قرار دیا ہے، دیکھئے: مجمع الزوائد، ۸:۲۲۳)

اور حضور ﷺ کی والدہ نے آپ کی پیدائش کے وقت ایک نور دیکھا تھا جس

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

سے شام کے محلات روشن ہو گئے تھے۔

حافظ بیہقی نے "انی عبداللہ و خاتم النبیین وان آدم لمنجدل فی طینتہ" کے بعد تحریر کرتے ہیں کہ: "حضور ﷺ کی مراد یہ ہے کہ وقضائے الٰہی اور تقدیر خداوندی میں ایسے تھے قبل ازیں کہ پہلے نبی اور ابوالبشر (آدم علیہ السلام) کا وجود ہو"۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا اور بشارت عیسیٰ علیہ السلام

امام احمد، بیہقی اور طیالسی نے اپنی اپنی سندوں سے روایت کیا ہے کہ حضرت ابوامامہ کہتے ہیں کہ لوگوں نے پوچھا کہ یارسول اللہ ﷺ آپ کے شروع کا معاملہ کیا تھا؟ فرمایا:

دعوة أبی ابراهیم و بشری عیسٰی ابن مریم، ورأت أمی أنه خرج منها نور أضاءت منه قصور الشام"

ترجمہ: "میرے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا، حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کی بشارت اور میری ماں نے دیکھا کہ ان کے اندر سے ایک نور نکلا جس سے شام کے محلات روشن ہو گئے۔"

(مسند احمد، ۵:۲۶۲۔ وامام بیہقی، دلائل النبوۃ، ۱:۸۴۔ ابوداؤد طیالسی۔ المسند۔ حدیث نمبر: ۱۱۴۰۔ ابن حجر ہیثمی۔ مجمع الزوائد، ۵:۲۲۲)

ابن سعد نے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"رأت أمی حین رضعتنی سطع منها نور أضائت له قصور بصری"

(طبقات ابن سعد، ۱:۱۰۲)

ترجمہ: "میری ماں نے میری پیدائش کے وقت دیکھا کہ ان کے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

اندر سے ایک چمک دار نور نکلا جس سے بصری کے محلات روشن ہو گئے۔"

(مسند احمد، ۵:۲۶۲۔ وامام بیہقی، دلائل النبوۃ، ۱:۸۴۔ ابوداؤد طیالسی۔ المسند۔ حدیث نمبر: ۱۱۴۰۔ ابن حجر ہیثمی۔ مجمع الزوائد، ۵:۲۲۲)

بیان کیا جاتا ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ پیدا ہوئے تو اس حال میں کہ آپ زمین پر گھٹنوں کے بل تھے اور سر مبارک آسمان کی طرف اٹھا تھا اور آپ کے ساتھ ہی ایک نور نکلا جس سے شام کے محلات روشن ہو گئے حتیٰ کہ آپ کی والدہ کو بصریٰ کے اونٹوں کی گردنیں تک نظر آ گئیں۔

حضور ﷺ کا خود کو "اپنے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا" کہنے کا مطلب یہ ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خانہ کعبہ کی تعمیر کی تھی تو اپنے رب سے دعا کرتے ہوئے عرض کیا تھا:

"رب اجعل هذا بلدا امنا وارزق أهله من الثمرات من ء امن بالله واليوم الآخر"۔ (البقرۃ:۱۲۶)

ترجمہ: "اے رب اسے امن والا شہر بنا دے اور اس کے رہنے والوں میں جو اللہ اور روز آخرت پر ایمان لائے اسے پھلوں سے رزق عطا فرما۔"

پھر فرمایا:

ربنا وابعث فيهم رسولا منهم يتلو عليهم ء ايتك و يعلمهم الكتاب والحكمة و يزكيهم انك أنت العزيز الحكيم ○

یعنی اے ہمارے رب اور بھیج ان میں انھیں میں سے ایک رسول جوان پر تیری آیتوں کی تلاوت کرے اور انھیں کتاب و حکمت کی تعلیم دے اور انھیں پاکیزہ کرے بیشک تو غالب و حکمت والا ہے۔" (البقرۃ:۱۲۹)۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

تو اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی ﷺ کے لیے ان کی اس دعا کو قبول فرمایا اور انھیں مبعوث فرمایا جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سوال کیا تھا۔

''عیسیٰ ابن مریم کی بشارت'' سے مراد سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی وہ بشارت ہے جو انھوں نے حضور ﷺ کے بارے میں اپنی قوم کو دی تھی جس کی حکایت قرآن حکیم یوں فرماتا ہے:

واذ قال عیسی ابن مریم یبنی اسرائیل انی رسول اللہ الیکم مصدقا لما بین یدی من التورۃ و مبشرا برسول یأتی من بعدی اسمہ أحمدO (الصف:٦)

ترجمہ: ''جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا اے بنی اسرائیل میں تمہاری جانب اللہ کا پیغمبر ہوں اپنی پیش رو تورات کی تصدیق کرنے والا اور اپنے بعد ایک رسول کے آنے کی بشارت دینے والا جن کا نام احمد ہے''۔

خلاصہ یہ کہ حضور ﷺ کی ولادت کی رات ایک بہت شرف و عظمت اور برکت والی رات ہے۔ جس کے انوار ظاہر ہیں اور جس کی شان بہت بلند ہے۔ اس رات کو اللہ تعالیٰ نے ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ کو اس وجود کے ساتھ موجود فرمایا۔ چنانچہ بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو اسی شرف والی رات میں پاکیزگی کے ساتھ پیدا کیا تو آپ سے وہ فضیلتیں، بھلائیاں اور برکتیں ظاہر ہوئیں جس نے ہر عقل و نظر کو خیرہ کر دیا۔ حدیث و تاریخ جس کے گواہ ہیں۔

☆☆☆

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کے وقت ظاہر ہونے والی بعض نشانیاں

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش پر بہت نشانیاں ظاہر ہوئیں۔ بیہقی اور ابن عساکر وغیرہ نے ہانی مخزومی سے اپنی اپنی سندوں کے ذریعے روایت کیا ہے کہ: ''جس رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے ایوان کسریٰ متزلزل ہوگیا اور اس کے چودہ کنگرے ٹوٹ کر گر گئے۔ فارس کی آگ بجھ گئی جو قبل ازیں ایک ہزار سال میں کبھی نہیں بجھی تھی۔ اور ساوہ شہر کی جھیل خشک ہوگئی اس روایت کو بیہقی نے دلائل النبوۃ میں تفصیل کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ (دیکھئے، ۱:۱۲۹۔ تاریخ طبری، ۲:۱۳۱، ۱۳۲۔ حافظ عراقی، المورد الہنی (مخطوطہ)

چودہ کنگرے گرنے سے اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ شاہان فارس میں سے صرف چودہ بادشاہ باقی رہ گئے تھے اور ان کا آخری فرد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کے وقت میں تھا۔

فارس کی آگ وہ آگ تھی جسے اہل فارس پوجتے تھے، اور رات دن اسے جلائے رکھتے تھے اور ساوہ کی جھیل اتنی بڑی تھی کہ اس میں کشتیاں چلتی تھیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش پر فارس کی آگ بجھ گئی اور ساوہ کی جھیل کا پانی خشک ہوگیا۔

(ساوہ قدیم ایران کا ایک شہر تھا دیکھئے معجم البلدان ۳:۲۴)

ولادت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ظاہر ہونے والی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ بھی تھی کہ شیطانوں کو آسمان سے شہابوں کے ذریعے مارا گیا جیسا کہ بعض علماء نے لکھا ہے۔ البتہ مشہور اور زیادہ صحیح یہ ہے کہ شیاطین کو شہابوں کے ذریعے مارنے کا آغاز

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے شروع ہوا۔

انھیں نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ ابلیس کو آسمان کی خبروں سے محجوب و محروم کر دیا گیا تو اس نے ایک بہت بھیانک چیخ ماری۔ اس نے ملعون ہونے کے وقت، جنت سے نکالے جانے کے وقت، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کے وقت اور سورۂ فاتحہ کے نزول پر یہ چیخ ماری تھی اور اسے حافظ عراقی نے المورد الہنی میں بقی بن مخلد سے روایت کیا ہے۔

انھیں نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ ہاتف غیبی کو حق کے ظہور کی بشارت دیتے سنا گیا اور بتوں کے اندر سے بھی یہ آواز سنی گئی۔

☆☆☆

http://t.me/Tehqiqat

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

زمان ومکان ولادت کا ذکر

حضور ﷺ کی پیدائش کے سال میں اختلاف ہے۔ اکثریت کی رائے ہے کہ عام فیل میں آپ کی ولادت ہوئی۔ ابن عبدالبر کہتے ہیں کہ واقعہ فیل کے ایک ماہ بعد آپ کی پیدائش ہوئی۔

بیہقی نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ: ''نبی کریم ﷺ کی ولادت اس سال میں ہوئی جس میں ابرہہ نے ہاتھیوں کے ساتھ خانہ کعبہ پر لشکر کشی کی تھی''۔ (دلائل النبوۃ، ۱:۷۵)

البتہ پیدائش کے دن میں کسی قسم کا کوئی اختلاف نہیں کہ وہ دوشنبہ کا دن تھا۔ امام مسلم نے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ''رسول اللہ ﷺ سے دوشنبہ کے روزے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا:

" ذالك يوم ولدت فيه، و أنزل على فيه "

ترجمہ: ''دوشنبہ وہ دن ہے جس دن میں پیدا ہوا اور اسی دن مجھ پر وحی نازل ہوئی''۔

(صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب استحباب الصیام من کل شہر وصوم عاشورہ ء والاثنین والخمیس۔ مسند امام احمد، ۵:۲۹۷، ۲۹۹۔ سنن بیہقی، ۴:۲۹۳)

مکان پیدائش مکہ مکرمہ ہے اور اکثریت کے مطابق مکہ کے محلہ شوق اللیل میں آپ کی ولادت ہوئی۔ حافظ عراقی وغیرہ نے ذکر کیا ہے کہ ہارون رشید کی والدہ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

نے آپکی جائے پیدائش پر ایک مسجد تعمیر کرائی تھی۔ ارزقی کہتے ہیں کہ: ''یہی آپ کی جائے پیدائش ہے اور اس میں اہل مکہ کا کوئی اختلاف نہیں ہے'' اور اب یہ جگہ ''محلۃ المولد'' (محلہ میلاد) کے نام سے جانی جاتی ہے۔

اسمائے مبارک اور کنیت

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''محمد رسول اللّٰہ''۔

ترجمہ: ''محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔''

اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قول کی حکایت کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ:

''ومبشرا برسول یأتی من بعدی اسمہ أحمد''۔

ترجمہ: ''اور میں بشارت دینے والا ہوں ایک رسول کی جو میرے بعد آئے گا اور جس کا نام احمد ہوگا''۔ (سورۃ الصف:۶)

بخاری، مسلم اور ترمذی وغیرہ نے حضرت جبیر بن مُطعِم رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ:

ان لی أسماء: أنا محمد، وأنا أحمد وأنا الماحی الذی یمحوا اللّٰہ بی الکفر الحاشر الذی یحشر الناس علی قدمی و أنا العاقب الذی لیس بعدہ أحد''۔

ترجمہ: ''میرے کچھ نام ہیں: میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں ماحی ہوں، میرے ذریعے اللہ کفر کو مٹائے گا، میں حاشر ہوں میرے زیر قدم اللہ لوگوں کو جمع فرمائے گا اور میں عاقب ہوں کہ جس کے بعد کوئی اور نہیں ہے''۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

(صحیح البخاری۔کتاب المناقب۔کتاب التفسیر۔صحیح مسلم ۔کتاب الفضائل۔سنن ترمذی۔کتاب الادب۔موطا امام مالک۔باب اسماء النبی،مسند احمد۴:۸۰۔بیہقی۔دلائل النبوۃ ۱:۲۵۲،۲۵۳۔مسند دارمی،کتاب الرقاق،باب فی اسماء النبی ﷺ)

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اپنے ناموں سے مطلع کرتے ہوئے فرمایا:

"أنا محمد و أحمد والمقفی و الحاشر و نبی التوبة و نبی الرحمة"

ترجمہ:"میں محمد،احمد،مقفی (بعد میں آنے والا)،حاشر (جمع کرنے والا) نبی توبہ اور نبی رحمت ہیں۔" (صحیح مسلم،کتاب الفضائل،باب فی اسماء النبی ﷺ)

امام احمد،جبیر بن مطعم سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا کہ:"میں محمد ہوں،میں احمد ہوں،میں حاشر،ماحی (مٹانے والا) خاتم اور عاقب (سب سے بعد والا) ہوں"۔ (مسند احمد،۴:۸۱)

امام بیہقی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ"انما أنا رحمة مهداة"یعنی بیشک میں اللہ کی عطا کردہ رحمت ہوں،اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ:"اے لوگو بیشک میں اللہ کی عطا کردہ رحمت ہوں"۔ (دلائل النبوۃ،۱:۱۵۷،۱۵۸)

بیہقی اور طیالسی نے حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ:

"أنا محمد و أحمد و الحاشر و نبی التوبة و نبی الملحة"۔

(دلائل النبوۃ،۱:۱۵۶۔۱۵۷ومسند طیالسی،۱۲۷)

آپ ﷺ کی کنیت کے بارے میں بخاری و مسلم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا:

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

"تسمّوا باسمی ولا تکتنوا بکنیتی"۔

ترجمہ: "میرے نام پر اپنے نام رکھو لیکن میری کنیت اختیار نہ کرو"۔

(صحیح البخاری، کتاب المناقب، باب کنیۃ النبی ﷺ۔ کتاب الأدب، باب قول النبی ﷺ: تسموا باسمی ولا تکنوا بکنیتی۔ صحیح مسلم، کتاب الأدب۔ سنن ابن ماجہ، کتاب الأدب۔ دلائل النبوۃ، ۱:۱۶۲)

بیہقی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

" لا تجمعوا بین اسمی و کنیتی أنا أبوقاسم، اللّٰہ یرزق و أنا أقسم "

ترجمہ: "میرے نام و کنیت کو جمع نہ کرو، میں ابوالقاسم ہوں، اللہ رزق دینے والا اور میں بانٹنے والا ہوں"۔ (دلائل النبوۃ، ۱:۱۶۳)

امام حاکم نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ جب ابراہیم بن ماریہ (حضور ﷺ کے صاحبزادے) کی ولادت ہوئی حضور ﷺ کے پاس حضرت جبرائیل آئے اور ان سے کہا: "السلام علیك یا أبا ابراھیم" اور حاکم کی اس روایت میں ایک راوی ابن لہیعہ ہے جو کہ ضعیف ہے۔

(امام حاکم، مستدرک، ۲:۶۰۴)

OOOO

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

رضاعت وشق صدر

رسول اللہ ﷺ کے والد جناب عبداللہ کا رضی اللہ عنہ کا جب انتقال ہوا اس وقت آپ کی عمر شریف دو ماہ کی تھی۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس وقت آپ شکم مادر میں تھے۔ کچھ اور بھی اقوال ہیں۔ حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو دودھ پلایا۔ آپ کی رضاعت کا واقعہ خود حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا کی زبانی مندرجہ ذیل ہے۔

''میں بنوسعد کی عورتوں کے ساتھ دودھ پیتے بچوں کی تلاش میں مکہ آئی۔ میں اپنی چتکبری گدھی پر سوار ہو کر آئی تھی۔ اور وہ سال سخت قحط اور ایسے سوکھے کا سال تھا کہ کچھ بھی نہیں بچا تھا۔ میرے ساتھ میرے شوہر بھی تھے اور ایک عمر رسیدہ اونٹنی تھی۔ میرے پاس ایک چھوٹا بچہ تھا جس کے رونے کے سبب ہم رات میں سو نہیں پاتے تھے اور نہ میرے پستانوں میں اس کی ضرورت بھر کا دودھ رہتا تھا۔ مکہ میں ہم میں سے ہر ایک عورت کو رسول اللہ ﷺ کو دودھ پلانے کی پیشکش کی گئی، لیکن کوئی انھیں لینے کے لیے تیار نہ ہوئی کیونکہ ہم ایسے بچوں کو لینا چاہتے تھے کہ ایک یتیم کی ماں بھلا ہمارے ساتھ کیا کر سکے گی۔ میرے سوا تمام عورتوں کو دودھ پلانے کے لیے بچے مل گئے تو مجھے یہ بات ناگوار لگی کہ میں بغیر بچے کے واپس جاؤں جب کہ میری تمام ساتھی عورتوں کو بچے مل گئے تھے، تو میں نے اپنے شوہر سے کہا کہ آؤ واپس چلیں اور اسی یتیم بچے کو لے لیں۔ تو میں نے واپس آ کر انھیں لے لیا، اور اپنی سواری کے پاس پہنچی۔ میرے شوہر نے پوچھا تم نے اسے لے لیا؟ میں نے کہ ہاں کیونکہ مجھے اس کے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

سوا کوئی اور نہیں ملا تو شوہر نے کہا: تم نے ٹھیک کہا شاید اللہ نے اس بچے میں (ہمارے لیے) بھلائی رکھی ہو۔ میں بولی کہ خدا کی قسم جیسے ہی میں نے اس بچے کو گود میں لیا میرے سینے میں دودھ بھر گیا تو اس بچے نے سیراب ہو کر پیا پھر اس کے بھائی۔ حضرت حلیمہ کے بیٹے۔ نے پیا اور وہ بھی سیراب ہو گیا۔ رات کو میرے شوہر نے اونٹنی کے تھنوں کو دودھ سے بھرا ہوا پایا، تو ہم نے اسکا دودھ دوہا اور میں نے اور میرے شوہر نے خوب سیراب ہو کر پیا اور ہم نے وہ رات بھرے پیٹ گزاری اور بچے بھی سوئے۔ (اگلے دن) میرے شوہر نے پوچھا بخدا اے حلیمہ تم بابرکت ہو گئی ہو ہمارے بچے بھی ٹھیک سے سوئے ہیں۔

حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں پھر ہم لوگ روانہ ہوئے اور ہماری اونٹنی قافلے سے آگے نکل گئی لوگ کہنے لگے یہ بھی کیا ہے؟ ہمارے ساتھ چلو نا۔ کیا یہ وہی گدھی ہے جس پر سوار ہو کر تم آئی تھیں؟ میں کہتی بیشک۔ اور میری سواری بنو سعد کی آبادی پہنچنے تک قافلے سے آگے ہی چلتی رہی۔ ہم اپنی منزل پر پہنچے جو (خشک سالی کے سبب) ایک بے آب و گیاہ علاقہ تھا۔ جہاں صبح سے شام تک لوگ اپنی بکریاں چراتے اور میرا چرواہا میری بکریوں کو چراتا شام کو میری بکریاں بھرے پیٹ اور بھرے ہوئے تھنوں کے ساتھ واپس آتیں جب کہ دوسروں کی بکریاں بھوکی آتیں، اور ان میں دودھ کا نام و نشان نہ ہوتا تو ہم جس قدر چاہتے دودھ پیتے جب کہ آبادی میں کسی کو ایک قطرہ دودھ نہ ملتا۔ لوگ اپنے چرواہوں سے کہتے: برا ہو تمہارا کیا تم لوگ وہاں اپنی بکریاں نہیں چراتے جہاں حلیمہ کا چرواہا چراتا ہے؟ تو وہ اسی وادی میں چرانے لگے جہاں ہماری بکریاں چرتی تھیں لیکن اس کے بعد بھی ان کے جانور بھوکے اور بغیر دودھ کے لوٹتے جبکہ ہمارے جانور دودھ سے بھرے ہوئے ہوتے تھے۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

(حضرت حلیمہ فرماتی ہیں) حضور ﷺ تیزی سے بڑھنے لگے وہ ایک دن میں اتنا بڑھتے جتنا کوئی بچہ ایک مہینے میں بڑھتا، اور ایک مہینے میں جتنا کوئی بچہ ایک سال میں بڑھتا، آپ نے ایک سال پورا کرلیا اور کافی صحت مند ہو گئے پھر ہم انھیں لے کر ان کی ماں کے پاس آئے اور ان سے میں نے یا میرے شوہر نے کیا کہ اس بچے کو ہمیں (کچھ اور دن کے لیے) واپس دے دیجئے کیونکہ ہمیں خوف ہے کہ کہیں مکہ کی بیماریاں اسے نقصان نہ پہنچائیں۔ جب کہ ہم اس بچے کی برکتوں کے سبب اسے واپس لے جانا چاہتے تھے۔ بہر کیف ہم اصرار کرتے رہے حتی کہ آپ کی ماں نے ہمیں بچے کو لے جانے کی اجازت دے دی۔ چنانچہ ہم انھیں لے کر لوٹ آئے۔

واپسی کے دو ماہ بعد ایک دن وہ اپنے رضاعی بھائی کے ساتھ گھر کے پچھواڑے ہمارے جانوروں کو چرا رہے تھے کہ میرا بیٹا دوڑتا ہوا آیا اور مجھ سے اور اپنے باپ سے کہا کہ: میرے قریشی بھائی کی خبر لیجئے ان کے پاس دو لوگ آئے ہیں جنھوں نے ان کو لٹا کر ان کا پیٹ پھاڑ دیا ہے۔ تو ہم دونوں تیزی سے وہاں پہنچے۔ آپ کھڑے تھے اور آپ کا رنگ متغیر تھا ہم دونوں نے آپ کو گلے لگایا اور پوچھا، کیا ہوا میرے بچے؟ فرمایا: میرے پاس دو شخص آئے جو سفید لباس پہنے ہوئے تھے، دونوں نے مجھے لٹا کر میرے پیٹ کو شق کر دیا اس کے بعد بخدا مجھے کچھ پتا نہیں کہ انھوں نے کیا کیا۔ اس کے بعد ہم انھیں لے کر واپس آئے، میرے شوہر کہنے لگے، حلیمہ مجھے لگتا ہے کہ یہ بچہ کسی شے کا شکار ہو گیا ہے، اور اس سے پہلے کہ کوئی خوفناک بات ظاہر ہو چلو اس کو اس کے گھر والوں کو واپس دے آئیں، تو ہم انھیں سے لے کر ان کی ماں کے پاس آئے تو وہ بولیں کہ ہم لوگ تو انھیں اپنے پاس رکھنے کے بڑے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

خواہش مند تھے تو اب واپس کیوں کر رہے ہو؟

میں نے کہا: نہیں بخدا کوئی ایسی بات نہیں ہے ہم نے ان کی کفالت کی اور جو ہمارا فرض بنتا تھا اسے پورا کیا، پھر ہمیں اس بات کا خوف ہوا کہ انھیں مبادا کوئی حادثہ نہ پیش آجائے لہٰذا ہم نے سوچا کہ یہ اپنے گھر ہی میں رہیں تو بہتر ہے۔ آپ کی ماں نے فرمایا: یہ بات تو ہرگز نہیں ہے، کیا بات ہوئی ہے مجھے اپنے اور اس بچے کے بارے میں سب کچھ بتاؤ، چنانچہ ہم نے اصرار پر پورا واقعہ انھیں سنا دیا۔ آپ کی ماں نے فرمایا کہ (اس بات سے) تم لوگ ان کے بارے میں خوف زدہ ہو گئے۔ تمہیں خوفزدہ ہونے کی ہرگز ضرورت نہیں تھی، خدا کی قسم میرا یہ بیٹا بڑی شان والا ہے۔ میں تمہیں اس کے بارے میں بتاتی ہوں۔ جب یہ میرے شکم میں تھے تو کوئی دوسرا حمل نہ اس سے زیادہ خفیف تھا نہ اس سے زیادہ برکت والا۔ میں نے شہاب کے مانند ایک نور دیکھا جو ولادت کے وقت میرے اندر سے نکلا جس سے بصریٰ کے اونٹوں کی گردنیں روشن ہو گئیں اور یہ عام بچوں کی طرح پیدا نہیں ہوئے بلکہ جب یہ پیدا ہوئے تو ان کے ہاتھ زمین پر تھے اور یہ اپنے سر کو آسمان کی طرف اٹھائے ہوئے تھے تم دونوں انھیں چھوڑ دو اور جاؤ اپنا کام دیکھو"۔

ابن حبان مذکورہ بالا واقعہ کو لفظ بلفظ نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ:

"وہب بن جریر بن حازم اپنے والد سے، وہ محمد بن اسحاق سے اور وہ جہم بن ابی جہم سے اسی کے مثل بیان کرتے ہیں۔ مجھ سے حدیث بیان کی ہے عبداللہ بن محمد نے ان سے اسحاق بن ابراہیم نے اور ان سے وہب بن جریر نے"۔

(دیکھئے، الاحسان بترتیب ابن حبان، ۸:۸۲۔۸۴)

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

حافظ عراقی، ابن حبان کے حوالے سے اس قصے کو نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ ''اسی طرح زیاد بن عبداللہ البکائی نے ابن اسحاق سے روایت کیا ہے، انھوں نے تحدیث کی صراحت کی ہے لیکن اس کے اتصال میں شک کیا ہے۔ اسی طرح مجھ سے محمد بن علی بن عبدالعزیز قطروانی نے سند عالی کے ساتھ حدیث بیان کی ہے، انھوں نے محمد بن ربیعہ سے، انھوں نے عبدالقوی بن عبدالعزیز حباب سے، انھوں نے عبداللہ بن رفاعہ سے، انھوں نے علی بن حسن خلعی سے، انھوں نے عبدالرحمان بن عمر بن نحاس سے، انھوں نے عبداللہ بن جعفر بن ورد سے، انھوں نے عبدالرحیم یرقی سے، انھوں نے عبدالملک بن ہشام سے اور انھوں نے عبداللہ بن بکائی سے حدیث روایت کی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ ان سے محمد بن اسحاق نے حدیث بیان کی ہے کہ اور ان سے جہم بن ابوجہم جو حارث بن حاطب جمحی کے غلام تھے انھوں نے حدیث بیان کی ہے، اور جہم نے عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب سے یا پھر جس سے سنا ہے ان سے روایت کی ہے، راوی فرماتے ہیں حضور ﷺ کی رضائی ماں حلیمہ بنت ابی ذؤیب السعدیہ بیان کرتی ہیں کہ: '' میں اپنے شوہر ایک چھوٹے شیر خوار بچے کے ساتھ اپنے گاؤں سے چلی .....'' بعد ازیں بعض لفظی اختلاف کے ساتھ یہی قصہ بیان کیا اور اتنا اضافہ ہے کہ: '' وہ اللہ کی طرف سے کثرت وخیر پاتے رہے تا آنکہ ان کے دو سال گزر گئے۔ آپ اتنی تیزی سے بڑھ رہے تھے جتنا عام بچے نہیں بڑھتے اور آپ دو ہی سال میں خاصے بڑے اور قوی ہو گئے۔

راوی کا قول '' دو سال ہی صحیح ہے اور ابن حبان نے جو '' ایک سال'' کا قول کیا ہے۔ وہ کسی راوی کی غلطی ہے''۔ (المورد الہنی (مخطوطہ) ۱۳، ۱۵)

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

حافظ عراقی کا کلام انھیں کے الفاظ میں ختم ہوا۔

(امام بیہقی کی روایت میں بھی دو سال کا ہی ذکر ہے۔ دیکھئے دلائل النبوۃ:۱:۱۳۵)

امام مسلم وغیرہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، وہ فرماتے ہیں: ''حضور ﷺ بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے کہ ان کے پاس جبریل آئے اور انھیں لٹا دیا پھر آپ کے سینے کو شق کر کے اس میں سے آپ کے قلب مبارک کو نکالا اور اس سے خون کے ایک چھوٹے لوتھڑے کو الگ کیا اور کہا کہ: ''یہ تمہارے اندر شیطان کا نصیب تھا پھر آپ کے قلب کو سونے کی ایک تھالی میں زمزم کے پانی سے دھویا، اسے درست کیا اور اس کی جگہ پر واپس رکھ دیا۔ دوسرے بچے بھاگتے ہوئے ان کی ماں یعنی دائی کے پاس آئے اور بولے: محمد (ﷺ) کو قتل کر دیا گیا۔ لوگ دوڑ کر آئے تو آپ کے رنگ کو متغیر پایا۔

(صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب الاسراء، مسند احمد، ۳:۱۲۱، ۱۴۹، ۲۸۸، دلائل النبوۃ، ۱:۱۴۷، ابن حبان، الاحسان، ۸:۸۲)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور ﷺ کے سینہ مبارک پر اس سلائی کے اثر دیکھا کرتا تھا۔

حافظ بیہقی مسلم کے حوالے سے اسے نقل کرنے کے بعد کہتے ہیں کہ: ''یہ حدیث اصحاب سیرت و مغازی کے یہاں مشہور قصے کی موافقت کرتی ہے''۔

امام مسلم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہی روایت کیا ہے، کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ''میں اپنے گھر میں تھا کہ میرے پاس ایک فرشتہ آیا اور مجھے زمزم کے پاس لے گیا پھر میرا سینہ کھولا گیا اور اسے زمزم کے پانی سے دھویا گیا پھر سونے کا ایک طشت لایا گیا جو ایمان و حکمت سے بھرا ہوا تھا جسے میرے سینے میں بھر دیا گیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اور رسول اللہ ﷺ مجھے اس کا اثر بھی دکھا رہے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

تھے۔پھر فرشتہ مجھے لے کر آسمان دنیا تک چڑھا اور اسے کھلوایا.....'' بعد ازیں حدیث معراج کا ذکر ہے۔ (صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب الاسراء)

حافظ بیہقی اس حدیث کے بعد لکھتے ہیں کہ: ''ہوسکتا ہے کہ شق صدر دوبارہ واقع ہوا ہو، پہلی بار جب آپ اپنی حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھے اور دوبارہ بعثت کے بعد شب معراج مکہ مکرمہ میں''۔ (دلائل النبوۃ، ۱:۱۴۸، ۱۴۹)

اس بات کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے جو ابن حبان نے ذکر کیا ہے فرماتے ہیں:

''پہلی بار حضور ﷺ کا سینہ مبارک اس وقت شق کیا گیا جب آپ چھوٹے تھے اور بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے اور آپ کے اندر سے لوتھڑے کو نکالا گیا تھا۔ اور جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو (ملکوت سماوات وارض کی) سیر کرانے کا ارادہ فرمایا تو جبریل کو دوبارہ شق صدر کا حکم دیا۔ انھوں نے آپ کے قلب مبارک کو نکالا اسے دھویا اور دوبارہ اس کی جگہ پر رکھ دیا۔ یہ واقعہ دوبار اور دو مختلف مکانوں میں پیش آیا اور ان دونوں میں کوئی تضاد نہیں ہے''۔ (الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، ۸:۸۲)

☆☆☆

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق وشمائل اور آپ کی صورت وسیرت

تمام لوگوں سے زیادہ خوبصورت

امام بخاری اور امام مسلم وغیرہ نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایات کیا ہے، فرماتے ہیں:

" کان رسول اللہ ﷺ احسن الناس وجھا، و أحسنھم خلقا، لیس بالطویل الذاھب، ولا بالقصیر "۔

ترجمہ: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں سے زیادہ خوبصورت چہرے والے تھے، اور سب سے زیادہ اچھے اخلاق وعادات والے تھے۔ نہ بہت زیادہ لمبے تھے اور نہ کم قد رکے"۔

(صحیح البخاری، کتاب المناقب، باب صفۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم، وصحیح مسلم، کتاب الفضائل باب صفۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وأنہ کان أحسن الناس وجھا، وبیہقی، دلائل النبوۃ، ۱:۱۹۴)

امام بیہقی اور امام طبرانی، ابوعبیدہ بن محمد بن عمار بن یاسر سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے فرمایا: میں نے رُبیع بنت مُعَوِّذ سے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وصف بیان کیجیے؟ بولیں: اگر تم نے انھیں دیکھا ہوتا تو کہتے: "الشمس طالعۃ" سورج طلوع ہو گیا ہے۔

(بیہقی، دلائل النبوۃ، ۱:۲۰۰، اسی حوالے سے ابن حجر ہیثمی نے اسے ذکر کیا ہے، دیکھیے مجمع الزوائد، ۸:۲۸۳۔ امام طبرانی نے اسے کبیر اور اوسط میں ذکر کیا ہے اور فرمایا ہے: "اس کے راوی ثقہ ہیں" دیکھیے: المعجم الکبیر، ۲۴:۲۴۷)

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

چمکتا چہرہ

امام ترمذی اور امام احمد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ:

ما رأیت شیئا أحسن من النبی ﷺ کان الشمس تجری فی وجهه، وما رأیت أحدا أسرع فی مشیه منه کان الارض تطوی له ، انا لنجتهد وانه غیر مکترث "۔

ترجمہ: ''میں نے نبی کریم ﷺ سے خوبصورت کوئی چیز نہیں دیکھی، گویا آپکے چہرۂ مبارک میں سورج گردش کررہا ہو، اور میں نے کسی کو بھی چلنے میں آپ سے زیادہ تیز رفتار نہیں دیکھا گویا بساط زمین آپ کے لیے لپیٹ دی گئی ہو ہم (آپ کا ساتھ دینے کے لیے) انتہائی کوشش کرتے تھے جب کہ آپ آرام سے چل رہے ہوتے تھے۔''

(سنن ترمذی، کتاب المناقب، باب صفۃ النبی ﷺ و مسند احمد، ۲:۳۵۹، ۳۸۰)

بال مبارک

امام بخاری، امام مسلم اور امام نسائی وغیرہ حضرت انس ابن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے فرمایا:

'' حضور ﷺ کے موئے مبارک آپ کے دونوں کندھوں کو چھوتے تھے''۔

(صحیح البخاری، کتاب اللباس، باب الجعد۔ صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب صفۃ النبی ﷺ۔ صحیح نسائی، کتاب الزینۃ۔ و مسند احمد، ۵:۱۲۵۔ و بیہقی، دلائل النبوۃ، ۱:۲۲۱)

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

بخاری و مسلم میں انھیں سے ایک دوسری روایت میں ہے کہ:

''آپ ﷺ کے موئے مبارک نصف کانوں تک تھے''۔

(بخاری و مسلم، تخریج سابق)

معطر جسم

امام مسلم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، وہ فرماتے ہیں:

ما شممت شیئا قط مسکا و لا عنبرا أطیب من ریح رسول اللّٰہ ﷺ، ولا مسست قط حریرا و لا دیباجا ألین مسا من کف رسول اللّٰہ ﷺ۔

ترجمہ: ''میں نے کسی ایسی چیز کو نہیں سونگھا ہے، مشک ہو یا عنبر جو حضور ﷺ (کے بدن) کی خوشبو سے زیادہ اچھی ہو اور میں نے حضور ﷺ کی ہتھیلیوں سے زیادہ نرم کسی چیز کو نہیں چھوا ہے ریشم ہو یا دیباج''۔

(صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب طیب رائحۃ النبی ﷺ ولی مسہ والتبرک بمسہ۔ وبیہقی۔ ودلائل النبوۃ، ۱:۲۵۵)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

''اللہ کے رسول ﷺ متوسط القامت تھے۔ آپ کے پشت مبارک کا اوپری حصہ چوڑا تھا، آپ سارے لوگوں میں عظیم اور خوبصورت تھے آپ کی زلف مبارک آپ کے کانوں تک پہنچتی تھی آپ کے جسم پر سرخ لباس تھا میں نے ان سے زیادہ حسین کسی کو نہیں دیکھا''۔

(صحیح البخاری، کتاب المناقب، باب صفۃ النبی ﷺ، وصحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب صفۃ النبی ﷺ وأنہ کان أحسن الناس وجہا، وبیہقی، دلائل النبوۃ، ۱:۲۴۰)

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

امام مسلم اپنی صحیح میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ:

''رسول اللہ ﷺ نہ بہت طویل تھے نہ قصیر نہ اتنے سفید تھے کہ ناپسندیدہ ہو نہ زیادہ گیہواں رنگ والے تھے، نہ بہت گھنگھرالے بالوں والے تھے نہ بالکل سیدھے بالوں والے، اللہ تعالیٰ نے چالیسویں سال کے آغا زمیں آپ کو مبعوث فرمایا۔ آپ نے دس سال مکہ میں قیام کیا اور ساٹھویں سال کے شروع میں آپ کا وصال ہوا اور اس وقت آپ کے سر اور داڑھی میں بیس سفید بال نہیں تھے''۔

(صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب صفۃ النبی ﷺ ومبعثہ وسنہ۔ وبیہقی۔ ودلائل النبوۃ، ۱:۲۰۳)

امام بیہقی روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اکثر مسجد نبوی میں آپ ﷺ کے چچا ابو طالب کا شعر گنگنایا کرتے تھے جس میں آپ کے گورے رنگ کا ذکر ہے۔

وأبيض يستسقى الغمام بوجهه

ثمال اليتامى عصمة للأرامل

ترجمہ: ''وہ ایسے گورے رنگ والے ہیں کہ جن کے چہرے کے وسیلے سے بادلوں سے پانی طلب کیا جاتا ہے، وہ یتیموں کی پناہ گاہ اور بیواؤں کے محافظ ہیں''۔

اور جو بھی سنتا اس سے سنتے تھے کہ نبی کریم ﷺ ایسے ہی تھے۔

(بیہقی، دلائل النبوۃ، ۱:۲۹۹)

امام بزار سند حسن کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ میں نے اس شعر کو اپنے والد کے بارے میں پڑھا:

وأبيض يستسقى الغمام بوجهه

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

ثمال اليتامى عصمة للأرامل

تو میرے والد نے فرمایا کہ وہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔

(کشف الأستار عن زوائد البزار، ۴:۱۲۴۔ مجمع الزوائد، ۸:۲۷۵۔ اور امام ہیثمی نے فرمایا اس کے راوی ثقہ ہیں)

اخلاق عظیم

آپ کے اخلاق کی عظمت پر قرآن کی یہ آیت کریمہ شاہد عدل ہے:

" انك لعلى خلق عظيم "۔ (القلم:۴)

ترجمہ: ''آپ خلق عظیم پر ہیں''۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے جب آپ کے اخلاق کے بارے میں پوچھا گیا تو

آپ نے فرمایا:

" فان خلق رسول صلی اللہ علیہ وسلم كان القرآن "

ترجمہ: ''بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اخلاق قرآن تھا''۔

اس حدیث کو مسلم نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے۔

(صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب جامع صلاۃ اللیل)

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ''خذ العفو'' (الاعراف:۱۹۹) یعنی معاف کیا کیجئے۔ کے بارے میں کہا کہ: اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا ہے کہ وہ انسانی اخلاق میں سے عفو و درگزری کو اختیار کریں۔ اس حدیث کو امام بخاری نے اپنی صحیح میں تخریج کیا ہے۔ اور دوسروں نے بھی اسے روایت کیا ہے۔

(صحیح البخاری، کتاب التفسیر، سورۂ اعراف کی تفسیر کا آخری حصہ و سنن ابی داؤد، کتاب الأدب، باب فی التجاوز فی الأمر، و بیہقی۔ دلائل النبوۃ، ۱:۳۱۰)

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ فرماتی ہیں کہ:

" ما خیر رسول اللّٰہ ﷺ بین أمرین الا أخذ أیسرھما مالم یکن اثما، فان کان اثما کان أبعد الناس منہ، و ما انتقم رسول اللّٰہ ﷺ لنفسہ الا أن تنتھك حرمة اللہ تعالی "

ترجمہ: ''اللہ کے رسول ﷺ کو جب بھی دو معاملوں میں ایک کو انتخاب کرنے کا اختیار دیا گیا تو آپ نے ان میں سے آسان کو منتخب کیا بشرطیکہ وہ گناہ نہ ہو اور اگر وہ گناہ ہوتا تو آپ اس سے سب سے زیادہ دور رہتے اور آپ نے کبھی بھی اپنی ذات کے لیے بدلہ نہیں لیا البتہ اگر اللہ تعالیٰ کے قوانین کی خلاف ورزی ہو۔ اور قطان نے اپنی روایت میں یہ اضافہ کیا ہے کہ ''تو آپ اللہ کے لیے بدلہ لیتے تھے'' اس حدیث کی روایت امام بخاری، امام مسلم اور امام بیہقی وغیرہ نے کی ہے۔''

(صحیح البخاری، کتاب المناقب، باب صفۃ النبی ﷺ و کتاب الأدب، باب قول النبی ﷺ ''یسروا ولا تعسروا'' و کتاب الحدود، باب اقامۃ الحدود والانتقام لحرمات اللہ و صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب مباعدتہ ﷺ الاثام و بیہقی۔ دلائل النبوۃ، ۱:۳۱۱۔ و امام مالک، موطا، کتاب حسن الخلق)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے جب رسول ﷺ کے اخلاق کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا:

لم یکن فاحشا ولا متفحشا، ولا سخابا فی الأسواق، ولا یجزی بالسیئة السیئة، ولکن یعفو و یصفح، أو قالت: یعفو و یغفر "

ترجمہ: ''حضور بدگو اور فحش کلام نہیں تھے نہ ہی بازاروں میں زور سے بولتے تھے، نہ برائی کا بدلہ برائی سے دیتے تھے، لیکن معاف و درگزر کرتے تھے یا فرمایا کہ معاف کرتے تھے اور بخش دیتے تھے۔ ابوداؤد کو شک ہوا ہے۔ (مسند ابوداؤد طیالسی، ۲۲۴۔ بیہقی۔ دلائل النبوۃ، ۱:۳۱۵)

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ:

" کان رسول اللہ ﷺ أشد حیاء أمن خدرها و کان اذا کرہ شیئا عرفناہ فی وجهه "

ترجمہ: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گوشہ مکان میں رہنے والی کنواریوں سے زیادہ باحیا تھے اور اگر کسی چیز کو ناپسند فرماتے تو ہم اسے ان کے چہرے سے جان لیتے تھے۔" اس کی روایت بخاری و مسلم نے کی ہے۔"

(صحیح البخاری، کتاب المناقب، باب صفۃ النبی ﷺ و کتاب الأدب، باب لحیاء وصحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب کثرۃ حیاء ﷺ۔ وبیہقی۔ دلائل النبوۃ، ۳۱۶:۱)

حضرت مغیرہ بن شعبہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (نماز میں) اتنا طویل قیام فرمایا کہ آپ کے قدموں پر ورم آ گیا۔ لوگوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول کیا آپ کے سبب گناہ نہیں بخشے آپ کے اگلوں اور آپ کے پچھلوں کے؟ (یعنی اس بشارت کے بعد آپ عبادت میں اتنی مشقت کیوں فرماتے ہیں) فرمایا: " افلا أکون عبدا شکورا" "کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں"۔ اس حدیث کو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے۔

(صحیح البخاری، کتاب التہجد، باب قیام النبی ﷺ اللیل و کتاب التفسیر، باب "لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک و ما تأخر" وصحیح مسلم، کتاب المنافقین، باب اکثار الأعمال والاجتہاد فی العبادۃ۔ وسنن ترمذی، کتاب الصلاۃ، باب ماجاء فی الاجتہاد فی الصلاۃ وسنن ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلاۃ والسنۃ فیہا، باب ماجاء فی طول القیام)

ان صفات کے ساتھ ساتھ آپ اللہ کے معاملے میں بہت سخت و بہادر تھے، امام احمد نے اپنی سند سے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، فرماتے ہیں کہ

" لما کان یوم البدر اتقینا المشرکین برسول اللہ ﷺ و کان أشد الناس بأسا "۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

ترجمہ: ''بدر کے دن ہم مشرکین سے اللہ کے رسول ﷺ کی پناہ لیا کرتے تھے۔اور آپ سب سے زیادہ قوی تھے۔'' (مسند احمد، ۱:۸۶)

سخاوت

آپ کی عطا و سخاوت کے متعدد واقعات ہیں، ان میں سے ایک وہ ہے جسے امام مسلم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ:

" ما سئل رسول اللّٰه فأتى قومه فقال : أسلموا فان محمدا يعطى عطاء من لا يخاف الفاقة "

ترجمہ: ''اسلام لانے پر رسول اللہ ﷺ سے جو بھی مانگا گیا آپ نے ہمیشہ عطا فرمایا۔ایک شخص آپ کے پاس آیا اور اس نے سوال کیا تو آپ نے اسے دو پہاڑوں کے درمیان کی ساری بکریاں عطا کر دیں تو وہ شخص قوم کے پاس آکر بولا کہ مسلمان ہو جاؤ کیونکہ محمد (ﷺ) اس عطا کرنے والے کی طرح عطا کرتے ہیں جسے فقر و فاقہ کا خوف نہ ہو''۔

(صحیح مسلم، کتاب الفضائل باب ما سئل رسول اللہ ﷺ شیئا قط، فقال لا۔ومسند احمد، ۳:۱۰۸، ۱۷۵)

زہد و تواضع

آپ کے زہد و تواضع اور آخرت کو اختیار کرنے اور اسے ترجیح دینے کے بھی بے شمار واقعات ہیں۔امام بیہقی، امام ترمذی اور امام ابن ماجہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ:

''رسول اللہ ﷺ ایک چٹائی پر لیٹ گئے جس سے آپ کے جسم مبارک پر نشانات پڑ گئے میں ان نشانوں کو ہاتھ سے ملنے لگا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ نے ہمیں حکم کیوں نہ دیا

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

کہ ہم چٹائی پر کچھ بچھا دیتے جو چٹائی (کے کھردرے پن) سے آپ کی حفاظت کرتا اور آپ اسی پر آرام کرتے۔

تو آپ نے فرمایا:

مالی وللدنیا، ما أنا و الدنیا، انما أنا و الدنیا کراکب استظل تحت شجرۃ ثم راح و ترکھا"۔

ترجمہ: "مجھے اس دنیا سے کیا لینا دینا ہے، میرا اس دنیا سے کیا واسطہ ہے میں اور دنیا بالکل ایسے ہیں جیسے کوئی مسافر کسی پیڑ کے نیچے سائے کی طلب میں ٹھہرتا ہے پھر اسے چھوڑ کر چل دیتا ہے۔"

(سنن ترمذی، کتاب الزہد، وسنن ابن ماجہ، کتاب الزہد، باب مثل الدنیا وبیہقی، دلائل النبوۃ، ۱:۳۳۷، ۳۳۸)

اللہ کے رسول ﷺ جملہ نیک صفات جیسے صداقت، امانت، صلہ رحمی، پاکیزگی، سخاوت، شجاعت وغیرہ سے متصف تھے۔ آپ ہر حال، ہر وقت، ہر لمحہ اور ہر نفس اللہ کی اطاعت کرنے والے تھے، ساتھ ساتھ آپ حیران کن فصاحت کے مالک اور لوگوں کو نصیحت کرنے والے تھے، ان پر رحمت و رافت اور احسان و شفقت فرمانے والے تھے۔ آپ فقیروں، یتیموں، بیواؤں اور کمزوروں کی غمگساری فرماتے تھے اور تمام لوگوں میں سب سے زیادہ متواضع تھے۔ ناداروں سے محبت کرتے تھے، ان کے جنازوں میں شریک ہوتے تھے ان کے مریضوں کی عیادت کرتے تھے، اور یہ سب کچھ بے مثال حسن سیرت وصورت اور عظیم الشان نسب پر مستزاد تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"اللہ أعلم حیث یجعل رسالتہ" (الانعام:۱۲۵)

ترجمہ: "اللہ جانتا ہے جہاں اپنی رسالت رکھے۔"

یعنی اس عظیم الشان اور جلیل القدر منصب کے شایان شان کون نفوس قدسیہ ہیں۔

☆☆☆

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ

عطر الکلام

فی استحان

المولد والقیام

مصنف

حضرت علامہ شاہ محمد اجمل قادری رضوی سنبھلی

ترتیب نو

مولانا محمد عبدالاحد قادری

ناشر

مکتبہ حنفیہ
گنج بخش روڈ ○ لاہور

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

فہرست

	عنوانات	صفحہ
☆.....	فتویٰ	۱۹۸
☆.....	زمانہ ہذا کی محفل میلاد مروجہ بھی شرعاً درست نہیں	۲۰۲
☆.....	سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی نعمت ہیں	۲۰۳
☆.....	انبیاء کرام علیہم السلام سے وعدہ	۲۰۴
☆.....	بہترین قبائل میں جلوہ گری	۲۰۵
☆.....	نسب کے اعتبار سے سب سے افضل	۲۰۶
☆.....	پیدائش حضرت آدم علیہ السلام سے قبل نور	۲۰۷
☆.....	اہل اسلام ولادت کے مہینہ محافل کرتے	۲۰۹
☆.....	اسلاف میلاد کی خوشی کرتے	۲۱۰
☆.....	میلاد پر علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ	۲۱۲
☆.....	ابولہب کے عذاب میں تخفیف	۲۱۴
☆.....	میلاد کی اصل	۲۱۶
☆.....	قیام تعظیمی کا حکم نبوی صلی اللہ علیہ وسلم	۲۱۹
☆.....	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے قیام کرتے	۲۲۰
☆.....	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تشریف آوری کا خود ذکر کیا	۲۲۲
☆.....	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کے لیے اسلاف قیام کرتے	۲۲۳
☆.....	قیام بدعت حسنہ ہے	۲۲۵

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

	عنوانات	صفحہ نمبر
☆.....	امت گمراہی پر جمع نہ ہوگی	۲۲۶
☆.....	خوش نصیب	۲۲۷
☆.....	گنگوہی جی کی کلابازیاں	۲۲۹
☆.....	درود وسلام کا حکم	۲۳۳
☆.....	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود سنتے ہیں	۲۳۵
☆.....	امام سبکی رحمۃ اللہ علیہ اور حاضرین مجلس کا محفل میلاد میں قیام کرنا	۲۳۸
☆.....	ممکن نہیں کہ خیر البشر کو خبر نہ ہو	۲۴۲
☆.....	سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم الشریف لائے ہیں شاہ ولی اللہ کی گواہی	۲۴۳
☆.....	مجلس غوث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری	۲۴۴
☆.....	عارفین بیداری میں انبیاء کرام کی ارواح کا مشاہدہ کرتے ہیں	۲۴۸
☆.....	ایک لمحہ کی مقدار اگر ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم محجوب ہیں؟	۲۴۹
☆.....	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر محفل جاسکتے ہیں	۲۵۲
☆.....	اقوال:	۲۵۵
☆.....	قیام بروقت ذکر ولادت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم	۲۶۱
☆.....	ثبوت میلاد و فاتحہ	۲۷۳
☆.....	فاتحہ وایصال ثواب	۲۷۵
☆.....	مسئلہ	۲۷۹
☆.....	تذکرہ مصنف	۲۹۱

○○○○

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

نقل فتوی دیوبند سوال وجواب

بخدمت اقدس جناب مفتی صاحب دارالعلوم دیوبند

جناب والا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔السلام علیکم

التماس یہ ہے کہ بوقت ذکر میلاد رسول مقبول ﷺ کھڑے ہوکر پڑھنا جائز ہے یا نہیں۔ اب سے چند دن پہلے علمائے کرام بہت اہتمام سے کھڑے ہوکر نذر سلام پیش کرتے تھے، اب کچھ صاحبان قیام سے گریز کرتے ہیں اور کچھ اس گریز کو ناروا بتلاتے ہیں، آخر اس تبدیلی کے وجوہ کیا ہیں۔ براہ کرم شافی مفصل اور عام فہم جواب عطا فرما کر ممنون فرمایئے۔

ناچیز ن۔ن۔ مچھلی ٹولہ کانپور

زمانہ ہذا کی محفل میلاد مروجہ بھی شرعًا درست نہیں اور قیام کا التزام بھی جائز نہیں ہے۔ جو کچھ کیا جاتا ہے یہ رسم ورواج شرعًا خلاف شریعت ہے اور بدعت ہے اس کو ترک کرنا ضروری ہے۔ ﴿فتاوی دارالعلوم صفحہ ۱۲ جلد ۳﴾

کھڑے ہوکر سلام پڑھنا نہ کسی حدیث سے ثابت ہے، نہ کسی آیت سے، بالکل ناجائز ہے۔ جو لوگ اہتمام سے کھڑے ہوکر سلام پیش کرتے تھے غلط کرتے تھے، یہ طریقہ صحیح نہیں ہے۔ اگر کھڑے ہوکر سلام پیش کرنے میں یہ عقیدہ رکھتے ہوئے کہ آپ تشریف لاتے ہیں یا آپ کی روح حاضر ہوتی ہے۔ تشریف آوری کے دعوے پر کوئی دلیل نہیں ہے۔ اور نہ کوئی آیت اور نہ کوئی حدیث ہے کہ جس سے ثابت ہو۔ کوئی دیکھتا نہیں پھر کہاں سے معلوم ہوا کہ آپ تشریف فرما لاتے ہیں۔ یہ آپ پر

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

افترائے محض ہے۔

"من کذب علی متعمد الفلیتبو امقعده من النار (الحدیث)

جس طرح کسی نہ کہے ہوئے قول کو آپ کی طرف منسوب کرنا حرام ہے اسی طرح نہ کیا ہو فعل آپ کی طرف منسوب کرنا حرام ہے۔ نیز اس سے یہ لازم آتا ہے کہ اگر ایک وقت کئی جگہ محفلیں منعقد ہوں تو آیا سب جگہ تشریف لے جاویں گے، یا کہیں کہیں۔ یہ تو ترجیح بلا مرجح ہے کہ کہیں جائیں اور کہیں نہ جائیں، اگر سب جگہ جائیں تو وجود واحد ہے ہزاروں جگہ کس طرح جاسکتے ہیں۔ یہ تو خدائے تعالیٰ کی شان ہے۔ الخ۔

﴿فتاوی امدادیہ ص ۵۶/ج ۴﴾

ونظیر ذلك فعل كثير عند ذكر مولده ﷺ ووضع امته له من القيام و هو الينا بدعة لم يردفيه شئی علی۔ ان الناس يفعلون دلك تعظيما له صلی الله تعالیٰ عليه وسلم فالعوام معذورون لذلك بخلاف الخواص۔

﴿فتاوی حدیثیہ ۱۰۷﴾

بہرحال قیام بدعت ہے جو لوگ اہتمام سے کرتے تھے غلط کرتے تھے۔ قیام ترک کرنا چاہیے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

الجواب صحیح سید مہدی حسن غفرلہ صدر مفتی دارالعلوم دیوبند۔

حررہ۔ ابن العماد سید علی احمد بمبوی متعلم دارالافتاء دار العلوم دیو بند۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس خاص قیام مع ہدیہ صلوٰۃ و سلام کے بارے میں کہ جو فتویٰ دیوبند سے آیا، اس سوال کے ساتھ وہ بغرض ملاحظہ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

منسلک بھی ہے۔ اب تک برابر اکثر گھروں میں اور اندر مستورات میں محفل میلاد شریف مع قیام وہدائیہ صلوٰۃ وسلام ہوتی تھی۔ اس کو بند کرادیا گیا ہے۔ اس فتوے کو دکھلا کر ورغلایا جاتا ہے اور اس مبارک کام کے ثواب سے قصداً بلکہ جبراً روکا جارہا ہے۔ لہٰذا جناب کی خدمت میں بادب گذارش ہے کہ وہ جملے اس فتوے کے جن جن پر خطوط کشیدہ ہیں ان کا رد ضرور جامع دیا جائے۔ یا جو اعتراض اس ہدیہ صلوٰۃ وسلام پر کرکے اس کو ناجائز بتایا گیا ہے ان پر خصوصیت سے توجہ فرمائی جائے۔ خصوصاً محفل اقدس میں روح پرفتوح حضور پرنور ﷺ کی تشریف آوری کی بابت اگر ہم مسلمان یہ عقیدہ رکھیں کہ رحمت کے فرشتوں کے نازل ہونے کے ساتھ ساتھ اس مبارک موقع پر روح مبارک حضور پرنور ﷺ کی بھی جلوہ فرمائی ہوتی ہے تو کیا کوئی حرج ہے۔ چونکہ عوام کو دھوکا دے کر اس مبارک کام سے روکا جارہا ہے جس سے وہ لوگ سخت پریشان ہیں لہٰذا دست بستہ التماس ہے کہ للہ ہم لوگوں پر رحم فرما کر مفصل جواب عنایت ہو۔ اللہ آپ کو جزائے خیر دے گا۔

المستفتی
عبدالعزیز قادری اشرفی کانپور

○○○

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

الجواب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی بشر نا بحبیبہ فی الکتب السا بقة و القران العظیم۔ و علمنا ذکر بعثتہ و ولا دتہ الکریم۔ و امر نا بان تعزروہ وتوقر وہ فی خطابہ الکریم۔ فالصلوٰۃ و السلام منا علی سیدنا و نبینا و مولانا محمد ھو للمو منین رؤف رحیم۔ الذی یصلی علیہ ربہ و ملائکتہ با فضل الصلوۃ والتسلیم۔ الذی قال بعثت من خیر قرون بنی ادم فا ھبطنی اللہ الی الارض فی صلب ادم حتی جعلنی فی صلب ابرھیم۔ و ذکر نسبہ قائما علی المنبر بمزید فضلہ الجسیم وقام الی بنتہ الفاطمة اذا دخلت علیہ لو جہ المحبة و التعظیم ۔ زامر الانصار علی مجی سعد بقولہ قوموا الی سید کم لحصول التعلیم و علی آلہ و صحبہ و جزبہ الذین ھم علی الصراط المستقیم۔

اما بعد۔

مدعیان اسلام میں وہ فرقہ جسے حضور نبی کریم ﷺ کا ذکر پاک ناگوار ہو۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

ان کے فضائل ومناقب کا سننا شاق اور دشوار ہو۔ جوان کو اپنے برابر جانے ان کی بڑے بھائی کی سی تعظیم مانے۔ جو شیطانوں کو ان سے زائد عالم کہے۔ جانوروں پاگلوں کو ان کے برابر علم ثابت کرے۔ وہ وہابی جماعت اور دیوبندی قوم کے نام سے مشہور ہے۔ ان کے نزدیک ذکر میلاد شریف کرنا اور اس میں قیام تعظیمی کرنا سخت نا جائز اور بدعت سیئہ ہے ان کے اکابر نے اسی میلاد شریف کے عدم جواز پر بہت فتوے لکھے اور طبع کئے۔ ہمارے علمائے اہلسنت نے ان کے مفصل ومدلل ردوجوب لکھ کر شائع فرمائے۔ ضرورت تو نہیں تھی۔ کہ اس پر قلم اٹھایا جائے۔ لیکن ادھر سائل کی خواہش کا احترام بھی ضروری۔ ادھر اس صدر مفتی دیوبند کی جہالت وضلالت کا اظہار بھی لابدی وحتمی اسی بنا پر اپنی عدیم الفرصتی کی وجہ سے نہایت مختصر رد لکھتا ہوں، اگر اس مفتی دیوبند نے کچھ جواب کی ہمت کی تو پوری پوری خدمت کردی جائے گی۔ یہ مفتی ان الفاظ سے اپنا فتوی شروع کرتا ہے۔

زمانہ ہذا کی محفل میلاد مروجہ بھی شرعا درست نہیں

اس صدر مفتی نے یہ دعویٰ تو بڑے زور کے ساتھ کیا کہ محفل میلاد شرعا درست نہیں اور اس کی دلیل شرعی ایک بھی پیش نہ کرسکا۔ یہ نام نہاد مفتی تو کیا قابل ذکر ہے۔ اس کے اکابر بھی ایڑی چوٹی کا زور لگا چکے ہیں لیکن آج تک کوئی دلیل شرعی نہیں پیش کرسکے۔ ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ قرآن واحادیث واجماع وقیاس سے اقوال سلف وخلف سے کوئی دیوبندی محفل میلاد شریف کا صراحۃً ناجائز وناورست ہونا قیامت تک ثابت نہیں کرسکتا۔ تو جب ان کے پاس کوئی دلیل نہیں تو دعویٰ بلا دلیل قابل التفات ہی نہیں ہونا۔ پہلے ہم عامۃ المسلمین کے لئے اس میلاد شریف کا شرعا درست ہونا ثابت کردیں۔ منکر وتم بھی بنظر انصاف دیکھو۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

سرکار دوعالم ﷺ اللہ کی نعمت ہیں

بیشک ہمارے نبی کریم ﷺ کی ذات پاک اللہ کی نعمت ہے۔ بخاری شریف میں آیۃ "الذین بدلو انعمة الله کفرا" کی تفسیر میں مروی ہے:

قال ابن عباس هم والله کفار قریش و محمد ﷺ نعمة الله۔ ﴿بخاری شریف مصطفائی ۵۶۶ ج ۲۔ باب قتل ابی جهل﴾

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم وہ بدلنے والے کفار قریش ہیں۔ اور حضرت محمد ﷺ اللہ کی نعمت ہیں۔

اس حدیث شریف سے حضور اکرم ﷺ کا نعمۃ اللہ ہونا ثابت ہوا۔ بلکہ قرآن کریم میں تو انبیائے کرام کی پیدائش وولادت کو بھی نعمت فرمایا گیا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

واذ قال موسی لقومه یاقوم اذکروا نعمة الله علیکم اذ جعل فیکم انبیاء۔ ﴿سورۃ المائدہ ع ۴ ج ۶﴾

ترجمہ: "اور جب موسیٰ نے کہا اپنی قوم سے اے میری قوم اللہ کی نعمت کو جو اپنے اوپر ہے یاد کرو کہ تم میں پیغمبر پیدا کیے۔"

اور ہمارے نبی کریم ﷺ کی بعثت مبارکہ کو تو قرآن کریم نے نعمت عظمیٰ قرار دیا ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے:

لقد من الله علی المومنین اذبعث فیهم رسولا۔

﴿سورہ آل عمران ع ۱۷ ج ۴﴾

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

ترجمہ: ”بے شک اللہ کا بڑا احسان ہوا مسلمانوں پر کہ ان میں ایک رسول بھیجا۔“

لہٰذا جب حضور اکرم ﷺ کی ذات شریفہ اور ولادت و بعثت مبارکہ کا نعمت ہونا ثابت ہو چکا تو اب شکر نعمت ہم پر لازم ہوا اور شکر نعمت کا طریقہ بھی خود قرآن کریم ہی میں اللہ تعالیٰ ہمیں اس طرح تعلیم فرماتا ہے:

واذکرو نعمة الله علیکم۔ ﴿سورہ بقرہ ع ۲۹ ج ۳﴾

ترجمہ: ”اور یاد کرو اللہ کی نعمت کو جو تم پر ہے۔“

واما بنعمة ربك فحدث۔ ﴿سورہ والضحیٰ ع ۱ ج ۳۰﴾

ترجمہ: ”اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو۔“

ان آیات سے ثابت ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ کی نعمت کا ذکر کرنا اور خوبی بیان کرنا شکر نعمت ہے تو جب ہمارے نبی ﷺ کی ولادت و بعثت بھی نعمت ہے تو اس کا ذکر کرنا اور خوبی بیان کرنا بھی شکر نعمت ہے اور امر الٰہی اور حکم قرآنی ہے۔ بلکہ ہمارے حضور ﷺ کی آمد کا ذکر خود اللہ تعالیٰ نے کس اہتمام کے ساتھ انبیائے کرام کے مجمع میں کیا:

انبیاء کرام علیہم السلام سے وعدہ

و اذا خذ الله میثاق النبیین لما آتیتکم من کتاب و حکمة ثم جاء کم رسول مصدق لما معکم لتومنن به و لتنصرنه أاقررتم و قال اخذ تم علی ذلکم اصری قالوا اقر رنا قال فاشهدوا وانا معکم من الشهدین۔

﴿سورہ آل عمران ع ۹ ج ۳﴾

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

ترجمہ: ”اور یاد کرو جب اللہ نے پیغمبروں سے ان کا عہد لیا جو میں تم کو کتاب اور حکمت دوں پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول کہ تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا۔ فرمایا کیوں تم نے اقرار کیا اور اس پر میرا بھاری ذمہ لیا سب نے عرض کی ہم نے اقرار کیا فرمایا تم ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ اور میں آپ تمہارے ساتھ گواہوں میں ہوں۔“

اس آیت کریمہ سے یہ ثابت ہو گیا کہ ہمارے نبی کریم ﷺ کی آمد کا ذکر حضرات انبیاء کرام کے عظیم الشان مجمع میں کیا گیا۔ بالجملہ محفل میلاد شریف میں بھی یہی ہوتا ہے۔ کہ حضور اقدس ﷺ کی ولادت شریفہ اور بعثت مبارکہ اور آمد کا ذکر کیا جاتا ہے تو محفل میلاد شریف کی اصل قرآن سے ثابت ہو گئی اب باقی رہی اسلام کی دوسری دلیل اس سے بھی ولادت و بعثت ثابت ہے۔

بہترین قبائل میں جلوہ گری

بخاری شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی:

بعثت من خیر قرون بنی ادم قرنا فقرنا حتی کنت من القران الذی کنت فیه“۔ ﴿جامع صغیر للسیوطی مصری ص ۱۰۵ ر ج ۱﴾

ترجمہ: ”میں بنی آدم کے بہترین طبقوں سے پیدا کیا گیا بعد طبقہ یہاں تک کہ میں اس طبقہ سے ہوا کہ میں اس میں ہوں۔“

ترمذی شریف میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

قلت یا رسول الله ان قریشا جلسو افتدا کروا احسا

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

بهم بينهم فجعلوا مثلك مثل نخلة فى كبوة من الارض فقال النبى ﷺ ان الله خلق الخلق فجعلنى من خير فرقهم و خير الفريقين ثم خير القبائل فجعلنى من خير القبيلة ثم خير البيوت فجعلنى فى خير بيو تهم فانا خير هم نفساو خير هم بيتا۔" ﴿ترمذی شریف دہلی ص ۲۰۱ ج ۲﴾

ترجمہ: "کہ میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول بے شک قریش بیٹھ کر اپنے حسب کا ذکر کرنے لگے تو انہوں نے آپ کی مثال اس درخت کی سی دی جو گھورے پر ہو تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ نے مخلوق پیدا کی تو مجھے بہترین گروہوں میں رکھا۔ پھر ان کے وہ گروہ کئے پھر قبیلے بنائے تو مجھے بہتر قبیلے میں رکھا پھر خاندان کئے تو مجھے بہتر خاندان میں رکھا پس میں سب سے خود بھی بہتر اور میرا خاندان بھی سب خاندانوں سے افضل ہے۔"

نسب کے اعتبار سے سب سے افضل

بیہقی شریف نے "دلائل النبوۃ" میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

انا محمد بن عبدالله بن عبدالمطلب بن هاشم بن مناف بن قصى بن كلاب بن مرة بن كعب بن لوى بن غالب بن فهر بن مالك بن النضر بن كنانة بن خزيمة بن مدر كة بن الياس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان و ما

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

افترق الناس فرقتين الا جعلنى الله فى خير هما فاخر
خرجت من بين ابو ى فلم يصبنى شئى من عهد
الجاهلية و خرجت من نكاح ولم اخرج من سفاح من
لدن ادم حتى انتهيت الى ابى وامى فانا خير هم نسبا و
خير هم ابا ولم اخرج من سفاح من لدن ادم حتى
انتهيت الى ابى وامى فانا خير نسبا وخير هم ابا"

﴿جامع صغیر مصری ص ۸۹ ج ۱﴾

ترجمہ: ''میں محمد ﷺ ہوں فرزند عبداللہ کا اور وہ عبدالمطلب کے بیٹے۔ اور وہ ہاشم کے بیٹے اور وہ عبد مناف کے اور وہ قصی کے اور وہ کلاب کے اور وہ مرہ کے اور وہ کعب کے اور وہ لوی کے اور وہ غالب کے اور وہ فہر کے اور وہ مالک کے اور وہ نضر کے اور وہ کنانہ کے اور وہ خزیمہ کے اور وہ مدرکہ کے اور وہ الیاس کے اور وہ مضر کے اور وہ نزار کے اور وہ معد کے اور وہ عدنان کے بیٹے۔ لوگ دو گروہ پر منقسم ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے مجھے ان کے بہتر میں رکھا تو میں اپنے ماں باپ سے پیدا ہوا اور کوئی بات عہد جاہلیت کی مجھے نہ پہنچی۔ اور میں حضرت آدم علیہ السلام سے اپنے ماں باپ تک نکاح ہی سے پیدا ہوا ہوں نہ کہ زنا کے عیب سے تو میں سب سے نسب کے اعتبار سے بہتر ہوا اور خاندانی لحاظ سے بھی افضل ہوں۔''

پیدائش حضرت آدم علیہ السلام سے قبل نور

علامہ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے ''شفا شریف'' میں اور ابن عمر وعدنی نے اپنے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

مسند میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے راوی:

ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کانت روحہ نورا بین یدی اللہ تعالیٰ قبل ان یخلق ادم بالفی عام یسبع ذلك النور وتسبع الملٰئکة بتسبیحه فلما خلق الله ادم القی ذلك النور فی صلبه فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فاهبطنی الله عزوجل الی الارض فی صلب نوح وقذف لی فی صلب ابراهیم ثم لم یزل الله تعالیٰ ینقلنی من الاصلاب الکریمة والا رحام الطاهرة حتیٰ اخرجنی من ابوی لم یلتقیا علی سفاح قط۔

﴿شرح شفا علی القاری مصری ص ۱۹۹ ج ۱﴾

ترجمہ: ”بے شک حضور انور ﷺ کی روح پاک حضرت آدم علیہ السلام کے پیدا کرنے سے دو ہزار برس پہلے اللہ تعالیٰ کی حضوری میں نور تھی۔ یہ نور تسبیح کرتا تو اس کی تسبیح کے ساتھ فرشتے تسبیح کہتے پھر جب خدا نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو یہ نور ان کی پشت میں رکھا نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل نے مجھے زمین کی طرف پشت آدم میں اتارا اور پشت نوح میں رکھا اور پشت ابراہیم میں جلوہ گر کیا پھر مجھے اللہ تعالیٰ ہمیشہ بزرگ پشتوں اور پاک رحموں سے منتقل فرماتا رہا یہاں تک کہ مجھے میرے ماں باپ سے پیدا کیا جنہیں کبھی زنا نہ پہنچا۔“

ان احادیث سے نہایت روشن طور پر ثابت ہو گیا کہ خود حضور اکرم ﷺ نے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

اپنی آمد اور میلاد شریف کا ذکر فرمایا۔ اور جس طرح یہ احادیث تنہائی میں بیان کی جاسکتی ہیں۔ اسی طرح مجمع و محفل میں بھی بیان ہوسکتی ہیں تو محفل میں میلاد شریف کا ذکر یعنی ان احادیث کا بیان کرنا یہی محفل میلاد شریف کہلاتا ہے۔ لہذا محفل میلاد شریف احادیث سے بھی ثابت ہوگئی۔ اب رہی اسلام کی تیسری دلیل اجماع امت سے بھی محفل شریف کا ثبوت بصراحت موجود ہے۔ اور متقدمین و متاخرین کے اقوال اس سے پر ہیں ہم بخیال اختصار چند عبارات پیش کرتے ہیں۔

اہل اسلام ولادت کے مہینہ محافل کرتے

علامہ شہاب الدین احمد قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ "مواہب لدنیہ" میں فرماتے ہیں:

وما زال اهل الاسلام يحتلفون بشهر مولده عليه السلام و يعلمون الولائم ويتصد قون في لياليه با نواع الصدقات ويظهرون السرور ويزيدون في المبرات ويعتنون بقراءة مولده الكريم ويظهر عليهم من بركاته كل فضل عميم و مما جرب من خواصه انه امان في ذلك العام وبشرى عاجلة بنيل البغية و المرام فرحم الله امرء آ اتخذ ليالي شهر مولده المبارك اعيادا۔

(موہب لدنیہ مصری ص ۲۷ ج ۱۔ سیرۃ حلبی مصری ص ۱۰۰ ج ۱۔ سیرۃ النبویہ مصری ص ۴۵ ج ۱۔ ماثبت بالسنۃ مطبع قیومی ص ۸۳)

ترجمہ: "اور ہمیشہ سے اہل اسلام ولادت شریفہ کے مہینہ میں محفلیں کرتے اور کھانے پکاتے اور اس کی راتوں میں طرح طرح کے صدقے دیتے اور اظہار خوشی کرتے اور نیکیوں میں زیادتی کرتے اور مولود شریف

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

پڑھنے میں اہتمام کرتے رہے ہیں۔ اور ان کے اوپر فضل عمیم کی برکتیں ظاہر ہوتی رہی ہیں اور مولود شریف کے مجرب خواص میں سے ہے کہ اس سال کے لئے امن ہوتا ہے اور حاجت روائی وحصول مراد کی بشارت عاجلہ ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے جو ماہ مبارک میں میلاد کی راتوں میں عید منائیں۔"

اسلاف میلاد کی خوشی کرتے

علامہ علی حلبی رحمۃ اللہ علیہ "انسان العیون معروف بہ سیرۃ حلبیہ" میں فرماتے ہیں:

قال ابن الحجر الهيتمى والحاصل ان البدعة الحسنة متفق على ندبها وعمل المولد واجتمال الناس له ذلك اى بدعة حسنة ومن ثم قال الامام ابو شامة شيخ الامام النووى ومن احسن ما ابتدع فى زماننا مايفعل كل عام فى اليوم الموافق ليوم مولده صلى الله تعالىٰ عليه وسلم من الصدقات و المعروف واظهار الزينة والسرور فان ذلك مع مافيه من الاحسان للفقراء مشعر بمحبته صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وتعظيمه فى قلب فاعل ذلك وشكر الله على ما من به من ايجاد رسوله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم الذى ارسله رحمة للعالمين هذا كلامه قال السخاوى لم يفعله احد من السلف فى القرون الثلاثة و انما حدث بعد ثم لازال اهل الاسلام من سائر

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

الاقطار والمدن الکبار یعملون المولد ویتصدقون فی لیالیه بانواع الصدقات ویهتمون بقراء ة مولده المکرم ویظهر علیهم من برکاته کل فضل عمیم۔

﴿سیرۃ حلبی مصری ص ۱۰۰ ج ۱۔ سیرۃ نبوی للعلامۃ دحلان مصری ص ۴۵ ج ۱﴾

ترجمہ: ”علامہ ابن حجر ہیتمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حاصل یہ ہے کہ بدعت حسنہ کا مستحب ہونا متفق علیہ ہے اور مولود شریف کرنا اور اس کے لئے لوگوں کا جمع ہونا بھی بدعت حسنہ ہے۔ اسی بنا پر امام ابوشامہ نے فرمایا جو امام نووی کے استاذ ہیں کہ ہمارے زمانہ کی بدعت حسنہ یوم مولود شریف کی تاریخ میں ہر سال صدقے اور نیکیاں اور زینت اور خوشی کا ظاہر کرنا ہے اور باجود اس کے اس میلاد شریف کرنے اور فقیروں پر احسان ہے اور یہ کرنے والے کے دل میں محبت و عظمت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا پتہ دینے والا ہے۔ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری و ولادت کی نعمت اور ان کے رحمۃ للعالمین ہو کر تشریف فرما ہونے کی نعمت پر اللہ کا شکر یہ ہے۔ اور امام سخاوی نے فرمایا کہ میلاد شریف کو قرون ثلثہ میں سلف میں سے کسی نے نہیں کیا یہ تو بعد میں جاری ہوا پھر ہمیشہ سے دنیا کے تمام اہل اسلام مولود شریف کرنے لگے اور اسکی راتوں میں طرح طرح کے صدقے دینے لگے۔ اور میلاد شریف کے پڑھنے میں اہتمام کرنے لگے تو ان پر فضل عمیم کی برکتیں ظاہر ہونے لگیں۔“

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

میلاد پر علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

علامہ ابن حجر ہیتمی رحمۃ اللہ علیہ اپنے ''فتاویٰ حدیثیہ'' میں فرماتے ہیں:

والمولد الا ذکار التی تفعل عندنا اکثرھا مشتمل علی خیر کصدقة و ذکر و صلاة وسلام علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ومدحه ﴿پھر ۵ سطر کے بعد فرمایا﴾

والقسم الثانی سنة تشمله الاحادیث الوادة فی الاذکار المخصوصة والعامة کقوله صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم لا یقعد قوم یذکرون اللہ تعالیٰ الا حفتهم الملائکة و غشیتهم الرحمة و نزلت علیهم السکینة و ذکر هم اللہ تعالیٰ فیمن عنده رواه مسلم وروی ایضا انه صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم قال لقوم جلسوا یذ کرون اللہ تعالیٰ ویحمدو نه علی ان هدا هم للاسلام اتانی جبرئیل علیه الصلاة والسلام فاخبر نی ان اللہ تعالیٰ یبانسی بکم الملائکة و فی الحدیثین اوضح دلیل علی فضل الاجتماع علی الجلوس له وان الجالسین علی خیر کذلك یباهی اللہ بهم الملائکة وتنزل علیهم السکینة وتغشاهم الرحمة ویذکر هم اللہ تعالیٰ بالثناء علیهم بین

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

الملائکۃ فای فضائل اجل من ھذہ"

﴿فتاوی حدیثیہ مصری ص ۱۰۹﴾

ترجمہ: "ہمارے نزدیک جو مولود و ذکر کئے جاتے ہیں ان کے اکثر خیر پر مشتمل ہیں جیسے صدقہ کرنا اور ذکر کرنا اور حضور اکرم ﷺ پر صلاۃ وسلام پڑھنا اور ان کی مدح کرنا۔ اور دوسری قسم یعنی وہ محافل میلاد جو امور خیر پر مشتمل ہیں سنت ہیں اور اذکار عامہ وخاصہ کے بارے میں جو احادیث وارد ہیں وہ ان محافل کو شامل ہیں جیسے یہ حدیث کہ جو کوئی قوم ذکر الٰہی کے لئے بیٹھتی ہے فرشتے اس پر چھا جاتے ہیں۔ رحمت حق اس کو ڈھانپ لیتی ہے سکینہ اس پر نازل ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے مقربین میں ان کا ذکر فرماتا ہے اس حدیث کو مسلم نے روایت کی۔ نیز ایک اور حدیث روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے اس قوم کے لئے جو فرمایا جو ذکر الٰہی کے لئے مجلس بناتی ہے اور اس پر حمد الٰہیہ بجالاتے ہیں کہ اس نے انہیں اسلام کی رہنمائی فرمائی کہ اس کے لئے فرمایا کہ میرے پاس حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور خبر دی کہ اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ملائکہ پر فخر فرماتا ہے۔ ان دونوں حدیثوں میں بڑی روشن دلیل ہے اس اجتماع کی فضیلت پر جو نیکی کے لئے ہو اور اس میں بیٹھنے پر اور اس پر کہ امر خیر کے لئے بیٹھنے والے ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ملائکہ پر فخر فرماتا ہے اور ان پر سکینہ نازل ہوتی ہے اور ان پر رحمت چھا جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ ملائکہ کے درمیان ان کا ذکر ثنا کے ساتھ فرماتا ہے تو ان سے برتر اور کون سی فضیلتیں ہوگی۔"

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

الحاصل مواہب لدنیہ۔ سیرت حلبی۔ سیرت نبوی۔ ماثبت من السنۃ سے محفل میلاد شریف کا جواز واستحباب اجماع امت سے ثابت ہوگیا۔ اور فتاوی حدیثیہ سے تو میلاد شریف کا سنت ہونا ثابت ہوگیا اب باقی رہی اسلام کی چوتھی دلیل قیاس اس کا یہ بیان ہے۔

ابولہب کے عذاب میں تخفیف

علامہ الحافظ ابن الجزری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

فاذا کان هذا ابو لهب الکافر الذی نزل القران بذمه جوزی فی النار بفرحه لیلة مولد النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم به فما حال المسلم الموحد من امتة علیه السلام الذی یسر بمو لده ویبذل ماتصل الیه قدرته فی محبته صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لعمری انما یکون جزاه من الله الکریم ان یدخله بفضله العمیم جنات النعیم۔ ﴿مواہب لدنیہ مصری ص ۲۷ ج ۱﴾

ترجمہ: ”جب ابولہب کافر جس کی مذمت قرآن کریم میں ہے اس کا یہ حال ہے کہ اس کو دوزخ میں بھی تخفیف عذاب کے ساتھ حضور نبی کریم ﷺ کی شب ولادت میں خوشی کرنے کا بدلہ ملا تو آپ کی امت کے مسلمانوں کے حال کا کیا کہنا جو حضور کی ولادت کا سرور کرتے اور آپ کی ولادت میں حسب قدرت خرچ کرتے ہیں۔ قسمیہ کہا جاتا ہے کہ اس کی جزا میں خدائے کریم ان کو اپنے فضل عمیم سے جنات نعیم میں داخل

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

فرمائے گا۔"

علامہ الحافظ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ استدلال فرمایا:

وفی حدیث انه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عق عن نفسه بعد ماجاءته النبوة قال الامام احمد هذامنکر ای حدیث منکرو الحدیث المنکرمن اقسام الضعیف لا انه باطل کما قد یتوهم والحافظ السیوطی لم یتعرض لذلك وجعله اصلالعمل المولد قال لان العقیقة لا تعادمرة ثانیة فیحمل ذلك علی ان هذا الذی فعله النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اظهار اللشکر علی ایجاد الله تعالیٰ ایاه رحمة للعالمین وتشرعالامته کما کان یصلی علی نفسه لذلك قال فیستحب لنا اظهار الشکر بمولده صلی الله تعالیٰ علیه وسلم هذا کلامه۔ ﴿سیرۃ حلبی مصری ص ۹۴ رج ۱﴾

ترجمہ: "اور حدیث شریف میں ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے بعد نبوت یعنی چالیس سال کی عمر کے بعد اپنا عقیقہ کیا یعنی بہ نیت عقیقہ جانور ذبح کیا، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ منکر حدیث ہے اور منکر حدیث ضعیف حدیث کی قسموں میں سے ہے نہ یہ کہ وہ باطل ہے جیسا کہ وہم کیا گیا اور علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ اس کے درپے نہ ہوئے اور انہوں نے اس حدیث کو عمل میلاد شریف کے لئے اصل ٹھہرایا فرماتے ہیں کیونکہ عقیقہ دوبارہ نہیں کیا جاتا تو اسے اس بات پر حمل کیا جائے گا کہ حضور ﷺ نے اس عقیقہ کو اپنے رحمۃ للعالمین ہو کر تشریف لانے کے اظہار شکری

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے لئے اور امت کے لئے راہ دینی ظاہر کرنے کے لئے کیا جیسا کہ اسی غرض سے خود اپنے اوپر درود بھیجا۔ پس ہمارے لئے حضور اکرم ﷺ کے میلاد شریف کے شکریہ کا ظاہر کرنا مستحب قرار پایا یہ علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔"

میلاد کی اصل

علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے یہ استدلال کیا:

قال الحافظ ابن حجر فی جواب سوال وظهر لي تخريجه على اصل ثابت و هو ما فی الصحيحين ان النبی ﷺ قدم المدينة فوجد اليهود يصومون يوم عاشوراء فسالهم فقالوا هو يوم اغرق الله فيه فرعون ونجى موسى ونحن نصومه شكرا قال فيستفاد من ـ فعل الشكر على ما من به تعالىٰ فی يوم معين واى نعمة اعظم من بروز نبی الرحمة وقال ان قاصدی الخير واظهار الفرح و السرور بمولد النبی صلى الله تعالىٰ عليه وسلم والمحبة له يكفيهم ان يجمعوا اهل الخير و الصلاح والفقراء و المساكين فيطعمو هم و يتصد قواعليهم محبة له صلى الله تعالى عليه وسلم فان ارا دو افوق ذلك امرو امن ينشد من المدائح النبوية والاشعار المتعلقة بالحث على الاخلاق الكريمة مما يحرك

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

القلوب الی فعل الخیرات والکف عن البدع المنکرات

ای لان من اقوی الاسباب الباعثة علی محبته صلی الله

تعالیٰ علیه وسلم سماع الاصوات الحسنة المطربة

بانشاد المدائح النبویة اذا صارفت محلاقا بلا فانها

تحدث للسامع شکر اومحبة۔

﴿جواہر البحار مطوعہ بیروت ص ۱۱۲۴ ر ج ۳﴾

ترجمہ: ''علامہ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے سوال میلاد شریف کے جواب میں فرمایا اور مجھے اس میلاد کرنے کی اصل کا ثبوت ظاہر ہو گیا وہ حدیث مسلم و بخاری میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے تو آپ نے عاشورہ کے دن یہود کو روزہ دار پایا تو ان سے سوال کیا انہوں نے عرض کیا: یہ وہ دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے فرعون کو غرق کیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نجات دی تو ہم اس میں شکریہ کا روزہ رکھتے ہیں۔ علامہ نے فرمایا کہ اس حدیث سے اللہ تعالیٰ کی نعمت پر معین دن میں شکریہ ادا کرنا مستفاد ہوا۔ اور ہمارے نبی رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور سے زیادہ بڑی اور کون سی نعمت ہے اور فرمایا کہ نیکی کا ارادہ کرنے والوں اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد کی خوشی و مسرت کا اظہار کرنے والوں کے لئے اتنا کافی ہے کہ وہ اہل خیر وصلاح اور فقراء و مساکین کو جمع کریں اور انہیں کھانا کھلائیں اور ان پر محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں صدقہ کریں پھر اگر اس سے زیادہ کا ارادہ کریں تو وہ شعر خوانوں کو حکم دیں کہ وہ نعت و مدحت کے ایسے اشعار پڑھیں جو اخلاق کریمہ پر مشتمل ہوں اور جن سے دلوں میں نیکیوں کے کرنے اور برائیوں سے باز رہنے کی حرکت پیدا ہو۔ کیونکہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت پر ابھارنے والے اسباب میں سے زیادہ قوی تر باترنم خوش آوازوں کا سننا ہے جو مدح اور

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

نعمت کے اشعار میں ہوں۔تو جب یہ قابل محل سے موافق ہو جائیں تو یہ سننے والے میں شکر و محبت پیدا کرتے ہیں۔

فائدہ

الحاصل جب محفل میلاد شریف کا ثبوت اسلام کے چاروں دلائل قرآن و حدیث۔اجماع و قیاس سے آفتاب سے زیادہ روشن طور پر ظاہر ہو چکا تو مجیب کا قول کہ محفل میلاد مروجہ بھی شرعا درست نہیں بالکل غلط اور محض باطل ہے نہ معلوم اس نے شرع کس چیز کا نام رکھ لیا ہے اگر مسلمانوں کی شرع مراد لی ہے تو یہ شرع پر افترا و بہتان ہے کہ شرع کے چاروں دلائل سے محفل میلاد کا جائز و مستحب ہونا بلکہ سنت ہونا ثابت ہو گیا تو ظاہر ہو گیا کہ مجیب کی شرع سے مراد دیو بندی شرع ہے جو قرآن و حدیث اجماع و قیاس سب کے خلاف ہے اسی بنا پر اس نے ان میں سے کسی کو اپنی دلیل نہ بنایا اور فتاوی دار العلوم دیو بند کو اپنی شرع کی دلیل ٹھہرایا۔پھر اس کے بعد یہ مجیب کہتا ہے:

اور قیام کا التزام بھی نا جائز ہے۔

مجیب کا یہ حکم بھی اپنے دیو بندی مذہب کی بنا پر ہے،اسی لئے اس دعوی کی دلیل وہی فتاوی دار العلوم دیو بندی ہی کو پیش کیا اور اگر یہ قیام شریعت اسلامیہ کے اعتبار سے نا جائز ہوتا تو مجیب اس کے ثبوت میں کوئی آیت پیش کرتا یا کوئی حدیث نقل کرتا۔یا اجماع و قیاس کی عبارت لکھتا۔اور جب اس نے کسی دلیل شرعی کو پیش نہیں کیا تو ثابت ہو گیا کہ مجیب نے یہ عدم جواز کا حکم شریعت اسلامیہ کا نہیں لکھا بلکہ اپنے دیو بندی مذہب کا حکم لکھا ہے۔لہذا میں پہلے شریعت اسلامیہ کا حکم بیان کرتا ہوں۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

تعزروہ و توقرو" ﴿سورہ فتح ع ا ج ۲۶﴾

ترجمہ: "تم رسول ﷺ کی تعظیم وتوقیر کرو۔"

قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے "شفا شریف" میں ان کلمات آیت کریمہ کی تفسیر نقل فرمائی:

یبالغون فی تعظیمه و یو قروه ای یعظمو۔

﴿شرح شفا مصری ص ۱۲۴ ر ج ۱﴾

ترجمہ: "حضور ﷺ کی تعظیم میں خوب مبالغہ کریں اور ان کی توقیر ہیں۔"

اس آیت کریمہ اور اس کی تفسیر سے ثابت ہوگیا کہ حضور اکرم ﷺ کی تعظیم و توقیر میں خوب مبالغہ کرنا حکم الٰہی ہے اور تعظیم کے طریقوں میں کسی خاص طریقہ تعظیم کے لئے مستقل ثبوت پیش کرنا ضروری نہیں بلکہ جو طریقہ تعظیم ہوگا وہ اسی آیت کے تحت میں داخل ہے۔ ہاں اگر کسی خاص طریقہ تعظیم کی ممانعت شرع سے بالتخصیص ثابت ہو تو وہ بے شک ناجائز ہے۔ جیسے سجدہ۔ بالجملہ قیام بھی طرق تعظیم میں بہترین طریقہ ہے تو یہ آیۃ کریمہ اس قیام کو بھی شامل ہے۔ پھر احادیث پر نظر کرنے سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے۔ کہ حضور اقدس ﷺ نے صحابہ کرام کو قیام تعظیمی کا حکم دیا۔

قیام تعظیمی کا حکم نبوی ﷺ

بخاری شریف و مسلم شریف کی ایک طویل حدیث میں ہے کہ حضور انور ﷺ نے بنو قریضہ کے سلسلے میں حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو طلب فرمایا:

فلما دنا من المسجد قال رسول الله صلی الله تعالیٰ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

علیه وسلم للا نصار قوموا الی سید کم۔

﴿مشکوٰۃ شریف مطبع اصح المطابع ص ۴۰۳﴾

ترجمہ: ”جب حضرت سعد مسجد کے قریب آئے حضور اکرم ﷺ نے انصار سے فرمایا۔ اپنے سردار کے لئے قیام کرو۔“

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رسول اللہ ﷺ کے لیے قیام کرتے

بیہقی نے ”شعب الایمان“ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ صحابہ کرام حضور انور ﷺ کے لئے قیام کرتے تھے۔

کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یجلس معنا فی المسجد یحدثنا فا ذاقام قمنا قیاما حتی نراہ قد دخل بعض بیوت ازواجہ۔ ﴿مشکوٰۃ شریف مطبع اصح المطابع ص ۴۰۳﴾

ترجمہ: ”حضور ﷺ مسجد شریف میں ہمارے ساتھ جلوس فرماتے اور گفتگو کرتے اور جب حضور کھڑے ہو جاتے تو ہم بھی کھڑے ہو جایا کرتے اور ہم یہاں تک کھڑے رہتے کہ حضور کو ازواج مطہرات میں سے کسی کے گھر میں داخل ہوتا ہوا دیکھ لیتے۔“

ابوداؤد شریف میں حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ وہ حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے اوصاف ذکر کرتے ہوئے فرماتی ہیں۔

کانت اذا دخلت علیہ قام الیہا فا خذبیدھا فقبلھا واجلسھا فی مجلسہ وکان اذا دخل علیھا قامت الیہ فاخذت یدہ فقبلتہ واجلستہ فی مجلسھا۔

﴿مشکوٰۃ شریف مطبع اصح المطابع ص ۴۰۲﴾

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

ترجمہ: ''حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا جب حضور ﷺ کے پاس حاضر ہوتیں تو حضور ﷺ ان کے لئے قیام فرماتے اور ان کی دست بوسی کرتے اور انہیں اپنی جگہ بٹھاتے اور حضور ﷺ جب انکے پاس تشریف لے جاتے تو وہ حضور ﷺ کے لئے قیام فرماتیں اور حضور ﷺ کی دست بوسی کرتیں اور حضور کو اپنی جگہ پر بٹھاتیں۔''

ان احادیث سے ثابت ہوگیا کہ مستحقین تعظیم کے لئے قیام کرنا نہ فقط جائز بلکہ سنت صحابہ ہے بلکہ حضور ﷺ کی قولی و فعلی سنت ہے۔ پھر یہ قیام کبھی آنے والے کی تعظیم کے لئے ہوتا ہے یہ قیام قدوم ہے جیسا کہ حدیث میں گزرا کہ حضرت سعد کے لئے انصار نے قیام کیا۔ کبھی اظہار محبت کے لئے ہوتا ہے یہ قیام محبت ہے جیسا کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لئے خود حضور ﷺ نے قیام فرمایا۔ کبھی سرور خوشی کے لئے ہوتا ہے جیسا کہ امیر المومنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے ایک مسئلہ سننے کے لئے قیام فرمایا۔

امام احمد نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

قلت تو فی اللہ تعالیٰ نبیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قبل ان نسئلہ عن نجاۃ ھذا الامر قال ابوبکر قد سئلتہ فقمت الیہ۔ ﴿مشکوۃ شریف مطبع اصح المطابع ص ۵۶۱﴾

ترجمہ: ''کہ میں نے حضرت ابوبکر سے عرض کی اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو وفات دی اور ہم اس امر کی نجات آپ سے نہ دریافت کر سکے۔ حضرت صدیق نے فرمایا میں نے حضور سے دریافت کرلیا ہے اس کے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

سننے کے شوق میں حضرت عثمان فرماتے ہیں کہ میں کھڑا ہو گیا۔ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ایک مسئلہ سننے کی خوشی و مسرت میں قیام کرنا قیام مسرت ہے۔"

الحاصل محفل میلاد شریف کا قیام بغرض تعظیم بھی ہے اور محبت کی بنا پر بھی ہے۔ اور اظہار مسرت کے لئے بھی ہوتا ہے کہ مسلمان کے لئے اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کے ذکر سے زیادہ وہ خوشی اور مسرت کا کیا ذکر ہو سکتا ہے کہ رحمتہ للعلمین صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری ہی تمام دینی سرور اور احکام الٰہی کے حصول کا باعث وسبب ہے،۔ اور مسلمان اس ذکر پاک پر اظہار محبت و تعظیم نہ کرے گا تو اس سے زیادہ اظہار محبت و تعظیم کا اور کیا ذکر ہوگا۔ اور تصریحات ائمہ کرام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر پاک کی تعظیم ذات انور کی تعظیم کے مثل ہے۔ بالجملہ ذکر ولادت شریف پر محفل میلاد میں قیام کرنا قرآن کریم کی اس آیۃ کریمہ سے اور ان احادیث سے ثابت ہوا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تشریف آوری کا خود ذکر کیا

ترمذی شریف میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے مروہ ہے۔

انه جاء الى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم سمع شيئا فقام النبيصلى الله تعالىٰ عليه وسلم على المنبر فقال من انا فقالو انت رسول الله قال انا محمد بن عبدالله بن عبدالمطلب ان الله خلق الخلق فجعلنى فى خير هم ثم جعلهم قبائل فجعلنى فى خير هم قبيلة ثم جعلهم بيوتا فجعلنى فى خير هم بيتا فانا خير هم نفسا و خير هم

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

بیتا۔ ﴿مشکوٰۃ شریف مطبع اصح المطابع ص ۵۱۳/ج ۲﴾

ترجمہ: ''حضرت عباس حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں غضبناک ہو کر حاضر ہوئے کہ وہ حضور ﷺ کے حسب ونسب میں کچھ طعن سن کر آئے تھے حضور ﷺ نے ممبر پر کھڑے ہو کر فرمایا میں کون ہوں صحابہ نے عرض کی۔ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ فرمایا میں محمد ﴿ﷺ﴾ بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہوں اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا اور مجھ کو ان کے بہترین میں پیدا کیا۔ پھر ان کے دو فرقے کیے۔ اور مجھ کو ان کے بہتر فرقے میں کیا۔ پھر ان کے قبیلے بنائے۔ تو مجھ کو ان کے بہتر قبیلے میں پیدا کیا۔ پھر ان میں خاندان کیے اور مجھ کو ان کے بہتر خاندان میں پیدا کیا۔ تو میں ان کے بہتر نفوس اور بہتر خاندان سے ہوں۔''

اس حدیث شریف سے یہ ثابت ہو گیا کہ حضور ﷺ نے اپنی تشریف آوری کا ذکر بحالت قیام فرمایا ہے تو ہمارے لئے بھی ذکر ولادت کا بحالت قیام کرنا اس حدیث شریف سے مستفاد ہوا۔ بالجملہ جب محفل میلاد شریف کا قیام قرآن کریم و احادیث شریفہ سے مستفاد ہوا۔ تو اس کا جائز و مستحب ہونا محل کلام ہی نہیں ہوا تو اس کو اہل اسلام نے اپنا معمول ٹھرالیا۔ ہزرا ہا بلاد اسلامیہ کے خواص وعوام۔ کئی صدی کے علمائے کرام۔ اولیائے عظام نے اس کو اپنا معمول قرار دیا۔ اور امت اس کو بلا نکیر کرتی چلی آئی۔

رسول اللہ ﷺ کی تعظیم کے لیے اسلاف قیام کرتے

چنانچہ علامہ حلبی رحمۃ اللہ علیہ نے سیرۃ حلبی میں تحریر فرمایا:

جرت عادۃ کثیر من الناس اذا سمعوا بذکرو ضعہ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان یقوموا تعظیما لہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وھذا القیام بدعۃ لا اصل لھا ای لکن ھی بدعۃ حسنۃ لا نہ لیس کل بدعۃ مذمومۃ وقد قال سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فی اجتماع الناس لصلاۃ التراویح نعمۃ البدعۃ ھذہ و فیہ ایضا وقد وجد القیام عند ذکر اسمہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم من عالم الامۃ و مقتدی الائمۃ دینا وورعا الامام تقی الدین السبکی وتابعہ علی ذلک مشائخ الاسلام فی عصرہ ویکفی مثل ذلک فی الاقتداء ملخصا۔

﴿سیرۃ حلبی مصری ص ۹۹، ۱۰۰ ج ۱﴾

ترجمہ: ''اور بہت لوگوں کی عادت جاری ہے کہ جب حضور اکرم ﷺ کا ذکر ولادت سنتے ہیں تو وہ حضور کی تعظیم کے لئے قیام کرتے ہیں۔ اور یہ قیام بدعت ہے اسکی اصل نہیں یہ بدعت حسنہ ہے اس لئے کہ ہر بدعت مذموم نہیں ہوتی کہ حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نماز تراویح کے لئے لوگوں کے جمع ہونے کے بارے میں فرمایا یہ اچھی بدعت ہے اور بیشک حضور اکرم ﷺ کے نام پاک کے ذکر کے وقت قیام کرنا امام تقی الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ سے پایا گیا جو اس امت کے عالم اور دین وتقوی میں اماموں کے امام ہیں اور ان کے معاصرین ائمہ کرام ومشائخ اسلام نے اس قیام پر ان کی متابعت کی علامہ حلبی نے فرمایا اور اس قدر بات پیروی کرنے میں کافی

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے۔"

علامہ سید احمد دحلان مکی رحمۃ اللہ علیہ، "السیرۃ النبویہ والآثار المحمدیہ" میں فرماتے ہیں:

جرت العادة ان الناس اذا سمعو اذكرو ضعه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يقومون تعظيما صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وهذا القيام مستحسن لمافيه من تعظيم النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وقد فعل ذلك كثير من علما ئنالامة الذين يقتدى بهم۔ ﴿السیرۃ النبویہ مصری ص ۴۴ ج ۱﴾

ترجمہ: "عادت جاری ہے کہ جب لوگ حضور انور ﷺ کی ولادت کا ذکر سنتے ہیں تو حضور ﷺ کی تعظیم کے لئے قیام کرتے ہیں اور یہ مستحسن ہے اس لئے کہ اس میں نبی ﷺ کی تعظیم ہے اور اس قیام کو بکثرت ان علماء امت نے کیا جن کی پیروی کیا جاتی ہے۔"

قیام بدعت حسنہ ہے

علامہ سیّد احمد عابدین رحمۃ اللہ علیہ نے "نثر الدرر علی مولد ابن حجر" میں فرمایا:

جرت العادة بانه اذا ساق الوعاظ مولده صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و ذكر واوضع امه لهو قام الناس عند ذالك تعظيما لا صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و هذا القيام بدعه حسنة لما فيه من اظهار الفرح و السرور و التعظيم بل مستحبة لمن غلب عليه الحب والا جلال لهذا النبى

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

الکریم علیه افضل الصلاة و اتم التسلیم ولم تنزل علیه
المو اظبة من العماء الاعلام والمشائخ الکرام بقصد
تعظیم للانبیا ختام۔ علیه و علیهم افضل الصلاة
والسلام۔ ﴿ملخصا از جواہر البحار مطبوعہ بیروت ص ۱۱۴۴ ر ج ۳﴾

ترجمہ: ''عادت جاری ہوئی کہ جب حضور اقدس ﷺ کے تولد اور پیدائش کے ذکر تک واعظ پہنچتے ہیں تو اس وقت سب لوگ حضور ﷺ کی تعظیم کے لئے قیام کرتے ہیں اور یہ قیام بدعت حسنہ ہے کیوں کہ اس میں فرحت و مسرت اور تعظیم کا اظہار ہے بلکہ اس شخص کے لئے مستحب ہے جس پر اس نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت و عظمت غالب ہو اور خاتم النبین ﷺ کی عظمت کا قصد کرتے ہوئے مشائخ کرام و علمائے عظام نے اس قیام پر ہمیشگی فرمائی۔ اس ذات کے لئے جو انبیاء کے خاتم ہیں ان پر بہترین درود اور کامل ترین سلام نازل ہو۔''

امت گمراہی پر جمع نہ ہوگی

علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے ''المولد الکبیر'' میں فرمایا:

فیقال نظیر ذلك القیام عند ذکر ولادته صلی الله تعالیٰ
علیه وسلم وایضا قال اجتمعت الامة المحمدیة من اهل
السنة و الجماعة علی استحسان القیام المذکور قد قال
صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لا یجتمع امتی علی ضلالة۔
﴿الدر المنظم ص ۱۴۳ ر از الکواکب الازہر﴾

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

ترجمہ: ”کہا گیا اسی کی نظیر حضور اکرم ﷺ کی ولادت کے ذکر کے وقت قیام کرنا ہے۔ نیز قیام مذکور کے استحسان پر امت محمدیہ اہل سنت و جماعت نے اجماع کرلیا ہے اور حضور انور ﷺ نے فرمایا میری امت گمراہی پر جمع نہ ہوگی۔“

خوش نصیب

علامہ سید جعفر بن حسن برزنجی اپنے مولد میں فرماتے ہیں:

قد استحسن القیام عند ذکر مولده الشریف ائمة ذی روایة ورویة فطوبیٰ لمن کان تعظیمه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم غایة مرامه و مرماه۔

﴿جواہر البحار مطبوعہ بیروت ص ۱۲۴۸/ج ۳﴾

ترجمہ: ”قیام کو ائمہ ذو روایت نے بوقت ذکر ولادت کے مستحسن جانا تو خوشخبری ہو اس کے لئے جسے حضور ﷺ کی تعظیم انتہائی مراد ہو۔“

ان عبارات سے ثابت ہوگیا کہ محفل میلاد کا قیام صدیوں سے مسلمانوں کا معمول بہ ہے۔ اور امت نے اس کے استحباب پر اجماع کرلیا ہے۔ تو جس کی اصل قرآن واحادیث میں موجود ہو اور وہ اجماع امت سے ثابت ہو۔ اس کو کوئی مسلمان تو ناجائز کہہ نہیں سکتا۔ مجیب کا فریب یہ ہے کہ اس نے اس مقام پر قیام کو صراحۃً ناجائز نہیں کہا۔ بلکہ اس کے التزام کو ناجائز ٹھہرایا۔ مگر اس التزام کے ناجائز ہونے پر کوئی دلیل شرعی پیش نہ کرسکا۔ اور حقیقت یہ ہے کہ وہ آئندہ بھی کوئی دلیل پیش ہی نہیں کرسکتا کہ شریعت میں ہر امر جائز یا مستحب کا التزام ناجائز نہیں۔

اسی مذہب دیوبندی کے معلم ثانی گنگوہی جی کے فتاویٰ رشیدیہ حصہ سوم میں

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے۔ از بندہ رشید احمد عفی عنہ بعد سلام مسنون مطالعہ فرمایند بندہ بحمدہ تعالیٰ بخیر ہے۔ آپ کی علامت سے متفکر ہوا۔ میں دعائے خیر کرتا ہوں آپ سورۂ فاتحہ التزام کے ساتھ سنت وفرض کے درمیان پڑھ لیا کریں اور پانی دم کر کے بھی پی لیا کریں اور اپنے اوپر بھی دم کرلیا کریں فقط والسلام۔ ﴿فتاوی رشیدیہ دہلی ص ۵۴ر ج ۲﴾

مجیب صاحب دیکھئے گنگوہی صاحب نے سورۂ فاتحہ کو التزام کے ساتھ پڑھنے کا حکم دیا۔ تو اگر کسی امر جائز کا التزام کرنا اس کو ناجائز بنا دیتا تو گنگوہی جی سورۂ فاتحہ کو التزام کے ساتھ پڑھنے کا ہرگز حکم نہ دیتے، الحاصل قیام کا جب جائز و مستحب ہونا ثابت ہوگیا تو اس کو جائز و مستحب جانتے ہوئے اس کا التزام کس طرح ناجائز ہوسکتا ہے۔ لہذا مجیب کا یہ دعوی کہ ''قیام کا التزام بھی ناجائز ہے'' غلط اور باطل اور شریعت اسلامیہ کے خلاف ہے۔ اس کے بعد مجیب کا یہ قول جو کچھ کیا جاتا ہے یہ رسم و رواج شرعاً خلاف شریعت ہے اور بدعت ہے اس کو ترک کرنا ضروری ہے۔

﴿فتاوی دارالعلوم ص ۱۲ ج ۳﴾

کس قدر جہالت پر مبنی ہے۔ مجیب پر پہلے تو یہ لازم تھا کہ رسم و رواج کی جامع مانع تعریف بیان کرتا، رسم و رواج کے عدم جواز کا حکم قرآن و حدیث وغیرہ دلائل شرع سے ثابت کرتا۔ اور اس کا خلاف شرع اور بدعت ہونا اور اس کے ترک کا ضروری ہونا نصوص ہونا نصوص سے ثابت کرتا۔ لیکن مجیب کو نہ تو رسم و رواج ہی کا حکم معلوم۔ نہ رسم و رواج اور خلاف شرع میں نسبت ہی کا پتہ۔ نہ خلاف شرع اور بدعت کے درمیان تفرقہ کا علم۔ نہ بدعت واجب الترک میں نسبت کی خبر تو اس کی یہ ایک مجنونا نہ بڑ ہے۔ اور اگر دیوبندی قوم ان باتوں کا کچھ علم رکھتی ہے تو ظاہر کرے۔ علاوہ بریں جب ہم نے محفل میلاد شریف اور قیام کا جواز و استحباب قرآن و احادیث اور عمل

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

مسلمین سے ثابت کر دیا تو فقط رسم ورواج کب قرار پائے۔ اور خلاف شرع کس طرح ہوئے۔ اور بدعت کس طرح ٹھہرے۔ اور واجب الترک کس طرح بنے کیا یہ مجیب رسم ورواج اس کو کہتا ہے جو قرآن واحادیث سے ثابت ہو اور خلاف شرع اس کو ٹھہراتا ہے جو نصوص سے ثابت ہو اور بدعت اس کو کہتا ہے جو دلائل شرع سے مستفاد ہو۔ اور واجب الترک اس کو قرار دیتا ہے جو براہین اسلام سے ثابت ہو رہا ہو۔ لہذا یہ مجیب نہ تو رسم ورواج کی تعریف کو جانتا ہے۔ نہ خلاف شرع کے معنی سمجھتا ہے۔ نہ بدعت کو پہچانتا ہے۔ نہ واجب الترک کے مفہوم سے واقف ہے۔ اور ان تمام امور کا الزام صرف اس مجیب ہی پر نہیں ہے کہ یہ تو ناقل ہے بلکہ اصل الزام ''فتاوی دارالعلوم'' پر جس سے یہ مجیب نقل کر رہا ہے، یہاں تک تو ''فتاوی دارالعلوم'' کی جہالات تھیں۔

اب یہ مجیب اس کے بعد کہتا ہے کھڑے ہو کر سلام پڑھنا نہ کسی حدیث سے ثابت ہے اور نہ کسی آیت سے۔ بالکل ناجائز ہے۔

گنگوہی جی کی کلابازیاں

مجیب کا یہ قاعدہ ﴿ کہ جو شی کسی آیت یا حدیث سے صراحۃً ثابت نہ ہو وہ بالکل ناجائز ہے ﴾ نہ تو کسی آیت کا مفہوم ہے نہ کسی حدیث کا مضمون ہے۔ نہ سلف و خلف میں سے کسی کا قول ہے نہ شریعت میں اس کا کہیں پتہ چلتا ہے۔ بلکہ یہ خود ساختہ قاعدہ دیوبندی قوم ہی کا ہے جس کو ہمارے مقابلہ میں تو استعمال کر لیا کرتے ہیں اور خود یا تو اس کو غلط مانتے ہیں یا ناقابل عمل جانتے ہیں، چنانچہ اس دیوبندی قوم کے پیشوا گنگوہی جی کا فتاویٰ رشیدیہ دیکھو وہ کہتے ہیں۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

سوال:

کسی مصیبت کے وقت بخاری شریف کا ختم کرانا قرون ثلثہ سے ثابت ہے یا نہیں اور بدعت ہے یا نہیں؟۔

جواب:

قرون ثلثہ میں بخاری تالیف نہیں ہوئی تھی مگر اس کا ختم درست ہے کہ ذکر خیر کے بعد دعا قبول ہوتی ہے اس کی اصل شرع سے ثابت ہے۔ بدعت نہیں فقط۔

سوال ۳۱:

بعض صوفی قبور اولیا پر چشم بند بیٹھتے ہیں اور سورۂ الم نشرح پڑھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارا سینہ کھلتا ہے اور ہم کو بزرگوں سے فیض ہوتا ہے۔ اس بات کی کچھ اصل بھی ہے یا نہیں۔

الجواب:

اس کی بھی اصل ہے اس میں کوئی حرج نہیں اگر بہ نیت خیر ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

﴿فتاوے رشیدیہ دہلی ص ۱۱ ر ج ۱﴾

نیز اسی میں ہے۔

سوال ۳۵:

صوفیہ کرام کے یہاں جو اکثر اشغال واذکار مثل رگ کیاس کا پکڑنا اور ذکرارہ اور حلقہ بر قبور نہیں بلکہ ویسے ہی دم وغیرہ جو قرون ثلثہ سے ثابت نہیں بدعت ہے یا نہیں۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

الجواب:

اشغال صوفیہ بطور معالجہ کے ہیں سب کی اصل نصوص سے ثابت ہے۔ جیسا اصل علاج ثابت ہے مگر شربت بنفشہ حدیث صریح سے ثابت نہیں ایسا ہی اذکار کی اصل ہیئت ثابت ہے جیسا توپ بندوق کی اصل ثابت ہے اگر چہ اس وقت میں نہ تھی سو یہ بدعت نہیں۔ ﴿فتاوی رشیدیہ دہلی ص ۱۰ ج ۱﴾

ان جوابات میں

﴿۱﴾ ختم بخاری شریف۔

﴿۲﴾ قبور اولیا پر آنکھیں بند کر کے بیٹھنا اور اس سے انشراح صدر کا ہونا اور صاحب قبر سے فیض کا ہونا

﴿۳﴾ اشغال صوفیہ

﴿۴﴾ اذکار اولیا

﴿۵﴾ رگ کیماس کا پکڑنا

﴿۶﴾ ذکرارہ

﴿۷﴾ حبس دم

﴿۸﴾ شربت بنفشہ

﴿۹﴾ توپ

﴿۱۰﴾ بندوق۔

یہ دس چیزیں آیات واحادیث صریحہ سے ثابت نہیں مگر یہ ناجائز و بدعت نہیں بلکہ درست ہیں ان میں کوئی حرج نہیں ان کی اصلیں ثابت ہیں۔

مجیب صاحب کہئے! اب آپ کا وہ قاعدہ وحکم صحیح ہے یا گنگوہی صاحب کے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

یہ احکام۔ اگر آپ کا ہی وہ قاعدہ و حکم ہے تو ان گنگوہی صاحب پر پہلے سخت بدعتی اور گمراہ ہونے کا فتویٰ صادر کیجئے۔ اور اگر گنگوہی صاحب کے یہ احکام صحیح ہیں تو اپنے اس قاعدہ و حکم کے غلط و باطل ہونے کا اعتراف کیجئے۔ پھر مجیب کے اس قاعدہ و حکم کے خلاف اس کی قوم کا عمل بھی دیکھئے۔

﴿۱﴾ عربی مدارس کا جاری کرنا

﴿۲﴾ ان کے لئے پختہ خوبصورت عمارتیں بنوانا

﴿۳﴾ دارالحدیث کے نام سے علیحدہ عمارت بنانا

﴿۴﴾ تقسیم درجات کرنا۔

﴿۵﴾ نصاب معین کرنا

﴿۶﴾ جمعہ کو چھٹی دینا

﴿۷﴾ شعبان میں امتحان کرانا

﴿۸﴾ دستار بندی کے جلسے کرنا

﴿۹﴾ رمضان میں تعطیل دینا

﴿۱۰﴾ کتب خانہ جمع کرنا

﴿۱۱﴾ مدرسین کی تنخواہ مقرر کرنا۔

﴿۱۲﴾ منطق و فلسفہ و ریاضی وغیرہ داخل درس

﴿۱۳﴾ ہر سبق کے لئے وقت مقرر کرنا

﴿۱۴﴾ ایک خاص نصاب کے بعد سند دینا

﴿۱۵﴾ مساجد کو نقش و نگار کے ساتھ بنانا

﴿۱۶﴾ ان میں اوقات نماز کے نقشے لگانا

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿۱۷﴾ نمازوں کے اوقات مقرر کرنا

﴿۱۸﴾ امامت کی تنخواہ لینا

﴿۱۹﴾ رمضان میں سحر وافطار کے نقشے شائع کرنا

﴿۲۰﴾ افطار وسحری کے لئے نقارے اور گھنٹیاں بجانا

﴿۲۱﴾ کلام اللہ کا مع ترجمہ واعمال کے چھاپنا

﴿۲۲﴾ احادیث کو مع ترجمہ کے شائع کرانا

﴿۲۳﴾ دارالمبلغین تیار کانا

﴿۲۴﴾ دارالافتاء کی عمارت بنانا

﴿۲۵﴾ اس میں مفتیوں کو ملازم رکھنا۔ وغیرہا

اعمال جو آیات واحادیث صریحہ سے ثابت نہیں لیکن کوئی دیوبندی نہ ان باتوں کو ناجائز کہتا ہے نہ بدعت بلکہ انہیں ایسا دینی کام بتاتا ہے کہ ان کے لئے چندہ جمع کرتا ہے۔ بالجملہ یہ ثابت ہوگیا کہ مجیب کا یہ قاعدہ۔ ﴿ کہ جو شی کسی آیت وحدیث سے صراحۃً ثابت نہ ہو وہ بالکل ناجائز ہے ﴾

خود دیوبندی قوم کے احکام واعمال کے لحاظ سے بھی غلط اور باطل ہے۔ بلکہ خود مجیب کے نزدیک بھی غلط ہے ورنہ ان سب امور کے بالکل ناجائز ہونے کا فتویٰ دے۔ اب باقی رہا کھڑے ہوکر سلام پڑھنا اس کی ممانعت نہ کسی آیت سے ثابت نہ کسی حدیث سے۔

درود وسلام کا حکم

بلکہ قرآن کریم میں اللہ عزوجل فرماتا ہے:

ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی یآیھا الذین امنو اصلو

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

اعلیه وسلمو اتسلیما۔ ﴿سورۃ الاحزاب:۲۲﴾

ترجمہ: ”بیشک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس نبی پر اے ایمان والوان پر تم درود بھجو اور خوب سلام بھیجو۔“

دارمی شریف ونسائی شریف میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان لله ملائکه سیاحین فی الارض یبلغونی من امتی السلام۔ ﴿مشکوۃ شریف مطبوعہ اصح المطابع ص ۸۶﴾

ترجمہ: ”بیشک اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہیں جو زمین پر سیر کرنے والے ہیں وہ مجھ کو میری امت کی طرف سے سلام پہنچاتے ہیں۔“

اسی دارمی شریف ونسائی میں حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے مروی:

ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم جاء ذات یوم والبشر فی وجهه فقال انه جاء نی جبریل فقال ان ربك یقول امایر ضیك یا محمد ان لایصلی علیك احد من متك الاصلیت علیه عشر اولا یسلم علیك احد من امتك الا سلمت علیه عشرا۔

﴿مشکوۃ شریف مطبع اصح المطابع ص ۸۶﴾

ترجمہ: ”بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن تشریف لائے اور چہرہ پاک میں آثار بشاشت نمایاں تھے۔ فرمایا میرے پاس حضرت جبریل علیہ السلام آئے اور عرض کی کہ بے شک آپ کا رب فرماتا ہے: اے حبیب کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تمہاری امت سے تم پر جو کوئی درود بھیجے گا تو میں اس پر دس بار بھیجوں گا۔“

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس آیت کریمہ اور ہر دو احادیث میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھنے کا حکم ہے۔ اور ان میں سلام کے ساتھ کہیں بیٹھ کر پڑھنے کی قید ذکر نہ فرمائی گئی تو ثابت ہوا کہ آیت واحادیث میں سلام پڑھنے کا حکم مطلق ہے جو بیٹھ کر پڑھنے اور کھڑے ہو کر پڑھنے ہر دو کو شامل ہے۔ اور اگر سلام کھڑے ہو کر پڑھنا ممنوع ہوتا تو اس میں ممانعت مذکور ہوتی، اور جب آیت وحدیث میں اس کی ممانعت نہیں تو اس کو ئی ممنوع کو نہیں کر سکتا ہے۔ نیز سلام اکثر مقامات میں کھڑے ہو کر ہی پڑھا جاتا ہے اسکا حکم کتب فقہ میں مذکور ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود سنتے ہیں

فتاویٰ عالمگیر میں ہے:

ویقف کما یقف فی الصلاۃ ویمثل صورتہ الکریم البھیۃ کانہ قائم فی لحدہ عالم بہ یسمع کلامہ کذافی الاختیار شرح المختار ثم یقول السلام علیک یا نبی اللہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

﴿عالمگیری مطبع مجیدی ص ۱۳۶ ج ۱﴾

ترجمہ: ”اور کھڑا ہو جس طرح کہ نماز میں کھڑا ہوتا ہے۔ اور آپ کی صورت مبارکہ کا ایسا نقشہ جمائے کہ گویا حضور صلی اللہ علیہ وسلم قبر اطہر میں آرام فرما رہے ہیں اس کو جان رہے ہیں اس کا کلام سن رہے ہیں اسی طرح اختیار شرح مختار میں ہے، پھر کہے تم پر سلام ہو اے اللہ کے نبی اور اللہ کی رحمت و برکت۔“

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

مراقی الفلاح شرح نورالایضاح میں ہے:

ثم تنهض متوجها الى القبر الشريف فتقف بمقدارا ربعة اذرع بعيدا عن المقصورة الشريفة الادب مستد برا القبلة ميحاذيالر اس النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ووجهه الاكرم ملا خطا نظره السعيد اليك و سماعه كلامك ورده عليك سلامك و تامينه على دعائك وتقول السلام عليك ياسيدى يا رسول الله، السلام عليك يا نبى الله، السلام عليك يانبى الرحمة، السلام عليك يا شفيع الامة،، السلام عليك يا سيد المرسلين، السلام عليك يا خاتم النبين، السلام عليك يا مزمل، السلام عليك يا مدثر الخ۔ ﴿حاشیہ طحطاوی ص ۴۳۲﴾

ترجمہ: ''پھر قبر اطہر کی طرف متوجہ ہو کر کھڑا ہوا اور گنبد اقدس سے بمقدار چار گز کے فاصلے پر انتہائی ادب کے ساتھ قبلہ کو پشت کر کے سر اقدس اور چہرۂ انور کے سامنے کھڑا ہو اور اور ملحوظ رکھے کہ حضور ﷺ تیری طرف دیکھ رہے ہیں اور تیرے کلام کو سن رہے ہیں اور تیرے سلام کا جواب دے رہے اور تیری دعا پر آمین فرما رہے ہیں اور عرض کر تم پر سلام ہو اے میرے سردار اے اللہ کے رسول۔ تم پر سلام ہو اے اللہ کے حبیب۔ تم پر سلام ہو اے رحمت کے نبی۔ تم پر سلام ہو اے امت کے شفاعت کرنے والے۔ تم پر سلام ہو اے رسول کے سردار۔ تم پر سلام ہو اے نبیوں کے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

خاتم۔تم پرسلام ہوائے مزمل۔تم پرسلام ہوائے مدثر۔"

اسی طرح خطبہ اور وعظ میں صلاۃ وسلام کھڑے ہوکر پڑھا جاتا ہے۔درمختار نے بعد اذان سلام کہنا لکھا تو وہ بھی کھڑے ہوکر ہی کہا جاتا ہے تو مجیب کا یہ کہنا کہ ﴿کھڑے ہوکر سلام پڑھنا بالکل ناجائز ہے﴾ کس قدر غلط اور باطل ہے۔

اب رہا محفل میلاد شریف میں کھڑے ہوکر سلام پڑھنا تو یہ اوپر مفصل گذرا کہ محفل میلاد شریف قیام عظمت ذکر قدوم اور محبت ومسرت کے لئے ہے تو یہ کھڑا ہونا محض سلام پڑھنے ہی کی غرض سے نہیں ہوتا۔باوجودیکہ محض سلام پڑھنے کی غرض سے کھڑا ہونا بھی ممنوع وناجائز نہیں جیسا کہ ان عبارات میں گذرا۔لہذا جب فقہ کی کتابوں سے یہ ثابت ہوچکا تو جہاں قیام اور کھڑا ہونا اور اغراض کے لئے ہو تو اس میں سلام پڑھنا کس بنا پر ناجائز ہے تو مجیب اس کے ثبوت پر کوئی دلیل شرعی پیش کرے ورنہ اپنی غلطی کا اعتراف کرے۔

بالجملہ اس مجیب نے سلام پڑھنے کو ناجائز قرار دے کر خود آیت وحدیث کی مخالفت کی پھر مجیب کو جب اس پر بھی صبر نہ آیا تو آگے لکھتا ہے

جو لوگ اہتمام سے کھڑے ہوکر سلام پیش کرتے تھے غلط کرتے تھے یہ طریقہ صحیح نہیں۔

مجیب کا یہ قول غلط،فتوے غلط۔مسلک غلط۔مذہب غلط۔طبیعت غلط۔فہم غلط۔نظر غلط۔تو اس کو تو ہر چیز غلط ہی نظر آئے گی۔حتی کہ صحیح بھی غلط ہی معلوم ہوگا۔ کسی بنا پر ساری امت کو غلطی پر متفق مانا۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

امام سبکی رحمۃ اللہ علیہ اور حاضرین مجلس کا محفل میلاد میں قیام کرنا

علامہ سید احمد عابدین رحمۃ اللہ علیہ نے شرح مولد ابن حجر میں فرمایا۔

وقد وحد القيام عند ذكر اسمه الشريف من عالم الامة ومقتدى الائمة دينا وورعا الامام تقى الدين السبكى وتابعه على ذلك مشائخ الاسلام فى عصره قال الشامى والداو دى قد اتفق ان منشدا انشد قصيدة ذى المحبة الصادقة حسان زمانه ابى زكريا يحيى الصرصرى اللتى منها قوله فى مدح النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قليل لمدح المصطفى الخط بالذهب ۔

على فضة من خط احسن من كتب

وان تنهض الاشرف عند سماعه

قياما صفوفا اوجيشيا على الركب

اما الله تعظيما له كتب اسمه

على عرشه يا رتبة سمت الرتب

وكان ذلك وقت ختم درسه والقضاة والاعيان بين يديه فلما وصل المنشد الى قوله وان تنهض الاشراف عند سماعه الى آخر البيت تهض الشيخ للحال قائما على قدميه امتثالا لما ذكره الصرصرى وقام جميع من

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

بالمجلس و حصل للناس ساعة طيبة و آنس كبير بذلك ذكر ذلك ولده شيخ الاسلام ابو نصر عبدالوهاب فی ترجمته من الطبقات الكبرى قال فی انسان العيون بعد ذكر ذلك ويكفی مثل ذلك فی الاقتداء اقول لم تزل عليه المواظبة من العلماء الاعلام و المشائخ الكرام بقصد تعظيم من للانبياء ختام عليه و عليهم افضل الصلاة واتم السلام۔

﴿جواہر البحار مطبوعہ بیروت ص ۱۱۴۴ ر ج ۳﴾

ترجمہ: ''اور حضور اکرم ﷺ کے اسم شریف کے ذکر کے وقت قیام امت کے اس عالم نے کیا جو دین وتقوی میں اماموں کا پیشوا امام تقی الدین سبکی۔ اور اس قیام میں ان کے زمانہ کے مشائخ اسلام نے ان کا اتباع کیا علامہ شامی اور داوودی نے فرمایا کہ واقعہ یہ ہوا کہ ایک قصیدہ ایک نعت خواں نے پڑھا جس کو سچے عاشق اپنے زمانہ کے حسان ابوزکریا یحییٰ صرصری شاعر نے لکھا جس کے نعت رسول کریم ﷺ میں بعض اشعار یہ ہیں۔

مدح مصطفےٰ ﷺ کے لئے یہ بھی کم ہے کہ جو سب سے اچھا خوش نویس ہو اس کے ہاتھ سے چاندی کے پتر پر سونے کے پانی سے لکھی جائے۔ اور جو شرف دینی رکھتے ہیں وہ اس نعت کو سن کر صف باندھ کر سر و قد یا گھٹنوں کے بل کھڑے ہو جائیں۔ دیکھ آگاہ ہو کہ اللہ نے ان کا نام اپنے عرش پر ان کی عظمت کے لئے لکھا۔ اے رتبوں کے واقف کار۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور یہ وقت ختم مجلس کا تھا اور قاضی اور اراکین سلطنت سامنے تھے تو جب وہ نعت خواں اس شعر کو پڑھنے لگا کہ اشراف نعت کو سن کر صف بہ صف کھڑے ہو جائیں تو حضرت امام سبکی فوراً اپنے قدموں پر امام صرصری کے امتثال امر کی بنا پر کھڑے ہو گئے اور تمام حاضرین مجلس نے بھی قیام کیا اور اس کی وجہ سے مجلس میں اس وقت نہایت انس حاصل ہوا۔

اس کو ان کے صاحبزادے شیخ الاسلام ابونصر عبدالوہاب نے ان کے تذکرے میں طبقات کبریٰ میں ذکر کیا اور انسان العیون نے اس ذکر کے بعد فرمایا یہ پیروی کے لئے کفایت کرتا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ اسی پر علماء اعلام اور مشائخ کرم نے اس ذات پاک کی تعظیم کے لئے ہمیشگی کی۔ جو حضرات انبیاء کے لئے خاتم ہیں ان پر اور ان سب پر بہترین صلاۃ اور کامل ترین سلام نازل ہو۔"

اس عبارت سے ظاہر ہو گیا کہ حضرت امام سبکی رحمۃ اللہ علیہ جو اپنے زمانے میں اہل علم و فضل کے پیشوا۔ اور اصحاب زہد و تقویٰ کے مقتدا تھے جن کی ولادت ۶۸۳ھ کی ہے انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ کے نام پاک پر قیام کیا اور ان کے اتباع میں علماء مشائخ نے اور تمام اہل مجلس نے قیام کیا۔ پھر ہر زمانہ اور قرن میں علمائے کرام و مفتیان عظام و مشائخ ذوی الاحترام نے محفل میلاد شریف بوقت ذکر ولادت قیام کیا۔ تو یہ قیام تقریباً سات صدی کے مسلمانوں کا وہ عمل ہے جس کو انہوں نے ہمیشہ مستحب و مستحسن جان کر کیا تو یہ عنداللہ بھی حسن قرار پایا۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

حدیث شریف میں ہے جسے حضرت امام احمد نے اپنے مسند میں روایت کیا۔

ما رآہ المسلمون حسنا فھو عند اللہ حسن۔

﴿کنوز الحقائق مصری ص ۱۵۷ ر ج ۲﴾

ترجمہ: ”مسلمان جس چیز کو اچھا جانیں تو وہ اللہ کے نزدیک بھی اچھی ہے۔“

تو حدیث شریف جب مسلمانوں کے اس فعل کو حسن قرار دے تو وہ اس مفتی کے حکم سے غلط اور غیر صحیح کس طرح ہوسکتا ہے۔ بلکہ یہ گمراہ مفتی سات صدی کے تمام علماء مشائخ اور ساری امت مرحومہ کو بدعتی و گمراہ ٹھہراتا ہے۔ اور ساری امت نہ کسی غلطی پر جمع ہوسکتی اور نہ غیر صحیح طریقہ کو اختیار کرسکتی ہے نہ گمراہی پر اتفاق کرسکتی ہے۔

کہ خود آقا مولیٰ ﷺ فرماتے ہیں جس کو ترمذی شریف نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

لا یجمع امتی ای امۃ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی ضلالۃ ویداللہ علی الجماعۃ ومن شذ شذ فی النار۔

﴿مشکوٰۃ شریف مجتبائی ص ۳۰﴾

ترجمہ: ”میری امت گمراہی پر جمع نہ ہوگی اور اللہ تعالیٰ کا دست قدرت جماعت پر ہے۔ اور جو تنہا ہو وہ دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔“

لہذا یہ مجیب خود ہی گمراہی اور بدعتی ہے اور سات صدی کا یہ عمل مسلمین یعنی قیام محفل میلاد شریف بلاشبہ صحیح ہے اور مجیب کا اس کو غلط اور باطل کہنا غلط اور باطل ہے۔ پھر یہ مجیب اس کے آگے لکھتا ہے،۔

اگر کھڑے ہو کر سلام پیش کرتے ہیں یہ عقیدہ رکھتے ہوئے کہ آپ تشریف

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

لاتے ہیں یا آپ کی روح حاضر ہوتی ہے، تو نہ آپ تشریف لاتے ہیں نہ آپ کی روح حاضر ہوتی ہے تشریف آوری کے دعوے پر کوئی دلیل نہیں ہے۔ اور نہ کوئی آیت اور نہ کوئی حدیث ہے کہ جس سے ثابت ہو۔ کوئی دیکھتا نہیں پھر کہاں سے معلوم ہوا کہ آپ تشریف لاتے ہیں۔ یہ آپ پر محض افترا ہے۔

من کذب علی متعمدا فلیتبوا مقعده من النار الحدیث۔

جس طرح کسی نہ کہے ہوئے قول کو آپ کی طرف منسوب کرنا حرام ہے اسی طرح نہ کیا ہوا فعل آپ کی طرف منسوب کرنا حرام ہے۔

مجیب صاحب میلاد شریف میں بوقت سلام حضور نبی کریم ﷺ کی تشریف آوری یا روح پاک کا حاضر ہونا اہلسنت کا عقیدہ تو نہیں ہے، خواص کا تو کیا ذکر عوام تک کا یہ عقیدہ نہیں ہے کہ ہر میلاد شریف میں بوقت قیام وسلام حضور ﷺ کی تشریف آوری ہوتی ہے اور اسی بنا پر سلام وقیام کیا جاتا ہے۔ لیکن بلا اعتقاد اگر کوئی شخص بوقت سلام کے حضور اکرم ﷺ کے تشریف لانے یا روح پاک کے حاضر ہونے کو ممکن جانے تو اس پر کیا الزام ہے اور اس میں کون سا استحالہ شرعی یا عقلی لازم آتا ہے

مجیب عدم تشریف آوری کے دعوے پر نہ کوئی دلیل پیش کر سکا۔ نہ کوئی آیت وحدیث نقل کر سکا۔ نہ آئندہ وہ کوئی دلیل پیش کر سکتا ہے۔ کیونکہ اس کے خلاف پر بکثرت دلائل موجود ہیں۔

ممکن نہیں کہ خیر البشر کو خبر نہ ہو

چنانچہ حضرت علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ اغتباہ الاذکیاء میں فرماتے ہیں:

النظر فی اعمال امته والاستغفار لهم من السیئات والدعاء

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

بکشف البلاء عنهم و التردد فی اقطار الارض لحلول البرکة فیها و حضور جنازة من مات من صالحی امته فان هذه الامور من جملة اشغاله فی البرزخ کما وردت بذلك الا حادیث والا ثار۔ ﴿انتباہ الاذکیاء مطبوعہ دائرۃ المعارف ہند ص ۱۴﴾

ترجمہ: "اپنی امت کے اعمال میں نظر کرنا اور ان کے لئے گناہوں سے مغفرت طلب کرنا اور ان سے بلاؤں کے دفع ہو جانے کی دعا کرنا اور اطراف زمین میں نزول برکت کے لئے چلنا پھرنا اور جو صالحین امت سے مرجائے اس کے جنازہ پر حاضر ہونا تو یہ سب کام برزخ میں حضور ﷺ کے مشاغل میں سے ہیں جیسا کہ اس میں احادیث و آثار وارد ہوئے۔"

سرکار دو عالم ﷺ الشریف لائے ہیں شاہ ولی اللہ کی گواہی

شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی "درالثمین فی مبشرات النبی الامین" میں فرماتے ہیں:

الحدیث السابع عشر۔ اخبرنی سیدی الوالد قال اخبرنی شیخی السید عبداللہ القاری قال حفظت القرآن علی قاری زاهد کان لکن فی البریة فبینا نحن نتدارس القرآن اذجاء قوم من العرب یقد مهم سید هم فاستمع قراة القاری وقال بارك الله ارایت حق القرآن ثم وجع وجاء رجل اخر بذلك الزی فا خبر ان النبی

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اخبر ھم البارحۃ انہ سیذھب الی البرنیۃ لا ستماع قراۃ القاری ھناک فعلمنا ان السید الذی کان یقد مھم ھو النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال وقد رایتہ بعینی ھاتین۔ ﴿درالثمین مطبوعہ دہلی ص ۶﴾

ترجمہ: ''سترہویں حدیث، مجھے میرے سردار والد صاحب نے خبر دی کہا خبر دی مجھے میرے شیخ نے انہوں نے کہا کہ میں نے قرآن کریم قاری زاہد سے یاد کیا وہ بیابان میں رہتے تھے اس اثنا میں کہ ہم قرآن شریف کا دور کر رہے تھے کہ ایک عرب کی قوم آئی اور اس سرداران کے آگے تھا انہوں نے قاری صاحب کی قرات سنی اور اس سردار نے فرمایا اللہ تعالیٰ برکت دے تو نے قرآن کریم کا حق ادا کر دیا پھر وہ تشریف لے گئے اور ایک اور شخص اسی شان میں آیا تو اس نے خبر دی کہ حضور اکرم ﷺ نے انہیں گذشتہ شب خبر دی تھی کہ حضور ﷺ فلاں بیاباں میں قاری صاحب کی قرات سننے کے لئے تشریف لے جائیں گے تو ہم نے جان لیا کہ جو سردار قوم آگے تھے وہ نبی کریم ﷺ تھے اور کہا کہ میں نے ان کو دیکھا ہے اپنی دونوں آنکھوں سے۔''

مجلس غوث میں رسول اللہ ﷺ کی تشریف آوری

بہجۃ الاسرار میں بسند متصل حضرت ابوالحسن نور الدین اس کی روایت کرتے ہیں:

یقول ابو سعد القیلوی رضی اللہ عنہ رایت رسول اللہ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وغیرہ من الانبیاء صلوات اللہ علیہم فی مجلس الشیخ عبد القادر غیر مرۃ۔ وان ارواح الانبیاء لتجول فی السموات والارض جو لان الریاح فی الافاق۔ ﴿حجۃ الاسرار مصری ص ۹۵﴾

ترجمہ: ''حضرت ابوسعد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آپ کے سوا اور انبیاء علیہم السلام کو شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی مجلس میں بہت سی مرتبہ دیکھا اور بے شک انبیاء کی روحیں چلتی پھرتی ہیں۔ جیسے ہوائیں عالم میں چلتی ہیں۔''

اسی حجۃ الاسرار میں بسند متصل دوسرے واقعہ کی روایت کرتے ہیں۔

بقول الشیخ بقا بن بطوہ رضی اللہ عنہ مجلس الشیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ مرۃ فینا ھو یتکلم علی المرقاۃ الثانیۃ فما شھدت ان المرقاۃ الاولی قد اتسعت حتی صارت مد البصر و فرشت من السندس الاخضر و جلس علیھا رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و ابوبکر و عمر و عثمان و علی رضی اللہ عنھم وتجلی الحق سبحانہ علی قلب اللشیخ عبدالقادر فمال حتی کا دیسقط فامکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لئلا یقع۔ ﴿حجۃ الاسرار مصری ص ۹۷، ۹۸﴾

ترجمہ: ''شیخ بقا رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

مجلس میں ایک مرتبہ حاضر ہوا۔ اس اثنا میں کہ حضور (یعنی سرکار غوث اعظم رضی اللہ عنہ) دوسری سیڑھی پر وعظ فرما رہے تھے میں نے دیکھا کہ پہلی سیڑھی کشادہ ہوئی اور سبز سندس بچھا اس پر نبی کریم ﷺ اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اور حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم نے جلوس فرمایا اور اللہ سبحانہ نے حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کے قلب پر تجلی ڈالی تو حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ جھومنے لگے یہاں تک کہ گرنے کے قریب ہو گئے تو ان کو رسول اکرم ﷺ نے گرنے سے روک لیا۔

حضرت شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ "اخبار الاخیار" میں فرماتے ہیں:

اولیاء وانبیاء احیاء باجساد واموات بارواح وجن وملائکہ در مجلس او حاضری شدند وحضرت حبیب رب العالمین ﷺ والہ اجمعین نیز از برائے تربیت وتائید تجلی می فرمودند وخضر علیہ السلام اکثر اوقات از حاضران مجلس شریف می بود۔

﴿اخبار الاخیار مجتبائی ص ۱۳﴾

ترجمہ: "اولیا اور انبیاء زندہ تو جسموں کیساتھ اور اموات روحوں سے اور جنات اور فرشتے حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی مجلس میں حاضر ہوتے اور حبیب حق نبی اکرم ﷺ بھی تربیت وتائید کے لئے تجلی فرماتے اور حضرت خضر علیہ السلام تو مجلس کے زیادہ حاضر باشوں میں سے ہیں۔

ان عبارات سے نہایت روشن طور پر ثابت ہو گیا کہ حضرات انبیاء کرام اور ارواح زمین وآسمان میں ہوا کی طرح چلتے اور جولانی فرماتے ہیں اور اعمال امت کو ملاحظہ فرماتے ہیں خصوصاً ہمارے آقا ومولی سید انبیاء محبوب کبریا حضرت محمد مصطفےٰ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

ﷺ اپنی امت کے اعمال واحوال کو ملاحظہ فرماتے ہیں ان کے لئے استغفار کرتے اور دفع بلا کی دعا فرماتے ہیں۔ اور اقطار زمین میں دورہ کرتے ہیں اور صالحین کے جنازہ پر تشریف لاتے ہیں اور زاہد قاری کا قرآن کریم سننے کے لئے اس جنگل میں تشریف لائے اور حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی مجلس وعظ میں چند بار تشریف آوری کے کثیر واقعات اختصاراً پیش کیے ورنہ حضور اکرم ﷺ کے مجالس ذکر میں تشریف آوری کے کثیر واقعات معتبر کتب سے پیش کئے جاسکتے ہیں تو ان اکابر دین کے اقوال کے مقابل اس مجیب کا قول غلط اور باطل ہے۔ مجیب عدم تشریف آوری کے دعوے پر کوئی دلیل پیش نہ کرسکا۔ لیکن عوام کو مغالطہ میں ڈالنے کے لئے وہ یہ کہتا ہے کہ کوئی انہیں دیکھتا نہیں مجیب نے یہ عجیب دلیل پیش کی۔ اس عقل کے دشمن سے پوچھو کرامًا کاتبین حفظہ ہر وقت ساتھ رہتے یہاں ان کا صبح وشام آنا جانا ہوتا ہے۔ حضرت ملک الموت اور ان کے اعوان بوقت قبض روح آتے ہیں تو کیا انہیں کوئی ان آنکھوں سے دیکھتا ہے۔ مجیب کیا ان کے لئے بھی یہی کہہ دیگا کہ اگر فرشتے آتے ہوتے تو کوئی تو انہیں دیکھتا اور جب انہیں کوئی دیکھتا ہی نہیں تو ثابت ہوگیا کہ یہ فرشتے ہمارے ساتھ رہتے ہی نہیں۔ بلکہ یہ مجیب اگر ہر موجود کے لئے آنکھوں سے نظر آنا ضروری قرار دیتا ہے تو وہ بہت سے اسلامی عقائد کا منکر ٹھہرے گا۔ مجیب آنکھیں کھول کر دیکھے۔

ابھی بہجۃ الاسرار سے منقول ہوا کہ حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی مجلس وعظ میں حضور نبی کریم ﷺ کو حضرت ابو سعید رحمۃ اللہ علیہ نے چند بار دیکھا اور حضرت شیخ بقا علیہ الرحمہ نے مع خلفا کے دیکھا۔ مجیب میں اگر جرات ہے تو ان کے دیکھنے کو نہ دیکھنا ثابت کرے۔

حضرت شیخ بقا سے اس دیکھنے کے متعلق سوال کیا گیا تو انہوں نے اس کا

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

جواب دیا اس کو اسی بہجۃ الاسرار میں اس عبارت کے بعد لکھا۔

سئل الشیخ بقا عن رویته رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و اصحابه رضی الله عنهم فقال اروا حهم تشکلت ان الله تعالیٰ ایدهم بقوة یظهرون بها فیراهم من قواه الله تعالیٰ لرویتهم فی صورة الا جساد و صفات الاعیان بدلیل حدیث المعراج۔

﴿بہجۃ الاسرار مصری ص ۹۸﴾

ترجمہ: ''حضرت شیخ بقا سے حضور رسول اکرم ﷺ اور صحابہ کی روایت کے متعلق سوال کیا گیا تو جواب دیا کہ ان کی روحیں متشکل ہوتی ہیں اور بیشک اللہ تعالیٰ ان کی ایسی قوت سے تائید فرماتا ہے جس سے وہ ظاہر ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے جسے ان کی صورت اجساد اور صفات اعیان میں دیکھنے کی قوت دی ہے تو وہ ان کو دیکھتا ہے بدلیل حدیث معراج۔''

عارفین بیداری میں انبیاء کرام کی ارواح کا مشاہدہ کرتے ہیں

علامہ قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ ''مواہب لدنیہ'' میں اور علامہ زرقانی اس کی شرح میں فرماتے ہیں:

ارباب القلوب فی یقضتهم یشاهدون الملائکة و اروح الانبیاء ویسمعون منهم اصواتا ویقتبسون منهم فوائد ثم یرتقی الحال من مشاهدة الصور والا مثال الی درجات یضیق عنها نطاق النطق۔

﴿زرقانی مصری ص ۲۸۷/ج ۵﴾

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

ترجمہ: ”اہل دل اپنی بیداری میں فرشتوں اور انبیاء کرام کی روحوں کا مشاہدہ کرتے ہیں۔ اور ان کی آوازوں کو سنتے ہیں اور ان سے فائدہ حاصل کرتے ہیں۔ پھر ان کا حال مشاہدہ صورت و امثال میں ایسے درجوں تک ترقی کرتا ہے جو احاطہ بیان سے باہر ہے۔“

ایک لمحہ کی مقدار اگر ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم محجوب ہیں؟

عارف صمدانی قطب ربانی سید عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ ”میزان الشریعۃ الکبریٰ“ میں فرماتے ہیں:

قد بلغنا عن الشیخ ابی الحسن الشا ذلی و تلمیذہ الشیخ ابی العباس المرسی وغیر ھما انھم کانوا یقولون لو احتجبت عناروية رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم طرفة عین ما اعدد نا انفسنا من جملة المسلمین۔ ﴿میزان مصری ص ۱/۴۱﴾

ترجمہ: ”ہمیں شیخ شاذلی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے شاگرد شیخ ابوالعباس رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر اولیا سے یہ روایت پہنچی کہ وہ کہتے تھے اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار پلک مارنے کی مقدار ہم سے محجوب ہو جائے تو ہم اپنے آپ کو مسلمانوں میں سے شمار نہ کریں۔“

ان عبارات سے ثابت ہو گیا کہ اولیاء کرم فرشتوں اور ارواح انبیاء f کا مشاہدہ کرتے ہیں، ان کی آوازوں کو سنتے ہیں، ان سے کسب فیوضات کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ بعض کو ہر وقت رویت جمال کی دولت میسر ہوتی ہے، بالجملہ ان کے دیکھنے کی

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

اللہ تعالیٰ جس آنکھ کو قوت دیتا ہے وہی آنکھ ان کو دیکھتی ہے ہر کس و ناکس کو یہ رویت حاصل نہیں ہوتی۔ تو یہ مجیب عدم تشریف آوری کے دعویٰ میں خود کاذب و مفتری قرار پایا اور وہ اپنی اس حدیث "من کذب علی متعمدا" کو پڑھ کر خود اپنے اوپر دم کرلے اور حرام کا مرتکب خود اپنے آپ کو قرار دے۔

پھر مجیب کا یہ قول (نیز اس سے یہ لازم آتا ہے کہ اگر ایک وقت کئی جگہ محفلیں منعقد ہوں تو آیا سب جگہ تشریف لے جائیں گے یا کہیں کہیں۔ یہ ترجیح بلا مرجح ہے کہ کہیں جائیں اگر سب جگہ جائیں تو وجود واحد ہے ہزاروں جگہ کس طرح جاسکتے ہیں یہ تو خدا تعالیٰ کی شان ہے)

انتہائی جہالت پر مبنی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جب مجیب کو عدم تشریف آوری کے دعوے پر کوئی دلیل شرعی نہ مل سکی تو اپنے معتقدین کو مغالطہ میں ڈالنے کے لئے یہ عقلی استحالہ پیش کرتا ہے کہ ایک وقت میں کئی محفلیں منعقد ہوتی ہیں تو تشریف آوری کے دو پہلو ہیں، ایک یہ ہے کہ حضور ﷺ کہیں جائیں اور کہیں نہ جائیں تو اس میں ترجیح بلا مرجح لازم آتی ہے۔ مجیب اس پہلو کے بطلان پر کوئی آیت وحدیث تو پیش نہ کرسکا اور نہ ہی سلف وخلف کا کوئی قول نقل کرسکا تو اپنی مجبوری اور بے مائیگی کا ان الفاظ میں اظہار کرتا ہے کہ یہ ترجیح بلا مرجح ہے۔ مجیب پہلے تو یہ بتائے کہ ترجیح بلا مرجح دلائل شرع سے کس دلیل کے تحت میں داخل ہے۔ اور اس سے کس شی کی کراہت ثابت ہوتی ہے، آیا حرمت یا کفر ثابت ہوتا ہے یا شرک؟ اور مرجح کی کیا تعریف ہے؟ اور مرجح کا دلائل شرع سے ہونا ضروری ہے یا صرف عقلیات سے ہونا کافی ہے؟ پھر یہ مرجح افادہ اباحت کا کرے گا یا استحباب و وجوب کا؟ علاوہ بریں کہیں تشریف فرما ہونے پر جب مرجح موجود ہو تو ترجیح بلا مرجح کس طرح لازم آئے گی؟

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

دیکھو درود شریف سب اہل اسلام پڑھتے ہیں عربی بھی اور عجمی بھی۔ اہل محبت بھی غیر اہل محبت بھی۔ قریب والے بھی اور بعید والے بھی۔ لیکن حضور نبی کریم ﷺ اہل محبت کے درود کو خود سنتے ہیں۔

اس حدیث شریف کو حضور سیدی محمد بن سلیمان جزولی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مشہور کتاب "دلائل الخیرات" میں نقل کیا۔ کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

اسمع صلاة مجتی واعرفهم وتعرض علی صلوة غیره عرضا۔ ﴿دلائل الخیرات مصری ص ۲۳﴾

ترجمہ: "میں اپنے اہل محبت کے درود کو خود سنتا ہوں اور انہیں پہچانتا ہوں اور ان کے سوا لوگوں کا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔"

لہٰذا جس طرح محبت والفت خود حضور کے سماع کے لئے مرجح ہے اسی طرح محبت وشوق۔ اخلاص و نیاز مندی حضور ﷺ کے کہیں تشریف فرما ہو جانے کے لئے بھی مرجح ہو سکتی ہے۔

چنانچہ "انتباہ الاذکیا" کے حوالہ سے گذرا کہ صالحین کے جنازے پر حضور ﷺ کے تشریف فرما ہونے کے لئے ان کا صلاح مرجح ہے۔ اور دریثین کے حوالہ سے گذرا کہ زاہد قاری کے قرآن سننے کے لئے حضور ﷺ کا جنگل میں تشریف فرما ہونے کے لئے اس کا زہد واخلاص مرجح۔ حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی مجلس عظمیٰ میں تشریف فرما ہونے کے لئے بانی مجلس کی محبت یا بعض سامعین کا جذبہ شوق یا ذاکر مجلس کا اخلاص و نیاز مندی حضور کی تشرف آوری کے لئے مرجح ہو سکتی ہے، تو حضور ﷺ کے کہیں تشریف فرما ہونے کے لئے جب یہ مرجح موجود ہوں تو وہاں ترجیح بلا مرجح کس طرح لازم آئے گی۔ پھر اگر اس سے بھی قطع نظر کیجئے تو خود سرکار دو عالم ﷺ کا

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

کرم جس غلام کو چاہے نواز دے۔ حضور ﷺ اپنی رحمت سے جس نیاز مند کے مکان میں چاہیں تشریف فرما ہو جائیں ان کے کرم ان کی نظر رحمت کے لئے کب کسی مرجح کی ضرورت ہے۔ اگر مجیب کی یہی جہالت ہے تو وہ بعض گنہگاروں کی مغفرت کا بھی قائل نہ ہوگا۔ اور مغفرت و مشیت الٰہی کے لئے بھی مرجح کی ضرورت لازم جانتا ہوگا اور مغفرت و شفاعت بعض عصاۃ کو ترجیح بلا مرجح کہہ کر انکار کرتا ہوگا۔ حقیقت یہ کہ جب کوئی غلط بات کی حمایت کرتا ہے تو اس کو اسی کی طرح ٹھوکریں کھانی پڑتی ہیں اور اس کو ایسی پراز جہالت گفتگو کرنی پڑتی ہے۔ بالجملہ یہ تو اس کے ایک پہلو کا جواب تھا۔

رسول اللہ ﷺ ہر محفل جا سکتے ہیں

مجیب کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ حضور اکرم ﷺ اگر ایک وقت میں سب جگہ جائیں اور ہر محفل میلاد میں شرکت فرمائیں تو وجود واحد ہزاروں جگہ کس طرح جا سکتا ہے مجیب کا یہ پہلو بھی بہت زیادہ جہالت پر مبنی ہے۔ کیا مجیب نے یہ نہ دیکھا کہ آفتاب کا وجود واحد ہی تو ہے مگر ہزارہا مقامات پر نظر آتا ہے۔ اسی طرح شیطان کا وجود ایک ہے لیکن ہزاروں جگہ موجود ہو کر بہکاتا ہے بلکہ ان سب سے زیادہ روشن حضرت ملک الموت کا وجود ہے جو ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں کڑوروں جگہ موجود ہو کر قبض روح کرتے ہیں۔ لہذا جب بیک وقت ان کے وجود واحد کا ہزاروں جگہوں میں موجود ہونا مجیب کو تسلیم ہے تو وہ حضور اکرم ﷺ کے بیک وقت ہزاروں محفلوں میں موجود ہو جانے کا کس طرح انکار کر سکتا ہے۔ تو مجیب حضور اقدس ﷺ کا بیک وقت ہزاروں محفلوں میں تشریف لانا تسلیم کر لے تو فبہا ورنہ صاف الفاظ میں اقرار کرے کہ مجھے مہر و ماہ اور حضرت ملک الموت اور شیطان لعین کا بیک وقت ہزاروں جگہوں میں ہونا تو تسلیم ہے لیکن عداوت تو حضرت نبی کریم ﷺ سے ہے کے ان کا ایک وقت میں

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہزاروں جگہوں میں تشریف لانا تسلیم نہیں جیسا کہ اس کے پیشواؤں نے صاف طور پر لکھ دیا ہے دیکھو براہین قاطعہ۔

پھر مجیب کا یہ قول (وجود واحد ہزاروں جگہ کس طرح جا سکتا ہے یہ تو اللہ تعالیٰ کی شان ہے) کس قدر جہالت کا مجموعہ ہے۔ کیا مجیب کے نزدیک حضرت ملک الموت وشیطان لعین میں اللہ کی شان پائی جاتی ہے کہ یہ بیک وقت ہزاروں جگہ موجود ہوتے ہیں؟ تو اگر مجیب کہے کہ یہ دونوں شان خدا میں شریک ہیں تو مجیب اور دیوبندی قوم کا یہی عقیدہ ہے کہ حضرت ملک الموت اور شیطان لعین اللہ عزوجل کے شریک ہیں اور جسکا یہ عقیدہ ہو وہ مشرک ہے یا نہیں؟ اور اگر مجیب کہے کہ یہ دونوں باوجود بیک وقت ہزاروں جگہوں کے موجود ہونے کے بھی اللہ تعالیٰ کے شریک نہیں تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے بیک وقت ہزاروں جگہ میں تشریف فرما ہونے کو کس طرح شرک قرار دیا جا سکتا ہے۔ کیا اس کے نزدیک شرک کہیں پر تو شرک ہے کہیں ایمان ہے۔ بالجملہ اس کا یہ قول کثیر جہالات کا مجموعہ ہے۔ علاوہ بریں مجیب کی سب سے بڑی جہالت بلکہ اس کا کفر یہ ہے کہ اس نے جگہ اور مکان میں ہونا اللہ کی شان بتایا باوجودیکہ اللہ تبارک وتعالیٰ جگہ اور مکان سے منزہ و پاک ہے۔

فتاوی عالمگیری میں ہے:

یکفر باثبات المکان للہ تعالیٰ فلو قال از خدا ھیچ مکان خالی نیست یکفر۔ ﴿فتاوی عالمگیری قیومی ص ۲۸۱ ر ج ۲﴾

ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ کے لئے مکان ﴿جگہ﴾ ثابت کرنے سے کافر ہو جائے گا۔ اگر کہا کہ خدا سے کوئی جگہ خالی نہیں ہے تو کافر ہو جائے گا۔“

اس عبارت سے ثابت ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ کے لئے کسی امکان اور جگہ کا

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

ثابت کرنا کفر ہے۔ اور یہ مجیب تو اس کے لئے ہزاروں جگہوں کا اثبات کررہا ہے۔ بلکہ اسکو خاص اللہ کی شان ہی ثابت کرنا چاہتا ہے تو جس مفتی کو ایمان وکفر کی تمیز بھی نہ ہو اس سے زیادہ جاہل کون ہے۔ لہذا ایسا مفتی جو کفر کو ایمان بتائے اور ایمان کو کفر ٹھرائے، یا جائز کو ناجائز کہے، یا مستحب وسنت کو حرام وبدعت قرار دے اس کے فتوے کا کیا اعتبار۔ اس کی کسی بات کا کیا قرار۔ لیکن حیرت تو دیوبندی قوم اور ان کے مدعیان علم پر ہے جنہوں نے اس جاہل مفتی کو اپنا سب سے بڑا مفتی قرار دیا اور اپنے سب سے بڑے "دارالعلوم دیوبند" کے دارالافتاء میں صدر مفتی بنایا۔ زیادہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس قول کی جہالتوں کا ذکر کردیا جائے۔

﴿۱﴾ ترجیح بلامرجح سے ہر چیز کو ناجائز وحرام بتانا۔

﴿۲﴾ باوجود مرجح کے اس کو ترجیح بلامرجح کہنا۔

﴿۳﴾ چاند کے وجود واحد کو ہزاروں جگہ مان کر اس میں شان خداوندی ماننا۔

﴿۴﴾ آفتاب واحد کو ہزاروں جگہ تسلیم کر کے اس میں خدا کی شان ماننا۔

﴿۵﴾ حضرت ملک الموت کو ہزاروں جگہ مان کر اس کو خدا کا شریک قرار دینا۔

﴿۶﴾ شیطان لعین کو ہزاروں جگہ مان کر اس کو خدا شریک قرار دینا۔

﴿۷﴾ خدا کی شان کو نہ جاننا۔

﴿۸﴾ خدا کے لئے مکان اور جگہ ثابت کرنا۔

﴿۹﴾ خدا کے لئے نہ فقط ایک جگہ بلکہ ہزاروں جگہ ماننا۔

﴿۱۰﴾ کفر کو ایمان جاننا۔

﴿۱۱﴾ شرک کے معنی کو نہ سمجھنا۔

﴿۱۲﴾ شرک کو کہیں شرک کہنا اور کہیں اس کو روا رکھنا۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

الحاصل جس مفتی کے ایک قول میں اس قدر جہالات ہوں اس کے فتوے کو وہی مانے گا جس کو جہالت سے لگاؤ ہوگا۔ لہذا اس مجیب کے جب ہر دو پہلو غلط اور باطل ٹھہرے تو ان کا نتیجہ کیوں کر نہ غلط ٹھہرے گا۔

اس کے بعد مجیب فتاوی حدیثیہ کی یہ عبارت پیش کرتا ہے۔

ونظیر ذلك فعل كثير عند ذكر مولده صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ووضع امته له من القيام و هو ايضا بدعة لم يرد فيه شی علی ان الناس انما يفعلون ذلك تعظيماله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فالعوام معذور ون لذلك بخلاف الغواص۔ ﴿فتاوی حدیثیہ ص ۱۰۱﴾

ترجمہ: ”مجیب نے اس عبارت کو اپنے مسلک کی دلیل بنا کر بڑے زور سے پیش کیا ہے، لیکن اس کے سمجھنے کے لئے علم درکار تھا۔ اہل علم جانتے ہیں کہ اس عبارت میں قیام میلاد شریف کو کہیں بدعت سیئہ نہیں قرار دیا گیا۔“

اقوال:

اولاً۔ مجیب اس عبارت میں لفظ بدعۃ کو دیکھ کر از حد مسرور ہو گیا کہ علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے قیام میلاد شریف کو بدعت کہہ دیا جیسا کہ دیوبندی قوم کا مسلک ہے۔ لیکن مجیب پہلے محاورات کتب دینیہ سے واقف ہو لے پھر اقوال علماء سے استدلال کرے کہ علماء کرام بدعت کہہ کر بدعت حسنہ بھی مراد لیا کرتے ہیں۔ چنانچہ اسی مسئلہ قیام میلاد ہی میں سنیئے۔ اسی فتوے میں علامہ حلبی رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت سے عبارت نقل

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہوئی جس میں یہ الفاظ ہیں۔

جرت عادۃ کثیر من الناس اذا سمعوا بذکرو ضعه صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ان یقوموا تعظیما له صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم و هذا القیام بدعة لا اصل لها ای لکن هی بدعة حسنة۔ ﴿سیرۃ حلبی مصری ص ۹۹ ر ج ۱﴾

ترجمہ: ”بہت لوگوں کی عادت جاری ہے کہ جب حضور اکرم ﷺ کا ذکر ولادت سنتے ہیں تو وہ حضور ﷺ کی تعظیم کے لئے قیام کرتے ہیں اور یہ قیام بدعت ہے اس کی کوئی اصل نہیں لیکن یہ بدعت حسنہ ہے۔“

اس عبارت میں قیام میلاد کے بدعت ہونے کی مراد ظاہر فرمادی گئی کہ اس بدعت سے مراد بدعت حسنہ ہے۔ لہذا یہی مراد علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کی ہے کہ وہ قیام کو بدعت کہہ کر بدعت حسنہ مراد لیتے ہیں کہ اس کی تصریح خود علامہ ہی کے قول سے پیش کی جائے گی۔

ثانیاً:

علامہ نے بدعت کی صفت نہ تو سیئہ ذکر کی نہ محرمہ بیان کی نہ مکروہہ تحریر فرمائی۔ بلکہ اس کی صفت ”لم یرد فیه شی“ لکھی تا کہ ہر ناواقف بھی یہ سمجھ لے کر اس بدعت سے مراد بدعت سیئہ یا محرمہ یا مکروہ نہیں بلکہ مطلق بدعت ہے جو غیر مروی ہوتی ہے اور یہ بات بدعت حسنہ کو بھی شامل ہے کہ وہ بھی صراحۃً مروی نہیں ہوتی۔ تو علامہ کی بدعت سے مراد بدعت سیئہ یا مکروہہ و محرمہ ہرگز نہیں ہے۔ تو مجیب اس عبارت سے اپنے مذہب پر استدلال نہیں کر سکتا کہ وہ قیام کو بدعت سیئہ کہتا ہے۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

ثالثاً:

علامہ نے ان لوگوں کے قیام کو بدعت کہا جو یہ قیام باعتقاد سنت کرتے ہیں۔ اور جو اس قیام کو بہ نیت سنت نہیں کرتے بلکہ محض بغرض تعظیم کرتے ہیں تو ان کے لئے یہ قیام علامہ کے نزدیک بھی بدعت نہیں بلکہ مستحب ہے۔ جس کی تصریح ابھی تحریر کی جائی گی۔

رابعا:

علامہ نے یہ قیام عوام کے لئے تو جائز ومباح قرار دیا اور خواص کے لئے احوط یہ ٹھہرایا کہ وہ اس قیام کو نہ کریں کہ اس میں مظنہ اور ایہام ہے تو عوام کے لئے قیام کا جواز اسی عبارت سے ثابت ہوگیا۔

خامسًا:

یہ عوام وخواص کا فرق اس صورت میں تھا کہ اس قیام کی بنا مخفی تھی اور اس میں ایہام اعتقاد سنیت تھا۔ اور جب ہر خاص وعام پر یہ ظاہر ہوگیا کہ یہ قیام بوقت ذکر ولادت محض سرور وتعظیم ہی کے لئے کیا جاتا ہے تو یہ قیام اب عوام وخواص سب کے لئے مستحب ثابت ہوگیا کہ اب کوئی ایہام ومظنہ باقی نہ رہا۔

سادسًا:

مجیب اگر ان علامہ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کی فتاوی حدیثیہ کو مانتا ہے تو اسی فتاوی حدیثیہ کی عبارت جو ہم نے پیش کی ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ علامہ تو میلاد شریف کو سنت کہتے ہیں۔ تو کیا مجیب بھی اس کے لئے تیار ہے۔ اگر تسلیم کرے ورنہ اس کو علامہ کے کلام سے استدلال کرنے کا کوئی حق حاصل نہیں۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

سابعًا:

یہی علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ اپنے مولد کبیر میں فرماتے ہیں:

فیقال نظیر ذلك فی القیام عند ذکرو لادته صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و ایضا قال اجتمعت الامة المحمدیة من اهل السنة و الجماعة علی استحسان القیام المذکور قد قال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لا تجتمع امتی علی ضلالة۔

﴿الدرالمنظم فی بیان حکم مولد النبی الاعظم ص ۱۴۳﴾

ترجمہ: ''کہا گیا کہ اس کی نظیر حضور اکرم ﷺ کی ولادت کے ذکر کے وقت قیام کرنا ہے۔ نیز قیام مذکور کے استحسان پر امت محمدیہ اہلسنت و جماعت نے اجماع کرلیا ہے اور حضور اکرم ﷺ نے فرمایا میری امت گمراہی پر جمع نہ ہوگی۔''

مسلمانو! ذرا آنکھیں کھول کر دیکھو کہ یہ وہی علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ ہیں جن کو مجیب یہ ثابت کررہا تھا کہ وہ منکر قیام ہیں اور فتاوی حدیثیہ میں قیام کو بدعت سیئہ کہتے ہیں۔ لیکن اس عبارت سے یہ واضح ہوگیا کہ علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ قیام میلاد کو مستحب و مستحسن کہتے ہیں اور اس کے استحسان پر اجماع امت نقل فرماتے ہیں۔ تو یہ کیسے ممکن ہے کہ یہ علامہ فتاوے حدیثیہ میں اسی قیام کو بدعت سیئہ کہیں۔ لہذا یہ اب آفتاب کی طرح روشن ہوگیا کہ فتاوی حدیثیہ کی عبارت میں بدعت سے مراد بدعت حسنہ ہے۔ اور بدعت حسنہ کو مجیب کے پیشوا گنگوہی صاحب فتاوی رشیدیہ جلد اول ص ۱۰۔ پر

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

فرماتے ہیں:

جس کو بدعت حسنہ کہتے ہیں وہ سنت ہی ہے۔

تو قیام میلاد گویا سنت ہونا ثابت ہوا۔ بالجملہ فتاوی حدیثیہ میں نہ قیام کو بدعت سیئہ کہا نہ یہ عبارت ہمارے مسلک کے خلاف ہے۔ مجیب اب اپنا حال بیان کرے کہ اگر اس کے نزدیک علامہ ابن حجر معتمدہ مستند ہیں تو صاف لفظوں میں اقرار کرے کہ میرے نزدیک بھی ذکر میلاد شریف سنت ہے اور اس میں قیام کرنا مستحب و مستحسن ہے اور جو اس کے خلاف کہتا ہے وہ گمراہ و بے دین ہے۔ ورنہ یہ اعتراف کرے کہ وہ علامہ مذکور کو گمراہ بدعتی کہتے ہیں۔ مجیب کا فتاوی حدیثیہ کا حوالہ دیدینا تو بہت آسان تھا لیکن یہ کیا خبر تھی کہ اس فریب کا پردہ فاش ہو جائے گا۔ اور یہ خود اپنے ہی گلے میں آجائے گا۔

پھر یہ مجیب اس فتوے کو ان الفاظ پر ختم کرتا ہے۔

بہر حال قیام بدعت ہے اور جو لوگ اہتمام سے کرتے تھے غلط کرتے تھے قیام ترک کرنا چاہیے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

مجیب کا یہ حکم بالکل غلط اور باطل ہے کہ بکثرت عبارات سے ثابت کر دیا گیا کہ مستحب و مستحسن ہے اور یہ سات صدی کا عمل مسلمین ہے اور ہر قرن و ہر زمانہ میں علماء کرام مفتیان عظام و مشائخ ذوی الاحترام اس کو باہتمام کرتے رہے۔ تو بلحاظ "ما رآہ المسلمون حسنا فھو عند اللہ حسن"۔ کے اس کو کرنا چاہیے۔

مجیب کا یہ فتوی غلط۔ قرآن و حدیث کے حکم سے غلط۔ اجماع مسلمین کے اعتبار سے غلط۔ استحسان و قیاس کے لحاظ سے غلط۔ خلف و سلف کی تحقیقات سے غلط۔ عمل مسلمین کی رو سے غلط۔ اصول عقلی کے اعتبار سے غلط اور کیونکر نہ غلط ہو کہ خود مفتی

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

غلط۔اس کا مذہب غلط۔اس کی فہم غلط۔اس کی تعلیم غلط۔اس کی سعی غلط اور اس کی ساری دیوبندی قوم غلط۔ہم نے اس مختصر میں ہر چیز کو صراحۃً یا اشارۃً یا کنایۃً ثابت کر دیا ہے۔اگر مجیب یعنی صدر مفتی دارالعلوم دیوبند یا اس کی ساری دیوبندی قوم مین ہمت وجرات ہو تو میرے اس مختصر رسالہ کا رد کرے اور ہر ہر دلیل وعبارت کا جواب دے تو پھر ان کے سارے علمی دعووں کو خاک میں ملا دیا جائے گا۔لیکن ہمیں قوی امید ہے کہ ان سے تا قیامت جواب ممکن نہ ہوگا۔

وقل جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا۔

وصلى الله تعالىٰ على خير خلقه سيدنا محمد وآله و

صحبه اجمعين برحمتك يا ارحم الراحمين۔

چونکہ یہ رد ایک رسالہ ہو گیا اس لئے اس کا نام تاریخی

"عطر الكلام فى استحسان المولد و القيام"

رکھ دیا گیا۔

المعتصم بذيل سيد كل نبي و مرسل۔

العبد محمد اجمل غفرلہ اللہ عزوجل المفتی فی بلدۃ سنبھل ۳ر ذیقعدہ ۱۳۷۰ھ

کتبہ:

المعتصم بذیل سید کل نبی ومرسل، الفقیر الی اللہ عزوجل،

العبد محمد اجمل غفرلہ الاول، ناظم المدرسۃ اجمل العلوم فی بلدۃ سنبھل

مرادآباد بھارت

☆☆☆

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

قیام بروقت ذکر ولادت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

سوال

زید کہتا ہے کہ قیام بروقت ذکر ولادت باسعادت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم بدعت اور ناجائز ہے۔ دلیل یہ پیش کرتا ہے کہ اس وقت محفل میں حضور تشریف لاتے ہیں یا تعظیم ذکر ولادت مراد ہے۔ بصورت اول ثبوت طلب کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اگر آپ یہ کہیں کہ حضور ہر جگہ حاضر و ناظر ہیں۔ تشریف تو وہ لائے جو موجود نہ ہو۔ تو سوال یہ ہے کہ تمام ذکر ہی بصورت قیام کیوں نہ کیا۔ کیونکہ تعظیم ذات افضل ہے تعظیم ذکر سے۔ بصورت ثانی کل ذکر ہی بصورت قیام کیوں نہیں کیا جاتا۔ خاص اس وقت جب کہ۔

"فظهر رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم"

یا اسی کے مرادف الفاظ بیان کئے جائیں قیام کیا ضروری۔ دیگر یہ کہ ذکر اللہ تعالیٰ افضل ہے یا ذکر رسول اللہ ﷺ۔ یہ امر مسلم ہے کہ ذکر اللہ تعالیٰ افضل ہے۔ لیکن بروقت بسم اللہ خوانی و ذکر الٰہی قیام اتنا ضروری نہیں سمجھتے۔ نہ قیام کرتے ہیں۔ لیکن بروقت ذکر ولادت باسعادت قیام ضرور کیا جاتا ہے۔

المستفتی نیازمند

قمر الزماں خاں شیروانی سنی حنفی چشتی از دادوں ضلع علی گڑھ (انڈیا)

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

الجواب

اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

ذکر ولادت باسعادت پر قیام بغرض تعظیم کرنا مستحسن و مستحب ہے۔ اس کو ممنوع وحرام ٹھرانا بلکہ شرک قرار دینا گویا قرآن واحادیث پر افتراء کرنا۔ قواعد شرع کی مخالفت کرنا، تصریحات اکابر علماء کرام سے انکار کرنا ہے۔ بلکہ بلاد اسلامیہ کے صدہا سال کے معمول کو بدعت وضلالت کہنا اور ہزار ہا علما واولیائے عظام کو گمرہ و بدمذہب و مشرک بتانا ہے۔ اور سارے اہل اسلام عوام وخواص کو بدعتی و بددین بنانا ہے۔

مخالف ایسا دلیر ہے کہ ایک مباح الاصل چیز کو بلا دلیل حرام وشرک ٹھہراتا ہے اور پھر اس پر مزید یہ جرأت کہ دلیل کا مطالبہ قائلین اباحت اصلیہ سے کرتا ہے۔ باوجودیکہ خود وہ قیام کی حرمت کا مدعی ہے۔ دلیل کا پیش کرنا مخالف کا ذمہ ہے۔ اقامۃ القیامہ میں عارف باللہ سیدی عبدالغنی نابلسی رحمۃ اللہ علیہ کا قول نقل فرماتے ہیں۔

لیس الاحتیاط فی الافتراء علی اللہ تعالیٰ با ثبات الحرمۃ والکراھۃ الذین لا بد لھما من دلیل بل فی الابا حۃ التی ھی الاصل۔ (اقامۃ ص ۳۳)

ترجمہ: ”یہ کچھ احتیاط نہیں کہ کسی چیز کو حرام یا مکروہ کہہ کر خدا پر افتراء کرو کہ حرمت وکراہت کے لیے تو دلیل درکار ہے۔ بلکہ احتیاط اس میں ہے کہ اباحت مانی جائے کہ اصل وہی ہے“۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

یہ مضمون بکثرت اکابر ائمہ سلف وخلف کی تصریحات سے ثابت ہے۔اس سے صاف معلوم ہوگیا کہ مجوزین قیام میلاد شریف کو کسی دلیل کے پیش کرنے کی حاجت نہیں کہ یہ مستدلین اباحت اصلیہ ہیں اور دلیل منکرین قیام کو پیش کرنی چاہیے کہ وہ قیام کی حرمت بلکہ شرک کے قائل ہیں۔

لہٰذا اگر مخالفین میں حیاء وشرم ہے تو تمام مجتمع ہوکر کسی صریح آیت وحدیث یا متقدمین یا متاخرین میں سے کسی کی صاف تصریح سے قیام میلاد شریف کا حرام و شرک ہونا ثابت کریں۔مگر ان شاء اللہ قیامت تک ہمیشہ ہمیشہ عاجز وقاصر رہیں گے،ممانعت پر کسی دلیل کا نہ ہونا ہی اس کے جواز کی کافی دلیل ہے۔مجوزین قیام کو اگرچہ کسی دلیل کے پیش کرنے کی حاجت نہیں مگر مخالفین کی دہن دوزی اور موافقین کے اطمینان خاطر کے لیے چند دلائل نقل کیے جاتے ہیں۔وباللہ التوفیق

تعزروہ وتؤقروہ۔ (سورۂ فتح رکوع ۱ جلد ۲۶)

ترجمہ:''اے لوگو تم رسول ﷺ کی تعظیم وتوقیر کرو۔''

قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ شفاء شریف میں ان کلمات کی تفسیر نقل فرماتے ہیں:

یبالغون فی تعظیمہ و یؤقروہ ای یعظمونہ۔

(شرح شفا مصری ص ۱۲۴ ر ج ۱)

ترجمہ:''حضور ﷺ کی تعظیم میں خوب مبالغہ کریں اور ان کی توقیر کریں۔''

اس آیت کریمہ اور اس کی تفسیر سے ظاہر ہوگیا کہ حضور ﷺ کی تعظیم وتوقیر میں خوب مبالغہ کیا جائے اور طرق تعظیم سے کسی خاص طریقے کے لیے علیحدہ ثبوت درکار نہیں بلکہ جس طریقہ سے بھی ان کی تعظیم کی جائے وہ اسی آیت کریمہ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے تحت میں داخل ہے۔ البتہ اگر کسی خاص طریقہ تعظیم کی ممانعت شریعت سے بالتخصیص ثابت ہوتو وہ بے شک ناجائز ہوگا جیسے حضور ﷺ کو سجدہ کرنا، قیام بھی طرق تعظیم سے ایک طریقہ ہے۔ فقہاء کرام قیام تعظیمی کو یہاں تک جائز رکھتے ہیں کہ فقہ کی مشہور کتاب طحطاوی میں ہے۔

قیام قاری القرآن للقادم تعظیم لا یکرہ اذا کان ممن یستحق التعظیم۔ (طحطاوی مصری ص ۱۸۶)

ترجمہ: ''آنے والے کے لیے قاری قرآن کا تعظیمًا قیام کرنا مکروہ نہیں جب وہ آنے والا ان لوگوں میں ہو جو تعظیم کے مستحق ہیں۔''

خود حضور سید عالم ﷺ نے صحابہ کرام کو قیام تعظیمی کی تعلیم دی۔

بخاری شریف و مسلم شریف کی ایک طویل حدیث میں ہے کہ حضور ﷺ نے بنو قریظہ کے معاملہ میں حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو طلب فرمایا وہ تشریف لا رہے تھے:

فلما دنا من المسجد قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم للانصار قوموا الی سیدکم۔

(مشکوٰۃ شریف ص ۴۰۳، مطبع اصح المطابع)

ترجمہ: ''جب حضرت سعد رضی اللہ عنہ مسجد شریف سے قریب ہوئے حضور اکرم ﷺ نے انصار سے فرمایا اپنے سردار کے لیے قیام کرو۔''

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین حضور سید عالم ﷺ کے لیے قیام فرماتے تھے۔

بیہقی شعب الایمان میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی ہے کہ انہوں نے فرمایا:

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يجلس معنا فى المسجد يحدثنا فاذا قام قمنا قياما حتى نراه قد دخل بعض بيوت ازواجه۔

ترجمہ: ''حضور انور ﷺ مسجد شریف میں ہمارے ساتھ جلوس فرماتے اور گفتگو فرماتے اور جب حضور ﷺ کھڑے ہوتے تو ہم بھی کھڑے ہو جایا کرتے اور ہم یہاں تک کھڑے رہتے کہ حضور ﷺ کو ازواج مطہرات میں سے کسی کے گھر میں داخل ہوتا ہوا دیکھ لیتے''۔

(مشکوٰۃ شریف ص ۴۲۳ مطبع المطابع)

بلکہ خود سید عالم ﷺ حضرت فاطمہ زہرہ رضی اللہ عنہا کے لیے قیام فرماتے تھے۔

چنانچہ ابوداؤد شریف میں حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ وہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے اوصاف ذکر کرتے ہوئے فرماتی ہیں:

كانت اذا دخلت عليه قام اليها فاخذ بيدها فقبلها و اجلسها فى مجلسه و كان اذا دخل عليها قامت اليه فاخذت بيده فقبلته و اجلسته فى مجلسها۔

﴿مشکوٰۃ شریف ص ۴۰۳ مطبع اصح المطابع﴾

ترجمہ: ''حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا جب حضور ﷺ کے پاس حاضر ہوتیں تو حضور ﷺ ان کے لئے قیام فرماتے اور ان کی دست بوسی کرتے اور ان کو اپنی جگہ بٹھاتے اور حضور ﷺ جب ان کے پاس تشریف لے جاتے تو وہ حضور ﷺ کے لئے قیام فرماتیں اور حضور ﷺ کی دست بوسی کرتیں اور حضور کو اپنی جگہ پر بٹھاتیں۔''

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

ان احادیث سے یہ امر نہایت واضح طور پر ثابت ہوگیا کہ مستحقین تعظیم کے لئے قیام کرنا جائز بلکہ سنت صحابہ ہے۔ بلکہ خود حضور سید عالم ﷺ کی قولی وفعلی سنت ہے اور حضور اکرم ﷺ کی ذات پاک کی تعظیم وتوقیر کے لئے صحابہ کرام نے قیام فرمایا تو قیام من جملہ طرق تعظیم کے حضور ﷺ کی تعظیم وتوقیر کا ایک بہتر طریقہ ہوا۔ لہذا یہ قیام اس آیت کریمہ کے عموم کے تحت میں داخل ہوگیا۔ اب باقی رہا قیام بروقت ذکر ولادت شریف کا حکم لہذا یہ قیام تعظیم مثل ذات اقدس کی تعظیم وتوقیر کے ہے اور طرق تعظیم وتوقیر ذات پاک سے ایک بہتر طریقہ قیام بھی ہے جس کا ثبوت ابھی آیت کریمہ "تعزروہ وتوقروہ" اور احادیث منقولہ سے نہایت صاف طور پر ظاہر ہو چکا۔ لہٰذا ذکر ولادت باسعادت پر قیام کرنا بھی اسی آیت کریمہ اور احادیث سے مستفاد ہوا۔ اب باقی رہا سائل کا یہ سوال کہ کل ذکر ہی بصورت قیام کیوں نہیں کیا جاتا خاص ذکر ولادت پر کیوں قیام کیا جاتا ہے تو اس کا۔

پہلا جواب۔ یہ ہے کہ قیام وقت قدوم کیا جاتا ہے جیسا کہ ابھی احادیث میں مذکور ہوا اور ذکر ولادت حضور اکرم ﷺ کے عالم دنیا میں تشریف آوری کا ذکر ہے تو قیام کا ذکر ولادت پر کیا جانا زیادہ مناسب ہوا۔

دوسرا جواب۔ یہ ہے کہ علماء کرام واولیائے عظام کا خاص ذکر ولادت پر قیام کرنا صدیوں سے معمول ہے۔ لہٰذا یہی مستحب ومستحسن قرار پایا۔ یہ حدیث شریف اس کی کافی دلیل ہے۔

ماراہ المسلمون حسنا فھو عند اللہ حسن

﴿حاشیہ مشکوۃ شریف ص ۲۷ وکنوز الحقائق مصری ص ۱۵۷ ج ۲﴾

ترجمہ: "مسلمان جس چیز کو اچھا جانیں تو وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

اچھی ہے۔"

تیسرا جواب۔ یہ ہے کہ کسی سرور دینی پر قیام کرنا صحابہ کرام کی سنت ہے۔

جیسا کہ امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے ایک مسئلہ سننے کے لئے قیام فرمایا۔

قلت تو فی اللہ تعالیٰ نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل ان نسئلہ عن نجاۃ ھذا الامر قال ابوبکر قد سئلتہ عن ذلک فقمت الیہ۔ ﴿مشکوۃ شریف ص ۱۶ مطبع اصح المطابع﴾

ترجمہ: "حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم ﷺ کو وفات دی اور ہم اس امر کی نجات آپ سے دریافت نہ کر سکے۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے حضور ﷺ سے دریافت کر لیا ہے۔ اس کے سننے کے شوق میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں کھڑا ہو گیا۔"

جب کسی محبوب ذکر اور دینی سرور کے لئے اجلہ صحابہ کرام سے قیام ثابت ہوا تو مسلمان کے لئے حضور اکرم ﷺ کی ولادت باسعادت کے ذکر سے زیادہ اور کیا مسرت و فرحت کا ذکر ہو سکتا ہے کہ رحمت عالم ﷺ کی تشریف آوری تمام دینی سرور احکام الٰہی کے حصول کا باعث و سبب ہے۔

چوتھا جواب۔ یہ ہے کہ حضور سید عالم ﷺ نے اپنا ذکر ولادت قیام کے ساتھ فرمایا تو ذکر ولادت کے وقت قیام کرنا حضور ﷺ کا اتباع ہے۔

ترمذی شریف میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

انہ جاء الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فکانہ سمع

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

شیئا فقام النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی المنبر فقال من انا فقالو انت رسول اللہ۔ قال انا محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ان اللہ خلق الخلق فجعلنی فی خیر ھم ثم جعلھم فرقتین فجعلنی فی خیر ھم فرقۃ ثم جعلھم قبائل فجعلنی فی خیر ھم قبیلۃ ثم جعلھم بیوتا فجعلنی فی خیر ھم بیتافا نا خیر ھم نفساو خیر ھم بیتا۔

﴿مشکوۃ شریف ص ۵۱۳ ج ۲ مطبع اصح المطابع﴾

ترجمہ: ”حضرت عباس رضی اللہ عنہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں غضبناک ہوکر حاضر ہوئے کہ وہ حضور ﷺ کے حسب ونسب میں کچھ طعن سن چکے تھے۔ حضور سید عالم ﷺ نے منبر پر کھڑے ہوکر فرمایا: میں کون ہوں؟۔ صحابہ نے عرض کی۔ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ فرمایا میں محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا اور مجھ کو ان کے بہتر میں پیدا کیا۔ پھر ان کے دو فرقے کئے اور مجھ کو ان کے بہتر فرقے میں کیا۔ پھر اس کے قبیلے بنائے تو مجھ کو ان کے بہتر قبیلہ میں پیدا کیا۔ پھر ان میں خاندان کئے اور مجھ کو ان کے بہتر خاندان میں پیدا کیا۔ تو میں ان کے بہتر نفوس اور بہتر خاندان میں سے ہوں۔“

حاصل کلام یہ ہے کہ خاص ذکر ولادت شریف کے وقت ہم ان وجوہ کی بنیاد پر قیام کرتے ہیں تاکہ ہم حضور سید الانبیاء محبوب کبریا ﷺ کے اس عالم میں قدوم میمنت لزوم کے ذکر پاک پر بکمال احترام قیام کرکے ”و تعزروہ وتوقروہ“ کی تعمیل حکم کریں۔ اور خود رسول اللہ ﷺ نے اپنی ولادت مبارکہ کا بیان قیام کرکے فرمایا

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے۔تو ہم بھی اسی ہیئت کے ساتھ ذکر کریں اور اظہار سرور کے لئے قیام کرنا سنت صحابہ ہے تو ہم بھی اظہار سرور ذکر ولادت پر ان کی اتباع قیام میں کریں۔اور ہزارہا بلاد اسلامیہ کے خواص وعوام اور کئی صدی کے علماء کرام اور اولیائے عظام کے معمول اور طریق حسن کی پیروی کریں۔یہ امور قیام کے خصوص وقت کے مئوید ہیں اور اسی بنا پر کل ذکر کو بصورت قیام نہیں کیا جاتا۔

اب باقی رہا زید کا یہ قول کہ ذکر اللہ تعالیٰ افضل ہے یا ذکر رسول ﷺ اور یہ امر مسلم ہے کہ ذکر اللہ تعالیٰ افضل ہے۔اس قول سے معلوم ہوا کہ زید ذکر رسول ﷺ کو اپنے عقیدہ میں ذکر اللہ تعالیٰ سے جدا جانتا ہے ذکر رسول کو ذکر اللہ کا مقابل سمجھتا ہے اسی بنا پر وہ ان میں افضل ومفضول کا تفرقہ کرتا ہے باوجودیکہ ذکر رسول ذکر اللہ سے جدا نہیں۔یہ کور باطن ذرا گوش ہوش کھول کر سنے اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں اپنے حبیب ﷺ کی رفعت کا ذکر بیان فرماتا ہے:۔

ورفعنا لك ذكرك ﴿پارہ عم ع ۹﴾

ترجمہ:"اور ہم نے تمہارے ذکر کو بلند کر دیا۔"

علامہ علی قاری شرح شفا شریف میں اس آیت کریمہ کی مراد بیان فرماتے ہیں۔

المراد برفع ذكره انه جعل ذكره ذكره كما جعل طاعته طاعته۔ ﴿شرح شفا مصری ۴۴ ج ۱﴾

ترجمہ:"حضور ﷺ کے ذکر کے بلند کرنے کی مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کے ذکر کو اپنا ذکر بنالیا۔جیسے حضور ﷺ کی اطاعت کو اپنی اطاعت بنالیا۔"

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

ابن حبان ومسند ابو یعلی میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال اتانی جبرئیل علیہ الصلاۃ والسلام فقال ان ربی و ربك یقول :تدری کیف رفعت ذکرك قلت اللہ اعلم قال اذا ذکرت ذکرت معی۔

﴿شرح شفا مصری ص ۴۵ ج ۱﴾

ترجمہ: ''حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے پاس حضرت جبرئیل امین آئے اور انہوں نے کہا کہ بے شک میرا اور آپ کا رب فرماتا ہے کہ کیا آپ نے جانا کہ میں نے آپ کا ذکر کیسا بلند کیا؟ میں نے کہا اللہ زیادہ جاننے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جب میرا ذکر کیا جائے گا تو میرے ساتھ تمہارا ذکر کیا جائے گا۔''

حضرت قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے شفا شریف میں اسی آیت کی تفسیر میں حضرت ابن عطا رحمۃ اللہ علیہ کا قول نقل فرمایا

جعلتك ذکرا من ذکری فمن ذکرك ذکرنی۔

﴿شرح شفا مصری ص ۴۶ ج ۱﴾

ترجمہ: ''میں نے تمہیں اپنے اذکار سے ایک ذکر بنا دیا ہے جس نے آپ کا ذکر کیا اس نے میرا ذکر کیا۔''

ان تصریحات سے روز روشن کی طرح واضح ہو گیا کہ ذکر رسول ﷺ ذکر اللہ سے جدا نہیں۔ ذکر رسول کی تعظیم ذکر اللہ کی تعظیم ہے۔ لہٰذا جس جگہ ذکر رسول کے لئے قیام کیا گویا ذکر اللہ کے لئے قیام کیا اور ذکر ولادت پر جو قیام کیا جاتا ہے یہی ذکر اللہ کا قیام ہوا کہ ذکر رسول ذکر اللہ سے جدا نہیں، ابھی صریح آیت وحدیث میں یہ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

مضمون گذرا۔ وہابی ان دونوں ذکروں کو مقابل بنا کر عوام کو فریب دیتا ہے۔

اب باقی رہی زید کی پہلی شق کہ قیام بروقت ذکر ولادت اس لئے ہے کہ اس وقت محفل میں حضور ﷺ تشریف لاتے ہیں۔ یہ زید کا اہلسنت پر افترا و بہتان ہے۔ عام لوگ بھی اس خیال سے قیام نہیں بلکہ قیام ذکر پاک کے لئے کیا جاتا ہے جس کا بیان مفصل مذکور ہوا۔ اس مختصر تحقیق سے قیام میلاد کا استحباب و استحسان آفتاب سے زیادہ روشن طور پر ظاہر ہو گیا اور مسائل کی ہر ہر شق کا کافی جواب ہو گیا منصف کے لئے یہی مختصر جواب بہت کافی ہے۔

ایک ضروری بات یہاں اور قابل لحاظ ہے کہ وہابیہ اول تو مجالس میلاد میں شرکت ہی نہیں کرتے اور اگر کسی مجبوری سے شریک ہوتے ہیں تو قیام کے بعد مجلس میں شامل ہوں گے۔ اور اگر قیام سے پہلے شریک ہو گئے ہیں تو کمزور عقیدہ کا وہابی جبراً تہراً قیام کر لیتا ہے اور جو وہابی سیاہ قلب اور سخت بے حیا ہوتا ہے وہ آداب مجلس کیخلاف بیٹھا رہتا ہے اور اپنے اس شرمناک فعل کو کتاب و سنت کا اتباع ظاہر کرتا ہے۔

لہذا میں یہ دکھانا چاہتا ہوں کہ وہابی کا یہ ناپاک فعل یعنی بروقت قیام اہل مجلس کی مخالفت کرنا اور ذاکر کے امر بالقیام پر تمرد اور سرکشی دکھانا کہ مجلس میں ہی بیٹھا رہنا کتاب اللہ کی مخالفت ہے۔

یآیھا الذین آمنو اذا قیل لکم تفسحو افی المجلس فافسحو ایفسح اللہ لکم و اذا قیل انشذوا فانشذوا۔

﴿سورۂ مجادلہ ع ۲ پ ۲۸﴾

ترجمہ: ”اے ایمان والو جب تم سے کہا جائے مجلسوں میں جگہ دو تو اللہ تمہیں جگہ دے گا اور جب کہا جائے اٹھ کھڑے ہو تو اٹھ کھڑے ہو۔“

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

امام بغوی تفسیر معالم التزیل میں اور علامہ محی السنۃ علاء الدین علی، تفسیر خازن میں اسی آیت کریمہ کے تحت میں فرماتے ہیں:

قال مجاهد و اكثر المفسرين معناه اذا قيل لكم انهضوا الى الصلوة والى الجهاد والى مجالس كل خير و حق فقو موا لها ولا تقصرو اعنه۔ ﴿تفسیر خازن مصری ص ۴۳ ج ۷﴾

ترجمہ: ''حضرت مجاہد اور اکثر مفسرین نے فرمایا کہ آیت کے معنی یہ ہیں کہ جب تم سے نماز یا جہاد یا ہر خیر حق کی مجلسوں کے لئے کھڑا ہونے کو کہا جائے تو ان کیلئے کھڑے ہو جاؤ اور اس میں قصور نہ کرو۔''

آیت کریمہ اور تفسیر سے صاف معلوم ہو گیا کہ مجالس خیر کے لئے اور ہر خیر کے لئے کھڑا ہونا بامر الٰہی مطلوب ہے۔ اور ان کیلئے کھڑے ہونے سے قاصر رہنا ممنوع ہے۔ لہذا یہ ظاہر بات ہے کہ محفل میلاد شریف مجلس خیر ہے اور قیام میلاد تعظیم ذکر ہے اور تعظیم ذکر یقیناً فعل خیر ہے تو قیام میلاد شریف کے لئے کھڑا ہونا اس آیت کریمہ سے ثابت اور ادب مجلس کے حکم میں داخل اور اس کو ''فانشذوا'' کا شامل ہے۔ اور ذاکر کے اس امر ﴿اٹھو وقت تعظیم احمد ہے یہ﴾ کے باوجود کھڑا نہ ہونا اس آیت کی مخالفت اور فعل خیر یسی تعظیم ذکر سے انکار اور ادب مجلس خیر سے اعراض اور حاضرین مجلس اہل اسلام کی دل آزاری اور امر خیر سے انکار اور ادب مجلس خیر سے روگردانی کی بین دلیل ہے۔ مولیٰ تعالیٰ ان مخالفین تعظیم ذکر اور منکرین حکم قرآنی اور متبعین طرق شیطانی کو ہدایت کی توفیق دے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

کتبہ: المعتصم بذیل سید کل نبی و مرسل، الفقیر الی اللہ عزوجل، العبد محمد اجمل غفرلہ الاول، ناظم المدرسۃ اجمل العلوم فی بلدۃ سنبھل مرادآباد، بھارت

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

ثبوت میلاد و فاتحہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں بجواب سوال مندرجہ ذیل تعین ماہ بغرض جلسہ میلاد شریف وتعین یوم سوم وغیرہ بغرض ایصال ثواب موتی قولاً یا فعلاً رسول اللہ یا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باسناد صحیحہ ثابت ہے یا نہیں اگر ثابت ہے تو مع حوالہ کتاب مع صفحہ کے تحریر فرمائیں اور اگر ثابت نہیں تو بدعت ہے یا نہیں؟ اگر بدعت ہے تو مرتکب بدعت کا کیا حکم ہے اور اگر بدعت نہیں تو بدعت کی شرعاً کیا تعریف ہے؟۔ مقصود سائل جواب مختصر ہے بینوا توجروا۔

http://t.me/Tehqiqat

الجواب

اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

وہابی کے میلاد شریف فاتحہ وسوم عرس وگیارہویں شریف وغیرہ امور مستحبہ کے انکار میں جس قدر کوششیں کیں ہیں اتنی کسی حرام ومکروہ بلکہ کسی شعار کفریہ کے لئے بھی نہیں کیں لیکن ان کی انتہائی کوششیں ان امور کے استحباب کو نہ میٹ سکیں اور ان کو ناجائز وحرام نہ ثابت کرسکیں۔ ہمیشہ اہلسنت نے ان کی فریب کاریوں کا پردہ فاش اور ان کے لغو اور بیہودہ اعتراضات کے ایسے دندان شکن جوابات دیئے ہیں جن پر آج

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

تک وہابیہ کو ایک حرف لکھنے کی جرات نہ ہوسکی۔ چنانچہ خود میری کتاب ''سبیل الرشاد لمستدعی السدا دالمعرف به رد سیف یمانی ''میں میلاد شریف فاتحہ سوم عرس گیارہویں شریف کے جواز واستحباب پر بکثرت دلائل اور منکرین کے اعتراضات کے مسکت جوابات طبع ہو چکے ہیں اور یہ کتاب ہزاروں کی تعداد میں ہندوستان کے گوشہ گوشہ میں موجود ہے مگر کسی وہابی نے آج تک اس کے جواب کی ہمت نہ کی۔

میلاد شریف کی اصل یعنی واقعات پیدائش اور فضائل معجزات مسلمانوں کی مجلس میں بیان کرنا خود حضور سید عالم ﷺ کے فعل سے ثابت ہے

عن واثلة بن الا سقع قال قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ان الله اصطفى من ولد الراهيم اسمعيل واصطفى من ولد اسمعيل بنى كنانة و اصطفى من بنى كنانة قريشا واصطفى من قريش بنى هاشم واصطفانى من بنى هاشم۔ ﴿شرح شفا مصری ص ۱۹۸ ر ج ۱﴾

ترجمہ: ''حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اولاد حضرت ابراہیم علیہ السلام سے حضرت اسمعیل علیہ السلام کو منتخب کیا اور اولاد حضرت اسمعیل علیہ السلام سے بنی کنانہ کو منتخب کیا اور بنی کنانہ سے قریش کو منتخب کیا اور قریش سے بھی ہاشم کو منتخب کیا اور بنی ہاشم سے مجھے منتخب فرمایا۔

ترمذی شریف میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

انه جاء الى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فكانه سمع شيئا فقام النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم على المنبر فقال

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

من انا فقالو اانت رسول الله قال انا محمد بن عبدالله بن عبدالمطلب ان الله خلق الخلق فجعلنی فی خیر هم ثم جعلهم فرقتین فجعلنی فی خیر هم فرقة جعلهم قبائل فجعلنی فی خیر هم قبیلة ثم جعلهم بیوتا فجعلنی فی خیر هم بینا فانا خیر هم لفسا و خیر هم بیتا۔

﴿مشکوۃ مطبع اصح المطابع ص ۵۱۳ ج ۲﴾

ترجمہ: ''حضرت عباس رضی اللہ عنہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں غضبناک ہو کر حاضر ہوئے کہ وہ حضور ﷺ کے حسب ونسب پر کچھ طعن سن کر آئے تھے حضور ﷺ نے منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا میں کون ہوں صحابہ نے عرض کیا آپ اللہ کے رسول ہیں فرمایا میں محمد ﷺ بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہوں، اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا اور مجھ کو ان کے بہترین میں پیدا کیا پھر ان کے دو فرقے کیے اور مجھ کو ان کے بہتر فرقے میں پیدا کیا پھر ان کے قبیلے بنائے تو مجھ کو ان کے بہتر قبیلے میں پیدا کیا پھر انہیں خاندان کے اور مجھ کو ان کے بہتر خاندان میں پیدا کیا تو میں ان کے بہتر نفوس میں اور بہتر خاندان سے ہوں۔''

فاتحہ وایصال ثواب

اسی طرح سوم وفاتحہ کی اصل یعنی ایصال ثواب بھی خود حضور ﷺ کی قول و فعل سے ثابت ہے چنانچہ طبرانی اوسط میں حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انہوں نے سرکار رسالت میں عرض کی۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

یارسول اللہ توفیت امی ولم توص ولم تتصدق فھل ینفعھا ان تصدقت عنھا قال نعم ولو بکراع شاۃ محرق۔

﴿شرح الصدور مصری ص ۱۲۹﴾

ترجمہ: ”یا رسول اللہ میری ماں وفات پا گئیں انہوں نے نہ صدقہ کی وصیت کی نہ خود صدقہ دیا اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا انہیں نفع دے گا؟ فرمایا: ہاں نفع دیگا اگرچہ بکری کے جلے ہوئے کھر ہی ہوں۔“

انہیں طبرانی نے اوسط میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی وہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

ما من اھل میت یموت منھم میت فیتصدقون منہ بعد موتہ الا اھدا ھالہ جبریل علی طبق من نور ثم یقف علی شفیر القبر فیقول: یا صاحب القبر العمیق ھذیۃ اھداہ الیک اھلک فا قبلہ فدخل علیہ فیفرح بھا ولیستبشر ویحزن جیرانہ الذین لا یھدی الیھم شئی۔

﴿شرح الصدور مصری ۱۲۹﴾

ترجمہ: ”اہل میت میں سے جو اپنی میت کی جانب سے اس کے مرنے کے بعد صدقہ کریں تو حضرت جبرئیل علیہ السلام امین نور کے طبق میں وہ ہدیہ لے جاتے ہیں اور کنارہ قبر پر کھڑے ہو کے فرماتے ہیں کہ اے گہرے گڑھے والے یہ ہدیہ ہے جسے تیرے اہل نے تیری طرف بھیجا ہے تو اسے قبول کر تو وہ اس پر داخل ہوتا ہے پس وہ اس وجہ سے خوش ہوتا ہے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور بشارت حاصل کرتا ہے اور اس کے وہ پڑوسی جن کی طرف کوئی چیز نہیں بھیجی گئی رنجیدہ ہوتے ہیں۔"

اب باقی رہی میلاد شریف وسوم و فاتحہ کی قیودات وتخصیصات وتعینات و اہتمامات وہ اسی طرح ہیں جس طرح مدرسہ کی اصل یعنی تعلیم کہ حضور ﷺ کے قول و فعل سے ثابت ہے اور مدرسہ کے تعینات وتخصیصات قیودات واہتمامات یعنی تعلیم کے لئے مخصوص کتابیں مقرر کرنا، فلسفہ ومنطق اور علم معانی وغیرہ کا داخل درس کرنا، درجہ بندیاں کرنا، ہر درجہ کے لئے مستقل استاذ مقرر کرنا، کتاب کے لئے گھنٹے مقرر کرنا، جمعہ وعیدین ورمضان المبارک کے ایام کو تعطیل کے لئے مقرر کرنا، ماہ شعبان کو امتحان کے لئے مقرر کرنا، خاص نصاب تعلیم ختم ہونے پر سند دینا، دستار بندی کرنا، اور تقسیم اسناد ودستار بندی کے لئے جلسہ کی تاریخ مقرر کرنا، اشتہار چھاپنا، بذریعہ خطوط تداعی کرنا، مخصوص علماء کو بلانا، بلائے ہوئے علماء کو سفر خرچ دینا، جلسوں کے لئے پروگرام متعین کرنا، بہت سے ہاتھوں سے طلبہ کے سروں پر دستار باندھنا جلسہ گاہ کو مزین کرنا، اس میں روشنی کرنا، شامیانہ لگانا، مدرسہ لئے مخصوص عمارت بنانا، دارالحدیث اور دارالاقامہ کے لئے علیحدہ عمارت مخصوص کرنا، دینی تعلیم پر مدرسین کو معین تنخواہیں دینا، بخاری شریف کے ختم پر مٹھائی تقسیم کرنا، یہ ساری باتیں حضور اکرم ﷺ کے قول فعل سے ثابت نہیں تو میلاد شریف اور سوم وغیرہ کے منکریں مدرسہ کی ان تخصیصات وقیودات، تعینات واہتمامات کی بنیاد پر کیا مدرسہ کو بدعت وگمراہی قرار دیں گے۔ اور بانیان مدرسہ پر مرتکب بدعت اور گمراہ وبے دین ہونے کے فتوے صادر کریں گے، اگر نہ تو مدرسہ کی ساری تخصیصات وتعینات۔ قیودات واہتمامات کو حضور ﷺ کے قول وفعل سے باسناد صحیحہ ثابت کریں لیکن انشاء اللہ قیامت تک ثابت

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

نہ کرسکیں گے تو کس منہ سے میلاد شریف کے تعینات وتخصیصات پر اعتراض کرتے ہیں اور عوام مسلمین کو مغالطہ وفریب دیتے ہیں۔

اب میں وہابیہ کے لئے خود ان کے امام الطائفہ مولوی رشید احمد گنگوہی کا فتوی پیش کرتا ہوں۔

چنانچہ فتاوی رشیدیہ مطبوعہ دہلی حصہ اول صفحہ دس پر ہے:

سوال: ۲۵

صوفیائے کرام کے یہاں جو اکثر اشغال واذکار مثل رگ کیماس کا پکڑنا اور ذکرہ اور غحلکلقہ برقبور نہیں بلکہ ویسے ہی اور حبس دم وغیرہ جو قرون ثلثہ سے ثابت نہیں بدعت ہے یا نہیں۔

الجواب:

اشغال صوفیہ بطور معالجہ کے ہیں سب کی اصل نصوص سے ثابت ہے جیسا کہ اصل علاج ثابت ہے مگر شربت بنفشہ حدیث صریح سے ثابت نہیں ایسے سب اذکار کی اصل ہئیت ثابت ہے جیسا توپ بندوق کی اصل ابت ہے اگرچہ اس وقت میں بہ تھی سو یہ بدعت نہیں ہاں ان ہیات کو سنت ضروری خاصہ جاننا بدعت ہے اس کو ہی علماء نے بدعت کہا ہے۔

گنگوہی نے اس جواب میں نہایت واضح الفاظ میں لکھا اشغال صوفیہ ان تخصیصات تعینات کے ساتھ قرون ثلثہ میں نہیں تھے مگر چوں کہ ان کی اصل نصوص سے ثابت ہورہی ہے تو ان کی محض ان تخصیصات وقیودات کے نام پر بدعت نہیں کہ سکتے پھر گنگوہی نے شربت بنفشہ اور توپ وبندوق کی مثالیں دیکر اور ان کی اصل مان

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

کر اور انہیں بدعت سے خارج کر اس قاعدے کو اور واضح کر دیا لہذا اسی طرح میلاد شریف سوم و فاتحہ وغیرہ کو باقرار گنگوہی بدعت نہیں کہہ سکتے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

مسئلہ

زید کہتا ہے کہ قیام بروقت ذکر ولادت باسعادت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام بدعت ہے اور ناجائز ہے۔ دلیل یہ پیش کرتا ہے اس وقت محفل میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے ہیں تعظیم ذکر ولادت مراد ہے؟ بصورت اول ثبوت طلب کرتا ہے اور کہتا ہے اگر آپ یہ کہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر جگہ حاضر و ناظر ہیں۔ تشریف تو وہ لائے جو موجود نہ ہو۔ تو سوال یہ ہے کہ تمام ذکر ہی بصورت قیام کیوں نہ کیا جائے۔ کیونکہ تعظیم ذات افضل ہے تعظیم ذکر سے۔ بصورت ثانی کل ذکر ہی بصورت قیام کیوں نہیں کیا جاتا خاص اس وقت جب فظهر رسول الله تعالیٰ علیه وسلم

یا اسی کے مرادف الفاظ بیان کئے جائیں قیام کیا ضروری۔ دیگر یہ کہ ذکر اللہ تعالیٰ افضل ہے یا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ یہ امر مسلم ہے کہ ذکر اللہ تعالیٰ افضل ہے۔ لیکن بروقت بسم اللہ خوانی و ذکر محبوب الٰہی قیام اتنا ضروری نہیں سمجھتے۔ نہ قیام کرتے ہیں۔ لیکن بروقت ذکر ولادت باسعادت قیام ضرور کیا جاتا ہے۔

المستفتی، نیاز مند اختر الزمان خاں شیروانی سنی حنفی چشتی از داوؤں ضلع علی گڑھ۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

الجواب

نحمده و نصلی علی رسوله الکریم۔

ذکر ولادت باسعادت پر قیام بغرض تعظیم کرنا مستحسن و مستحب ہے اس کو ممنوع وحرام ٹھہرانا بلکہ شرک قرار دینا گویا قرآن واحادیث پر افتراء کرنا، قواعد شرع کی مخالفت کرنا تصریحات اکابر علماء کرام سے انکار کرنا ہے بلکہ بلاد اسلامیہ کے صدہا سال کے معمول کو بدعت وضلالت کہنا، اور ہزارہا علماء و اولیاء عظام کو گمراہ اور بد مذہب ومشرک بتانا ہے اور سارے عالم اسلام عوام وخواص کو بدعتی وبددین بنانا ہے۔

مخالف ایسا دلیر ہے کہ ایک مباح الاصل کو بلا دلیل حرام وشرک ٹھہراتا ہے اور پھر اس پر مزید یہ جرات کہ دلیل کا مطالبہ قائلین اباحت اصلیہ سے کرتا ہے باوجود یکہ خود وہ قیام کی حرمت کا مدعی ہے۔ دلیل کا پیش کرنا مخالف کے ذمہ ہے۔

''اقامۃ القیامہ'' میں حضرت عارف باللہ سید عبدالغنی نابلسی کا قول مرشد شریعت وطریقت سیدنا اعلیٰ حضرت قدس سرہ نقل فرماتے ہیں۔

لیس الاحتیاط فی الافتراء علی اللہ تعالیٰ باثبات الحرمة و الکراهة الذین لا بدلهما من دلیل بل فی الاباحته التی هی الاصل۔ ﴿اقامۃ القیامہ ص ۲۶﴾

ترجمہ: یہ کچھ احتیاط نہیں ہے کہ کسی چیز کو حرام یا مکروہ کہہ کر خدا پر افتراء کر دو کہ حرمت وکراہت کیلئے تو دلیل درکار ہے بلکہ احتیاط اس میں ہے کہ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

اباحت مانی جائے کہ اصل وہی ہے۔"

یہ مضمون بکثرت اکابر ائمہ سلف وخلف کی تصریحات سے ثابت ہے اس سے معلوم ہوگیا کہ مجوزین قیام میلاد شریف کو کسی دلیل کے پیش کرنے کی حاجت نہیں کہ یہ مستدلین اباحت اصلیہ ہے اور دلیل منکرین قیام کو پیش کرنی چاہئے کہ وہ قیام کی حرمت بلکہ شرک تک کے قائل ہیں۔

لہٰذا اگر مخالفین میں حیاء شرم ہے تو تمام مجتمع ہوکر کوئی صریح آیت وحدیث یا متقدمین ومتاخرین میں سے کسی کی صاف تصریح سے قیام میلاد شریف کا حرام وشرک ہونا ثابت کریں مگر انشاء اللہ تعالیٰ قیامت تک ہمیشہ ہمیشہ عاجز وقاصر رہیں گے ممانعت پر کسی دلیل کا نہ ہونا ہی اس کے جواز کی کافی دلیل ہے مجوزین قیام کو اگرچہ کسی دلیل کے پیش کرنے کی حاجت نہیں مگر مخالفین کی دہن دوزی اور موافقین کے اطمینان خاطر کے لئے چند دلائل نقل کئے جاتے ہیں۔ وباللہ التوفیق۔

آیت ۔ وتعزروہ و توقروہ ﴿سورۂ فتح﴾

ترجمہ: "اے لوگوں تم رسول اللہ ﷺ کی تعظیم وتوقیر کرو۔"

قاضی عیاض m شفا شریف میں ان کلمات کی تفسیر نقل فرماتے ہیں۔

یبالغون فی تعظیمه ویو قروه ای عظموه۔

﴿شفا مصری جلد ا ص ۱۲۴﴾

ترجمہ: "حضور ﷺ کی تعظیم میں خوب مبالغہ کریں اور ان کی توقیر کریں۔"

اس آیت کریمہ اور اس تفسیر سے ظاہر ہوگیا کہ حضور ﷺ کی تعظیم وتوقیر میں خوب مبالغہ کیا جائے اور طرق تعظیم سے کسی خاص طریقے کے لئے علیحدہ ثبوت درکار نہیں بلکہ جس طریقہ سے ان کی تعظیم کی جائے وہ اسی آیۃ کریمہ کے تحت میں داخل

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے البتہ اگر کسی خاص طریقہ تعظیم کی ممانعت شریعت سے بالتخصیص ثابت ہو تو وہ بیشک ناجائز ہوگا جیسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کرنا۔

قیام بھی طرق تعظیم سے ایک طریقہ ہے فقہاء کرام قیام تعظیمی کو یہاں تک جائز رکھتے ہیں کہ فقہ کی مشہور کتاب طحطاوی میں ہے۔

قیام قاری القرآن للقادۃ تعظیما لا یکرہ اذا کان من یستحق التعظیم۔ ﴿طحطاوی ص ۱۸۶﴾

ترجمہ: ''آنے والے کے لئے قاری قرآن کا تعظیمی قیام کرنا مکروہ نہیں جب وہ آنے والا ان لوگوں میں ہو جو تعظیم کے مستحق ہیں۔''

خود حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو قیام تعظیمی کی تعلیم دی بخاری شریف و مسلم شریف کی ایک طویل حدیث میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو قریضہ کے معاملہ میں حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو طلب فرمایا وہ تشریف لا رہے تھے۔

حدیث۔ فلما دنا من المسجد قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم للانصار قوموا الی سید کم۔

﴿مشکوۃ شریف ص ۴۰۳﴾

ترجمہ: ''جب حضرت سعد مسجد شریف سے قریب ہوئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار سے فرمایا اپنے سردار کے لئے قیام کرو۔''

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے قیام فرماتے تھے۔

بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے فرمایا:

حدیث:۔ کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

یجلس معنا فی المسجد یحدثنا فاذا قام قمنا قیاما حتی نراہ قد دخل بعض بیوت ازواجہ۔ ﴿مشکوۃ شریف ص ۴۰۳﴾

ترجمہ: ''حضور انور ﷺ مسجد شریف میں ہمارے ساتھ جلوس فرماتے اور گفتگو کرتے اور جب حضور ﷺ کھڑے ہو جاتے تو ہم بھی کھڑے ہو جایا کرتے اور ہم یہاں تک کھڑے رہتے کہ حضور ﷺ کو ازواج مطہرات سے کسی گھر میں داخل ہوتا ہوا دیکھ لیتے۔''

بلکہ خود حضور سید عالم ﷺ حضرت فاطمہ زہرہ رضی اللہ عنہا کے لئے قیام فرماتے وہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے اوصاف ذکر کرتے ہوئے فرماتی ہیں۔

حدیث:۔ کانت اذا دخلت علیہ قام الیہا فاخذ بیدہا فقبلہا واجلسہا فی مجلسہ وکان اذا دخل علیہا قامت الیہ فاخذت بیدیہ فقبلتہ فی مجلسہا۔

ترجمہ: ''حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا جب حضور ﷺ کے پاس حاضر ہوتیں تو حضور ﷺ ان کے لئے قیام فرماتے اور ان کی دست بوسی کرتے اور ان کو اپنی جگہ بٹھاتے اور حضور ﷺ جب ان کے پاس تشریف لے جاتے تو وہ حضور ﷺ کے لئے قیام فرماتیں اور حضور ﷺ کی دست بوسی کرتیں اور حضور ﷺ کو اپنی جگہ پر بٹھاتیں۔''

ان احادیث سے یہ امر نہایت واضح طور پر ثابت ہو گیا کہ مستحقین تعظیم کے لئے قیام کرنا جائز بلکہ سنت صحابہ ہے بلکہ خود حضور سید عالم ﷺ کی قولی و فعلی سنت ہے اور حضور اکرم ﷺ کی ذات پاک کی تعظیم و توقیر کے لئے صحابہ کرام نے قیام فرمایا تو قیام منجملہ طرق تعظیم کے حضور ﷺ کی تعظیم و توقیر کا ایک بہتر طریقہ ہوا۔ لہٰذا قیام اس

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

آیۃ کریمہ کے عموم کے تحت میں داخل ہو گیا۔

اب باقی رہا قیام بروقت ذکر ولادت شریف کا حکم لہٰذا یہ قیام تعظیم ذکر ولادت کے لئے کیا جاتا ہے اور بتصریحات ائمہ کرام حضور ﷺ کے ذکر پاک کی تعظیم مثل ذات اقدس کی تعظیم وتوقیر کے ہے اور طریق تعظیم وتوقیر ذات پاک سے ایک بہتر طریقہ قیام بھی ہے جس کا ثبوت ابھی آیۃ کریمہ "تعزروہ و توقروہ" اور احادیث منقولہ سے نہایت صاف طور پر ظاہر ہو چکا ہے۔ لہٰذا ذکر ولادت باسعادت پر قیام کرنا بھی اسی آیۃ کریمہ واحادیث سے مستفاد ہوا۔

اب باقی رہا سائل کا یہ سوال کہ کل ذکر ہی بصورت قیام کیوں نہیں کیا جاتا خاص ذکر ولادت پر کیوں قیام کیا جاتا ہے۔ تو اس کا پہلا جواب یہ ہے کہ قیام وقت قدوم کیا جاتا ہے جیسا ابھی احادیث میں مذکور ہوا اور ذکر ولادت حضور اکرم ﷺ عام دنیا میں تشریف آوری کا ذکر ہے تو قیام کا ذکر ولادت پر کیا جانا زیادہ مناسب ہوا۔

دوسرا جواب یہ ہے کہ علمائے کرام واولیائے عظام کا خاص ذکر ولادت پر قیام کرنا صدیوں سے معمول ہے لہٰذا یہی مستحب ومستحسن قرار پایا۔

حدیث شریف اس کی کافی دلیل ہے۔

حدیث ما راہ المسلمون حسنا فھو عنداللہ حسن

﴿از حاشیہ مشکوۃ شریف ص ۲۷﴾

ترجمہ: "مسلمان جس چیز کو اچھا جانیں تو وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی اچھی ہے۔"

تیسرا جواب یہ ہے کہ سرور دینی پر قیام کرنا صحابہ کرام کی سنت ہے جیسا کہ امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے ایک مسئلہ سننے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے لئے قیام فرمایا۔

حدیث ۔ قلت توفی اللہ تعالیٰ نبیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قبل ان نسئلہ عن نجاۃ ھذا الامر قال ابوبکر قد سئلتہ عن ذالک فقمت الیہ۔ ﴿مشکوۃ شریف ص ۱۶﴾

ترجمہ: ''حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو وفات دی اور ہم اس امر کی نجات آپ سے دریافت نہ کر سکے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے حضور سے دریافت کرلیا ہے اس کے سننے کے شوق میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں کھڑا ہو گیا۔

جب کسی محبوب ذکر اور دینی سرور کے لئے اجل صحابہ اکرم سے قیام ثابت ہوا تو مسلمان کے لئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کے ذکر سے زیادہ اور کیا مسرت وفرحت کا ذکر ہو سکتا ہے کہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری ہی تمام دینی سرور اور رحمت الٰہی کے حصول کا باعث وسبب ہے۔

چوتھا جواب یہ ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ذکر ولادت قیام کے ساتھ فرمایا ذکر ولادت کے وقت قیام کرنا حضور کی اتباع ہے۔

ترمذی شریف میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ مروی ہے۔

حدیث:۔ انہ جاء الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فکانہ سمع شیئا فقام النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی المنبر فقال من انا فقالوا انت رسول اللہ قال انا محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ان اللہ خلق الخلق

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

فجعلنی فی خیر هم ثم جعلهم فرقتین فجعلنی فی خیر هم فرقة ثم جعلهم قبائل فجعلنی فی خیر هم قبیلة ثم جعلهم بیوتا فجعلنی فی خیر هم بیتا فانا خیر هم نفسا و خیر هم بیتا۔ ﴿مشکوۃ شریف ص ۵۱۳﴾

ترجمہ: ''حضرت عباس رضی اللہ عنہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں پریشانی میں حاضر ہوئے کہ وہ حضور ﷺ کے حسب ونسب پر کچھ طعن سن کر آئے تھے حضور ﷺ نے منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا میں کون ہوں صحابہ نے عرض کیا آپ اللہ کے رسول ہیں فرمایا میں محمد ﷺ بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہوں اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا اور مجھ کو ان کے بہترین میں پیدا کیا پھر ان کے دو فرقے کیے اور مجھ کو ان کے بہتر فرقے میں پیدا کیا پھر ان کے قبیلے بنائے تو مجھ کو ان کے بہتر قبیلے میں پیدا کیا پھر انہیں خاندان کے اور مجھ کو ان کے بہتر خاندان میں پیدا کیا تو میں ان کے بہتر نفوس میں اور بہتر خاندان سے ہوں۔''

حاصل کلام یہ ہے کہ خاص ذکر ولادت شریف کے وقت ہم ان وجوہ کی بنا پر قیام کرتے ہیں تا کہ ہم حضور سید الانبیاء محبوب کبریا ﷺ کے اس عالم میں قدوم میمنت لزوم کے ذکر پاک پر بکمال احترام قیام کر کے ''تعزروہ وتوقروہ'' کی تعمیل حکم کریں۔ اور خود آقا رسول اللہ ﷺ نے اپنی ولادت مبارکہ کا بیان قیام کر کے فرمایا ہے تو ہم بھی اسی کے ساتھ ذکر کریں اور اظہار سرور کیلئے قیام کرنا سنت صحابہ ہے تو ہم بھی اظہار سرور ذکر ولادت پر ان کا اتباع قیام میں کریں اور ہزار ہا بلاد اسلامیہ کے خواص وعوام اور کئی صدی کے علماء کرام واولیاء عظام کے معمول اور طریق حسن کی پیروی کریں یہ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

امور قیام کے خصوص وقت کے موئد ہیں اور اسی بنا پر کل ذکر کو بصورت قیام نہیں کیا جاتا۔

اب باقی رہا زید کا یہ قول کہ ذکر اللہ تعالیٰ اب باقی رہا زید کا یہ قول کہ ذکر اللہ تعالیٰ افضل ہے یا ذکر رسول ﷺ اور یہ امر مسلم ہے کہ ذکر اللہ تعالیٰ افضل ہے۔ اس قول سے معلوم ہوا کہ زید ذکر رسول ﷺ کو اپنے عقیدہ میں ذکر اللہ تعالیٰ سے جدا جانتا ہے ذکر رسول کو ذکر اللہ کا مقابل سمجھتا ہے اسی بنا پر وہ ان میں افضل و مفضول کا تفرقہ کرتا ہے باوجودیکہ ذکر رسول، ذکر اللہ سے جدا نہیں۔ یہ کور باطن ذرا گوش ہوش کھول کر سنے اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں اپنے حبیب ﷺ کی رفعت کا ذکر بیان فرماتا ہے

ورفعنا لك ذكرك ﴿پارہ ۳۰﴾

ترجمہ: ''اور ہم نے تمہارے ذکر کو بلند کر دیا۔''

علامہ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ شرح شفا شریف میں اس آیت کریمہ کی مراد بیان فرماتے ہیں۔

المراد برفع ذكره انه جعل ذكره ذكره كما جعل طاعته طاعته۔ ﴿شرح شفا مصری ۴۴ ج ۱﴾

حضور ﷺ کے ذکر کے بلند کرنے کی مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کے ذکر کو اپنا ذکر بنالیا۔ جیسے حضور ﷺ کی اطاعت کو اپنی اطاعت بنالیا۔

ابن حبان و مسند ابو یعلی میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال اتانی جبرئیل علیہ الصلاۃ والسلام فقال ان ربی و ربك یقول :تدری کیف رفعت ذکرك قلت اللہ اعلم قال اذا ذکرت

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

ذکرت معی۔ ﴿شرح شفا مصری ص ۴۵ ج ۱﴾

ترجمہ: ''حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے پاس جبرئیل امین آئے اور انہوں نے کہا کہ بے شک میرا اور آپ کا رب فرماتا ہے کہ کیا آپ نے جانا کہ میں نے آپ کا ذکر کیسا بلند کیا؟ میں نے کہا اللہ زیادہ جاننے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جب میرا ذکر کیا جائے گا تو میرے ساتھ تمہارا ذکر کیا جائے گا۔''

حضرت قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے ''شفاء شریف'' میں اسی آیت کی تفسیر میں حضرت ابن عطا رحمۃ اللہ علیہ کا قول نقل فرمایا:

جعلتك ذكر امن ذكرى فمن ذكرك ذكرنى۔

﴿شرح شفا مصری ا ص ۴۶﴾

ترجمہ: ''میں نے تمہیں اپنے اذکار سے ایک ذکر بنا دیا ہے جس نے آپ کا ذکر کیا اس نے میرا ذکر کیا۔''

ان تصریحات سے روز روشن کی طرح واضح ہو گیا کہ ذکر رسول ﷺ ذکر اللہ سے جدا نہیں۔ ذکر رسول کی تعظیم ذکر اللہ کی تعظیم ہے۔ لہذا جس جگہ ذکر رسول کے لئے قیام کیا گویا ذکر اللہ کے لئے قیام کیا اور ذکر ولادت پر جو قیام کیا جاتا ہے یہی ذکر اللہ کا قیام ہوا کہ ذکر رسول، ذکر اللہ سے جدا نہیں، ابھی صریح آیت و حدیث میں یہ مضمون گذرا۔ وہابی ان دونوں ذکروں کو مقابل بنا کر عوام کو فریب دیتا ہے۔

اب باقی رہی زید کی پہلی شق کہ قیام بروقت ذکر ولادت اس لئے ہے کہ اس وقت محفل میں حضور ﷺ تشریف لاتے ہیں۔ یہ زید کا اہلسنت پر افترا و بہتان ہے۔ عام لوگ بھی اس خیال سے قیام نہیں بلکہ قیام ذکر پاک کے لئے کیا جاتا ہے جس کا

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

بیان مفصل مذکور ہوا۔ اس مختصر تحقیق سے قیام میلاد کا استحباب و استحسان آفتاب سے زیادہ روشن طور پر ظاہر ہو گیا اور مسائل کی ہر ہر شق کا کافی جواب ہو گیا منصف کے لئے یہی مختصر جواب بہت کافی ہے۔

ایک ضروری بات یہاں اور قابل لحاظ ہے کہ وہابیہ اول تو مجالس میلاد میں شرکت ہی نہیں کرتے اور اگر کسی مجبوری سے شریک ہوتے ہیں تو قیام کے بعد مجلس میں شامل ہوں گے۔ اور اگر قیام سے پہلے شریک ہو گئے ہیں تو کمزور عقیدہ کا وہابی جبرا قہرا قیام کر لیتا ہے اور جو وہابی سیاہ قلب اور سخت بے حیا ہوتا ہے وہ آداب مجلس کیخلاف بیٹھا رہتا ہے اور اپنے اس شرمناک فعل کو کتاب و سنت کا اتباع ظاہر کرتا ہے۔

لہٰذا میں یہ دکھانا چاہتا ہوں کہ وہابی کا یہ ناپاک فعل یعنی بروقت قیام اہل مجلس کی مخالفت کرنا اور ذاکر کے امر بالقیام پر تمرد اور سرکشی دکھانا کہ مجلس میں ہی بیٹھا رہنا کتاب اللہ کی مخالفت ہے۔

لہٰذا میں یہ دکھانا چاہتا ہوں کہ وہابی کا یہ ناپاک فعل یعنی بروقت قیام اہل مجلس کی مخالفت کرنا اور ذاکر کے امر بالقیام پر تمرد اور سرکشی دکھانا کہ مجلس میں ہی بیٹھا رہنا کتاب اللہ کی مخالفت ہے۔

یآیھا الذین آمنو اذا قیل لکم تفسحو افی المجلس فافسحو ایفسح اللہ لکم و اذا قیل انشذوا فانشذوا۔

﴿سورۂ مجادلہ ۲﴾

ترجمہ: ”اے ایمان والو جب تم سے کہا جائے مجلسوں میں جگہ دو تو اللہ تمہیں جگہ دے گا اور جب کہا جائے اٹھ کھڑے ہو تو اٹھ کھڑے ہو۔“

امام بغوی تفسیر معالم التنزیل میں اور علامہ محی السنۃ علاء الدین علی، تفسیر

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

خازن میں اسی آیت کریمہ کے تحت میں فرماتے ہیں:

قال مجاهد و اكثر المفسرين معناه اذا قيل لكم انهضوا الى الصلوة والى الجهاد والى مجالس كل خير و حق فقو موالها ولا تقصرو اعنه۔ ﴿از خازن ص ۴۳﴾

ترجمہ: ''حضرت مجاہد اور اکثر مفسرین نے فرمایا کہ آیت کے معنی یہ ہیں کہ جب تم سے نماز یا جہاد یا ہر خیر حق کی مجلسوں کے لئے کھڑا ہونے کو کہا جائے تو ان کیلئے کھڑے ہو جاؤ اور اس میں قصور نہ کرو۔''

آیت کریمہ اور تفسیر سے صاف معلوم ہو گیا کہ مجالس خیر کے لئے اور ہر خیر کے لئے کھڑا ہونا بامر الٰہی مطلوب ہے۔ اور ان کیلئے کھڑے ہونے سے قاصر رہنا ممنوع ہے۔ لہذا یہ ظاہر بات ہے کہ محفل میلاد شریف مجلس خیر ہے اور قیام میلاد تعظیم ذکر ہے اور تعظیم ذکر ہے۔ اور تعظیم ذکر یقیناً فعل خیر ہے تو قیام میلاد شریف کے لئے کھڑا ہونا اس آیۃ کریمہ سے ثابت اور ادب مجلس کے حکم میں داخل اور اس کو فانشزوا کا امر شامل ہے اور ذاکر کے اس امر ''اٹھو وقت تعظیم احمدیہ'' کے باجود کھڑا نہ ہونا اس آیت کی مخالفت اور فعل خیر یعنی تعظیم ذکر سے انکار اور ادب مجلس خیر سے اعراض اور حاضرین مجلس اہل اسلام کی دل آزاری، اور امر خیر سے روگردانی کی بین دلیل ہے مولیٰ تعالیٰ ان مخالفین تعظیم ذکر اور منکران حکم قرآنی اور متبعین طرق شیطانی کو ہدایت کی توفیق دے۔ واللہ تعالیٰ علم بالصواب

کتبہ: المعتصم بذیل سید کل نبی و مرسل، الفقیر الی اللہ عزوجل، العبد محمد اجمل غفرلہ الاول، ناظم المدرسۃ اجمل العلوم فی بلدۃ سنبھل۔

☆=☆=☆

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

مختصر حالات مصنف

اجمل العلماء استاذ الاساتذہ حضرت علامہ مولانا مفتی الحاج الشاہ محمد اجمل رحمۃ اللہ علیہ کی ذات گرامی برصغیر ہندو پاک میں محتاج تعارف نہیں۔

آپ ضلع مراد آباد کے تاریخی شہر سنبھل کے محلہ دیپارائے میں ایک دینی وعلمی گھرانہ میں ۱۳۱۸ھ مطابق ۶ دسمبر ۱۹۰۰ء کو پیدا ہوئے۔ والد گرامی الحاج شاہ محمد اکمل رحمۃ اللہ علیہ نے محمد اجمل نام رکھا اور اسی نام سے مشہور ہوئے۔ علامہ موصوف کو دینی وعلمی ماحول ورثہ میں ملا تھا۔ اور بچپن ہی سے حصول علم کا ذوق قدرتی طور پر عطا ہوا۔ حافظہ انتہائی قوی اور طبیعت اخاذ تھی۔ اسباق کی سبقت پر اساتذہ کو بسا اوقات حیرت ہوتی تھی۔

اجمل العلماء کے چند لائق ذکر اساتذہ کرام کے اسمائے گرامی یہ ہیں:

(۱) حضرت علامہ شاہ عماد الدین سنبھلی رحمۃ اللہ علیہ

(۲) صدر الافاضل نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ

(۳) تاج العلماء حضرت مولانا محمد عمر نعیمی رحمۃ اللہ علیہ

(۴) مولانا الحاج محمد افضل رحمۃ اللہ علیہ، الحاج شاہ محمد اکمل رحمۃ اللہ علیہ۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

ابتدائی تعلیم اپنے دادا جان الحاج شاہ سید غلام رسول رحمۃ اللہ علیہ اور والد گرامی الحاج شاہ محمد اکمل رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کی۔ پھر حضرت علامہ شاہ عمادالدین سنبھلی رحمۃ اللہ علیہ سے۔ پھر جامعہ نعیمیہ مرادآباد حاضر ہوکر حضرت صدر الافاضل مولانا شاہ محمد نعیم الدین رحمۃ اللہ علیہ سے باقاعدہ علوم مروجہ کی تکمیل فرمائی۔

۲۰ شعبان المعظم ۱۳۴۲ھ بمطابق ۲۷ مارچ ۱۹۲۴ء کو علوم مروجہ سے فراغت وسند حاصل کی اور سنبھل میں ۸ صفر المظفر ۱۳۴۴ بروز شنبہ مرکزی مدرسہ اہلسنت اجمل العلوم کا قیام عمل میں آیا، اور پھر درس وتدریس کا سلسلہ تاحیات جاری رہا۔

۱۳۳۷ھ میں امام اہلسنت عظیم البرکۃ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے دست مبارک پر بیعت کی اور حجۃ الاسلام حضرت علامہ مولانا حامد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ سے خلافت واجازت حاصل کی اور ۱۳۴۳ھ مطابق ۱۹۲۵ء سے باقاعدہ فتویٰ نویسی کا آغاز کیا۔ فتویٰ نویسی کی اجازت حضرت صدر الافاضل مولانا شاہ محمد نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل تھی۔

اجمل العلماء رحمۃ اللہ علیہ کی ذات درخشاں حیثیت کی حامل ہے۔ وہ بیسویں صدی کے جلیل القدر عظیم المرتبت عالم دین محدث وفقیہ تھے۔ اور اپنے معاصرین میں نمایاں حیثیت کے حامل تھے۔

بیک وقت معتدد علوم وفنون پر ان کو مہارت تامہ حاصل تھی جس پر ان کی متعدد مطبوعہ اور غیر مطبوعہ تصانیف ان کے تبحر علم وفضل کی شاہد ہیں۔ علوم قرآن

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

کریم اور علوم حدیث میں تبحر و مہارت ہی کا نتیجہ تھا کہ اجمل العلماء رحمۃ اللہ علیہ کو علم فقہ و اصول فقہ میں اپنے معاصرین میں مقام اختصاص حاصل تھا۔ جس کا اعتراف نہ صرف اہل سنت کے متاخرین علمائے کرام نے برملا کیا بلکہ مخالفین بھی اعتراف کیے بغیر نہ رہ سکے۔ جس کی نہایت روشن مثال اجمل العلماء کے وہ فتویٰ ہیں جنھیں اعلیٰ تحقیقی فتویٰ ہونے کے باعث فتاوی دیوبند میں اپنی تائید و توثیق کے ساتھ شائع کیا گیا ہے۔

اجمل العلماء کے فتاویٰ تقریبًا ڈھائی ہزار صفحات پر پھیلے ہوئے ہیں جو چار عظیم جلدوں میں فتاویٰ اجملیہ کے نام سے چھپ چکے ہیں۔

ملت اسلامیہ کا یہ عظیم محدث و فقیہ جو بیک وقت ایک عظیم مفکر و مدبر بھی تھا اور مناظر بھی۔ مسند تدریس کا شیخ الحدیث بھی تھا اور مفتی بھی، بہترین مقرر بھی تھا اور عمدہ مصنف و محقق بھی، جس نے اپنی متاع حیات کو ناموس دین اور عظمت مصطفیٰ ﷺ پر قربان کر دیا۔ جس کی عظمت کا اعتراف نہ صرف برصغیر ہند و پاک نے کیا، بلکہ عجم و عرب نے اور اپنے بیگانے سبھی نے علمی عظمت کا لوہا مانا۔ اپنی ۶۴ سالہ عمر میں بتاریخ ۸ ہ تاریخ الآخر ۱۳۸۳ھ مطابق ۱۸ ستمبر ۱۹۶۳ء دار فانی سے دار ابدی کو رخصت ہو کر اپنے مالک حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔

زیر نظر رسالہ ''عطر الکلام فی استحسان المولد والقیام'' جس میں کھڑے ہو کر سلام پڑھنا، میلاد شریف کا جواز، میلاد کا قرآن و حدیث سے ثبوت، محفل میلاد میں سرکار ﷺ کی جلوہ گری، قیام کرنا، اور متعدد مقامات پر

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

تشریف آوری کا مدلل بیان فرمایا ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔

خادم العلماء

محمد عبدالاحد قادری

گوگڑاں، تحصیل وضلع لودھراں

۲۱ صفر المظفر ۱۴۳۲ھ بمطابق ۲۷ جنوری ۲۰۱۱ء

OOOO

http://t.me/Tehqiqat

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ

(میلاد نامہ)

نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم

خلقت سے ولادت تک

مصنف

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

ناشر

مکتبہ حنفیہ
گنج بخش روڈ ○ لاہور

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

فہرست

	عنوانات	صفحہ نمبر
☆.....	مقدمہ	۲۹۸
☆.....	تمام تخلیق سے پہلے نور مصطفیٰ ﷺ	۳۰۱
☆.....	تمام انوار پر غالب	۳۰۱
☆.....	میں اُس وقت بھی نبی تھا	۳۰۲
☆.....	حضرت آدم علیہ السلام سے چودہ ہزار سال قبل نبی	۳۰۳
☆.....	عرش پر نام محمد ﷺ	۳۰۳
☆.....	اگر آپ ﷺ نہ ہوتے تو کچھ نہ ہوتا	۳۰۵
☆.....	وسیلہ مصطفیٰ ﷺ سے توبہ قبول	۳۰۵
☆.....	حضرت آدم علیہ السلام کو وحی	۳۰۶
☆.....	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی	۳۰۷
☆.....	نرالی شان سے تخلیق	۳۰۷
☆.....	حضرت آدم علیہ السلام کی وصیت	۳۰۸
☆.....	پاک اصلاب میں منتقل	۳۰۹
☆.....	تمام کائنات میں افضل	۳۱۰
☆.....	نسب کے اعتبار سے بھی سب سے افضل	۳۱۰
☆.....	اولاد آدم میں سب سے زیادہ معزز	۳۱۱
☆.....	شان رسول ﷺ میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی نعت	۳۱۲

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

	عنوانات	صفحہ نمبر
☆.....	خوشبو اور نور	۳۱۳
☆.....	حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی پیدائش	۳۱۴
☆.....	توسل سے بارش کا نزول	۳۱۴
☆.....	نور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکات	۳۱۵
☆.....	حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی پیشانی میں نور کی چمک	۳۱۶
☆.....	نرالی شان سے نور کی منتقلی	۳۱۶
☆.....	قحط ختم	۳۱۶
☆.....	اس کا نام "محمد صلی اللہ علیہ وسلم" رکھنا	۳۱۷
☆.....	ہر گھر نور علیٰ نور	۳۱۷
☆.....	بطن اقدس میں ذکر الٰہی	۳۱۸
☆.....	میں حامی ناصر ہوں	۳۱۸
☆.....	شام کے محلات روشن	۳۱۸
☆.....	نور کا ظہور	۳۱۸
☆.....	مشرق و مغرب روشن	۳۲۰
☆.....	کعبہ نور سے معمور	۳۲۱
☆.....	ایک یہودی کا اعلان	۳۲۱
☆.....	بوقت ولادت عجائبات	۳۲۲
☆.....	عذاب میں تخفیف	۳۲۳
☆.....	وقت ولادت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم	۳۲۴

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

مقدمہ

اس کتابچے میں حضور ﷺ کی خلقت مبارکہ سے ولادت مطہرہ تک کا ذکر نہایت مختصر طریق پر کر دیا گیا ہے تا کہ اہل ایمان و محبت اسے ہر وقت تنہائی میں اور مجالس میں بالخصوص محافل میلاد میں سہولت اور ذوق وشوق سے پڑھ سکیں اور سن سکیں۔ اگر کوئی پوچھے کہ حضور ﷺ کی ولادت باسعادت کے تذکرے کا کیا فائدہ ہے اور اس کی شرعی ضرورت و اہمیت کیا ہے؟ تو جان لو کہ اہل محبت کو ایسے سوال کی ہرگز ضرورت نہیں پڑتی ان کے لئے تو یہی کافی ہے کہ انہیں اپنے محبوب ﷺ کی دنیا میں تشریف آوری کا کچھ حال معلوم ہو۔ بلکہ وہ تو یوں کہیں گے کہ کچھ اور سناؤ ابھی طبیعت سیر اب نہیں ہوئی یہ سوال اہل دلیل کر سکتا ہے یا اہل انکار۔

آگاہ رہو کہ اہل انکار کو جواب دینے کی کوئی ضرورت نہیں ان کے لیے خاموشی بہتر ہے البتہ اہل دلیل کے لئے اتنا کافی ہے کہ اللہ کے پیاروں کی ولادت کا تذکرہ اللہ رب العزت کی اپنی سنت ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بار بار حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق کا ذکر فرمایا اور اس کی تفصیلات بیان کیں۔ جنت میں ان کے قیام وطعام اور زمین پر ھبوط کے واقعات بیان فرمائے۔ حضرت اسحاق علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی ولادت اور آپ کے بچپن کے واقعات کا تذکرہ فرمایا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ولادت اور بچپن کے حالات بیان فرمائے۔ پھر حضرت مریم علیہا السلام کی ولادت اور ان کے بچپن کا حال بیان فرمایا۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام کی ولادت اور ان کے بچپن

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے حال کا ذکر فرمایا اور پھر نفخ روح کے ذریعے حضرت مریم علیہا السلام کے حمل سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت تک کا پورا واقعہ بیان کیا۔ بوقت ولادت حضرت مریم علیہا السلام کے دردزہ' پریشانی اور جملہ کیفیات کا ذکر کیا جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا تولد ہوا اور اس مقام کا بیان کیا۔ حضرت مریم علیہا السلام کو اس وقت قدرت الٰہیہ سے جو خوراک کھجوریں اور پانی مہیا کیا گیا اس کا بیان کیا۔ حتیٰ کہ ان کی قوم کے طعنے آپ کی خاموشی اور اشارے سے جواب۔ الغرض حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بولنا اور آپ علیہ السلام کا ابتدائی کلام جو آپ نے گہوارے میں کیا سب کچھ بیان فرما کر ارشاد ہوا:

ذٰلِكَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِيْ فِيْهِ يَمْتَرُوْنَ۔

ترجمہ: ''یہ مریم کے بیٹے عیسیٰ ہیں (اور یہ) وہ حق بات ہے جس میں لوگ شک کرتے ہیں''۔ (مریم:۱۹:۳۴)

اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو دو جملوں میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مخلوق ہونے اور متولد ہونے کا بیان فرما سکتا تھا' مگر اس نے اپنے پیاروں کی ولادت کا تفصیل سے ذکر فرمایا اور اس عمل کو ہمارے لئے قرآنی حکم اور اپنی سنت بنا دیا۔ پھر کائنات میں حضور ﷺ سے بڑھ کر اللہ کا پیارا اور کون ہو سکتا ہے۔ اس لئے انبیائے کرام کی ولادتوں کا فقط بیان فرمایا مگر حضور ﷺ کی ولادت مطہرہ کی نسبت سے قسم کھائی اور ارشاد فرمایا:

لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ○ وَاَنْتَ حِلٌّ بِهٰذَا الْبَلَدِ ○ وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ ○

ترجمہ: ''میں اس شہر (مکہ) کی قسم کھاتا ہوں اور آپ اسی شہر میں رہتے ہیں اور قسم ہے باپ کی اور اس کی اولاد کی''۔ (سورۂ بلد:۱-۳)

ان آیات میں حضور ﷺ کے شہر ولادت ''مکہ'' کی قسم کھائی گئی' آپ ﷺ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے قیام اور رہن سہن کی قسم کھائی گئی' آپ ﷺ کے والد ماجد یا جد امجد کی قسم کھائی گئی اور بالآخر آپ ﷺ کے مولود ہونے کی قسم کھائی گئی۔ گویا حضور ﷺ کے پورے نسب مبارک اور میلاد پاک کا بیان بصورت قسم آ گیا یہی سنت ہم نے اس مضمون میں اپنے پیش نظر رکھی ہے۔

اگر قلب سلیم ہو تو اسی قدر قسم کافی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے لے کر موجودہ زمانے تک ہر دور میں اسلاف اور بزرگان دین اپنے اپنے طریقے اور ذوق و تحقیق کے مطابق حضور ﷺ کے مولد مبارک کا ذکر کرتے رہے اس پر رسائل اور کتابیں لکھتے رہے اور ولادت مطہرہ کے واقعات و عجائبات روایت کرتے رہے۔ محافل اور مجالس میں انہیں پڑھ کر' سن کر اور سنا کر ایمان و محبت کی تازگی کا سامان فراہم کرتے رہے تاریخ اسلام کا کوئی زمانہ اس مبارک اور محبوب عمل سے خالی نہیں رہا۔ اس لئے حضور الٰہی میں التجا ہے کہ آپ ﷺ کی ولادت کے ذکر پاک کی برکت سے ہمارے ایمان میں اضافہ فرمائے اور ہمیں حضور ﷺ کی محبت کی دولت عظمیٰ میں سے خیرات عطا فرمائے۔ (آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ)

☆=☆=☆

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

تمام تخلیق سے پہلے نور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

امام عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں مجھ کو خبر دیجئے کہ سب اشیاء سے پہلے اللہ تعالیٰ نے کون سی چیز پیدا کی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اے جابر! اللہ تعالیٰ نے تمام اشیاء سے پہلے تیرے نبی کا نور اپنے نور (کے فیض) سے پیدا کیا پھر وہ نور قدرت الٰہیہ سے جہاں اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا سیر کرتا رہا۔ اس وقت لوح تھی' نہ قلم' بہشت تھی' نہ دوزخ' نہ فرشتہ تھا' نہ آسمان تھا' نہ زمین' سورج تھا' نہ چاند' جن تھا اور نہ انسان۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کرنا چاہا تو اس نور کے چار حصے کئے اور ایک حصے سے قلم پیدا کیا اور دوسرے سے لوح اور تیسرے سے عرش۔ آگے طویل حدیث ہے جس کا مضمون یہ ہے کہ پھر ساری کائنات کی تخلیق اسی نور کے توسط سے ہوئی۔

تمام انوار پر غالب

امام قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نور محمدی کو حکم فرمایا کہ انوار انبیاء پر توجہ کرے پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نور مبارک نے دیگر انبیاء کرام کی ارواح و انوار پر توجہ فرمائی تو اس نور نے ان سب انوار کو ڈھانپ لیا۔ انہوں نے عرض کی باری تعالیٰ ہمیں کس نے ڈھانپ لیا ہے تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نور ہے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

اگر تم ان پر ایمان لاؤ گے تو تمہیں شرف نبوت سے بہرہ ور کیا جائے گا اس پر سب ارواح انبیاء نے عرض کیا باری تعالیٰ ہم نے ان پر ایمان لائے ہیں اس کا مکمل ذکر اس آیت کریمہ میں ہے۔

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ۔

ترجمہ: ”یاد کرو اس وقت کو جب اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء سے یہ عہد لیا کہ جب میں تمہیں کتاب اور حکمت عطا کر کے مبعوث کروں تو اس کے بعد تمہارے پاس میرا پیارا رسول آجائے تو سب اس پر ایمان لانا اور اس کے مشن کی مدد کرنا“۔ (آل عمران ۳:۸۱)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے مروی ہے کہ پھر اللہ تعالیٰ نے ہر نبی سے یہ عہد بھی لیا کہ وہ اپنی اپنی امت کو بھی حضرت محمد ﷺ پر ایمان لانے اور ان کی تصدیق کرنے کی تلقین کرتے رہیں گے چنانچہ تمام انبیاء کرام نے ایسا ہی کیا۔ (المواہب اللدنیہ)

میں اُس وقت بھی نبی تھا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے رویت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ! آپ کے لئے نبوت کس وقت ثابت ہو چکی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس وقت جبکہ آدم علیہ السلام ابھی روح اور جسد کے درمیان تھے یعنی ان کے تن میں جان بھی نہ آئی تھی۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کر کے حسن قرار دیا ہے۔

امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ!

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

آپ کب نبی بنائے گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ آدم علیہ السلام اس وقت روح اور جسد کے درمیان تھے جب کہ مجھ سے میثاق نبوت لیا گیا۔

حضرت میسرہ الفخر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور ﷺ سے عرض کیا کہ اے رسول خدا ﷺ! آپ کب سے نبی ہیں' تو آپ ﷺ نے جواب میں فرمایا (میں اس وقت سے صفت نبوت سے موصوف ہوں) جب کہ آدم علیہ السلام روح و جسم کے درمیان تھے (یعنی ابھی ان کے روح کا جسد اطہر سے تعلق ہوا تھا)

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بے شک میں حق تعالیٰ کے نزدیک خاتم النبیین ہو چکا تھا اور آدم علیہ السلام ابھی اپنے خمیر ہی میں تھے یعنی ان کا پتلا بھی تیار نہ ہوا تھا (احمد اور بیہقی نے اسے روایت کیا اور حاکم نے اسے صحیح الاسناد کہا ہے)

حضرت آدم علیہ السلام سے چودہ ہزار سال قبل نبی

احکام ابن القطان رحمۃ اللہ علیہ میں حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ اپنے باپ امام حسین رضی اللہ عنہ اور وہ ان کے جدامجد حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میں آدم علیہ السلام کے پیدا ہونے سے چودہ ہزار برس پہلے اپنے پروردگار کے حضور میں ایک نور تھا۔

عرش پر نام محمد ﷺ

حضرت میسرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ انہوں نے بارگاہ نبوت ﷺ میں عرض کیا کہ حضور ﷺ! آپ کب سے شرف نبوت کے ساتھ مشرف ہو چکے تھے؟ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے زمین کو پیدا فرمایا اور آسمانوں کی طرف

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

قصد فرمایا اور ان کو سات طبقات کی صورت میں تخلیق فرمایا اور عرش کو ان سے پہلے بنایا تو عرش کے پائے پر محمد رسول اللہ خاتم الانبیاء لکھا اور جنت کو پیدا فرمایا جس میں بعد ازاں حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا علیہا السلام کو ٹھہرایا تو میرا نام نامی جنت کے دروازوں پر اس کے درختوں کے پتوں اور اہل جنت کے خیموں پر لکھا۔ حالانکہ ابھی آدم علیہ السلام کے روح و جسم کا باہمی تعلق نہیں ہوا تھا۔ پس جب ان کی روح کو جسم میں داخل فرمایا اور زندگی عطا فرمائی تب انہوں نے عرش اعظم کی طرف نگاہ اٹھائی تو میرے نام کو عرش پر لکھا ہوا دیکھا اس وقت اللہ تعالیٰ نے انہیں بتایا کہ یہ تمہاری اولاد کے سردار ہیں۔ جب ان کو شیطان نے دھوکہ دیا تو انہوں نے بارگاہ الٰہی میں توبہ کی اور میرے نام سے ہی شفاعت طلب کی (محدث ابن جوزی نے اسے الوفاء میں روایت کیا ہے)

بلکہ صحیح مسلم میں ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کی تخلیق سے پچاس ہزار سال قبل جس وقت اس کے اقتدار اور سلطنت کا عرش عالم مادی میں فقط پانی پر تھا (یعنی نیچے صرف پانی اور اوپر اسی کو معلوم ہے کیا تھا) اس وقت اللہ تعالیٰ نے جو کچھ ام الکتاب یعنی لوح محفوظ میں لکھا اس میں ایک بات یہ تھی ان محمدً رسول اللہ خاتم النبیین "محمد ﷺ سب سے آخری نبی ہیں"۔ اسے امام نبہانی رحمۃ اللہ علیہ نے "انوار المحمدیہ" میں نقل کیا ہے۔

واضح رہے کہ یہاں سال سے مراد ہمارے ماہ و سال نہیں کیونکہ اس وقت تو سورج اور شب و روز وجود میں نہیں آئے تھے۔ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ اس مدت سے حقیقت میں کتنا زمانہ مراد ہے۔ قرآن مجید میں قیامت کے ایک دن کی مدت پچاس ہزار سال بتائی گئی ہے اگر یہ اعتبار سامنے رکھا جائے تو خدا جانے عرصے کی

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

درازی کا عالم کیا ہوگا۔

اگر آپ ﷺ نہ ہوتے تو کچھ نہ ہوتا

حاکم نے اپنی مستدرک میں روایت کیا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے حضرت محمد ﷺ کا نام مبارک عرش پر لکھا دیکھا اور اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام سے فرمایا کہ اگر محمد ﷺ نہ ہوتے تو میں تم کو پیدا نہ کرتا۔

فائدہ: اس سے آپ ﷺ کی فضیلت کا اظہار آدم علیہ السلام کے سامنے کرنا مقصود تھا۔

وسیلہ مصطفیٰ ﷺ سے توبہ قبول

یہ روایت دوسرے طریق پر اس طرح آئی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو آپ کو نام کے ساتھ ابو محمد ﷺ کی کنیت سے بلایا۔ آپ ﷺ نے عرض کی باری تعالیٰ میری یہ کنیت کیسے ہے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اپنا سر اوپر اٹھاؤ۔ آپ نے اوپر دیکھا تو عرش پر نور محمدی ﷺ جلوہ گر تھا۔ حضرت آدم علیہ السلام نے پوچھا باری تعالیٰ یہ نور کس کا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ محمد ﷺ کا نور ہے' یہ تیری اولاد میں سے ہوں گے' ان کا نام آسمانوں میں احمد اور زمین پر محمد ﷺ ہے اگر میں اسے پیدا نہ کرتا تو نہ تمہیں پیدا کرتا اور نہ زمین و آسمان کو پیدا فرماتا۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب آدم علیہ السلام سے بھول ہوئی تو انہوں نے بارگاہ باری تعالیٰ میں عرض کی کہ اے پروردگار میں تجھ سے بواسطہ حضرت محمد ﷺ درخواست کرتا ہوں کہ میری مغفرت فرما۔ حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ اے آدم علیہ السلام! تم نے محمد ﷺ کو کیسے پہچانا حالانکہ ابھی میں نے ان کو پیدا بھی نہیں کیا۔ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا کہ باری تعالیٰ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

جب تو نے اپنی طرف سے میرے اندر روح پھونکی تو میں نے جو سر اٹھایا تو عرش کے پایوں پر یہ لکھا ہوا دیکھا "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ" سو میں نے معلوم کر لیا کہ تو نے اپنے نام پاک کے ساتھ ایسے ہی شخص کے نام کو ملایا ہے جو تیرے نزدیک تمام مخلوق سے زیادہ پیارا ہوگا۔

حق تعالیٰ نے فرمایا اے آدم! تم سچے ہو۔ واقعی محمد ﷺ میرے نزدیک تمام مخلوق سے زیادہ پیارے ہیں اور جب تم نے ان کے واسطہ سے مجھ سے درخواست کی ہے تو میں نے تمہاری مغفرت کی اور اگر محمد ﷺ نہ ہوتے تو میں تم کو بھی پیدا نہ کرتا۔ امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا ذکر کر کے مزید یہ روایت کیا ہے کہ حق تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ تمہاری اولاد میں سب انبیاء سے آخری نبی ہیں۔

حضرت آدم علیہ السلام کو وحی

حضرت وہب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام پر وحی فرمائی کہ میں مالک شان الوہیت ہوں اور مکہ کا مالک ہوں اس کے رہنے والے پسندیدہ لوگ ہیں۔ اس کے زائرین میرے مہمان ہیں اور میری پناہ میں ہیں۔ مکہ میرا گھر ہے جس کو میں اہل آسمان اور اہل زمین سے آباد کروں گا لوگ اس کی طرف جوق در جوق آئیں گے اگرچہ وہ پراگندہ بالوں اور غبار آلود جسموں والے ہوں گے وہ تکبیروں کے ساتھ آوازوں کو بلند کریں گے کبھی تلبیہ (لبیك اللهم لبیك لا شریك لك لبیك) کے ساتھ بارگاہ خداوندی میں زاری کریں گے کبھی انکساری کے ساتھ آنکھوں سے سیلاب اشک بہاتے ہوں گے جو میرے اس گھر کا خالص قصد لے کر آئے گا دوسرا کوئی مقصد اس کے پیش نظر نہیں ہوگا تو وہ شخص ہی درحقیقت میرا زائر ہے اور مہمان ہے اور میری منزل قرب میں اترنے والا ہے اور میرے ذمہ کرم پر ہے کہ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں اس کی مجد و برتری اور رونق و بہار تمہاری اولاد میں سے اس نبی کے حوالے کروں گا جن کو ابراہیم کہا جائے گا۔

میں ان کے لئے اس گھر کی بنیادیں بلند کروں گا اور ان کے ہاتھوں پر اس کو مکمل کروں گا۔ پھر اس گھر کو لوگ یکے بعد دیگرے آباد کرتے رہیں گے۔ حتیٰ کہ آبادی کی انتہا تمہاری اولاد میں اس نبی پر ہوگی جن کو محمد ﷺ کے مبارک نام سے پکارا جائے گا وہ آخری نبی ہوں گے میں ان کو بیت اللہ کا باسی و والی بناؤں گا اور اسکا محافظ و نگران اور اس کے زائرین کو آب زمزم پلانے والا بناؤں گا اگر اس وقت کوئی میرے متعلق دریافت کرے (اور مجھے ملنا چاہے) تو میں اس نبی آخر الزمان کے پراگندہ بال غبار آلود غلاموں کے ساتھ ہوں گا جو اپنی نذروں کو پورا کرنے والے ہوں گے اور دل و جان سے میری طرف متوجہ ہوں گے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ اگر محمد ﷺ موجود نہ ہوتے تو میں آدم علیہ السلام کو پیدا نہ کرتا۔ جب میں نے عرش کو پیدا کیا تو وہ میری ہیبت و جلالت سے لرزنے لگ گیا جب میں نے اس پر "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ" لکھا تو اس کو سکون و قرار آ گیا۔

نرالی شان سے تخلیق

حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے محمد عربی ﷺ کو پیدا کرنے کا ارادہ فرمایا تو حضرت جبرائیل امین علیہ السلام کو حکم دیا کہ ایسی مٹی میرے پاس

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

لے آؤ جو میرے محبوب پاک کے جسم اقدس اور جسد اطہر کی تخلیق کے لائق ہو تو وہ سفید مٹی کی ایک مٹھی روضہ اطہر والی جگہ سے لے کر بارگاہ خداوندی میں حاضر ہوئے تو امر خداوندی سے اس کو تسنیم کے پانی سے گوندھا گیا۔ جنت کی نہروں میں اسے دھویا گیا پھر (نور نبوت اس میں رکھ کر) اس کو عرش و کرسی لوح و قلم اور آسمانوں اور زمینوں میں ہر جگہ پھرایا گیا تا کہ ملائکہ اور ہر شے حضور محمد مصطفیٰ ﷺ کے شرف و فضل کو پہچان لے۔

ابھی انہوں نے حضرت آدم علیہ السلام کو نہ جانا تھا پھر نور محمدی تخلیق آدم علیہ السلام کے بعد ان کی پشت میں ودیعت کیا گیا جو کہ حضرت آدم علیہ السلام کی پیشانی سے جھلکنے والے انوار سے محسوس ہوتا تھا اور ان سے کہا گیا اے آدم یہ تیری نسل میں پیدا ہونے والے انبیاء و مرسلین کے سردار ہیں۔ جب حضرت حوا علیہا السلام کے بطن اطہر میں حضرت شیث علیہ السلام منتقل ہوئے تو وہ نور بھی حضرت حوا علیہا السلام کے بطن اقدس کی طرف منتقل ہو گیا وہ ہر دفعہ دو جڑواں بچوں کو جنم دیتی تھیں ماسوا حضرت شیث علیہ السلام کے کیونکہ وہ حضور ﷺ کے جدامجد ہونے کی برکت سے تنہا پیدا ہوئے اور سب بھائیوں سے مرتبہ و کمال کے لحاظ سے یکتا بنے۔

پھر نبی الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نور انوار یکے بعد دیگرے پاک پشتوں اور پاک رحموں میں منتقل ہوتا رہا تا کہ آنکہ آپ کی ولادت و سعادت ہوئی۔

حضرت آدم علیہ السلام کی وصیت

ایک روایت میں ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے حضرت شیث علیہ السلام کو وصیت فرمائی کہ تمہاری پشت میں حضرت محمد ﷺ کا نور مبارک ہے سو اسے پاکیزہ رحم میں منتقل کرنا سوائے پاک عورتوں کے کسی کا رحم اس نور کا مسکن اور ٹھکانہ نہیں بن سکے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

گا۔ سو یہ وصیت نسل در نسل حضور ﷺ کے نسب مبارک کا ہر فرد اپنے بیٹے کو کرتا رہا تا آنکہ یہ نور تمام زمانوں میں پاکیزہ پشتوں اور پاکیزہ رحموں میں منتقل ہوتا ہوا حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے بیٹے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی پشت مبارک تک آن پہنچا۔

پاک اصلاب میں منتقل

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جب حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو مجھے ان کی پشت مبارک میں زمین پر اتارا اور حضرت نوح علیہ السلام کی پشت مبارک میں کشتی کے اندر رکھا اور میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پشت مبارک میں تھا جب انہیں دہکتی آگ میں ڈالا گیا۔ اسی طرح ہر دور میں مجھے مبارک پشتو سے مبارک ارحام کی جانب منتقل کیا جاتا رہا۔ یہاں تک کہ میں اپنے والدین کریمین کے گھر جلوہ افروز ہوا۔ ان میں سے کوئی بھی بدکاری کے نزدیک تک نہیں گیا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں نکاح سے پیدا ہوا ہوں اور غلط کاری سے پیدا نہیں ہوا۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر میرے والدین تک جاہلیت کی غلط کاری کا کوئی ذرہ مجھ کو نہیں پہنچا یعنی زمانہ جاہلیت میں جو بے احتیاطی ہوا کرتی تھی میرے تمام آباء و امہات اس سے منزہ رہے۔ پس میرے پورے نسب میں اس کا کوئی میل نہیں۔

روایت کیا ابونعیم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً یعنی خود حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ میرے بزرگوں میں سے کبھی کوئی مرد و عورت بطور سفاح کے نہیں ملے (کبھی کا مطلب یہ ہے کہ جس قربت کو میرے نسب میں بھی دخل نہ ہو مثلاً حمل ہی نہ ٹھہرا ہو۔ وہ بھی بلا نکاح نہیں ہوئی یعنی آپ کے سب اصول مذکر و مونث

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہمیشہ برے کام سے پاک ہے) اللہ تعالیٰ ہمیشہ مجھ کو اصلاب طیبہ سے ارحام طاہرہ کی طرف مصفّٰی اور مہذب کر کے منتقل کرتا رہا جب بھی لوگوں میں دو شعبے ہوئے میں بہترین شعبہ میں رہا۔ (کذا فی المواھب)

تمام کائنات میں افضل

دلائل ابونعیم میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے وہ رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتی ہیں اور آپ جبرائیل علیہ السلام سے حکایت فرماتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں تمام مشارق و مغارب میں پھرا سو میں نے کوئی شخص حضرت محمد ﷺ سے افضل نہیں دیکھا اور نہ کوئی خاندان بنی ہاشم سے افضل دیکھا۔ اسے طبرانی نے اوسط میں بھی بیان کیا ہے۔ شیخ الاسلام حافظ ابن حجر کہتے ہیں کہ اس حدیث کے آثار صحت خود صفحات پر نمایاں ہیں۔

نسب کے اعتبار سے بھی سب سے افضل

مشکوٰۃ المصابیح میں مسلم سے بروایت واثلہ بن الاسقع رضی اللہ عنہ بیان ہوا کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے (حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں سے اسماعیل کی اولاد کو منتخب کیا) اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے کنانہ کو اور کنانہ میں سے قریش کو اور قریش میں سے بنی ہاشم کو اور بنی ہاشم میں سے مجھ کو۔ اس کو ترمذی نے بھی روایت کیا ہے۔ حضور ﷺ نے مزید یہ بھی ارشاد فرمایا کہ میں خاندان، گھر، نسب اور اپنی ذات کے حوالے سے سب سے افضل ہوں (اور یہ اللہ کا فضل ہے میں فخر نہیں کرتا)۔

اسی طرح کا مضمون صحیح بخاری میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خانہ کعبہ کی تعمیر پر مامور فرمایا تو حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ان کے ساتھ شریک کیا تب تعمیر کعبہ کے وقت دونوں نے مل کر اللہ تعالیٰ سے دعا کی "اے ہمارے رب ہماری مزدوری قبول فرما اور ہماری نسل میں وہ امت مسلمہ جو خیر الامم ہے' پیدا فرما اور ہماری ہی نسل میں سے اس نبی آخر الزماں ﷺ کو مبعوث فرما۔ سو اولاد ابراہیم علیہ السلام میں سے اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کا خانوادہ صرف حضور ﷺ کے لیے چن لیا اور حضرت اسحاق علیہ السلام جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دوسرے صاحبزادے تھے ان کا خانوادہ اور ان کے صاحبزادے حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد دوسرے انبیاء کے لئے خاص فرما دی' یہ بنی اسرائیل کہلائے۔ چنانچہ بعد ازاں تمام انبیاء علیہم السلام حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد میں سے آئے مگر حضرت اسماعیل علیہ السلام کی پوری نسل صرف ایک اور سب سے آخری اور افضل نبی حضرت محمد ﷺ کے لئے مخصوص کر دی گئی۔

قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ نے شیخ ابو عبداللہ بن احمد العدل رحمۃ اللہ علیہ کی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

اولاد آدم میں سب سے زیادہ معزز

حضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو دو حصوں میں تقسیم کیا اور مجھے اچھی قسم میں رکھا۔ جیسا کہ ارشاد ربانی ہے: "ایک گروہ" اصحاب الیمین "کا ہے اور دوسرا گروہ" اصحاب الشمال "کا، پس میں "اصحاب الیمین" سے ہوں اور ان میں سب سے بہتر ہوں پھر ان دونوں کے تین تین حصے کئے اور مجھے تیسرے بہتر حصے میں رکھا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ان میں سے ایک حصہ "اصحاب المیمنہ" ہے دوسرا حصہ "اصحاب المشئمہ" اور تیسرا "السابقون" کا ہے میں

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

"السابقون" میں سے ہوں اور ان میں سب سے بہتر پھر ان تینوں کے قبیلے بنائے گئے تو مجھے سب سے بہتر قبیلہ میں رکھا۔ جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے: "اور ہم نے تمہیں قبیلوں اور برادریوں میں اس لئے تقسیم کیا تا کہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو ورنہ اللہ تعالیٰ کے ہاں متقی ہی سب سے باعزت ہوں گے" تو میں اللہ کے نزدیک اولاد آدم میں سب سے زیادہ معزز ہوں اور یہ فخر کے طور پر نہیں کہتا پھر قبائل کے گھر بنائے گئے اور مجھے بہتر گھر میں رکھا۔

جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے:

"اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ نبی ﷺ کے گھر والوں سے ہر ناپاکی دور رکھے اور تمہیں پاک رکھے"۔ (سورۃ الاحزاب)

اس آیت قرآنی سے حضور ﷺ کے پورے نسب مبارک اور آپ کے قبیلہ و خاندان کا شرف تمام انساب و قبائل پر ثابت ہوتا ہے۔ بے شک مخلوق کو سب شرف اور بزرگیاں بھی حضور ﷺ کے توسل سے عطا کی گئی ہیں۔

شان رسول ﷺ میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی نعت

حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے بصورت نعت حضور ﷺ کی شان اقدس میں کچھ اشعار کہے ہیں جن کا ترجمہ یہ ہے۔

(۱) جب حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا علیہا السلام اپنے اپنے جسموں کو (جنت میں) پتوں سے ڈھانپ رہے تھے۔ اس وقت سے بہت پہلے آپ ﷺ مسرت و شادمانی کے ساتھ ذکر الٰہی میں مصروف تھے۔

(۲) (ان کے جنت سے زمین پر اتارے جانے کے بعد) آپ بھی ان کے ہمراہ زمین پر تشریف لے آئے جبکہ آپ ﷺ نہ تو قبل ازیں بشری صورت میں

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

تھے اور نہ ہی گوشت اور علق کی حالت میں۔

(۳) (بشریت کے) ظہور کے بعد آپ احسن صورت میں محفوظ مقامات کے اندر ایک سوار کی طرح جلوہ فرما رہے۔ گھوڑے کو لگام لگا کر تیار رکھا ہوا تھا جس سے اگلی منزل پر پہنچتے اور پچھلی روپوش ہو جاتی۔

(۴) آپ ﷺ کا ہر مسکن (ہر قسم کی آلودگی اور خطرات سے) محفوظ تھا۔ جیسے خندقوں اور بلند چٹانوں سے گھرا ہوا ہو۔ لیکن آپ ان مقامات میں بھی اس کائنات کی زبان بن کر رہے۔

(۵) آپ ﷺ مقدس اصلاب سے پاکیزہ ارحام کی جانب منتقل ہوتے رہے۔ جب ایک دور گزرتا تو دوسرا شروع ہو جاتا۔

(۶) جب آپ (سیدہ آمنہ کی گود میں) بزم آرائے جہان ہوئے تو تشریف آوری کے باعث زمین پرنور ہو گئی اور فضائیں جگمگا اٹھیں۔

(۷) ہم آپکی ضیاء پوشی اور نورانیت کے صدقے ہی تو راہ ہدایت پر گامزن ہیں۔

(۸) یارسول اللہ ﷺ! آپ ہی کی وجہ سے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر آگ ٹھنڈی ہوئی اور آپ ہی آگ سے ان کے بچاؤ کا سبب بنے جب کہ آگ بھڑک رہی تھی۔

خوشبو اور نور

حضور ﷺ کے نسب مبارک کے حوالے سے روایات میں آیا ہے کہ آپ کا نور اقدس جس پشت میں منتقل ہوتا اس کی پیشانی میں چمکتا تھا۔ حتی کہ المواہب میں ہے کہ حضرت عبدالمطلب کے بدن سے مشک کی خوشبو آتی تھی اور رسول اللہ ﷺ کا

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

نور مبارک ان کی پیشانی میں خوب چمکتا تھا اور اس نور کی ایسی عظمت تھی کہ بادشاہ بھی ہیبت زدہ ہو جاتے اور آپ کی عظیم و تکریم کرتے تھے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی پیدائش

حافظ ابوسعید نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ نے ابوبکر بن ابی مریم رضی اللہ عنہ اور سعید بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ کے ذریعے سے حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ جب حضور ﷺ کا نور مبارک حضرت عبدالمطلب میں منتقل ہوا اور وہ جوان ہو گئے تو ایک دن حطیم میں سو گئے۔ اٹھے تو آنکھ میں سرمہ اور بالوں میں تیل لگا ہوا تھا اور حسن و جمال میں بڑا اضافہ ہو چکا تھا انہیں بڑی حیرت ہوئی ان کے والد انہیں قریش کے کاہنوں کے پاس لے گئے اور سارا ماجرا بیان کیا۔ انہوں نے سن کر کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اس جوان کی شادی کا حکم کیا ہے چنانچہ انہوں نے پہلا نکاح قیلہ سے کیا۔ پھر ان کی وفات کے بعد فاطمہ سے نکاح کیا تو ان کے نصیب میں نور محمدی ﷺ آیا اور ان کے بطن سے حضرت عبداللہ متولد ہوئے۔

توسل سے بارش کا نزول

حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بھی منقول ہے کہ جب قریش میں قحط ہوتا تو وہ عبدالمطلب کا ہاتھ پکڑ کر جبل شبیر پر لے جاتے اور ان کے واسطے اور وسیلے سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تقرب حاصل کرتے اور بارش کی دعا کرتے تو اللہ تعالیٰ اس نور محمدی ﷺ کی برکت سے باران رحمت سے نوازتا تھا۔

(کذافی المواھب)

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

نور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکات

کتب سیر وفضائل میں بکثرت مروی ہے کہ جب ابرہہ بادشاہ کے اصحاب فیل نے خانہ کعبہ کو منہدم کرنے کے لئے مکہ معظمہ پر چڑھائی کی تو حضرت عبدالمطلب چند آدمیوں کو ساتھ لے کر جبل شبیر پر چڑھے۔ اس وقت آپ کی پیشانی سے نور مبارک اس طرح چمکا کہ اس کی شعاعیں خانہ کعبہ پر پڑیں۔ آپ نے قریش سے کہا کہ بے فکر ہو جاؤ اس طرح نور کے چمکنے کا مطلب یہ ہے کہ ہم غالب رہیں گے۔ حضرت عبدالمطلب کے اونٹ ابرہہ کے لشکر والے پکڑ کر لے گئے تھے۔ آپ ان کی واپسی کے لئے ابرہہ کے پاس گئے تو وہ حضرت عبدالمطلب کی نورانی شکل اور پیشانی میں چمکتے ہوئے نور کی عظمت و ہیبت سے مرعوب ہو گیا اور فوراً تخت سے نیچے اتر آیا آپ کی بے حد تعظیم کی اور آپ کو اوپر بٹھایا اور روایات میں یہ بھی آیا ہے کہ اس کا ہاتھی اس نور کے سامنے سجدے میں گر گیا جیسا کہ المواہب سیرت حلیہ اور دیگر کتب میں منقول ہے اور اللہ نے اس ہاتھی کو زبان دی اور اس نے نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام عرض کیا جسے دوسرے لوگ بھی سمجھ گئے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی پیشانی میں نور کی چمک

ابونعیم، خرائطی اور ابن عساکر نے بطریق عطاء حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عبدالمطلب اپنے فرزند حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو لے کر ایک کاہنہ کے پاس سے گزرے جو تورات، انجیل اور کتب سابقہ کی عالمہ تھی۔ اس کا نام فاطمہ نشمعیہ تھا۔ اس نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے چہرے (پیشانی) پر نور محمدی چمکتا ہوا دیکھا تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو نکاح کی دعوت دی مگر

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

آپ نے انکار کر دیا پھر مذکور ہے کہ آپ کا نکاح جب حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا سے ہو گیا اور نور محمدی ان کے بطن میں منتقل ہو گیا تو ایک روز حضرت عبداللہ اسی فاطمہ نامی کاہنہ کے پاس سے دوبارہ گزرے اس نے آپ کی طرف توجہ تک نہ کی حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا بات ہے؟ اس وقت مجھے دعوت نکاح دیتی تھی اور آج توجہ تک نہیں کرتی اس خاتون نے جواب دیا جس نور کی خاطر میں آپ کی طرف راغب ہوئی تھی وہ کوئی اور خوش نصیب لے گئی اب مجھے آپ سے شادی کی حاجت نہیں۔ میری خواہش تھی کہ وہ نور مبارک میرے نصیب میں ہوتا مگر اب ایسا ممکن نہیں رہا وہ نور آپ سے جدا ہو چکا ہے۔

نرالی شان سے نور کی منتقلی

مروی ہے کہ جس رات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نور مبارک حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے بطن میں منتقل ہوا وہ جمعہ کی رات تھی۔ اس رات جنت الفردوس کا دروازہ کھول دیا گیا اور ایک منادی نے تمام آسمانوں اور زمین میں ندا دی۔ آگاہ ہو جاؤ وہ نور جو ایک محفوظ اور مخفی خزانہ تھا جس نبی ہادی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے متولد ہونا تھا وہ آج رات اپنی والدہ کے بطن میں منتقل ہو گیا اس جہاں اس کے جسد عنصری کی تکمیل ہو گی اور وہ لوگوں کے لئے بشیر و نذیر بن کر دنیا میں تشریف لائے گا اور حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ کی روایت میں حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کا نام بھی آیا ہے اور ساتھ منادی نے یہ بھی کہا آمنہ تمہیں مبارک ہو تمہیں مبارک ہو۔

قحط ختم

مروی ہے کہ جب آپ کا نور مبارک اپنی والدہ ماجدہ کے بطن میں منتقل ہوا تو

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

قریش قحط سالی میں مبتلا تھے۔ وہ فوراً ختم ہوگئی زمین ہری بھری ہوگئی درخت سرسبز و شاداب ہوگئے ہر طرف سے اناج پھل اور سبزیاں آنے لگیں اور تاریخ میں اس سال کا نام کشادگی اور خوشحالی کا سال پڑ گیا۔

اس کا نام ''محمد صلی اللہ علیہ وسلم'' رکھنا

سیرت ابن ہشام میں ابن اسحاق سے مروی ہے کہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم میرے بطن میں تشریف لائے تو مجھے خواب میں بشارت دی گئی کہ آپ اس امت کے سردار (اور ایک روایت کے الفاظ ہیں تمام انسانوں کے سردار) کے ساتھ حاملہ ہوئی ہیں اور جب وہ پیدا ہوں تو ان کا نام ''محمد'' صلی اللہ علیہ وسلم رکھنا اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب آپ کو میرے پیٹ میں چھٹا مہینہ تھا تو مجھے خواب میں کہا گیا تو ''خیر العالمین'' سے حاملہ ہے جب ان کی ولادت ہو تو ان کا نام ''محمد'' صلی اللہ علیہ وسلم رکھنا اور اس دوران اپنے حال کو چھپائے رکھنا۔

ہر گھر نور علیٰ نور

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جس رات حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی والدہ ماجدہ کے بطن میں تشریف لائے تو قریش کے گھروں میں جتنے چوپائے تھے اپنی اپنی زبانوں میں بآواز بلند بول پڑے رب کعبہ کی قسم آج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی والدہ کے بطن میں تشریف لے آئے ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ ندا سنائی دی مبارک ہو ابوالقاسم ظاہر ہونے والے ہیں اور اس رات مکہ کے ہر گھر میں نور کی چمک دکھائی دی۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

بطن اقدس میں ذکر الٰہی

ابن ہشام، ابوزکریا یحییٰ بن عائذ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ اپنی والدہ ماجدہ کے بطن مبارک میں نو ماہ یا بعض روایات کے مطابق اس کے لگ بھگ عرصہ تک رہے اور وہ فرماتی ہیں کہ میں نے کسی عورت کا حمل اس جتنا آسان اور ہلکا اور بابرکت نہیں دیکھا اور سیرت طیبہ میں ہے کہ آپ اس دوران اپنی والدہ ماجدہ کے بطن میں اللہ کا ذکر کر رہے تھے۔

میں حامی ناصر ہوں

ابھی آپ ﷺ والدہ ماجدہ کے بطن مبارک میں دو ماہ کے تھے کہ آپ کے والد حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کی وفات پر فرشتوں نے اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کیا باری تعالیٰ تیرا محبوب یتیم ہو گیا ہے تو اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا کہ اس کا حافظ و ناصر میں خود ہوں۔

شام کے محلات روشن

سیرت ابن ہشام میں ہے کہ دوران حمل بھی حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نے ایک نور دیکھا جس سے شہر بصرہ اور شام کے محلات روشن ہو گئے (یہ بوقت ولادت' نور دیکھنے سے پہلے کا واقعہ ہے)

نور کا ظہور

حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب حضور ﷺ کی ولادت مقدسہ کا وقت قریب آیا تو حسب معمول مجھ پر کیفیت طاری ہوئی پھر مجھے اچانک یوں محسوس ہوا کہ سفید پرندے کے پر کی طرح کسی روشن چیز نے میرے دل پر مسح کیا ہو۔ جس سے درد فوراً جاتا رہا پھر مجھے جنت کا سفید مشروب پیش کیا گیا جو میں نے پی لیا۔ پھر

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

مجھے ایک عظیم نور نے گھیر لیا پھر میں نے خوبصورت طویل القامت عورتوں کو دیکھا مجھے تعجب ہوا اور میں نے پوچھا تم میرے پاس کہاں سے آئی ہو تو انہوں نے کہا ہم آسیہ (فرعون کی بیوی جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لے آئی تھیں) اور مریم بنت عمران ہیں اور ہمارے ساتھ یہ سب جنتی حوریں ہیں پھر میں نے زمین سے آسمان تک سفید سی روشنی دیکھی۔ پھر میں نے فضا میں ایسے مرد دیکھے جن کے ہاتھوں میں چاندی کی صراحیاں تھیں پھر میں نے سفید چڑیوں کو دیکھا جن کی چونچیں زمرد کی اور پر یاقوت کے تھے' وہ میرے کمرے پر سایہ فگن ہو گئیں پھر اچانک ایک نور ظاہر ہوا' جس سے مشرق و مغرب سب روشن ہو گئے اس وقت میں نے تین عظیم الشان جھنڈے دیکھے جو نصب کر دیئے گئے ایک مشرق میں ایک مغرب میں اور ایک کعبہ کی چھت پر، پس اسی مشاہدہ کے حالت میں اچانک حضور ﷺ میرے بطن سے باہر تشریف لے آئے اور سارا گھر نور ہی نور بن گیا اور آپ مسکرا رہے تھے پھر آپ سجدے میں گر گئے اس وقت آپ کی حالت تضرع اور گریہ وزاری کی سی ہو گئی آپ نے انگلی آسمان کی طرف اٹھا رکھی تھی (گویا اللہ کی توحید کی شہادت دے رہے تھے) پھر اچانک آسمان کی طرف سے سفید بادل نمودار ہوا' اس نے حضور ﷺ کو ڈھانپ لیا اور ایک منادی کی ندا بلند ہوئی کہ حضرت محمد ﷺ کو مشارق و مغارب اور بحر و بر میں پھراؤ تا کہ سب انس و جن' ملائکہ اور چرند و پرند الغرض ہر شے ان کی صورت اور اوصاف کو پہچان لے پھر تھوڑی دیر کے بعد بادل کھل گیا اور آپ دوبارہ نمودار ہوئے اس وقت میں نے آپ کی زیارت کی تو آپ کا جسم اقدس چودھویں کے چاند کی طرح چمک رہا تھا اور اس سے تازہ کستوری کی خوشبو کے حلے پھوٹ رہے تھے اس وقت غیب سے تین افراد نمودار ہوئے ان میں سے ایک کے ہاتھ میں چاندی کی صراحی تھی ایک کے ہاتھ میں زمرد کا طشت تھا اور ایک کے ہاتھ میں سفید ریشم کی چادر تھی۔ اس صراحی کے (جنتی) پانی سے آپ کو غسل دیا گیا' آپ کے دونوں شانوں کے درمیان مہر لگائی گئی' جو اسی ریشم میں لپٹی ہوئی تھی اور پھر اسی چادر میں لپیٹ کر لٹا دیا گیا' آپ کو پیدائشی طور پر سرمہ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

ڈالا ہوا تھا' ناف بریدہ تھے' ختنہ شدہ تھے' حضرت ابن عباس نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے۔

یہ سارا مضمون المواھب اللدنیہ' الخصائص الکبریٰ، السیرۃ الحلبیہ الوفاء الانوار المحمدیہ وغیرھا میں ہے اور انہوں نے اسے ابونعیم' ابوحیان' خطیب بغدادی' ابن سعد' طبرانی' بیہقی' نیشاپوری' حافظ ابوبکر اور امام زرکشی وغیرہم سے روایت کیا ہے)

مشرق ومغرب روشن

محمد بن سعد نے ایک جماعت سے حدیث بیان کی۔ (اس میں عطاء اور ابن عباس رضی اللہ عنہ بھی ہیں) حضرت آمنہ علیہا السلام فرماتی ہیں کہ

جب نبی کریم ﷺ میرے بطن سے جدا ہوئے تو آپ ﷺ کے ساتھ ایک نور نکلا۔ جس کے سبب مشرق ومغرب کے درمیان سب کچھ روشن ہو گیا۔ پھر آپ نے خاک کی مٹھی بھری اور آسمان کی طرف سر اٹھا کر دیکھا اسی نور کا ذکر ایک دوسری حدیث میں اس طرح آیا ہے کہ اس نور سے آپ کی والدہ ماجدہ نے شام کے محل دیکھے۔ (اسے احمد بزار، طبرانی' حاکم اور بیہقی نے حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور ابن حجر' ابن حبان اور حاکم نے اسے صحیح کہا ہے) اور اسی طرح ابونعیم نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور وہ اپنی والدہ سے نقل کرتے ہیں کہ ''جب آپ ﷺ پیدا ہوئے تو میرے ہاتھوں پر آئے۔ میں حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں اس وقت موجود تھی۔ آپ ﷺ کی آواز نکلی تو میں نے ایک کہنے والے کو سنا کہ کہتا ہے رحمك الله ''اے محمد ﷺ آپ پر اللہ کی رحمت ہو'' شفا رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ مشرق ومغرب کے درمیان روشنی ہو گئی یہاں تک کہ میں نے بھی روم کے محلات دیکھے۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

کعبہ نور سے معمور

حضرت عثمانؓ ابی العاص رضی اللہ عنہ اپنی والدہ ام عثمان ثقیفہ سے جن کا نام فاطمہ بنت عبداللہ ہے روایت کرتے ہیں ''' جب آپ ﷺ کی ولادت شریفہ کا وقت آیا تو آپ ﷺ کے تولد کے وقت میں نے خانہ کعبہ کو دیکھا کہ نور سے معمور ہو گیا اور ستاروں کو دیکھا کہ زمین کے اس قدر نزدیک آ گئے کہ مجھ کو گمان ہوا کہ مجھ پر گر پڑیں گے (اس کو بیہقی نے روایت کیا ہے)

ایک یہودی کا اعلان

بیہقی اور ابونعیم نے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے' کہ میں سات آٹھ برس کا تھا اور دیکھی سنی بات کو سمجھتا تھا۔ ایک دن صبح کے وقت ایک یہودی نے یکا یک چلانا شروع کیا کہ اے جماعت یہود آ جاؤ۔ سو سب جمع ہو گئے اور کہنے لگے تجھ کو کیا ہوا وہ کہنے لگا کہ احمد ﷺ کا وہ ستارہ آج شب میں طلوع ہو گیا۔ جس ساعت میں آپ ﷺ پیدا ہونے والے تھے وہ ساعت اسی شب میں تھی۔

سیرۃ ابن ہشام میں یہ بھی ہے کہ ابن اسحاق کہتے ہیں کہ میں نے سعد بن ثابت سے پوچھا کہ جب حضور ﷺ مدینہ طیبہ میں تشریف لائے تو حضرت حسان بن رضی اللہ عنہ کی کیا عمر تھی۔ انہوں نے کہا ساٹھ سال کی اور حضور ۵۳ برس کی عمر مبارک میں تشریف لائے ہیں تو اس حساب سے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ (حضور سے سات سال عمر میں زیادہ ہوئے) انہوں نے یہودی کا یہ مقولہ سات سال کی عمر میں ہی سنا تھا۔

یہ واقعہ مدینہ طیبہ کا ہے جبکہ حضور ﷺ کی ولادت مکہ معظمہ میں ہوئی مگر یہود شہر یثرب (مدینہ) اس لئے آ کر آباد ہوئے تھے کہ ان کی کتابوں میں لکھا تھا کہ نبی آخر الزمان ہجرت فرما کر اسی شہر کو اپنا مسکن بنائیں گے۔ انہیں حضور ﷺ کی ولادت کا شدت سے انتظار تھا کیونکہ انہیں امید تھی کہ شاید حضور ﷺ کی ولادت بھی بنی

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

اسرائیل میں سے ہوگی انہیں وقت ولادت کی علامات معلوم تھیں جس کی بنا پر اس یہودی (عالم) نے حضور ﷺ کی ولادت باسعادت کی صبح اہل مدینہ کو جمع کر کے شور مچایا۔

اسی طرح حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک یہودی مکہ میں اپنے کسی کام سے آیا تھا۔ سو جس شب حضور ﷺ پیدا ہوئے اس نے کہا اے گروہ قریش کیا تم میں آج کی شب کوئی بچہ پیدا ہوا ہے انہوں نے کہا ہم کو معلوم نہیں۔ کہنے لگا دیکھو آج کی شب اس امت کا نبی پیدا ہونا تھا۔ اس کے دونوں شانوں کے درمیان ایک نشانی مہر نبوت ہے وہ آج رات پیدا ہو چکا ہے چنانچہ قریش نے اس کے بعد تحقیق کی تو خبر ملی کہ حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما کے گھر لڑکا پیدا ہوا ہے وہ یہودی آپ کی والدہ کے پاس آیا اور مہر نبوت والی نشانی جو دونوں شانوں کے درمیان تھی دکھانے کے لئے کہا انہوں نے آپ کو ان لوگوں کے سامنے کر دیا جب اس یہودی نے نشانی دیکھی تو بے ہوش ہو کر گر پڑا اور کہنے لگا کہ بنی اسرائیل سے نبوت رخصت ہو گئی۔ اے گروہ قریش سن لو واللہ یہ تم پر ایسا غلبہ حاصل کریں گے کہ مشرق و مغرب سے اس کی خبر شائع ہو گی۔ (رواہ الحاکم)

اس کو یعقوب بن سفیان نے اسناد حسن سے روایت کیا ہے اور اس کا بیان فتح الباری میں امام عسقلانی نے بھی کیا ہے۔

بوقت ولادت عجائبات

بیہقی، ابونعیم، خرائطی اور ابن عساکر روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ کے وقت ولادت ظہور پذیر ہونے والے عجائب میں سے یہ بھی ہے کہ کسریٰ کے محل میں زلزلہ آ گیا اور اس کے چودہ کنارے ٹوٹ کر گر پڑے۔ بحیرہ طبریہ دفعۃً خشک ہو گیا اور فارس کا آتش کدہ بھی اچانک بجھ گیا جو ایک ہزار سال سے مسلسل جل رہا تھا اور کبھی نہ بجھتا تھا اور بعض روایتوں میں منقول ہے کہ حضرت عبدالمطلب (جو اس وقت خانہ کعبہ کا طواف کر رہے تھے) نے دیکھا کہ سارا صحن کعبہ اچانک روشن ہو گیا اور چند

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

بت منہ کے بل نیچے گر پڑے (اس سے وہ سمجھ گئے کہ حضرت آمنہ کے ہاں حضور ﷺ کا تولد ہو گئے ہیں)

عذاب میں تخفیف

مروی ہے کہ ابولہب کی باندی ثویبہ بھی ولادت باسعادت کے وقت حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر تھی۔ اس نے آپ کو دودھ پلایا سو ثویبہ نے آپ کی ولادت اور اپنے شرف رضاعت کی خوشخبری ابولہب کو سنائی تو اس نے خوش ہو کر دو انگلیوں (انگشت شہادت اور درمیانی انگلی) سے اشارہ کرتے ہوئے ثویبہ کو آزاد کر دیا۔

صحیح بخاری میں ہے کہ مرنے کے بعد اسے حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ تمہارا کیا حال ہے؟ تو اس نے جواب دیا کہ جہنم کے سخت عذاب میں گرفتار ہوں مگر جب پیر کی رات (جو حضور ﷺ کی شب ولادت تھی) آتی ہے تو میرے عذاب میں کمی کر دی جاتی ہے اور ان دو انگلیوں کو چوستا ہوں جن کے ذریعے حضور ﷺ کی ولادت کی خوشی میں اشارہ کر کے ثویبہ کو آزاد کیا تھا' ان میں سے ٹھنڈا پانی نکلتا ہے جسے پی کر پیاس بجھاتا ہوں۔

فائدہ

آئمہ و محدثین اور اکابر علماء امت بیان کرتے ہیں کہ جب ایک کافر کو حضور ﷺ کی ولادت مبارکہ پر خوشی کے اظہار میں کئے گئے عمل پر عذاب میں تخفیف مل گئی ہے جب کہ کفار کا کوئی عمل آخرت میں باعث اجر نہیں ہوتا' یہ محض حضور ﷺ کے خصائص اور برکات میں سے ہے تو اہل ایمان و محبت اگر حضور ﷺ کے میلاد مبارک کی خوشی منائیں گے اور اس میں اعمال و صدقات اور قلبی سرور کے اظہار کا اہتمام کریں گے تو آخرت میں ان کے اجر و ثواب کا کیا عالم ہوگا؟

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

وقت ولادت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت قدماء کے نزدیک زیادہ معروف اور مختار قول کے مطابق بروز پیر تاریخ ۱۲ ربیع الاوّل عام الفیل، مطابق ۲۲ اپریل ۵۷۱ عیسوی مطابق یکم جیٹھ ۶۲۷ بکرمی بعد طلوع صبح صادق، قبل طلوع آفتاب ہوئی۔ بقول قاضی سلمان منصور پوری اس دن مکہ معظمہ میں صبح صادق کا طلوع ۴ بج کر ۲۰ منٹ پر ہوا تھا اور یکم جیٹھ کی تاریخ کو شروع ہوئے ۱۳ گھنٹے ۱۶ منٹ گزر چکے تھے۔ عرب میں آج کل جو دوسرا نظام الاوقات مروج ہے اس کے مطابق اس دن صبح صادق کا طلوع ۹ بج کر ۵۷ منٹ پر ہوا تھا۔

فائدہ

حضرت شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ نے اس ''میلاد نامہ'' میں مستند اور قوی دلائل سے ۴۰ روایات کو نقل کیا ہے جس کو صرف بد باطن اور ازلی بدنصیب ہی جھٹلا سکتا ہے۔

محمد عبدالاحد قادری
۳ صفر ۱۴۳۲ بمطابق
9-1-2011 بروز اتوار

☆=☆=☆

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ

عجائبات ولادت باسعادت

مرتبہ

ابوسعید محمد سرور قادری رضوی

ناشر

مکتبہ حنفیہ

گنج بخش روڈ ۰ لاہور

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

فہرست

	عنوانات	صفحہ
☆.....	پہلے مجھے پڑھئے	۳۳۲
☆.....	نورانی نسب کی جھلکیاں	۳۳۶
☆.....	میلاد رسول ﷺ تاریخ کے آئینہ میں	۳۳۷
☆.....	اوّل نورِ محمدی ﷺ	۳۳۷
☆.....	شادی	۳۳۸
☆.....	عقد مبارک	۳۳۸
☆.....	طہارتِ نسب رسول ﷺ	۳۳۸
☆.....	سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کا عقیدہ توحید	۳۴۰
☆.....	لوحِ محفوظ پر چلنے والے قلم کی آواز، چاند سورج کا سجدہ کرنا	۳۴۱
☆.....	نورِ مجسم ونورِ مصطفیٰ ﷺ کا شکمِ اطہر میں تسبیح پڑھنا:	۳۴۱
☆.....	چودھویں کے چاند آمنہ کے لال کی مہک (ﷺ)	۳۴۴
☆.....	تمام دنیا مٹھی مبارک میں	۳۴۴
☆.....	پیدائشی پھبن	۳۴۴
☆.....	سیاح کائنات کا پوری دنیا پر قبضہ (ﷺ)	۳۴۵
☆.....	آپ ﷺ عالم ما کان ویکون ہیں	۳۴۵

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

	عنوانات	صفحہ
☆.....	خوشحالی آگئی	۳۴۶
☆.....	ایوان کسریٰ میں زلزلہ	۳۴۶
☆.....	نارِ فارس	۳۴۷
☆.....	ساوہ خشک ہوگیا	۳۴۷
☆.....	پرچم لہرائے گئے	۳۴۷
☆.....	یوم میلاد پر جشن چراغاں	۳۴۸
☆.....	آسمانوں میں ستون میلاد	۳۴۸
☆.....	منکرین میلاد کی میلاد دشمنی:	۳۴۸
☆.....	لمحہ فکریہ	۳۴۹
☆.....	نشاندہی	۳۴۹
☆.....	کوثر کے کنارے درخت	۳۵۰
☆.....	کعبہ سجدہ میں جھکا	۳۵۰
☆.....	سورج کی چمک میں اضافہ	۳۵۰
☆.....	سب کے ہاں لڑکے	۳۵۱
☆.....	حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کو بشارتیں	۳۵۱
☆.....	باطل کا سر جھک گیا	۳۵۲
☆.....	اوّل زیارت	۳۵۳
☆.....	ستارے میرے گھر آگئے	۳۵۳
☆.....	خواتین بہشت نے کہا ہم خدمت کے لیے حاضر ہیں	۳۵۴

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

	عنوانات	صفحہ
☆.....	حورانِ بہشت	۳۵۴
☆.....	پہلے سجدہ پہ روز ازل سے درود	۳۵۴
☆.....	حضرت جبرائیل علیہ السلام کی مبارک اور جواہرات بکھیرنا	۳۵۵
☆.....	یارب اُمتی	۳۵۵
☆.....	پیدا ہوتے ہی کلمہ زبان پر	۳۵۵
☆.....	ختنہ شدہ تشریف لائے	۳۵۶
☆.....	پیدا ہوتے ہی کلام فرمایا	۳۵۶
☆.....	حضرت شفاء رضی اللہ عنہا کا بیان	۳۵۶
☆.....	چاند سے باتیں	۳۵۷
☆.....	چاند کے سجدہ کی آواز	۳۵۸
☆.....	سورج کا سجدہ	۳۵۸
☆.....	فرشتے جھولا جھولاتے	۳۵۸
☆.....	قلم کی آواز	۳۵۸
☆.....	مشکل کشا آ گئے / پہلا شہید عاشقِ رسول ﷺ	۳۵۸
	ہمیشہ جاری رہنے والی محفل میلاد میلاد نامہ محدث علی قاری متوفی ۱۰۱۴ھ	۳۶۰
☆.....	رسول اکرم ﷺ کی برکات وقتِ رضاعت	۳۶۱
☆.....	رضاعت اور رضاعی مائیں:	۳۶۱
☆.....	ایک حقیقت	۳۶۱

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

	عنوانات	صفحہ
☆.....	ہاتف غیبی	۳۶۲
☆.....	دودھ میں انصاف' نور آسمان تک	۳۶۲
☆.....	دودھ جاری ہوگیا	۳۶۳
☆.....	ابوذہیب کا سجدہ:	۳۶۳
☆.....	شہسوار عرش کی سواری کا سجدہ	۳۶۳
☆.....	حجر اسود نے بوسہ لیا	۳۶۳
☆.....	تائید مخالف	۳۶۴
☆.....	خوشحالیاں	۳۶۴
☆.....	ہر گھر معطر	۳۶۴
☆.....	آپ ﷺ کی برکت سے بیماروں کو شفاء	۳۶۵
☆.....	سجدہ کریں جانور	۳۶۵
☆.....	شیر قدموں میں	۳۶۵
☆.....	جنگل کے تمام جانور آ کر آپ ﷺ کے قدموں کو بوسہ دیتے تھے۔	۳۶۶
☆.....	چراغ کی ضرورت ختم	۳۶۶
☆.....	بسم اللہ شریف پڑھنا	۳۶۶
☆.....	پانی قدموں میں' چراغ گاہ کے حالات بھائیوں کی زبانی	۳۶۶
☆.....	بادل سایہ کرتے	۳۶۶
☆.....	درختوں کا سلام	۳۶۷
☆.....	سواری کو زبان ملی	۳۶۷

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

	عنوانات	صفحہ
☆.....	حیاء کے پیکر مجسمہ طہارت	۳۶۷
☆.....	کعبۃ اللہ واصحاب فیل	۳۶۸
☆.....	عبدالمطلب کے وسیلہ ونور کی برکت سے بارش	۳۶۸
☆.....	آپ کے وسیلہ سے طلب بارش	۳۶۹
☆.....	عجائبات ولادت باسعادت مخالفین کی کتب سے	۳۷۰
☆.....	پہلی فصل نور محمدی کے بیان میں	۳۷۰
☆.....	مجدد وہابیہ نے لکھا کہ سب کچھ آپ کے لیے ہے	۳۷۱
☆.....	آپ کی برکت سے بارش	۳۷۱
☆.....	ثقل حمل نہ تھا	۳۷۱
☆.....	زمین سرسبز ہوگئی	۳۷۱
☆.....	وقت ولادت: مشرق ومغرب کو دیکھا	۳۷۲
☆.....	نبوت میں اوّل	۳۷۲
☆.....	ستارے قریب آگئے	۳۷۲
☆.....	تین جھنڈے لگائے گئے	۳۷۲
☆.....	سجدہ فرمایا	۳۷۳
☆.....	فرشتوں کی سلامی	۳۷۳
☆.....	ختنہ شدہ ناف بریدہ	۳۷۳
☆.....	ایوان کسریٰ	۳۷۳
☆.....	انبیاء کی بشارتیں	۳۷۴

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

	عنوانات	صفحہ
☆.....	خدمت کے لیے حوریں اور خواتین حاضر ہوئیں	۳۷۴
☆.....	آپ صلی اللہ علیہ وسلم نبی بن کر تشریف لائے	۳۷۴
☆.....	حضرت حلیمہ کو اوّل کلمہ پڑھایا	۳۷۵
☆.....	حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے مشاہدات	۳۷۵
☆.....	چاند کی حاضری	۳۷۶
☆.....	کعبہ شریف کا سجدہ، صفا مروہ کا وجد	۳۷۶
☆.....	مدتِ رضاعت کے واقعات	۳۷۷
☆.....	دودھ میں انصاف	۳۷۷
☆.....	حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں	۳۷۷
☆.....	فرشتوں کا جھولا جلانا	۳۷۷
☆.....	کعبۃ اللہ جھک گیا	۳۷۷
☆.....	حجر اسود	۳۷۸
☆.....	آپ کی برکات	۳۷۸
☆.....	ابولہب جیسے سخت کافر بھی فیض پا رہے ہیں	۳۷۸
☆.....	ابلیس روتے ہوئے سر پر خاک ڈالتا تھا	۳۷۹
☆.....	آپ کے چہرہ پاک کی برکت و صدقہ سے بارش طلب کرنا	۳۷۹
☆.....	جو میلاد شریف سن کر خوش نہ ہو وہ مسلمان نہیں	۳۸۱
☆.....	ماخذ کتاب	۳۸۲

☆☆☆

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پہلے مجھے پڑھئے

(از: پاسبانِ مسلک رضا مجاہد ملت حضرت مولانا الحاج ابوداؤد محمد صادق صاحب مدظلہ العالی)

جو شخص صاحبِ ایمان و اہل انصاف ہے اور وہ دل میں اپنے پیارے نبی ﷺ کی محبت و عظمت رکھتا ہے اور اس کا دل عشق رسول ﷺ سے معمور و بھرپور ہے اور عقل سلیم رکھتا ہے۔ اس کے لیے اس مسئلہ کو سمجھنا کچھ بھی دشوار نہیں کہ جس کو جس کسی کی محبت و اس کے ساتھ تعلق ہوتا ہے وہ اس کی خوشی مناتا ہے اور اس کی خوشی میں شریک ہوتا ہے۔ اس ایمانی روحانی اخلاقی و فطری اور بین الاقوامی مسلمہ اصول محبت وجذبہ عشق کے تحت ہر مسلمان اپنے پیارے رسول ﷺ کی ولادت باسعادت پر خوشی کا اظہار کرتا ہے اور حسب توفیق جشن میلاد مصطفےٰ ﷺ منانے کا انفرادی و اجتماعی اہتمام کرتا ہے اور چونکہ رسول اللہ ﷺ کی محبت و تعظیم و خوشی عبادت خداوندی و کارثواب و اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا باعث ہے۔ اس لیے جشن میلاد مصطفےٰ ﷺ منانے والا حصول رحمت و برکت اور اللہ کے فضل عظیم کا مستحق ہوتا ہے۔

فالحمد للّٰہ علی ذالك

اصل الاصول

یہ وہ حقیقت و اصل الاصول ضابطہ ہے کہ جس کے مطابق جشن میلاد مصطفےٰ ﷺ منانے کی بنیاد روز اوّل سے قائم ہو چکی ہے اور جشن میلاد مصطفےٰ ﷺ منانے اور اس پر اظہار خوشی کا سلسلہ شروع سے اب تک جاری و ساری ہے۔ جس کے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

مدلل و مفصل ثبوت و پس منظر کے لیے یہ مستقل کتاب شائع کی جارہی ہے۔ اہل علم وانصاف اور عاشقان رسالت اسے اوّل سے آخر مطالعہ فرمائیں۔ تو ان پر واضح ہوگا کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ کے تحت حبیب خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت وپیدائش مبارک کے موقع پر روز اوّل ہی سے میلاد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم منانے کا سلسلہ شروع فرمادیا گیا اور ملائکہ کرام ونوری فرشتوں نے بحکم خدا بڑے وسیع انقلابی انتظامات کے ساتھ نہایت شان وشوکت سے جشن میلاد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم منایا جو تب سے اب تک جاری وساری ہے اور ان شاء اللہ ہمیشہ جاری وساری رہے گا۔ اور جشن میلاد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان وشوکت دیکھ کر جلنے اور چیخ وپکار کرنے والا ابلیس لعین وشیطان رجیم بھی روز اوّل کی طرح جلتا رہے گا آہ بھرتا اور آنسو بہاتا رہے گا لہٰذا جس کا دل چاہے وہ جشن میلاد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم منانے والے نوری فرشتوں اور ملائکہ کرام کے گروہ میں شامل ہوجائے اور جس کا دل چاہے ابلیس لعین وشیطان رجیم کی پارٹی میں شامل ہوکر جشن میلاد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ممانعت وواویلا کرتا ہے۔

پسند اپنی اپنی مقام اپنا اپنا
کیے جاؤ میخوار و کام اپنا اپنا

نمایاں مثال

روز اوّل سے ولادت باسعادت کے عجائبات ومشاہدات میں ایک نہایت نمایاں مثال ص ۱۵ پر جھنڈے لہرائے جانے کا حوالہ ہے اور کسی موقع پر جھنڈا لہرانا بہت نمایاں اور بلند وبالا مظاہرہ ہوتا ہے۔ منکرین میلاد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمارا یہ سوال ہے کہ ولادت باسعادت کی خوشی میں مشرق ومغرب اور کعبۃ اللہ کی چھت پر تین جھنڈے کیوں لہرائے گئے؟ کس نے یہ جھنڈے لہرائے؟ کس کے حکم سے جھنڈے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

لہرائے گئے؟ اور ولادت باسعادت کے روز اوّل جھنڈے لہرانے کی سنت ملائکہ کے مطابق اسی طرح میلاد شریف کی خوشی پر اگر محافل میلاد و جلوس مبارک میں جھنڈے لہرائے جائیں اور جھنڈیاں لگائی جائیں تو سنت ملائکہ کے بالمقابل جھنڈے لہرانا اور جھنڈیاں لگانا کیوں بدعت و ناجائز ہے؟ اور اس کی ممانعت و بدعت ہونے کی کونسی دلیل ہے؟

سنبھل کر پاؤں رکھنا دشت خار میں مجنوں
یہاں پگڑی اچھلتی ہے اسے میخانہ کہتے

حرف آخر

ہماری اس تمہید و زیر نظر کتاب کی تفاصیل کے پیش نظر منکرین شان رسالت نجدی سعودی دیوبندی وہابی اور نام نہاد "اہل حدیث" کے یہ تمام اعتراضات لغو و بیہودہ اور ردّی کی ٹوکری میں ڈالنے کے قابل ہیں کہ میلاد منانے کا ثبوت کیا ہے۔ میلاد منانے کی ابتداء کب ہوئی کس دور میں ہوئی۔ کس مولوی یا بادشاہ نے میلاد کی ایجاد کی وغیر ذالک من الخرافات۔ ان سب اعتراضات کا اوّل و اصل جواب یہ ہے کہ ولادت باسعادت و پیدائش مبارک کے دن روز اوّل ہی سے جشن میلاد مصطفےٰ ﷺ منانا شروع ہو گیا۔ نوری فرشتوں اور ملائکہ کرام نے بحکم خداوندی یہ جشن میلاد منایا اگر کسی منکر میلاد میں ہمت و جرأت ہے تو ہمارے پیش کردہ حوالہ جات کی نمبروار مدلل و باحوالہ تردید کرے ورنہ رسول اللہ ﷺ کی عظمت و شان کا دل سے اقرار اور توبہ کر کے میلاد مصطفےٰ ﷺ منانے کا قائل و عامل ہو جائے۔

وما علینا الا البلاغ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

یاد رہے

کہ ولادت باسعادت کے عجائبات وانکشافات کی تفصیل سنی بریلوی کتب، دیوبندی وہابی کتب اور نام نہاد اہل حدیث ونجدی سعودی کتب سے ثابت ہے اور ان سب کے اکابر نے ان عجائبات وانکشافات کو تسلیم کیا ہے اور اپنی اپنی کتب میں نقل کیا ہے۔ ثبوت کے لیے یہ کتاب حاضر ہے:

کلک رضا ہے خنجر خونخوار برق بار
اعداء سے کہدو خیر منائیں نہ شر کریں

☆=☆=☆

http://t.me/Tehqiqat

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

نورانی نسب کی جھلکیاں

فرمان مصطفےٰ ﷺ ..... "انا خیر هم نفسا و خیر هم بیتا"

(الحدیث ترمذی)

ترجمہ: "میں ذاتی اور خاندانی طور پر (ان) سب سے بہتر ہوں"۔

نام گرامی ..... حضرت سیدنا محمد ﷺ

والد ماجد ..... حضرت عبداللہ لقب ذبیح اللہ رضی اللہ عنہ

والدہ ماجدہ ..... حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا

داداجان ..... حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ

دادی جان ..... حضرت صفیہ بنت جندب نجاری رضی اللہ عنہا

پردادا جان ..... حضرت عمرو لقب ہاشم

پردادی جان ..... حضرت سلمیٰ بنت عمرو بن زید نجار (بر روایت اخریٰ فاطمہ عمرو)

نانا جان ..... حضرت وھب زھری

نانی جان ..... حضرت برہ بنت عبدالعزی

پرنانا جان ..... حضرت عبد مناف زھری

پرنانی جان ..... حضرت عاتکۃ الکبریٰ

(۱) آپ کے تمام ننھیال وداد ھیال خاندان سیدنا ابراہیم علیہ السلام سے ہیں۔

(۲) آپ کی کوئی بہن نہ بھائی تھا۔ (تفسیر نور العرفان)

(۳) رضاعی مائیں حضرت حلیمہ سعدیہ، جنابہ ثوبیہ و دیگر بیبیاں

(۴) دائیاں حضرت شفاء، جنابہ صفیہ، حورانِ بہشت وغیرہ۔ رضی اللہ عنہن

(۵) حضرت حلیمہ کے والد کا نام ابوذئیب ہے خاوند کا نام حارث ہے۔ (سیرت حلبیہ)

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

میلاد رسول صلی اللہ علیہ وسلم تاریخ کے آئینہ میں

مقام ولادت	حجاز مقدس عرب شریف
شہر ولادت	مکہ مکرمہ شریف نزد جدہ
محلہ ولادت	بنی قشاشیہ نزد جبل ابو قبیس گلی سوق اللیل نامی۔
جائے ولادت	مکان حضرت عبداللہ عالیشان۔ رضی اللہ عنہ
سن ولادت	۲۵۸۵ ابراہیمی۔ اپریل ۵۷۰ عیسوی
سن ولادت	عام الفیل۔ اصحاب فیل کے واقعہ کے ۵۵ دن بعد
سن ولادت	حضرت آدم علیہ السلام کے تقریباً ساڑھے چھ ہزار سال بعد
ماہِ ولادت	ربیع الاوّل ربیع النور شہر سرور۔ (زرقانی)
شب ولادت	پیر شریف (یوم الاثنین)۔ (زرقانی، مشکوٰۃ)
وقت ولادت	صبح صادق (ضیاء النبی بحوالہ محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) حصہ دوم (فی فجر یوم الاثنین)

جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

اوّل نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم

بحر العلوم نسفی میں ہے کہ جب نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت آدم علیہ السلام کی پیشانی میں رونق افروز ہونے کے بعد آپ کے دائیں ہاتھ کی انگلی سبابہ میں نظر آیا تو زیارت سے مشرف ہوتے ہی اس انگلی کو اٹھایا اور پڑھا "اشھد ان لا الہ الا اللّٰہ واشھد ان

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

محمد رسول اللّٰہ" اس لیے اس انگلی کا نام شہادت کی انگلی مشہور ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے نور محمدی سے چمکنے والی انگلی کو چوما اور آنکھوں پر لگایا اور آپ ﷺ پر درود شریف پڑھا۔

علامہ کاشفی فرماتے ہیں "ایں سنت درمیاں اولاد تا بہ قیامت بگذاشت"۔ یعنی اس سنت حضرت آدم علیہ السلام کو ان کی اولاد میں قیامت تک جاری کر دیا۔

(معارج النبوت رکن اوّل فارسی' اردو ترجمہ صفحہ نمبر ۲۴۵ مکتبہ نبویہ لاہور)

صفحہ نمبر ۴۳۶ پر ہے کہ اذان میں کلمہ شہادت پر انگشت شہادت چومنا اور آنکھوں سے لگانا سنت حضرت آدم علیہ السلام ہیاس کی فضیلت میں بہت سی احادیث مروی ہیں۔ یہی واقعہ اختصار کے ساتھ ایک بہت پرانا نسخہ انجیل کا دستیاب ہوا ہے اس میں بھی موجود ہے لکھا ہے کہ "تب پہلے انسان نے ان کلمات کو پدری محبت کے ساتھ بوسہ دیا"۔ (انجیل برنباس اردو ترجمہ اسلامی مشن لاہور فصل نمبر ۴۰ صفحہ نمبر ۱۰۶)

نورِ اوّل نورِ محمدی ﷺ حضرت آدم علیہ السلام کی مبارک پیشانی میں چمک دمک رہا تھا۔ پھر یہ نور پاک حضرت حوا رضی اللہ عنہا کی طرف منتقل ہوا اور حضرت شیث علیہ السلام کی ذات گرامی قدر سے حضرت حوا حاملہ ہوئیں۔ (یعنی حضرت حوا کے پیٹ میں حضرت شیث کی روح آئی) المختصر یہ کہ نور ازلی مسلسل منتقل ہوتا اصلاب طاہرہ میں پھرتا رہا یہاں تک کہ حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ تک آ پہنچا۔ حضرت عبدالمطلب کو کئی کرامات سے نوازا (جن میں واقعہ) اصحاب فیل کا مقابل نہ آسکنا ہاتھی کا آپ کے سامنے سجدہ میں گر جانا۔ چاہِ زم زم کی کھودائی کے وقت واقعہ قربانی قابل ذکر ہے۔ جنگل کے شیر آپ کی بارگاہ اقدس میں عرض کرتے اے عبدالمطلب ہم پر سوار ہو جائیں۔ (لنتشرف بنور محمد ﷺ) تا کہ ہم نور محمد ﷺ کی برکت سے مشرف ہوں۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

شادی

آپ (یعنی حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ) نے مدینہ منورہ کی ایک عورت (بنی نجار کی صفیہ نامی) سے نکاح فرمایا جو کہ نبی کریم ﷺ کے والدِ گرامی قدر کی والدہ ماجدہ ہوئیں۔

(۱) مدینہ منورہ میں حضرت عبدالمطلب نے صفیہ بنت عمرو سے نکاح کیا حضرت عبداللہ مدینہ منورہ شریف میں پیدا ہوئے۔ شیر خوارگی بلکہ اوائل شباب بھی وہیں گزارا۔ آپ کا وصال بھی مدینہ منورہ میں ہوا باب السلام کی طرف مزار تھا آج کل جنت البقیع شریف میں ہے مگر نشاندہی نہیں۔ (مراۃ شرح مشکوٰۃ جلد نمبر ۸)

عقد مبارک

حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے اپنے پیارے بیٹے سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کی شادی مبارک حضرت سیدہ آمنہ بنت وھب رضی اللہ عنہا سے کر دی۔

طہارتِ نسب رسول ﷺ

ابونعیم کی روایت میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً مروی ہے حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میرے تمام آباؤ اجداد سفاح سے پاک ہیں' یعنی میرے والدین ماجدین سے لے کر حضرت آدم وحوا علیہما السلام تک کوئی مرد یا عورت ایسا نہیں ہوا جس نے معاذ اللہ کسی قسم کی فحاشی یا بے حیائی کا کام کیا ہو۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو ہمیشہ اصلاب طیبہ سے ارحام مطہرہ کی طرف منتقل فرمایا۔

(مواھب اللدنیہ جلد اوّل صفحہ نمبر ۱۵)

مشکوٰۃ شریف میں حضرت واثلہ بن الاسقع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے' وہ فرماتے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا سرکار ارشاد فرما رہے تھے کہ "اللہ تعالیٰ نے اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے کنانہ کو منتخب کیا اور کنانہ میں سے قریش کو قریش میں سے بنی ہاشم کو اور بنی ہاشم میں سے مجھ کو' بعض دیگر روایات میں یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنا صفی اور برگزیدہ بنا کر ان کی اولاد میں سے حضرت نوح علیہ السلام کو چن لیا اور حضرت نوح علیہ السلام کی اولاد میں سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں سے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو برگزیدہ فرمالیا"۔

دلائل النبوت میں ابونعیم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت لکھتے ہیں ام المومنین رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتی ہیں اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت جبرائیل علیہ السلام سے نقل فرماتے ہیں۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا میں تمام مشارق و مغارب میں پھرا' میں نے حضرت محمد ﷺ جیسا فضیلت والا کوئی نہ پایا' نہ خاندانِ بنی ہاشم کی طرح کوئی خاندان افضل دیکھا۔ (انسان العیون جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۲۶)

سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کا عقیدہ توحید

ابن اسحاق سے روایت ہے کہ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایام حمل میں مجھے کہا گیا کہ تو

" انك قد حملت بسيد هذه الامة فاذا قع على الارض فقولى اعيذه بالواحد۔ من شر كل حاسد"۔

(تذکرۃ میلاد رسول صفحہ نمبر ۱۲ علامہ ابن کثیر متوفی ۷۷۴ھ۔ البدایہ والنھایہ' خصائص الکبریٰ)

"یعنی اے آمنہ جب یہ مولود دنیا پر تشریف لے آئے تو یہ دعا کرنا کہ میں ہر حسد کرنے والے کے حسد سے اسے اللہ واحد کی پناہ میں دیتی ہوں۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

لوحِ محفوظ پر چلنے والے قلم کی آواز' چاند سورج کا سجدہ کرنا

نبی کریم ﷺ نے اپنے چچا عباس رضی اللہ عنہ کو فرمایا ''اے چچا مجھے قسم اس کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میں والدہ ماجدہ رضی اللہ عنہا کے رحم میں لوح محفوظ پر چلتے قلم کی آواز سنتا تھا۔ مجھے قسم اس کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میں آفتاب ومہتاب کے سجدہ کرنے کی آواز سنتا تھا''۔ (معارج النبوت صفحہ ۲/۱۲۳)

سب کے بوجھ اٹھانے والے محبوب خدا ﷺ نے والدہ ماجدہ کو غم و کسی قسم کے بوجھ کا احساس تک نہ ہونے دیا بلکہ شکم اطہر میں تسبیح پڑھتے۔

نورِ مجسم ونورِ مصطفیٰ ﷺ کا شکمِ اطہر میں تسبیح پڑھنا:

جب لباس بشریت میں آپ عالم دنیا میں تشریف لائے تو والدہ ماجدہ کو تمام بشری عوارض کا احساس تک نہ ہوا۔ کیونکہ جب آپ ﷺ کا نورِ اقدس شکم اطہر میں جلوہ افروز ہوا تو والدہ ماجدہ کو دوسری عورتوں کی طرح طبیعت میں کسی قسم کی گرانی ہرگز محسوس نہ ہوئی۔ اور نہ ہی کوئی بوجھ کا احساس ہوا۔ حتیٰ کہ جسمانی عوارض کی وجہ سے شکم اطہر بھی نہیں بڑھا تھا۔ حضرت عبدالمطلب اس بات کو تسلیم نہ کرتے تھے کہ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا حاملہ ہیں کیونکہ حمل کا کوئی اثر سیدہ میں وہ محسوس نہ کرتے تھے۔ اور آپ ﷺ والدہ کے شکم اطہر میں تکبیر و تسبیح پڑھتے تھے جس کی آواز سنائی دیتی تھی۔ وقت ولادت والدہ کو تکلیف نہ ہوئی۔ آپ ﷺ مختون پیدا ہوئے اور ناف بریدہ پیدا ہوئے۔ حالانکہ ناف پر بچہ کی بشری خوراک (خون) ملنے کا ذریعہ ہے۔

(معارج النبوت دوم صفحہ ۹۷، شمامۃ العنبر یہ صفحہ ۸۔ مولد العروس۔ تذکرہ میلاد رسول، ابن کثیر الشمامۃ العنبر یہ صفحہ ۸)

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام احمد رضا خان فرماتے ہیں:

اللہ اللہ وہ بچپنے کی پھبن
اس خدا بھاتی صورت پہ لاکھوں سلام

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

آمد نورِ مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وسلم)

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قد جآء کم من اللہ نور و کتاب مبین۔

ترجمہ کنزالایمان "بے شک اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب"۔ (سورۃ مائدہ آیت نمبر ۱۵)

اس نور سے مراد حضرت محمد ﷺ ہیں۔

(تنویر القیاس من تفسیر ابن عباس ص ۹۰) تفسیر کبیر، تفسیر خازن، تفسیر جلالین، تفسیر ابن جریر، تفسیر روح المعانی، مواہب ص ۱۱۸، تفسیر ابن کثیر)

صبح طیبہ میں ہوئی بٹتا ہے باڑہ نور کا
صدقہ لینے نور کا آیا ہے تارا نور کا

سید عالم نور مجسم ﷺ فرماتے ہیں:

قال انی عنداللہ مکتوب خاتم النبیین و ان آدم لمنجدل فی طینته و ساخبرکم کم باول امری دعة ابراهیم و بشارة عیسیٰ و رؤیا امی التی رائحین وضعتنی و قد خرج لها نورا ضآء لها منه قصور الشام"۔

ترجمہ: "فرمایا میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک آخری نبی لکھا ہوا تھا، جب کہ آدم

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

اپنے خمیر میں لوٹ رہے تھے میں تم کو اپنی پہلی حالت بتاتا ہوں میں دعاء ابراہیم ہوں اور بشارت عیسیٰ ہوں اور تحقیق میں اپنی ماں کا نظارہ ہوں جو انہوں نے میری ولادت کے وقت دیکھا کہ ان کے لیے نور ظاہر ہوا جس سے ان کے لیے شام کے محل چمک گئے۔"

(مشکوٰۃ ص ۵۱۳، خصائص الکبریٰ ص ۱۱۴، علامہ جلال الدین سیوطی ۹۱۱ھ، الوفا صفحہ ۹۴ علامہ ابن جوزی، تائید مخالف، مختصر سیرۃ الرسول صفحہ ۱۲ عبداللہ بن محمد عبدالوہاب متوفی ۵۹۷ھ)

بروئت دیگر یخرج منها نوراضاء ت له قصور الشام۔

(مواہب صفحہ ۱۱۶/خصائص الکبریٰ ۱۱۴/۱، درمنثور)

انه خرج منی نوراضاء له به بصر من ارض الشام فی روایة اضاء له قصور الشام و اسواقها حتیٰ رایت اعناق الابل ببصری۔

(سیرۃ الحلبیہ ص ۹۱ جلد ۸ علامہ علی بن برہان الدین متوفی ۹۱۱ ھ، خصائص الکبریٰ ص ۱۱۴ جلد ۱، عارج النبوت دوم، مدارج النبوت ص ۱۴، دوم شیخ عبدالحق محدث دہلوی ۱۰۵۶ھ نسیم الریاض ص ۲۷۵/۳)

مزید فرماتی ہیں جب میرے محمد ﷺ کا ظہور ہوا تو آپ کے ساتھ ایسا نور ظاہر ہوا جس سے مشرق و مغرب روشن ہو گئے۔ اضاء بین المشرق الی المغرب۔

(مواہب لدنیہ ص ۱۱۵، سیرۃ الحلبیہ ص ۹۱، مولد العروس ص ۲۵، علامہ محدث ابن جوزی ۵۹۷ ھ، خصائص الکبریٰ ص ۱۱۵، الدر المنظم ص ۹۰، شیخ عبدالحق آلہ آبادی)

خیال رہے تمام کائنات کا روشن ہونا اور سیدہ آمنہ خاتون جنت رضی اللہ عنہا کا تمام کا مشاہدہ کرنا یہ عین حالت بیداری میں تھا۔

(سیرۃ الحلبیہ ص ۹۲/۱، علامہ علی بن برہان الدین حلبی متوفی ۱۰۴۴ھ، معارج النبوت ص ۱۶ دوم، مدارج النبوت دوم، نسیم الریاض ص ۲۷۵/۳۔ از علامہ شہاب الدین خفاجی، المورد الروی فی مولد النبوی ص ۴۷، از محدث ملا علی قاری متوفی ۱۰۱۴ھ)

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

تائید مخالف (شمامۃ العنبریہ ص ۱۰) نواب صدیق الحسن وہابی، اکرام محمدی ص ۲۷۳، مختصر سیرت الرسول ص ۲۱ عبداللہ بن محمد بن عبدالوہاب امام الوہابیہ، نشر الطیب ص ۲۳ از اشرف علی تھانوی دیوبندی)

چودھویں کے چاند آمنہ کے لال کی مہک (صلی اللہ علیہ وسلم)

سیدہ آمنہ خاتون جنت فرماتی ہیں:

نظرت الیھم اذا بہ کا القمر لیلۃ البدر و ریحۃ یسطح کالمسک الاذفر"۔

"یعنی میرے نور نظر لخت جگر ﷺ کی پیدائش ہوئی تو میں نے دیکھا کہ حسن و جمال ایسا تھا جیسے چودھویں کا چاند ہے اور آپ کے جسم پاک سے ایسی خوشبو مہک رہی تھی جیسے بہترین کستوری کی ہوتی ہے۔

(مواہب لدنیہ، انوار محمدیہ ص ۲۴)

تمام دنیا مٹھی مبارک میں

حضور اکرم ﷺ نے پیدا ہوتے ہی اپنا سر اقدس آسمان کی طرف اٹھا کر ایک مٹھی بھر خاک زمین سے اٹھالی علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں "رافعاً راسہٗ الی السماء قبض قبضۃ من التراب بیدہ"۔ پھر جب یہ خبر بنی لہب کے شخص کو پہنچی (جو اہل کتاب سے تھا) تو اس نے کہا اگر یہ خبر سچی ہے تو پھر "لیغلبن ھذا المود اھل الارض"۔ یعنی یہ فرزند تمام دنیا پر قابض ہو گیا۔

(خصائص الکبریٰ ص ۱۱۶/۱، نشر الطیب، المواہب الدنیہ ص ۱۱۵/۱، محدث احمد قسطلانی متوفی ۹۲۳ھ)

پیدائشی پھبن

آپ ﷺ پاک وصاف پیدا ہوئے اور آتے ہی سجدہ فرمایا زمین سے مٹی کی مٹھی بھر لی اور (جالس علی الارض بیدہ) زمین پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ گئے۔

(المورد الروی ص ۸۳، محدث ملا علی قاری، شمامۃ العنبریہ ص ۸، نشر الطیب ص ۲۳)

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

سیاح کائنات کا پوری دنیا پر قبضہ (صلی اللہ علیہ وسلم)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم عالم ما کان و یکون ہیں:

سر عرش پر ہے تیری گزر دل فرش پر ہے تیری نظر
ملکوت و ملک میں کوئی شے نہیں وہ جو تجھ پہ عیاں نہیں

(حدائق بخشش)

حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

قسمعت منادیا ینادی طوفرابہ مشارق الارض و مغاربہا ادخلوہ البحار لیعرفوہ اسمہ و نعتہ و صفتہ وصورتہ۔

فرماتی ہیں ''میں نے ایک اعلان سنا جو کہا جا رہا تھا کہ آپ کو تمام مشرق و مغرب کی سیر کراؤ اور سمندروں کی بھی تا کہ تمام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نامی نامی سے آشنا ہو جائیں اور آپ کی نعت وصفات اور حسین صورت پاک سے واقف ہو جائیں (ماثبت بالسنہ ص ۲۸۴، شیخ عبدالحق محدث دہلوی، مدارج النبوت ص ۱۶) میں رقم طراز ہیں ''اعلان ہوا کہ محبوب خدا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام کائنات کی سیر کراؤ تمام مخلوق کو سامنے حاضر کر دو''۔

پھر اعلان ہوا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام دنیا کی سیر مکمل ہوئی اور ان کا تمام پر قبضہ ہو گیا۔ سب ان کے مطیع ہو گئے۔ لم یبق خلق من اھلھا الادخل فی قبضتہ۔ جب واپسی پر میری نظر اپنے لاڈلے بیٹے کے چہرہ انور پر پڑی تو چودھویں کے چاند سے بھی زیادہ چمک رہا تھا آپ تبسم فرما رہے تھے۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

آپ کو ریشمی لباس میں ملبوس مجھے پیش کر دیا گیا۔

(انوار محمدیہ، مدارج النبوت ص ۷ ادوم، شواہد النبوت رکن دوم، خصائص الکبریٰ ۱۲۱ اوّل ص ۱/۱۲۰)

محدث ابن جوزی لکھتے ہیں "سیر کے وقت اعلان ہوا آپ سید الاولین و سید الآخرین ہیں۔ نصرت کی چابیاں ان کے ہاتھ میں ہیں۔ (موہب ص ۱/۱۱۴)

اور فما بقی علم فی الاولین والآخرین الا اوتیتہ۔ یعنی مبارک ہو اولین و آخرین کے تمام علوم آپ ﷺ کو عطا فرما دیئے ہیں۔

(مولد العروس ص ۲۹ محدث ابن جوزی، خصائص الکبریٰ اوّل، معارج النبوت صفحہ ۲/۹۵، علامہ معین الدین کاشفی، اکرام محمدی ۲۷۵، انوار محمدیہ، مدارج النبوت ص ۲/۲۷، موہب لدنیہ صفحہ ۱/۱۱۵ اعربی، تفسیر عزیزی پارہ عم، شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی، تائید مخالف، شمامۃ العنبریہ ص ۱۰، نشر الطیب ص ۲۵)

خوشحالی آ گئی

جس سال نبی رحمت قاسم نعمت ﷺ تشریف لائے وہ خوشحالی کا سال مشہور ہے۔ کیونکہ اس سے قبل اہل قریش معاشی بدحالی و قحط سالی و مشکلات میں مبتلا تھے۔ ولادت باسعادت کی برکت سے اس سال اللہ کریم نے بے آب و گیاہ زمین کو سرسبز و شاداب کر دیا ہر طرف ہریالی ہو گئی سوکھے درخت ہرے بھرے ہو کر پھلدار ہو گئے اور اہل قریش اس طرح ہر طرف سے نفع آنے اور کثرت خیر آنے سے خوشحال ہو گئے۔ (خصائص الکبریٰ، مدارج النبوت دوم، سیرت حلبیہ ص ۱/۷۸، شمامۃ العنبریہ)

ایوان کسریٰ میں زلزلہ

شب ولادت ایوان کسریٰ (جو عراق میں ہے) میں زلزلہ آیا اور اس کے چودہ کنگرے گر گئے۔ دیواریں چر گئیں۔

(خصائص الکبریٰ، شواہد النبوت ص ۵۸، علامہ عبدالرحمٰن جامی ۸۹۸ھ، مولد العروس ابن

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

جوزی، ماثبت بالسنہ، نزہتہ المجالس دوم، وفا ص ۹۷ر۱ محدث ابن جوزی، مدارج ۱۸ر۲، مختصر سیرۃ الرسول ص ۱۲، عبداللہ بن عبدالوہاب، نسیم الریاض ص ۲۷۷ر۳، المورد الروی ص ۸۷، تذکرہ میلاد رسول، شمامۃ العنبریہ ص ۷، ابن کثیر، نشر الطیب)

نارِ فارس

نارِ فارس بجھ گئی جو ہزار سال سے نہیں بجھی تھی۔ (آتش پرست لوگوں نے جلائی تھی)

ساوہ خشک ہوگیا

چشمہ بحیرہ ساوہ خشک ہوگیا جہاں بت پرستی ہوتی تھی۔

(خصائص الکبریٰ، شواہد النبوت ص ۵۸، الوفا ص ۹۷ر، نسیم الریاض ص ۲۷۷ر۳، تذکرہ میلاد رسول ابن کثیر، شمامۃ العنبریہ، مختصر سیرت رسول صفحہ ۱۲، عبداللہ بن محمد عبدالوہاب، نشر الطیب ص ۲۵)

(خیال رہے یہ ساوہ تقریباً چھ میل لمبا تھا یہ وادی شام و کوفہ کے درمیان ہے)

پرچم لہرائے گئے

جب سید عالم والی مکہ ﷺ کی ولادت باسعادت کا وقت آیا تو

نصب علم بالمشرق و علم بالمغرب و علم علی ظهر الكعبة۔

یعنی تین جھنڈے لگا دیئے گئے ایک مشرق میں دوسرا مغرب میں تیسرا کعبۃ اللہ کی چھت پر۔

(بیان المیلاد النبی ﷺ ص ۵۱، محدث ابن جوزی ۵۹۷، خصائص الکبریٰ صفحہ ۱۲۰:۱، مولد العروس ص ۱۷، محدث ابن جوزی، معارج النبوت دوم ص ۱۶، شواہد النبوت، مدارج النبوت دوم، المواہب الدنیہ ص ۱۱۴ر۱، نسیم الریاض صفحہ ۲۷۵ر۳، ماثبت بالسنہ ص ۲۹۱، شمامۃ العنبریہ ص ۹)

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

یوم میلاد پر جشن چراغاں

آسمانوں میں ستون میلاد

آپ کی ولادت شریف کے وقت تمام آسمانوں میں (زبرجد و یاقوت کے) ستون لگائے گئے ایک زبرجد کا ایک یاقوت کا جس سے تمام آسمان روشن ہو گئے۔ شب معراج، رسول اللہ ﷺ نے ان کو ملاحظہ فرمایا وہاں حاضر فرشتوں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ یہ ستون آپ کی ولادت کی خوشی میں بنائے گئے۔

(خصائص الکبریٰ جلد ا صفحہ ۱۱۸) (یعنی یہ میلاد شریف کی یادگار ہیں)

منکرین میلاد کی میلاد دشمنی:

محدث جلیل امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر جلالین نے اپنی مقبول و مشہور کتاب "الخصائص الکبریٰ" میں رسول اللہ ﷺ کی ولادت باسعادت و پیدائش مبارک کے معجزات مبارکہ کے سلسلہ میں ایک روایت اس طرح نقل فرمائی ہے کہ

کلما مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم امتلات الدنیا کلها نوراو تباشرت الملائکة و ضرب فی کل سماء عمود من زبر جدو عمود من یاقوت قد استنار به فهی معروفة فی اسماء الحدیث۔

ترجمہ: "جب نبی ﷺ کی ولادت ہوئی تمام دنیا نور سے بھر گئی اور فرشتوں نے خوشیاں منائیں اور ہر آسمان میں زبرجد اور یاقوت کے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

ستون بنائے گئے جن سے آسمان روشن ہوگئے ان ستونوں کو رسول اللہ ﷺ نے شب معراج دیکھا تو آپ کو بتایا گیا کہ یہ ستون آپ کی ولادت کی خوشخبری کے لئے بنائے گئے"۔

(بحوالہ الخصائص الکبریٰ جلد ا صفحہ ۹۵ طبع اردو فرید بک سٹال لاہور)

لمحہ فکریہ

ازراہ شرارت وخیانت جو "خصائص الکبریٰ" دارالکتب الحدیثیہ" بعابدین نے شائع کی ہے اس پر محض شقاوت ازلی وخبث باطنی کے باعث کسی ڈاکٹر خلیل نجدی نے حاشیہ لکھا ہے اور بزعم خویش اصل خصائص الکبریٰ کے حاشیہ میں تردید، تغلیط اور تحریف وخیانت کی کوشش کی ہے تاکہ خصائص کبریٰ کے متعلق غلط تاثر دیا جائے اور اسے مشکوک ٹھہرایا جائے جبکہ ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا۔

چہ نسبت خاک را با عالم پاک

اور کیا پدی اور کیا پدی کا شوربہ

نشاندہی

اصل خصائص الکبریٰ اور اس کے ترجمہ میں "ضرب فی کل سماء" اور آسمان میں زبرجد اور یاقوت کے ستون بنائے گئے کے جو الفاظ مبارکہ ہیں نجدیوں نے "دارالکتب الحدیثیہ کی شائع کردہ "الخصائص الکبریٰ" میں "ضرب فی کل سماء" کے الفاظ نکال دیئے ہیں اور اس کی بجائے "فی عمود من زبرجد" کے منگھڑت الفاظ شائع کر کے ایک بے مقصد اور مہمل عبارت بنادی ہے تاکہ ہر آسمان میں نوری ستون بنائے جانے سے جو ولادت نبوی وشان محمدی کا مظاہرہ ہوتا ہے۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

اسکا پتہ نہ چلے۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔یہ ہے منکرین شان رسالت نجدیوں وھابیوں کی میلاد دشمنی۔والعیاذ باللہ تعالیٰ

کوثر کے کنارے درخت

اور نہر کوثر کے کنارے پر مشک وعنبر کے ستر ہزار درخت لگائے گئے ہیں۔
(خصائص الکبریٰ ص ۱۱۷/۱، المعظم ص ۹۲)

کعبہ سجدہ میں جھکا

جس کے سجدے کو محراب کعبہ جھکی

حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں شب ولادت کعبہ کا طواف کر رہا تھا کہ میں نے دیکھا کہ کعبہ مقام ابراہیم کی طرف سجدہ میں جھک گیا۔
(کیونکہ مقام ابراہیم مکان ولادت کی جانب ہے)
سجدت نحو مقام ابراہیم (خرت سجدا) اور آواز آئی "اللہ اکبر اللہ اکبر" آج میں مشرکوں کی نجاست سے پاک ہوگیا۔(یعنی مجھے ان سے پاک کرنے والا محبوب تشریف لے آیا۔(صلی اللہ علیہ وسلم)۔

(السیرۃ الحلبیہ ص ۱۱۵/۱، شواہد النبوت ص ۵۷، علامہ عبدالرحمٰن، معارج النبوت ص ۱۷ دوم، مدارج النبوت دوم)

تین دن تک بیت اللہ زلزلہ (وجد) میں رہا۔(خصائص الکبریٰ، سیرۃ حلبیہ ص ۱۱۶/۱)

سورج کی چمک میں اضافہ

جب ولادت باسعادت کا وقت آیا تو اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا اے فرشتو آسمانوں اور جنتوں کے تمام دروازے کھول دو سورج کو بھی مزید نور کا لباس پہنا دو۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

سب کے ہاں لڑکے

قد اذن اللّٰہ تلك السنة الدنیا یحملن ذکورًا کرامة لمحمدصلی اللّٰہ علیه وآله وسلم۔

ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ نے دنیا بھر کی تمام عورتوں کے لیے اس سال مقدر کر دیا کہ وہ محمد مصطفےٰ ﷺ کی برکت (میلاد والے محبوب کے صدقے) سے لڑکے جنیں۔“

(سیرت حلبیہ ص ۷۸/۱، علامہ برہان حلبی متوفی ۱۰۴۴ھ، انوار محمدیہ ص ۲۲، علامہ نبہانی، الدر المنظم ص ۹۱، برویت ابونعیم، خصائص الکبریٰ ص ۱۱۷/۱، مواہب لدنیہ ص ۱۱۱ جلد ۱)

حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کو بشارتیں

سیدہ خاتون جنت رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ”میں نے پہلے مہینے (جب میرے پیارے بیٹے محمد ﷺ شکم میں تشریف لائے تو میں نے دراز قد والے حسین بزرگ دیکھے انہوں نے فرمایا:

”البشری فقد حملت بسید المرسلین“۔

اے آمنہ تجھے بشارت ہو تو تمام رسولوں کے سردار کی حاملہ (امانتدار) ہے۔ میرے سوال کرنے پر جواباً فرمایا میں (ان کا والد) حضرت آدم علیہ السلام ہیں۔

دوسرے ماہ زیارت و بشارت ہوئی تو میں نے سوال فرمایا تو جواباً فرمایا میں حضرت شیث علیہ السلام ہوں۔

تیسرے ماہ زیارت و بشارت ہوئی تو معلوم ہوا حضرت نوح علیہ السلام ہیں۔

چوتھے ماہ زیارت و بشارت ہوئی تو فرمایا گیا میں حضرت ادریس علیہ السلام ہوں

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

پانچویں ماہ زیارت و بشارت کے بعد فرمایا گیا میں حضرت ہود علیہ السلام ہوں۔

چھٹے ماہ زیارت وبشارت کے بعد فرمایا گیا میں باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہوں۔

ساتویں وہ زیارت بشارت کے بعد فرمایا میں حضرت اسماعیل علیہ السلام ہوں۔

آٹھویں ماہ فرمایا:

" البشری فقد بخاتم النبین"۔

"اے آمنہ تمہیں بشارت ہو کہ تم تمام انبیاء کرام کے (خاتم ہو) بعد آخری نبی تشریف لانے والے کی امانت دار ہو کہ میرے عرض کرنے پر فرمایا میں حضرت موسیٰ علیہ السلام ہوں"۔

نویں ماہ کی زیارت میں فرمایا: "البشری فقد حملت محمد ﷺ تجھے مبارک ہو کہ حضرت محمد ﷺ آپ کے شکم اطہر میں تشریف لے آئے۔ میرے سوال کرنے پر فرمایا میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہوں۔ (نعمت کبریٰ محدث ابن حجر مکی ص ۶۴)

خیال رہے نعمت کبریٰ میں لکھا ہے کہ ہر ماہ تشریف لانے والے بزرگ پہلے سلام پڑھتے "السلام علیك یارسول اللہ"۔ (مختلف القابات سے سلام نقل کیا ہے)

(اکرام محمد ص ۲۷۲، عبدالستار، نزہتہ المجالس، عبدالرحمٰن صفوری ۹۹۰ھ، میلاد النبی ابن جوزی ص ۴۵،۴۴)

باطل کا سر جھک گیا

جس رات سید عالم ﷺ کی ولادت ہوئی۔ قریش کا ہبل بت جو بڑا مشور تھا اسی رات وہ بت اپنے مقام سے ہٹ کر منہ کے بل گر گیا۔ اس کو بار بار سیدھا کیا گیا مگر سرنگوں ہو گیا آخر حیران ہو کر اس کی وجہ تلاش کرنے لگے۔ اتنے میں بت کے اندر

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

سے آواز بلند ہوئی۔

آج بت اس مبارک مولود کی ولادت کی وجہ سے گر گیا نیز جس کے نور سے مشرق و مغرب کی تمام روشن ہوگئی اور تمام بت گر گئے اور رعب کی وجہ سے دنیا کے بادشاہوں کے دل کانپ اٹھے۔

(سیرۃ حلبیہ، مدارج النبوت ص ۲۳ دوم، خصائص الکبریٰ صفحہ ۱۱۸/۱)

اوّل زیارت:

اماں جی فرماتی ہے کہ مجھے ہاتف غیب سے آواز آئی۔ اے آمنہ رضی اللہ عنہا حضور پرنور ﷺ کے مبارک مکان کا دروازہ تین یوم تک ہرگز نہ کھولنا حتیٰ کہ سات آسمانوں کے فرشتے حضور پرنور ﷺ کی ذات اقدس کی زیارت (حاضری) سے فارغ ہوجائیں۔ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں حضور پرنور ﷺ کی ذات اقدس کے لیے مکان کے اندر بچھونا بچھایا اور حضور سرور سرورانِ ﷺ کا دروازہ بند کرلیا اور میں فرشتوں کی جانب دیکھتی کہ وہ حضور پرنور ﷺ کی بارگاہ جہاں پناہ میں قطار اندر قطار اور فوج در فوج حاضر ہو رہے تھے۔

(مولد العروس ص ۲۹، محدث ابن جوزی، اکرام محمدی مولوی عبدالستار)

ستارے میرے گھر آگئے

سیدہ اماں جی فرماتی ہیں میرے گھر ہر طرف نور ہی نور تھا۔ ستارے میرے مکان کے اندر اس طرح جھکے آرہے تھے کہ مجھے ایسا لگتا تھا جیسے میرے اوپر گر پڑیں گے۔

(خصائص الکبریٰ اوّل، شواہد النبوت ص ۱۵، معارج النبوت دوم، الوفا ص ۹۴/۱، علامہ ابن جوزی ۵۹۷ھ، مدارج النبوت ص ۱۵/۲، مواہب لدنیہ ص ۱۱۶/۱، تسیم الریاض ص ۲۷۵/۳، المورد الروی ص ۸۲، نشر الطیب ص ۲۴)

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

خواتین بہشت نے کہا ہم خدمت کے لیے حاضر ہیں

سیدہ اماں جی رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی ہیں عین ولادت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مجھے سفید رنگ کا مشروب (دودھ) پیش کیا گیا۔ میں نے وہ نوش کرلیا ساتھ ہی ایک نور کے بقعہ میں بلند قامت حسین وجمیل عورتیں نظر آتیں میں نے پوچھا تم کون ہو؟ تو فرمایا میں زوجہ حضرت آدم علیہ السلام ہوں، دوسری نے عرض کیا میں آسیہ بنت مزاحم، تیسری زوجہ حضرت ابراہیم علیہ السلام، چوتھی حضرت مریم بنت عمران (رضی اللہ عنہن)۔

(نعمت الکبریٰ، علامہ ابن حجر مکی ۹۴۷ھ، مدارج النبوت صفحہ ۱۶ دوم، مواہب الدنیہ ص ۱۱۲/۱، نسیم الریاض ص ۳/۲۷۳، اکرام محمدی ۲۷۴)

حورانِ بہشت

حوریں بھی حاضر خدمت ہوئیں تھیں۔

(مدارج النبوت ص ۱۶ دوم، انور محمدیہ، المواہب الدنیہ ص ۱۱۲/۱، اکرام محمدی ص ۲۷۳)

پہلے سجدہ پہ روز ازل سے درود

سیدہ اماں جی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں "بیٹے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا ہوتے ہی میں نے سجدہ میں پڑے ہوئے دیکھا اور دونوں انگلیاں ونظر جانب آسمان اٹھائے ہوئے تھے۔ جیسے دعا فرمائے رہے ہیں۔

(ساجداً.....، مدارج النبوت ص ۱۶ دوم، عبدالحق محدث دہلوی، خصائص الکبریٰ ص ۱۱۶/۱، سیرت حلبیہ ص ۸۸/۱، معارج النبوۃ، شواہد النبوت علامہ عبدالرحمٰن جامی، مولد العروس ص ۲۷، اکرام محمدی ص ۲۷۵، الوفا ۹۵، ابن جوزی، تفسیر عزیزی ص پارہ عم، المورد الروی ص ۸۳، تذکرہ میلاد رسول ابن کثیر)

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت جبرائیل علیہ السلام کی مبارک اور جواہرات بکھیرنا

حضرت جبرائیل علیہ السلام و ملائکہ نے آپ کی ولادت کا اعلان کیا اور بشارت (مبارک) لے کر حاضر ہوئے۔ جنت کو سجایا گیا طاہران بہشت کو حکم ہوا کہ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی میں جوہرات بکھیریں۔ (مولد العروس، محدث ابن جوزی)

معلوم ہوا میلاد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی میں خرچ کرنا، پھول نچھاور کرنا سنت ملائکہ ہے۔

یارب اُمتی

عبدالستار وھابی نے لکھا ہے۔

یارب امتی یارب امتی کرے سوال دعائیں
بخش کریما بخش کریما میری امت تائیں

(اکرام محمدی ص ۲۷۵)

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے آپ کے منہ مبارک سے کان لگائے تو فرمارہے تھے امتی امتی۔ (معارج النبوت ص ۲/۹۸، علامہ معین الدین کاشفی)

پیدا ہوتے ہی کلمہ زبان پر

حضرت صفیہ بنت عبدالمطلب فرماتی ہیں ولادت باسعادت کے وقت میں خدمت کے لیے حاضر تھی میں نے اس وقت چھ علامات کا مشاہدہ کیا۔

اوّل: سب سے پہلے آپ نے سجدہ فرمایا۔

دوم: فصیح و بلیغ زبان میں "لااله الا الله انی رسول الله" پڑھا۔

سوم: میں نے دیکھا آپ کے چہرہ کے نور سے تمام گھر روشن ہو گیا۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

چہارم: جب میں نے آپ کو نہلانے کا ارادہ کیا تو آواز آئی اے صفیہ ہم نے اپنے محبوب کو پاک صاف پیدا کیا ہے۔ (صلی اللہ علیہ وسلم)

پنجم: میں نے دیکھا مختون (ختنہ شدہ) پیدا ہوئے۔

ششم: آپ کی پشت مبارک پر میں نے مہر نبوت دیکھی کلمہ شریف لکھا تھا۔

(معارج النبوت دوم، مولد العروس ص ۲۸ محدث ابن جوزی ص ۱۲، شواہد النبوت، اکرام محمدی ص ۲۷۵)

صبح طیبہ میں ہوئی بٹتا ہے باڑہ نور کا
صدقہ لینے نور کا آیا ہے تارا نور کا

ختنہ شدہ تشریف لائے

(مواہب لدنیہ ص ۱۲۴، ۱۲۶۔ شواہد النبوت، مدارج النبوت ۱۷ دوم، اکرام محمدی ص ۲۷۶، سیرۃ حلبیہ ص ۸۸/۱، مختصر سیرۃ الرسول ص ۱۲، عبداللہ بن محمد بن عبدالوہاب نجدی، تفسیر عزیزی، المورد الروی ص ۸۸، شمامۃ العنبریہ، دلائل النبوت اوّل)

پیدا ہوتے ہی کلام فرمایا

علامہ حلبی وعلامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے مندرجہ ذیل کلام لکھا ہے۔

اللہ اکبر کبیرا والحمد للہ کثیرا وسبحان اللہ بکرۃ و اصیلا

(سیرت حلبیہ جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۹۲، خصائص الکبریٰ اوّل)

حضرت شفاء رضی اللہ عنہا کا بیان

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کی والدہ حضرت شفاء (رضی اللہ عنہا) فرماتی ہیں ولادت مصطفیٰ ﷺ کے وقت حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھی نبی کریم ﷺ کی ولادت ہوئی تو سب سے پہلے میرے ہاتھوں میں تشریف لائے۔ (الحمد للہ علی ذالک)

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ پڑھ رہے تھے جس کی آواز میں نے خود سنی۔

اسی دورانیہ میں "یرحمك اللّٰه" کی آواز سنائی دی اور تمام مشرق و مغرب میں روشنی ہوگئی اس روشنی سے میں نے محلات شام دیکھ لئے۔ مجھ پر کپکپی سی طاری ہوئی کیا دیکھتی ہوں کہ ایک نور نکلا اور کہا گیا کہ کہاں لے جارہے ہو پھر اعلان ہوا کہ اس محبوب کو مشرق و مغرب اور تمام مقامات مقدسہ کی سیر کرائی جائے اور پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خدمت میں پیش کیا گیا۔

حضرت ابراہیم خلیل اللہ نے آپ کو سینہ سے لگا کر برکت کی دعا فرمائی۔

حضرت شفاء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں یہ حالات و آپ کے کمالات ہمیشہ میرے دل میں محفوظ رہے۔ (ان کی ظاہری تعبیر کا انتظار کرتی رہی) یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان نبوت فرمایا اور میں شفاء سب سے پہلے آپ پر ایمان لائی اور کفر و شرک کی بیماریوں سے شفاء پائی۔

(مدارج النبوت دوم، عبدالحق محدث دہلوی، معارج النبوت دوم، علامہ معین الدین کاشفی، خصائص الکبریٰ ص ۱۱۷، علامہ محدث سیوطی مختصراً، الوفا ص ۸۵/۱، محدث ابن جوزی ۵۹۷ھ، مواہب لدنیہ ۱۲۰، نسیم الریاض ص ۲۷۶/۳)

چاند سے باتیں

امام بیہقی، صابونی، خطیب، ابن عساکر وغیرہ نے لکھا ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی نبوت کی علامات نے مجھے دعوت اسلام دی کیونکہ میں آپ کو جھولے میں جھولتے وقت دیکھا کرتا تھا کہ آپ چاند سے باتیں کرتے تھے اور آپ جدھر انگلی مبارک کا اشارہ فرماتے چاند ادھر ہی جھک جاتا تھا۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

چاند کے سجدہ کی آواز

یہ سن کر نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہاں چاند مجھ سے اور میں اس سے باتیں کرتا (انی کنت احدثہ و یحدثنی) اور وہ میرا دل بہلاتا تھا۔ واسمع وجبتہ یسجد تحت العرش یعنی چاند جب عرش الٰہی کے نیچے سجدہ کرتا تو میں اس کے سجدہ کرنے کی آواز بھی سنتا تھا۔ (ماثبت بالسنہ فی ایام السنہ ص ۲۹۲، شیخ عبدالحق محدث دہلوی، مواہب لدنیہ) (معارج النبوت دوم.....، ذخائر محمدیہ علامہ محمد علوی مکی مدظلہ العالی)

سورج کا سجدہ

نیز آپ ﷺ نے فرمایا میں چاند و سورج کے سجدہ کرنے کی آواز بھی سنتا تھا۔ (معارج النبوت ص ۲/۱۲۳)

فرشتے جھولا جھولاتے

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے شرح بخاری میں لکھا ہے کہ سیر الواقدی میں ہے کہ "ان مهده كان يتحرك بتحريك الملائكة" فرشتے آپ ﷺ کا جھولا ہلاتے تھے۔ (خصائص الکبری ص ۱، مدارج النبوت جلد ۲، مظہری ص ۲/۵۶۷)

قلم کی آواز

آپ ﷺ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو فرمایا اے چچا مجھے قسم ہے اس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں لوح محفوظ پر چلنے والی قلم کی آواز سنتا تھا حالانکہ میں ابھی شکم والدہ میں تھا۔ (معارج النبوت)

مشکل کشا آ گئے / پہلا شہید عاشق رسول ﷺ

آپ ﷺ کی ولادت مبارک کے وقت آپ کا نور مشرق سے مغرب تک

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور زمین سے آسمان تک پوری کائنات میں پھیل گیا۔ اللہ تعالیٰ نے عامر کے سامنے کے سے پردہ ہٹایا عامر کو دروازے آسمان کے کھلے ہوئے ملائک اترتے ہوئے پہاڑ اور درخت سجدہ کرتے ہوئے نظر آئے۔ حیران تھا کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔ یکا یک عامر کا بت اوندھا گرا اور یہ کلام کرنے لگا۔

دنیائے عالم میں تشریف لائے وہ نبی مکرم جس کا سینکڑوں برس سے انتظار تھا جس سے درخت اور پتھر کلام کریں گے۔ جن کے اشارے سے چاند دو ٹکڑے ہوگا۔ یہ سن کر عامر نے اپنی بیوی سے کہا کہ تم نے بھی کوئی کلام سنا ہے جو میں سن رہا تھا بی بی نے کہا جی ہاں عامر ذرا یہ پوچھو کہ وہ کہاں پیدا ہوئے اور ان کا کیا نام ہے۔

عامر بولے اے حاطف غیبی اس مبارک فرزند کا نام کیا ہے عامر کے بت نے کہا کہ آپ کا نام محمد مصطفےٰ ﷺ ہے۔

عامر کی ایک لڑکی بیمار اپاہج تھی جو کہ فالج کی مریض تھی۔ اور نیچے کے مکان میں بے سود پڑی تھی۔ وہ آپ ﷺ کے ولادت مبارک کے نور کو دیکھ کر کہنے لگی اگر اس نور میں برکت ہے تو مجھے اس کے صدقے شفاء ملے۔ اس کے منہ سے یہ بات نکلنے کی دیر تھی تو فوراً اللہ تعالیٰ نے اسے صحیح وسالم تندرست کر دیا۔

عامر یہ واقعہ دیکھ کر سخت حیران ہوا اور جلد ہی آپ ﷺ کی زیارت مبارک کے لیے مکہ معظمہ آیا۔ تلاش کرتا ہوا بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا کے درِ دولت پر پہنچا اور عرض کیا خدا کے لیے مجھ غریب الوطنی عاشق حبیب خدا ﷺ کو اپنے صاحبزادے کا جمال دیکھا دیجئے۔ عبدالمطلب نے حضور اکرم ﷺ کو گود میں لا کر دکھایا۔ عامر دیکھتے ہی آپ پر فدا ہو گیا۔ جو نظر چہرہ انور پر پڑی دوسری طرف نہ اٹھ سکی آپ کے قدموں پر جان قربان کر دی یہ پہلا شہید عاشق رسول اکرم ﷺ ہے۔

(احسن المواعظ، المواہب.....معارج النبوت.....)

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہمیشہ جاری رہنے والی محفل میلاد

میلادنامہ محدث علی قاری متوفی ۱۰۱۴ھ

ربیع الاوّل شریف کے دنوں اور راتوں میں محفل میلاد نہایت مستحسن اور پسندیدہ بات ہے جیسا کہ ابن جماعۃ سے منقول ہوکر ہم تک پہنچتی ہے کہ محدثین و بزرگان دین ولادتِ نبوی ﷺ کے موقع پر کھانا تیار کرواتے اور لوگوں کو کھلاتے اور فرماتے (بڑے زاہد معروف امام معمر ابواسحاق ابراہیم.....ابن جماعۃ) کاش کہ اگر مجھے وسعت رزق ہوتی میں تمام ماہ مبارک میں ہر روز محفل منعقد کرتا.....(حضرت محدث ملا علی قاری مولف کتاب ھذا فرماتے ہیں)

قلت و انا لما عجزت عن الضيافة الصورية كتبت هذه الاوراق لتصير ضيافة معنوية مستمرة على صفحات الدهر۔ غير مختصة بالسنة والشهر وسميته بالمورد الروى فى المولد النبوى ﷺ۔

یعنی میں (علی قاری) کہتا ہوں کہ میں مالی وسعت نہیں رکھتا غریب ہوں ظاہری محفل میلاد کے اخراجات سے عاجز ہوں اس لئے میں نے یہ چند اوراق (کتاب ھذا) لکھنے کی سعی پاک کی ہے تاکہ حقیقی و معنوی میلاد کی ضیافت ہوجائے۔ وہ محفل میلاد ہمیشہ ہمیشہ صفحہ ہستی پر جاری وساری رہے جو کسی ماہ وصال سے مخصوص نہ ہو۔ میں نے اس (ہمیشہ پڑھے جانے والے میلادنامے) کتاب کا نام "المولد الروی فی المولد النبوی

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

(صلی اللہ علیہ وسلم)" رکھا ہے۔ (حوالہ مذکورہ عربی ص ۱۳۴ از محدث ملا علی قاری علیٰ رحمۃ الباری)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی برکات وقتِ رضاعت

حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے تین راتیں یہ اعلان سنا کہ اپنے اس بیٹے کو بنی سعد اور آل ابی ذویب (کی عورت) کا دودھ پلاؤ۔

(خصائص الکبریٰ، طبقات ابن سعد جلد ۱)

رضاعت اور رضاعی مائیں:

رسول اکرم سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے والدہ ماجدہ کا سات روز تک دودھ نوش فرمایا پھر حضرت ثوبیہ کا اس کے بعد حضرت حلیمہ اور ان کے علاوہ امرأۃ بنت بنی سعد۔

(مدارج النبوت)

حضرت ام فروہ، حضرت فاطمہ بنت اسد، خولہ بنت المنز ر اسعدیہ یا انصاریہ رضی اللہ عنہن) نیز تین عورتیں جن کو عواتک (عاتکہ کی جمع) کہا جاتا ہے۔

(ماہنام نعت نمبر حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا بچپن دسمبر ۱۹۹۱ء بحوالہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیرت احمد مجتبیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) از راجہ رشید محمود لاہور، الشمامۃ العنبریہ)

ایک حقیقت

بعض نے لکھا ہے کہ کئی عورتیں دودھ پلانے والی آئیں مگر سب نے یہ سن کر کہ یتیم ہے نہ اٹھایا حتیٰ کہ حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا نے بھی اعراض کرنے کا اشارہ کیا مگر شوہر کے کہنے پر اٹھایا۔ مگر جو حقیقت محدث ابن جوزی نے لکھی ہے وہ ہی صحیح ہے۔ لکھتے ہیں کہ حضرت حلیمہ فرماتی ہیں میں اور سات اور عورتیں حضرت عبدالمطلب کے ساتھ حضرت سیدہ آمنہ (رضی اللہ عنہا) کے گھر پہنچیں اور ہر ایک نے چاہا کہ میں ان کو اٹھاؤں اور دودھ پلاؤں مگر

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

" کل واحدة تقول انا ارضعه وتقدم الیه فاعرض عنهن

فتقدمت الیه فحین رآنی تبسم "

یعنی جب وہ عورتیں آپ (ﷺ) کے پاس اٹھانے کے لیے حاضر ہوئیں تو آپ ﷺ ان میں سے ہر ایک سے روگردانی (چہرہ انور پھیر لیتے) کرتے لیکن جب میں آپ ﷺ کی خدمت میں آگے بڑھی تو آپ ﷺ نے مجھے ملاحظہ فرمایا تو آپ ﷺ مسکرائے (واقبل علی فوضعته فی حجری) اور میری طرف (کرم فرمائے ہوئے) بڑھے چنانچہ میں نے آپ کو اپنی گود میں رکھ لیا۔

(مولد العروس علامہ ابن جوزی ص ۳۰ عربی طبع قادری کتب خانہ سیالکوٹ)

ہاتف غیبی

حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کو ہاتف غیبی سے کہا گیا کہ حضرت حلیمہ کے علاوہ کوئی عورت مستقل دودھ نہیں پلائے گی۔ (سبل الھدیٰ، آثار محمدیہ)

دودھ میں انصاف' نور آسمان تک

حضرت حلیمہ فرماتی ہیں جب میں آپ کو اٹھایا تو آپ نے ایک نظر جب میری طرف دیکھا تو آپ (ﷺ) مسکرائے اور آنکھوں سے ایک نور نکلا جو آسمان میں پہنچ گیا میں نے یہ منظر دیکھتے ہی محبت سے آپ (ﷺ) کی دونوں آنکھوں کے درمیان سے بوسہ لیا اور گود میں لے لیا اور دودھ پلانے کے لیے اپنا دائیاں پستان آپ (ﷺ) کے منہ (مبارک) میں ڈالا آپ ﷺ نے دودھ نوش فرمانا شروع کر دیا۔ پھر میں نے چاہا کہ بائیں پستان کا دودھ بھی پیش کروں لیکن آپ (ﷺ) نے وہ (بائیں پستان سے دودھ) نہ پیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کیونکہ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

آپ کو علم تھا کہ آپ کا ایک دودھ شریک بھائی بھی ہے۔ آپ نے ہمیشہ ایسا ہی فرمایا۔

(مدارج النبوت ص ۲' مولد العروس ص ۳۰، ما ثبت بالسنہ ص ۲۹۱، شواھد النبوت ص ۶۲ اردو، معارج النبوت ص ۲، خصائص الکبریٰ ص ۱)

دودھ جاری ہو گیا

اماں جی (حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا) فرماتی ہیں ان دونوں میرے ایک پستان سے دودھ نہیں آتا تھا جب میں نے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اٹھایا تو آپ کی برکت سے دودھ جاری ہو گیا۔ (سیرت حلبیہ ص ۱۴۷:۱ عربی)

ابوذہیب کا سجدہ:

حضرت حلیمہ کے خاوند ابوذہیب نے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کمال حسن و جمال دیکھا تو دیکھتے ہی سجدہ میں گر گیا۔ (مدارج النبوت ص ۲)

شہسوار عرش کی سواری کا سجدہ

حضرت حلیمہ فرماتی ہیں میں جب آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو لے کر سواری کے پاس آئی تو وہ سجدہ میں گر گئی۔ حضرت حلیمہ فرماتی ہیں جب میں آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو لے کر چلی تو جب میری سواری کعبہ کے بالمقابل ہوئی تو اس نے "الکعبۃ ثلاث سجدات ورفعت رأسا الی السمآء" کعبۃ اللہ کو تین مرتبہ سجدہ کیا اور پھر آسمان کی طرف منہ اٹھا لیا (شکر ادا کیا)۔ (ما ثبت بالسنہ ص ۲۹۱ مدارج النبوت)

حجر اسود نے بوسہ لیا

حضرت حلیمہ فرماتی ہیں جب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو لے کر حرم کعبہ کے قریب پہنچی تو تمام بتوں نے سر جھکا دیئے اور

http://t.me/Tehqiqat

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

"جاء ت به الی الحجر الاسود دلیقبله فخرج من مکانه حتی التصق لوجهه"۔

اور حجر اسود اپنی جگہ (دیوار) سے نکل کر آپ ﷺ کے چہرہ اقدس کے ساتھ چمٹ گیا۔ بوسہ لیا۔

(تفسیر مظہری ص ۶/۵۲۸ ماخوذ نور خدا سیدہ حلیمہ کے گھر ص ۱۰ مفتی محمد خاں قادری)

تائید مخالف

مولوی عبدالستار وھابیوں کا ولی لکھتا ہے:

پہلے حلیمہ جد جا کر کعبے وچہ کھلوئی
عالیذات نبی سرور دی عظمت ظاہر ہوئی
حجر اسو د خود بوسہ دیون آپ نبی ول آیا
شان نبی سرور دا مینوں رب کریم ویکھایا (ﷺ)

(اکرام محمدی صفحہ نمبر ۲۸۲ منظوم)

خوشحالیاں

جب حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کو لے کر اپنے علاقہ میں پہنچیں تو تمام علاقہ سرسبز ہو گیا۔ آپ فرماتی ہیں اللہ تعالیٰ کی وسیع زمین (کا کوئی حصہ) ہماری زمین سے بڑھ کر سرسبز و شاداب نہیں تھا۔ (سیرت حلبیہ جلد ا صفحہ ۱۴۸، میلاد النبی ابن جوزی)

ہر گھر معطر

لم یبق منزل من منزل بنی سعد الاشممنا منه ریح المسك۔

اماں جی حلیمہ فرماتی ہیں آپ ﷺ کی برکت سے میرے (علاقہ) نبی

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

سعد کے تمام گھروں سے کستوری کی خوشبوئیں آتیں تھیں۔

(نشر الطیب ص ۳۱، سبل الھدی ماخوذ)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے بیماروں کو شفاء

اماجی فرماتی ہیں کہ میرے علاقے میں جب بھی کوئی بیمار ہوتا:

"اخذ کفه ﷺ فیضعها علی موضع الاذی فیبر أباذن اللّٰه سریعا"

"تو وہ بیمار میرے گھر آجاتا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دست شفاء محبت سے پکڑ کر اپنے جسم پر ملتا (پھیرتا) اللہ تعالیٰ دست محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے اسی وقت فوراً شفایاب فرمادیتا۔ اس طرح اونٹ اور بکری کو شفایابی حاصل ہوتی۔"

(سیرت حلبیہ ص ۱۵۱/۱، سبل الھدیٰ والرشاد ماخوذ)

سجدہ کریں جانور

آپ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب میری بکریاں گھر آئیں تو ایک بکری نے آگے بڑھ کے آپ کو سجدہ کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر انور کو بوسہ دیا" سجدت له وقبلت رأسه"

(سیرت حلبیہ ص ۱۴۸/۱ علامہ برھان الدین حلبی متوفی ۱۰۴۴ھ)

شیر قدموں میں

حضرت حلیمہ فرماتی ہیں ایک دن حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رضاعی بھائیوں کے ساتھ بکریوں کی چراہگاہ پر گئے۔ (جدھر بہت شیر رہتے تھے) جنگل سے ایک شیر غراتا ہوا ریوڑ کی طرف آیا۔ جب خونی شیر کی نگاہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر پڑی کتے کی طرح (یہ جنگلی کتا ہے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں پر منہ رکھ کر چاٹنے (بوسہ دینے) لگا پھر جب

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

آپ ﷺ نے ہاتھ کے اشارہ سے واپس جانے کا حکم ارشاد فرمایا تو شیر فوراً واپس چلا گیا۔ (افضل المواعظ مولوی محمد ابراہیم دہلوی)

جنگل کے تمام جانور آ کر آپ ﷺ کے قدموں کو بوسہ دیتے تھے۔

(مظہری ماخوذ)

چراغ کی ضرورت ختم

سیدہ حلیمہ فرماتی ہیں جب سے "سراجِ منیرا" بن کر آنے والے محبوب محمد ﷺ میرے گھر تشریف لائے تو مجھے چراغ جلانے کی ضرورت نہ ہوتی (آپ کی نورانیت سے گھر میں روشنی رہتی تھی) ایک دفعہ ام خولہ نے کہا کیا تم تمام رات گھر میں چراغ جلائے رکھتی ہو؟ حضرت حلیمہ نے جواباً فرمایا "واللہ لا اوقد ناراً ولکنہ نور محمد ﷺ" یعنی اللہ کی قسم میں نے کبھی آگ (چراغ) نہیں جلائی لیکن یہ روشنی نور محمد ﷺ کی ہے۔ (بیان میلاد النبوی ص ۶۴ للمحدث ابن جوزی متوفی ۵۹۷ھ)

بسم اللہ شریف پڑھنا

اماں حلیمہ نے فرمایا آپ ﷺ بسم اللہ کے پڑھے بغیر کسی شے کو ہاتھ تک نہیں لگاتے تھے۔ (سیرت حلبیہ)

پانی قدموں میں، چراغ گاہ کے حالات بھائیوں کی زبانی

جب ہم بکریوں کو پانی پلانے کے لیے کسی کنویں پر لے جاتے تو کنوئیں کا پانی خود بخود جوش مار کر کنارے پر آتا تھا۔ (مظہری)

بادل سایہ کرتے:

دھوپ کے وقت بادل سایہ کرتے تھے۔ (نشر الطیب ص ۳۰ مظہری)

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

درختوں کا سلام

کوئی درخت اور پتھر ایسا نہ تھا کہ آپ ﷺ جس کے پاس سے گذرتے وہ آپ پر سلام نہ کرتا۔ (شمامۃ العنبریہ، مظہری)

سواری کو زبان ملی

جب آپ ﷺ اور حضرت حلیمہ مکہ مکرمہ سے رخصت ہوئے تو دیگر عورتیں جا چکی تھیں آپ دیر سے نکلیں مگر جلد ہی ان آگے جانے والیوں سے بھی آگے نکل گئیں تو ان عورتوں نے سوال کیا کہ کیا سواری تبدیل کر لی ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں بلکہ حلیمہ فرماتی ہیں ان عورتوں کے سوال کا جواب خود سواری نے دیا یعنی سواری نے گنگناتے ہوئے کہا اے عورتو تمہیں علم نہیں ہے مجھ پر کون سوار ہے؟

ھل تدری من علی ظھری خیر النبین وسید المرسلین وخیر الاولین والآخرین وحبیب رب العالمین سوار ہیں۔ (سیرت حلبیہ ص ۱/۱۴۸)

حیاء کے پیکر مجسمہ طہارت

اماں جی فرماتی ہیں نہ بچپن میں کبھی آپ ﷺ برہنہ رہتے نہ ہی کبھی آپ ﷺ نے کپڑوں و بستر وغیرہ پر بول و براز (پاخانہ پیشاب) کیا۔ (سبحان اللہ)

(معارج النبوت ج ۲: نشر الطیب ص ۳۴)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا:

اللہ اللہ وہ بچپنے کی پھبن
اس خدا بھاتی صورت پہ لاکھوں سلام
الغرض ان کے ہر مو پہ لاکھوں درود

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

ان کی ہر خو و خصلت پہ لاکھوں سلام

صلی اللہ علی حبیبہٖ محمد وآلہٖ واصحابہٖ اجمعین

کعبۃ اللہ واصحاب فیل

معاذ اللہ جب ابرہہ یمنی بیت الحرم کو ڈھانے کے لیے آیا تو حضرت سیدنا عبدالمطلب نے اس وقت گروہ قریش سے کہا کہ غم نہ کرو۔ ابرہہ اس گھر کا کوئی نقصان نہ کر سکے گا اس لئے کہ اس گھر کا رب خود اس کی حفاظت کرتا ہے۔

پھر جماعت قریش کو لے کر جبل ثبیر پر چڑھ گئے اس وقت رسول اللہ ﷺ کا نور مبارک (جو پیشانی عبدالمطلب میں رہنے کی وجہ سے فیض تھا) چاند کے ہالہ کی طرح پیشانی سے نکلا اور کعبۃ اللہ تک پہنچا تو آپ نے فرمایا اے گروہ قریش چلو گھر چلئے کہ اللہ کی قسم یہ جو نور مجھ سے نکلا ہے اس بات کا اشارہ ہے کہ ہمیں کامیابی و کامرانی ہوگی پھر ایسا ہی ہوا..... حتیٰ کہ ابرہہ کا بھیجا ہوا آدمی..... اور ہاتھی نے جب آپ کو دیکھا سجدہ میں گر گئے بلکہ ہاتھی نے زبان سے کہا "السلام علی النور الذی فی ظھرك یاعبدالمطلب" اے عبدالمطلب اس نور پر سلام ہو جو آپ کی پشت میں ہے۔

(سیرت حلبیہ ص ۹۷، ۹۶/عربی، مواہب الدنیہ ص ۷۰/۱ اردو طبع)

عبدالمطلب کے وسیلہ و نور کی برکت سے بارش

خیال رہے کہ جب مکہ مکرمہ میں قحط سالی ہوئی تو وہ حضرت عبدالمطلب کا ہاتھ پکڑتے اور ان کو جبل ثبیر کی طرف لے جاتے اور ان کی ذات سے تقرب الی اللہ چاہتے اور اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے کہ ان کو بارش سے سیراب فرما۔ اللہ تعالیٰ ان کی فریاد رسی قبول فرماتا اور حضرت محمد ﷺ کے نور کی برکت سے اللہ تعالیٰ ان کو عظیم بارش سے سیراب فرماتا تھا۔ (مواہب لدنیہ ص ۶۸/۱ اردو طبع، سیرت حلبیہ ص ۹۶/۱ عربی)

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

آپ کے وسیلہ سے طلب بارش

ایک مرتبہ اہل مکہ مکرمہ خشک سالی کی وجہ سے مصیبت میں گرفتار ہوئے تمام لوگوں نے مل کر جناب ابوطالب سے درخواست کی کہ آیئے لوگ سخت مصیبت میں مبتلا ہیں خدا سے بارش کی دعا کریں۔" فخرج ابو طالب و معه غلام کانه شمس"۔یعنی جناب ابوطالب گھر سے باہر نکلے ان کے ساتھ ایک ایسا نورانی بچہ تھا کہ گویا وہ آفتاب تھا جو کالے بادلوں سے نکلا ہوا تھا تمام لوگ حرم کعبہ میں پہنچے اور اس حسین وجمیل لڑکے کی پشت مبارک کعبۃ اللہ سے لگی ہوئی تھی۔ پھر حسین کائنات ﷺ نے (جبکہ آپ کی عمر بچپن کی تھی) انتہائی عاجزی کے ساتھ اپنے ہاتھ کی انگلی آسمان کی طرف اٹھاتے (عرض کی) یا اللہ! یہ لوگ محتاج ہیں تیرے کرم کے تو ہی کرم فرما یعنی بارش کی التجا کی اس وقت آسمان پر بادل کا کوئی ٹکڑا نہ تھا۔ پس آپ کے اشارہ کرتے ہی چاروں طرف سے بادل آئے اور خوب بارش برسنے لگی کہ گلیوں وجنگل میں پانی بہہ رہا تھا شہر والے و بیرون شہر والے تمام سیراب ہوگئے۔ (محتاجی، تنگی قحط سالی ختم ہوگئی سب کی حاجت پوری ہوگئی۔ تمام کی دستگیری ہوگئی سب کی مشکل حل ہوگئی۔

(سیر حلبیہ ۱۹۰/۱ عربی، مواہب لدنیہ ص ۱۲۷/۱، خصائص الکبریٰ اول)

اسی کے متعلق حضرت ابوطالب کے مندرجہ ذیل اشعار ہیں جو صحیح بخاری میں ہیں:

" وابیض یستسقی الغمام بوجهه ..... ثمال الیتٰمی عصمته للارامل۔

گورے رنگ والے چہرہ انور کے صدقہ پانی مانگا جاتا ہے جو عطا ہوتا ہے یتیموں کی جائے پناہ اور بیواؤں یا مساکین کے نگہبان۔ (مواہب سیرت حلبیہ)

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

عجائبات ولادت باسعادت مخالفین کی کتب سے

پہلی فصل نور محمدی کے بیان میں:

عبدالرزاق نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت کیا ہے کہ میں نے عرض کیا کہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں مجھ کو خبر دیجئے کہ سب اشیاء سے پہلے اللہ تعالیٰ نے کون سی چیز پیدا کی۔ آپ نے فرمایا "اے جابر اللہ تعالیٰ نے تمام اشیاء سے پہلے تیرے نبی کا نور اپنے نور سے (نہ بایں معنی کہ نور الہدیٰ اس کا مادہ تھا بلکہ اپنے نور کے فیض سے) پیدا کیا پھر وہ قدرت الٰہیہ سے جہاں اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا سیر کرتا رہا اور اس وقت نہ لوح تھی اور نہ سورج تھا اور نہ چاند تھا اور جن تھا اور نہ انسان تھا پھر جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کرنا چاہا تو اس نور کے چار حصے کئے اور ایک حصے سے قلم پیدا کیا اور دوسرے سے لوح اور تیسرے سے عرش، آگے طویل حدیث ہے۔ اس حدیث سے نور محمدی کا اوّل الخلق ہونا باولیت حقیقیہ ثابت ہوا۔ (بلفظہٖ)

(نشر الطیب ص ۶، ۷ دیوبندیوں کے حکیم الامت اشرف علی تھانوی)

اوّل ماخلق اللہ نوری "سب سے پہلے اللہ نے میرے نور کو پیدا کیا"۔

(الشہاب الثاقب ص ۴۷، عطر الوردہ فی شرح البردہ ص ۲۶، مولوی ذوالفقار علی دیوبندی، یکروزہ اسماعیل دہلوی)

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

مولوی عبدالستار وہابیوں کے ولی اللہ نے لکھا ہے:

اوّل نور ﷺ حبیب پیدا کیا۔ (اکرام محمدی ۲۶۹)

سب تھیں اوّل نور نبی دا (ﷺ) (ص ۱۲۶۸ اکرام محمدی)

مولوی محمد نواز چیمہ وہابی نے لکھا ہے کہ چاند کو چاندنی (نور) میرے چاند ﷺ سے ملی (معلوم ہوا پہلے نبی کریم ﷺ کا نور تھا تو چاند کو چاندنی کا نور ملا۔

(خطبات چیمہ ص ۸۷)

مجدد وہابیہ نے لکھا کہ سب کچھ آپ کے لیے ہے

سب سے پہلے آپ ہی نے "الست بربکم" کے جواب میں "بلی" کہا اور آدم و جمیع مخلوقات آپ کے لیے پیدا ہوئے۔

(الشمامۃ العنبریہ من مولد خیر البریۃ ص ۴۰، نواب محمد صدیق حسن، حیات وحید الزماں، آفتاب نبوت قاری محمد طیب دیوبندی، عطر الوردہ ص ۱۸، ذوالفقار علی دیوبندی)

آپ کی برکت سے بارش

حضرت عبدالمطلب کی پیشانی میں آپ کا نور تھا جس کی برکت سے باران عظیم ہوتی یعنی قحط سالی ختم ہو جاتی تھی۔ (نشر الطیب ص ۲۰، مولوی محمد اشرف علی تھانوی)

ثقل حمل نہ تھا

سیدہ والدہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں مجھ کو حمل کا بوجھ نہیں معلوم ہوتا تھا صرف علامات ظاہر ہو گئی تھیں۔ (شمامہ ص ۹، نشر الطیب ص ۲۲)

زمین سرسبز ہو گئی

سیدہ والدہ فرماتی ہیں آپ جب میرے شکم میں تشریف لائے تو تمام

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

درخت پھل لائے ہر طرف سے مال آنے لگا۔ (الشمامۃ العنبریہ از صدیق حسن)

وقت ولادت: مشرق ومغرب کو دیکھا

جب آپ ﷺ بطن اطہر سے جدا ہوئے تو آپ کے ساتھ ایک نور نکلا جس کے سبب مشرق ومغرب سب روشن ہو گئے جس سے والدہ ماجدہ نے شہر بصرہ وشام کے محلات کو دیکھ لیا۔

(نشر الطیب ص ۲۲، ۲۳، خطبات چیمہ ص ۲۱، عطر الوردہ ذوالفقار دیوبندی) (مختصر سیرت رسول) نیز بوقت ولادت مشرق ومغرب کو دیکھا۔ (اکرام محمدی والشمامۃ العنبریہ)

نبوت میں اوّل

میں اس وقت خاتم النبیین تھا جبکہ آدم اپنی خاک میں منجدل تھے میں دعا ابراہیم بشارت عیسیٰ اور والدہ کا خواب ہوں۔ والدہ نے ولادت کے قوت ایک نور دیکھا جس کی چمک سے محلات شام کو دیکھ لیا۔

(شمامہ ص ۱۰، سیرت مصطفےٰ ۱۹۳ محمد ابراہیم سیالکوٹی، رحیق المختوم ص ۱۰۱، صفی الرحمان مبارکپوری، مختصر سیرت رسول ص ۱۲، عبداللہ ابن محمد بن عبدالوہاب نجدی)

ستارے قریب آ گئے

وقت ولادت ستارے زمین سے اس قدر نزدیک آ گئے کہ مجھ کو گمان ہوا کہ مجھ پر گر پڑیں گے۔ (نشر الطیب ص ۲۴، سیرت مصطفےٰ ۱۹۳ میر سیالکوٹی)

تین جھنڈے لگائے گئے

وقت ولادت تین علم دیکھے ایک مشرق میں ایک مغرب میں ایک پشت کعبہ پر لگا ہوا تھا۔ (الشمامۃ العنبریہ صدیق الحسن وہابی)

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

سجدہ فرمایا

جب حضرت پیدا ہوئے تو دیکھا آپ سجدہ میں ہیں اور انگلی طرف آسمان کے جیسے کوئی متضرع متمثل (جیسے کوئی دعا کر رہا ہو) ہو۔ (شمامہ ص ۹، ۱۰، عطر الوردہ ص ۳۰)

پیدا ہوتے ہی آپ نے سجدہ فرمایا اور دعا کی:

یارب امتی یارب امتی کرے سوال دعائیں
بخش کریما بخش کریما میری امت تائیں

(اکرام محمدی ۲۷۵)

فرشتوں کی سلامی

سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ولادت کے فوراً بعد مجھے آواز آئی اے آمنہ! آپ ﷺ کو تین روز تک ظاہر مت کریں کہ ملائکہ کرام سلام کے لیے حاضر ہوتے ہیں۔ (عطر الوردہ ص ۳۰، ذوالفقار علی دیوبندی)

ختنہ شدہ ناف بریدہ

حضرت شفاء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں آپ جب پیدا ہوئے تو نگاہ آسمان کی طرف تھی سرگیں چشم پاکیزہ تن ناف بریدہ (یعنی ناڑو کٹا ہوا تھا) ختنہ شدہ پیدا ہوئے۔

(شمامہ ص ۱۱، اکرام محمدی ۲۷۶، عطر الوردہ ص ۳۰، مختصر سیرت رسول صفحہ ۱۲)

ایوان کسریٰ

وقت ولادت ایوان کسریٰ میں حرکت آئی اور چودہ کنگرے گر گئے۔

(شمامہ ص ۸، نشر الطیب ص ۲۵، سیرت مصطفےٰ، رحیق المختوم ص ۱۰۱، عطر الوردہ ص ۳۱)

آتش کدہ فارس بجھ گیا۔ (شمامہ ص ۸، نشر الطیب ص ۲۵، سیرت مصطفےٰ ص ۱۹۵)

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

چشمہ دریائے سادہ خشک ہوگیا۔

(شمامہ ص ۹، نشر الطیب ص ۲۵، سیرت مصطفےٰ ۱۹۵، عطر الوردہ ص ۳۲)

انبیاء کی بشارتیں

سیدہ والدہ ماجدہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب میرے شکم میں آپ تشریف لائے تو مجھے بشارتیں دینے انبیاء کرام علیہم السلام تشریف لاتے تقریباً ہر ماہ یعنی یہ سلسلہ نو ماہ تک جاری رہا۔ (اکرام محمدی ص ۲۷۲)

خدمت کے لیے حوریں اور خواتین حاضر ہوئیں

وقت ولادت سیدہ والدہ کی خدمت کے لیے حوران بہشت کے علاوہ حضرت حوا، حضرت سارہ، حضرت ہاجرہ، حضرت آسیہ رضی اللہ عنہن تشریف لائیں۔

(اکرام محمدی ص ۲۷۴)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نبی بن کر تشریف لائے

ایک یہودی بغرض تجارت مکہ میں تھا شب ولادت اس نے پوچھا کیا اس رات کوئی لڑکا پیدا ہوا ہے؟ قریش نے کہا، معلوم نہیں اس نے کہا تحقیق تو کرلو؟ آج کی رات اس امت کا نبی پیدا ہوا ہے اس کے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت ہے پھر تحقیق کے بعد معلوم ہوا کہ حضرت عبداللہ کے ہاں لڑکا (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) پیدا ہوئے ہیں) جب یہودی نے دیکھا تو بے ہوش ہوگیا جب ہوش آیا تو کہنے لگا اب نبوت بنی اسرائیل سے چلی گئی اے قریشیو اللہ کی قسم یہ مولود (پیدا ہونے والا) ایسا ہوگا کہ جس کی خبر مشرق و مغرب تک پھیل جائے گی۔

(فتح الباری ص ۲/۴۲۵ بحوالہ خطبات چیمہ ص ۲۲، مولوی وہابی محمد نواز، نشر الطیب ص ۱۲۷، اشرف علی تھانوی، مواہب الدنیہ، شمامہ ص ۷)

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

معلوم ہوا کہ ایک یہودی غیب کی خبریں دے رہا ہے۔ مخالفین اس کی بات کو (دیوبندی وہابی غیر مقلد) بڑے فخر سے لکھ رہے ہیں۔

ع.....جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

حضرت حلیمہ کو اوّل کلمہ پڑھایا

حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ''جب میں آپ کو گود میں اٹھانے لگی تو آپ نے فرمایا پہلے کلمہ طیبہ پڑھ لو پھر پاک ہو کر مجھے ہاتھ لگانا۔

بول شہادت کلمہ اوّل کہیا حلیمہ تائیں
ہوکر پاک اساڈے تائیں پچھوں ہتھ لگائیں

(اکرام محمدی ص ۲۸۲)

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے مشاہدات

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے وقت ولادت چھ (۶) عجیب چیزیں دیکھیں:

۱۔ آپ ﷺ نے پیدا ہوتے ہی سجدہ فرمایا۔

۲۔ سر اٹھا کر فرمایا، لاالہ الااللہ انی رسول اللہ۔

۳۔ تمام گھر روشن ہو گیا۔

۴۔ غسل دینے لگی تو آواز آئی یہ غسل دیئے ہوئے پاک پیدا ہوئے ہیں۔

۵۔ ختنہ شدہ پیدا ہوئے۔

۶۔ پشت پر مہر نبوت دیکھی جس پر " لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ" لکھا ہوا تھا۔ (اکرام محمدی صفحہ ۲۷۵ از عبدالستار وہابی، عطر الورد، از مولوی ذوالفقار دیوبندی)

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

چاند کی حاضری

مولوی عبدالستار وہابی نے بروایت حضرت عباس رضی اللہ عنہ لکھا ہے چاند رات کے وقت آپ کا دل بہلانے کے لئے حاضر خدمت ہوتا تھا۔ آپ کا ہاتھ جس طرف اٹھا جاتا تھا چاند اسی طرف جھک جاتا تھا۔ (اکرام محمدی ص ۲۸۶)

کعبہ شریف کا سجدہ/صفا مروہ کا وجد

آپ کی ولادت کے وقت کعبہ نے آپ کی طرف سجدہ کیا صفا مروہ پہاڑیوں پر لرزہ (وجد طاری) تھا۔ (اکرام محمدی ص ۲۷۶)

☆=☆=☆

http://t.me/Tehqiqat

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

مدتِ رضاعت کے واقعات

دودھ میں انصاف

آپ ہمیشہ دائیں طرف (پستان والدہ کا) کا دودھ پیا کرتے اور بائیں طرف کا اپنے رضاعی بھائی کے لیے چھوڑ دیتے تھے۔ ایسا عدل آپ ﷺ میں تھا۔

(نشر الطیب ص ۲۴، اکرام محمدی ۲۸۶، خطبات چیمہ ۲۵)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

حضرت عارف جامی شواہد النبوت میں لکھتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اس وقت اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو عدل و انصاف کرنے کی ہدایت فرمادی تھی۔ معلوم ہوا کہ آپ اس وقت بھی صاحب نبوت و ہدایت یافتہ تھے۔ آپ کو یہ خبر تھی کہ ہمارا ایک دودھ شریف بھائی بھی ہے۔ ہم اہلسنت انہی علوم کو علوم نبوت و علوم غیبیہ کہتے ہیں۔

فرشتوں کا جھولا جلانا

آپ کا گہوارہ (جھولا) فرشتوں کی جنبش دینے سے ہلا کرتا تھا۔

(نشر الطیب ص ۲۹، اکرام محمدی ص ۳۵)

کعبۃ اللہ جھک گیا

شب ولادت کعبۃ اللہ، مقام ابراہیم کی طرف (مکان ولادت کی طرف) جھک گیا۔

(عطر البردہ ص ۱۳۵)

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

حجر اسود

حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب میری سواری کعبہ کے مقابل پہنچی تو حجر اسود نبی کریم ﷺ کی طرف آیا اور حجر اسود نے آپ کا بوسا لیا۔ (اکرام محمدی ۲۸۶)

آپ کی برکات

حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں آپ ﷺ کی برکت سے مجھے اتنا سکون ملا جس کا بیان کرنا مشکل ہے۔ اس قدر برکت ملی کہ گدھا سواری سب سے آگے نکل گئی اور اونٹنی خوب دودھ دینے لگی جن کا دودھ قحط کی وجہ سے خشک ہو چکا تھا۔

(نشر الطیب، خطبات چیمہ، سیرت مصطفےٰ، ابراہیم میر، رحیق المختوم)

ابولہب جیسے سخت کافر بھی فیض پا رہے ہیں

جس وقت..... حضرت ثویبہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کی ولادت کی خبر ابولہب کو دی تو اس نے اسی خوشی میں دایاں ہاتھ بلند کرتے ہوئے انگلی کے اشارہ سے ثویبہ کو آزاد کر دیا تھا۔

ابولہب کو مرنے کے بعد حضرت عباس نے خواب میں دیکھا اور پوچھا تیرا کیا حال ہے؟ اس نے کہا دوزخ میں ہوں مگر ہر سوموار کی رات کو میرے عذاب میں کمی کر دی جاتی ہے اور میں اپنی انگلیوں کے سر سے پانی پیتا ہوں۔ اس وجہ سے کہ میں نے ثویبہ کو آزاد کر دیا تھا۔ علامہ ابن جوزی نے کہا ہے کہ اگر ابولہب کافر کو آپ ﷺ کی ولادت کی خوشی کی وجہ سے فرحت کی جزا دی گئی ہے تو جو آپ ﷺ کا امتی آپ کی ولادت سے خوش ہوتا ہے اسی خوشی کی وجہ سے خرچ کرتا ہے اس کا کیا حال (جنت میں کیا مقام) ہوگا مجھے اللہ کی قسم ہے کہ یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے فضل

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

وکرم سے اسے (میلاد شریف کی محفل کا انعقاد کرنے والے کو) ضرور جنت نعیم میں داخل فرمائے گا۔

(موہب لدنیہ اول، باالفاظ اختلاف مندرجہ ذیل کتب میں اس واقعہ کو نقل کیا گیا ہے۔(

مختصر سیرت رسول ص ۱۳، عبداللہ بن محمد بن عبدالوہاب، اکرام محمدی صفحہ ۲۴۸)

مذکورہ بالا حوالہ مخالفین کے اکابرین کی کتب سے نقل کیا گیا ہے جس سے معلوم ہوا یہ واقعہ ثویبہ لونڈی کی آزادی کا ابولہب کے عذاب میں تخفیف کا سبب بنا۔

جو کہ میلاد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی میں ظاہر ہوا۔

ابلیس روتے ہوئے سر پر خاک ڈالتا تھا

مولوی محمد نواز وہابی نے لکھا ہے:

بکو بک مٹی پاکے رویا شیطانی
مرے چنوں ودھ نہیو چناں تیری چانی

(خطبات چیمہ ص ۸۸)

شب ولادت تخت ابلیس الٹ دیا گیا۔(عطر الوردہ)

اوّل: معلوم ہوا میلاد شریف کا حال سن کر جلنا ابلیس کا کام ہے۔

دوم: چاند کو بھی نور نبی نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کے نور ہی سے نور ملا ہے۔

آپ کے چہرہ پاک کی برکت وصدقہ سے بارش طلب کرنا

آپ کی عمر ابھی ۸ (آٹھ) سال دو مہینے دس دن کی ہوئی تھی کہ دادا عبدالمطلب کا بھی سایہ شفقت اٹھ گیا اس کے بعد ابوطالب نے اپنے بھتیجے کا حق کفالت بڑی خوبی سے ادا کیا۔ اعزاز واحترام سے نوازا چالیس سال سے زیادہ عرصے تک اپنی حمایت کا سایہ دراز رکھا۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

ابن عساکر نے جلہہ بن عرقطہ سے روایت کی ہے کہ میں مکہ آیا لوگ قحط سے دوچار تھے قریش نے کہا اے ابوطالب وادی قحط کا شکار ہے بال بچے کال کی زد میں ہیں۔ چلئے بارش کی دعا کیجئے۔ ابوطالب ایک حسین بچہ ساتھ لے کر برآمد ہوئے۔ گویا وہ آفتاب تھا جو کالے بادلوں سے نکل آیا اس کے اردگرد اور بھی بچے تھے۔ ابوطالب نے اس بچے کا ہاتھ پکڑ کر اس کی پیٹھ مبارک کعبہ کی دیوار سے ٹیک دی۔ اس بچہ (محمد ﷺ) نے انگلی طرف آسمان کے اٹھاتے ہوئے اشارہ کیا اس وقت آسمان پر بادل کا ایک ٹکڑا نہ تھا لیکن (دیکھتے دیکھتے) ادھر ادھر سے بادلوں کی آمد شروع ہوگئی اور ایسی دھواں دھار بارش ہوئی کہ وادی میں پانی ہی پانی ہوگیا اور شہر و بیاباں شاداب ہوگئے بعد میں ابوطالب نے اسی واقعے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے محمد ﷺ کی مدح میں کہا تھا۔

و ابیض یستسقی الغمام بوجهه

ثمال الیتمیٰ عصمة للا رامل

وہ خوبصورت ہیں کہ ان کے چہرے (کے صدقہ) سے بارش طلب کی جاتی ہے۔ یتیموں کے ماویٰ اور بیواؤں کے نگہبان ہیں۔ (یہ کلام ابوطالب بخاری میں بھی ہے)

الرحیق المختوم اردو طبع سوم ص ۱۰۷ از مولانا صفی الرحمٰن مبارکپوری وہابی

خیال رہے رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ کے زیر اہتمام سیرت نگاری کے عالمی مقابلہ میں اوّل آنے والی عربی کتاب کا یہ اردو ترجمہ ہے، نشر الطیب ص ۳۴، اشرف علی تھانوی دیوبندی وہابی، الشمامۃ العنبریہ ص ۱۲، مجدد اہل حدیث نواب صدیق الحسن خاں) مختصر سیرۃ الرسول عربی ص ۱۵، ۱۶ از عبداللہ بن محمد بن عبدالوہاب نجدی وہابی)

معلوم ہوا کہ آپ سخت مشکل میں کام آنے والے وحاجت روائی فرمانے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

والے بن کر تشریف لائے۔ مذکورہ بالا واقعہ مخالفین کے اکابر علماء کی کتابوں سے نقل کیا گیا ہے۔ انصاف پسند قارئین خود پڑھ کر فیصلہ کر سکتے ہیں۔

دین و دنیا دیئے مال و زر دیا　　حور و غلماں دیئے خلد و کوثر دیا
دامن مقصد زندگی بھر دیا　　ہاتھ جس سمت اٹھا غنی کر دیا

موج بحر سماحت پہ لاکھوں سلام

جو میلاد شریف سن کر خوش نہ ہو وہ مسلمان نہیں

مخالفین کے مجدد اہلحدیث نے لکھا ہے:

"مشتاقان کمال و جمال نبوی کو لازم ہے کہ بعد دریافت فضائل میلاد شریف کے اس امر (عمل) میں کوشش کریں کہ صورت و سیرت و سمت و دل و ہدیٰ میں ساتھ جناب رسالت مآب ﷺ کی موافقت حاصل ہو۔

(شمامہ ص ۱۰۴)

اللہ تعالیٰ ہم کو اور جملہ اہل اسلام کو ایسی توفیق خیر رفیق حال کرے کہ اہم ہر روز کسی قدر ذکر میلاد شریف کتب معتبرہ سے خود پڑھیں یا کسی محب صادق سے سن لیا کریں۔ یعنی محفل میلاد کا اہتمام کرے کوئی میلاد شریف کا بیان کرے حاضرین سماعت کریں۔ (الشمامۃ العنبریہ صفحہ ۱۰۵ نواب صدیق الحسن خاں)

حضرت محمد ﷺ کے میلاد کا حال سن کر فرحت حاصل نہ ہو اور شکر خدا کے حصول پر اس نعمت (یعنی نعمت عظمیٰ آپ ﷺ کی تشریف لانے) کی خوشی نہ کرے وہ مسلمان نہیں۔ (الشمامۃ العنبریہ من مولد خیر البریہ ص ۱۱۲ از نواب صدیق حسن خاں)

تمت بالخیر

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

مآخذ کتاب

نام کتب	مصنف	سن وفات
قرآن پاک	کلام اللہ جل جلالہ	
تنویر المقیاس من تفسیر ابن عباس عربی	حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ	۶۸ھ
تفسیر کبیر (عربی)	امام فخر الدین رازی	۶۰۶ھ
تفسیر جلالین (عربی)	حافظ جلال الدین سیوطی	۹۱۱ھ
تفسیر روح المعانی (عربی)	سید محمود آلوسی	۱۲۰۷ھ
تفسیر ابن کثیر (عربی)	حافظ عماد الدین (ابن کثیر)	۷۷۴ھ
تفسیر عزیزی (عربی)	حضرت مولانا شاہ عبد العزیز محدث دہلوی	۱۲۳۹ھ
تفسیر ابن جریر (عربی)	امام محمد بن جریر	
تفسیر خازن (عربی)	امام علی بن محمد خازن	۷۲۵ھ
تفسیر در منثور (عربی)	علامہ جلال الدین سیوطی	۹۱۱ھ
تفسیر مظہری (عربی)	قاضی ثناء اللہ پانی پتی	۱۲۲۵ھ
سنن ترمذی	ابو عیسیٰ محمد	۲۷۹ھ
مشکوٰۃ	ابو عبد اللہ محمد	۷۳۷ھ
السیرۃ الحلبیہ (عربی)	علی بن برہان الدین الحلبی	۱۰۴۴ھ
بخاری شریف	اسماعیل بخاری	۲۵۶ھ
دیوان حسان بن ثابت الانصاری	حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ	۳۹ھ
الخصائص الکبریٰ	حضرت جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ	۹۱۱ھ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

الشفا بتعریف حقوق المصطفےٰ ﷺ (عربی)	القاضی ابی الفضل عیاض بن موسیٰ الاندلس رحمۃ اللہ علیہ	۵۴۴ھ
الوفا باحوال المصطفےٰ ﷺ (عربی)	امام ابن جوزی جمال الدین رحمۃ اللہ علیہ	۵۹۷ھ
تاریخ ابن کثیر البدایہ والنہایہ (عربی)	علامہ حافظ ابوالفدا عماد الدین ابن کثیر دمشقی	۷۷۴ھ
مدارج النبوت (عربی)	الشیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ	۱۰۵۲ھ
الدر المظم فی بیان حکم مولد النبی الاعظم	شیخ الدلائل شیخ عبدالحق محدث آلہ آبادی رحمۃ اللہ علیہ	
بیان المیلاد النبوی (عربی)	ابوالفرج جمال الدین عبدالرحمٰن ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ	۵۹۷ھ
المولد الروی فی المولد النبوی	شیخ المحدثین امام ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ	۱۰۱۴ھ
مولد رسول اللہ ﷺ (عربی)	الامام الحافظ ابن کثیر الدمشقی	۷۷۴ھ
مولد النبی ﷺ (عربی)	حافظ ابن حجر الہیتمی رحمۃ اللہ علیہ	۹۷۳ھ
میلاد مصطفےٰ ﷺ (عربی)	محمد بن علوی المالکی الحسینی	
تذکرہ میلاد رسول ﷺ (عربی)	علامہ ابن کثیر	۷۷۴ھ
حسن المقصد فی عمل المولد (عربی)	امام جلال الدین سیوطی رضی اللہ عنہ	۹۹۱ھ
نعمت الکبریٰ (عربی)	علامہ ابن حجر ہیتمی رحمۃ اللہ علیہ	۱۲۰۵ھ
شواہد النبوت (فارسی)	علامہ عبدالرحمٰن جامی	۸۹۸ھ
معارج النبوت (فارسی)	علامہ ملا معین واعظ کاشفی رحمۃ اللہ علیہ	۹۰۷ھ
مولد العروس	علامہ ابن جوزی	۵۹۷ھ
نزہت المجالس (عربی)	امام عبدالرحمٰن بن عبدالسلام	۹۰۰ھ
ماثبت بالسنۃ فی ایام السنۃ (عربی)	شیخ عبدالحق محدث دہلوی	۱۰۵۲ھ
دلائل النبوت	محدث ابونعیم احمد	۴۳۰ھ
المواہب الدنیہ (عربی)	امام احمد قسطلانی	۸۵۴ھ
نسیم الریاض شرح شفا قاضی عیاض	علامہ شہاب الدین خفاجی	

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

انوار محمدیہ (عربی)	علامہ یوسف نبہانی	۱۳۶۰ھ
ذخائر محمدیہ (عربی)	علامہ محمد علوی مکی مالکی رحمۃ اللہ علیہ	
الذکر الحسین	مولانا محمد شفیع صاحب اوکاڑوی	۱۴۰۴ھ
آثار الاوّل بحوالہ احسن الواعظ	مولانا محمد ابراہیم دہلوی	

مخالفین کی کتب

مختصر سیرت رسول (عربی)	عبداللہ بن محمد بن عبدالوہاب (نجدی)	۱۲۰۶ھ
الشمامۃ العنبریہ	نواب محمد صدیق حسن خاں	۱۳۰۵ھ
اکرام محمدی	عبدالستار وہابی	
نشر الطیب	اشرف علی تھانوی	
تاریخ رحمۃ العالمین	قاضی محمد سلیمان منصور پوری	
الرحیق المختوم	مولوی صفی الرحمٰن مبارکپوری	
خطبات چیمہ	مولوی محمد نوار چیمہ	
سیرت مصطفےٰ ﷺ	مولوی محمد ابراہیم سیالکوٹی	
عطر الوردہ فی شرح البردہ	مولوی ذوالفقار علی دیوبندی	
الشہاب الثاقب	مولوی حسین احمد دیوبندی	
تجلیات مدینہ	مولوی احتشام الحسن کاندہلوی	
یکروزہ	مولوی اسماعیل دہلوی	

☆☆☆

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ

ذکر میلاد

خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم

مصنف

سیّد غلام حسین مصطفےٰ رضا رضوی قادری

ترتیب نو

مولانا محمد عبدالاحد قادری

ناشر

مکتبہ حنفیہ
گنج بخش روڈ ۰ لاہور

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

فہرست

	عنوانات	صفحہ نمبر
☆.....	مقدمہ	۳۸۸
☆.....	عرض مؤلف	۳۸۹
☆.....	تقریظ	۳۹۱
☆.....	''اظہار حقیقت''	۳۹۲
☆.....	فصل اوّل	۳۹۳
☆.....	مقدمہ	۳۹۳
☆.....	ذکر رسول ﷺ سے گناہ معاف	۳۹۴
☆.....	تعظیم رسول ﷺ	۳۹۵
☆.....	فصل دوم	۳۹۹
☆.....	سرکار دو عالم ﷺ نور ہیں	۳۹۹
☆.....	نور سے مراد	۴۰۱
☆.....	رسول اللہ ﷺ کے نور سے تمام کائنات روشن ہے	۴۰۳
☆.....	چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے	۴۰۶
☆.....	زمین پر سایہ نہ پڑتا	۴۰۸
☆.....	رسول اللہ ﷺ کی آل پاک بھی نور ہے	۴۱۱

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

	عنوانات	صفحہ نمبر
☆.....	نورقدرت	۴۱۳
☆.....	فصل سوم	۴۱۸
☆.....	میلاد کے معنی	۴۱۸
☆.....	مقرب فرشتوں کا قرب	۴۲۰
☆.....	بزرگان دین کا میلاد منانا	۴۲۱
☆.....	میلاد منانے کا حکم	۴۲۱
☆.....	برکات میلاد	۴۲۳
☆.....	برکات میلاد پر گواہی	۴۲۵
☆.....	آج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ ان سے	۴۲۷
☆.....	حکایت	۴۳۱
☆.....	میلاد کی برکت سے دیدار نبی صلی اللہ علیہ وسلم	۴۳۲
☆.....	سرکار غوث اعظم رضی اللہ عنہ، سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد مناتے	۴۳۲
☆.....	(انگوٹھا چومنے کا مسئلہ)	۴۳۷

☆☆☆☆

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

مقدمہ

۱۔ پہلی فصل میں مقدمہ: اس مقدمہ میں میلاد کے متعلق ذکر ہے۔

۲۔ فصل ثانی: اس میں نبی پاک ﷺ کی حقیقت پر بحث ہے اور سرکار دو عالم ﷺ کے نور کے متعلق بحث فرمائی ہے۔

علماء دیوبند کے فتویٰ کہ سرکار دو عالم ﷺ نور ہیں اور سرکار دو عالم ﷺ کا سایہ نہ تھا۔ اس پر بحث کی گئی ہے اور علماء دیوبند کے فتویٰ بھی اس میں شامل کیے گئے ہیں۔ اور اس رسالہ کے اندر صحابہ اور مفسرین کے اقتباس نقل کیے گئے ہیں۔ مثلاً تفسیر خزینۃ القرآن، تفسیر طبری اور تفسیر کبیر کے مصنف امام رازی رحمۃ اللہ علیہ کے دلائل اور سرکار دو عالم ﷺ کی نورانیت پر بحث کی گئی ہے۔

۳۔ فصل ثالث: فصل ثالث کے اندر میلاد کے بارے میں بحث ہے۔ علماء، مفسرین، محدثین، فقہا کے دلائل بیان کیے گئے ہیں۔ خزینۃ القرآن، امام رازی رحمۃ اللہ علیہ اور تفسیر درمنثور اور اسماء الرجال ان کتابوں سے دلائل بیان کیے گئے ہیں۔

۴۔ آخری حصہ: اس کتاب کے آخر میں نبی پاک ﷺ کے والدین کے ایمان کے بارے میں مکمل بحث ہے۔ امام رازی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر مفسرین کے دلائل بیان کیے گئے ہیں۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

عرض مؤلف

اللہ تبارک وتعالیٰ کا لاکھ شکر واحسان ہے کہ اس نے مجھ فقیر کو آقائے دوجہاں، سید المرسلین، خاتم النبیین ﷺ کے میلاد پاک پر تحقیق کے ساتھ یہ مختصر، جامع اور انتہائی مدلل رسالہ مستجاب موسوم ''ذکر خیر الانام'' کو تصنیف وتالیف کرنے کی ہمت اور توفیق بخشی۔ فقیر نے تعصب سے بالاتر ہوکر محض خلوص وعقیدت کے ساتھ قرآن وحدیث اور اسلاف کے اقوال واعمال کے مطابق یہ بابرکت تصنیف پیش کی ہے۔ چونکہ فقیر کا تعلق اس خاندان سے ہے جس میں چھبیس پشتوں سے مفسر ومحدث ہوئے ہیں۔ یعنی محدث خیر آبادی سے لے کر صاحب خزینۃ القرآن، امام المفسرین، سند المحدثین حضرت العلامہ سید موسیٰ البرقعی ابن امام محمد تقی رضی اللہ عنہ تک پہنچتا ہے۔ اہل علم وفضل بخوبی جانتے ہیں کہ یہ سلسلہ کہاں تک جاملتا ہے۔ فقیر نے اپنی تفسیر مبارک القرآن جلد اوّل میں اس ذکر جمیل کو درج کیا ہے۔

بہرحال فقیر ان دوستوں اور بزرگوں کا بے حد شکر گزار ہے جنہوں نے اس مبارک تصنیف کے سلسلہ میں مجھ سے تعاون فرمایا خصوصًا حضرت علامہ مفتی احسن نظامی اور حضرت علامہ فاضل جلیل مولانا اللہ بخش رضا کا ممنون ہوں، جنہوں نے میری اس کاوش پر نظر ثانی کی اور فروگزاشتوں کی درستی میں معاونت فرمائی اور خصوصًا حضرت مولانا اللہ بخش رضا تونسوی کا بے حد ممنون ہوں کہ انہوں نے میرے اس مسودے کو اول سے آخر تک پڑھا اور ترتیب ودرستی میں خصوصی تعاون کیا۔ اس کے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

علاوہ میں پیر محمد کرم شاہ صاحب جسٹس سپریم کورٹ آف پاکستان۔ گدی نشین آف بھیرہ شریف کا بے حد ممنون ہوں کہ انہوں نے بھی فقیر کی درخواست پر اپنے کلمات مبارک اس کتاب پر لکھے جو فقیر کے لئے نہایت حوصلہ افزا ہیں۔ فقیر بارگاہ رب العزۃ میں دعا کرتا ہے کہ موصوف یعنی علامہ حضرت مولانا اللہ بخش رضا کے قلب کو نبی پاک ﷺ کی محبت سے بے حد منور فرمائے۔

اس رسالہ ذکر خیر الانام لکھنے کا مشورہ حضرت سید پیر ولی محمد شاہ صاحب المشہور چادر والی سرکار جو ولی کامل ہیں۔ انہوں نے اور ان کے صاحبزادے میاں زین العابدین شاہ صاحب نے دیا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب پاک ﷺ کے طفیل اس رسالہ کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ آمین

☆=☆=☆

http://t.me/Tehqiqat

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

تقریظ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

کتاب ''ذکر خیر الانام'' کے مصنف کا اسم گرمی سید غلام حسین شاہ صاحب ہے۔ ان کے جدامجد سید محمد عبداللہ خیر آبادی اپنے زمانے کے مفسر اور محدث تھے اور ان کا سارا خانوادہ علم و فضل اور نجابت و شرافت کا مرکز و منبع رہا ہے اور حضور نبی رحمت ﷺ سے عشق و محبت انہیں اپنے آباء کرام سے ورثہ میں ملا ہے۔ ان کے اس عشق مصطفوی کا تقاضا تھا کہ وہ حضور ﷺ کے میلاد مبارک کے بارے میں اپنے قلبی جذبات علمی تحقیقات اور عرفانی نکات کو ضبط تحریر میں لائیں۔ تاکہ لوگ ان سے مستفید ہوسکیں اور شکوک و شبہات کے دلدل میں پھنسے ہوئے لوگ شاہراہ ہدایت پر گامزن ہوسکیں۔

میں نے اس کے بعض مقامات کا مطالعہ کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ مصنف جلیل کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ ان کے ذوق کو مزید پختگی بخشے اور ان کے وجود کو لوگوں کے لئے مشعل ہدایت بنائے۔

مصنف ''ذکر خیر الانام'' سید موسیٰ المبرقعہ صاحب تفسیر خزینہ القرآن کی اولاد سے ہیں۔ یہ تفسیر چالیس جلدوں میں ہے اور معارف قرآن کا ایک بیش بہا خزانہ ہے۔ جس کی صحیح قدر و قیمت کا صرف وہی لوگ اندازہ کرسکتے ہیں جن کو اس کے مطالعہ کا شرف حاصل ہو۔

آمین ثم آمین

طالب دعا: **پیر محمد کرم شاہ**، جسٹس سپریم کورٹ، سجادہ نشین بھیرہ ضلع سرگودھا

☆☆☆

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

''اظہار حقیقت''

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم ۔ اَمَّابَعْدُ

مفسر قرآن، فاضل اجل حضرت مولانا سید غلام حسین مصطفےٰ رضا رضوی قادری دامت برکاتہم العالیہ کی تصنیف لطیف ''ذکر خیر الانام'' کا فقیر نے بالاستعاب مطالعہ کیا ہے۔ حضرت رسول اکرم، نور مجسم، سرور انبیاء حضور خاتم النبیین ﷺ کے میلاد پاک پر انوکھے انداز میں تحریر کیا ہے۔ محترم مؤلف جن کے آباؤ اجداد چھبیس پشتوں سے مفسر و محدث ہوئے ہیں۔ اس رسالے میں حضرت موصوف نے جس تحقیق سے کتاب وسنت کی روشنی میں مدعا پیش کیا ہے۔ ان کے تبحر علمی کا جیتا جاگتا ثبوت ہے۔ آپ نے تعصب سے بالاتر ہو کر محض خلوص و محبت کے جواہر پاروں کو جمع کر کے سلک مروارید میں پرو دیا ہے۔ لفظ ''میلاد'' سے بعض لوگوں کو چڑ ہے اور وہ لوگ عوام الناس کو یہ تاثر دینے کی کوشش کرتے ہیں کہ ''میلاد'' اس صدی کی اختراع ہے۔ فاضل مصنف نے خلفاء راشدین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین، ائمہ مجتہدین مفسرین و محدثین اور سلف صالحین کے اعمال مبارکہ سے ثابت کیا ہے کہ میلاد النبی ﷺ کو تواتر سے منایا جاتا رہا ہے۔ بہر حال ضد کا علاج نہیں اگر ایمان کامل کے ساتھ منکرین میلاد نبی اس مختصر مگر جامع کتاب کا مطالعہ کریں تو ان لوگوں کے تمام شکوک کا ازالہ ہو سکے گا۔ آخر میں دعا ہے کہ حضرت علامہ موصوف کی اس پیش کش کو بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں شرف قبول نصیب ہو اور عوام الناس کے لئے نافع ہو۔

آمین بجاہ حبیبک الکریم

فقط احقر اللہ بخش رضا

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

فصل اوّل

مقدمہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ مُحَمَّدٍ وَّ آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

اَلَّذِیْ بُعِثَ اِلَی الْخَلْقِ کَافَّۃً لِلنَّاسِ بَشِیْرًوَنَذِیْرًا۔ اَمَّابَعْدُ

اس کتاب کی تین فصلیں ہیں۔ فصل اوّل میں مختصر مقدمہ ہے۔ اس کتاب کو لکھنے کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی۔ اس کتاب میں حضور پرنور ﷺ کی بعثت شریفہ کے بارے میں وہ حقائق عرض کرنا مقصود ہے۔ جو اپنی جگہ انتہائی اہم اور ضروری ہیں۔ اگرچہ اس میں مختلف سیرت نگاروں نے اختلاف بھی کیا ہے مگر ان اختلافات کو قرآن وحدیث کی روشنی اور دلائل عقلیہ ونقلیہ کے ساتھ واضح کیا جائے گا۔

سرکار دو عالم ﷺ کی ولادت شریفہ کی خوشی میں اہل سنت وجماعت ''جشن میلاد'' مناتے ہیں۔ بعض لوگ لفظ ''میلاد'' پر اختلاف واعتراض کرتے ہیں۔ اس لئے فقیر نے ضروری سمجھا کہ اس پر قلم اٹھائے تاکہ نبی پاک صاحب لولاک ﷺ کی ذات پاک کی بعثت اور میلاد پاک کی حکمت بیان کرے۔ میلاد اس صدی کی اصطلاح نہیں ہے۔ میلاد عربی زبان کا لفظ ہے اور میلاد نبی کریم ﷺ تمام متقدین، محدثین مفسرین اور فقہائے کرام مناتے چلے آرہے ہیں۔ میلاد منانے کو انہوں نے اپنی دینوی واُخروی زندگی کے لئے باعث نجات سمجھا۔ اس لئے ہم بھی اسلاف کی

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

سنت کو قائم رکھتے ہوئے ماہ ربیع الاوّل شریف کے بارہ دنوں کو میلاد پاک نہایت تزک واحتشام سے مناتے ہیں اور سرکار دوعالم ﷺ کے میلاد شریف کے انعقاد کو باعث سعادت عظمیٰ ونعمت کبریٰ سمجھتے ہیں۔

ذکر رسول ﷺ سے گناہ معاف

کتاب سنن میں امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ حدیث درج کی ہے۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی شخص خلوص دل سے میرا ذکر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کو فرماتا ہے گواہ رہو کہ اس شخص نے میرے محبوب ﷺ کا دل وجاں سے ذکر کیا ہے۔ میں نے اس کے تمام گناہ معاف کر دیئے اسے بخش دیا۔ (بیہقی)

اہل سنت کا عقیدہ یہی ہے کہ تمام اعمال میں نبی کریم ﷺ کا ذکر خیر افضل ترین عمل ہے۔ بلکہ فقیر یوں کہتا ہے کہ نبی پاک ﷺ کی محبت اور آپ کی تعظیم وتکریم اصل دین ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے اپنی زندگیاں آپ پر نچھاور کر دیں اور اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کیا۔ فقیر یہ کہے گا کہ اللہ تعالیٰ کا قرب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی تعظیم و تکریم کے بغیر حاصل نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ سرکار دوعالم ﷺ وہ ذات ہیں جو موجد کائنات ہے وہ اپنی کائنات کی تخلیق کو بخوبی جانتی ہے۔ ہوا، مٹی، پانی یہ کس کے لئے ہے۔ اور کائنات کا مقصود کیا ہے۔ ہم براہ راست اس سے تعلق قائم نہیں کر سکتے۔ اس کا اپنا ارشاد ہے:

لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُهُ الْاَبْصَارَ۔

نہ ہم اسے چھو سکتے ہیں نہ اسے دیکھ سکتے ہیں۔ نہ ہمارے کان اس کا کلام ازلی بلاواسطہ سن سکتے ہیں۔ وہ واجب ہے، ہم ممکن، وہ قدیم ہے، ہم حادث۔ بھلا

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

حادث کا قدیم سے کیسے رابطہ ہو۔ وہ فرماتا ہے میں نے تمہی سے نبی کریم ﷺ کی ذات اقدس کو مبعوث فرمایا کہ تمہارا رابطہ میرے ساتھ قائم کردے۔ سرکار دو عالم ﷺ نے اس دنیا میں تشریف لا کر مخلوق کی ایسی اصلاح فرمائی اور ایسا انقلاب برپا فرمایا جس سے لوگوں کے ذہن اور دل یکسر بدل کر رکھ دیئے کہ قیامت تک کوئی انقلاب ان کے دلوں کو نہیں بدل سکتا۔ عرض کیا جا چکا ہے کہ نبی کریم ﷺ کی ذات مبارکہ پر صحابہ نے زندگی اور بندگی قربان کی۔

تعظیم رسول ﷺ

صحیح بخاری میں ہے کہ حدیبیہ کے موقع پر حضور ﷺ نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو کفار مکہ سے گفت وشنید کے لئے مکہ روانہ کیا۔ کیونکہ کفار مکہ نے حضور ﷺ کے قافلہ کو مکہ داخل ہونے سے منع کر دیا تھا۔ آپ ﷺ بغرض عمرہ تشریف لے آئے تھے اور کفار نے جب رکاوٹ پیدا کی تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو آپ نے اپنا سفیر بنا کر بھیجا کہ ہم جنگ کے لئے نہیں آئے بلکہ عمرہ ادا کرنے کے لئے آئے ہیں۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ مکہ شریف پہنچے تو کفار سے بات چیت کی۔ جب صلح طے پائی اور کفار نے کچھ شرائط رکھیں اور شرائط منظور ہونے پر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے اللہ کی قسم ہے۔ میں اس وقت تک عمرہ ادا نہیں کروں گا۔ جب تک حبیب خدا ﷺ عمرہ ادا نہ کرلیں۔

تو اس پر سوال پیدا ہوتا ہے کہ سیدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے واجب کو ترک کیا۔ کیونکہ آپ پر عمرہ واجب تھا اور قرآن کریم کا حکم بجالانا فرض تھا اس کا جواب یہ ہے کہ اللہ رب العزت فرمایا ہے:

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ ط وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝ (سورۃ الفتح)

ترجمہ: ''اور رسول ﷺ کی عزت کرو اور اس کی تعظیم کرو اور تسبیح بیان کرو۔ اسکی صبح وشام''۔

تو ثابت ہوا کہ اللہ کا مقصود ہے کہ میری تسبیح بعد میں اور میرے حبیب ﷺ کی تعظیم وتکریم میری تسبیح سے پہلے اس آیت کے تحت تمام مفسرین کا باالاجماع اتفاق ہے کہ نبی کریم ﷺ کی تعظیم وتکریم مومن کے لئے فرض ہے۔ بلکہ اس سے مراد حضور ﷺ کی ذاتی تعظیم ہے۔ اگر اس سے کوئی مراد اطاعت لے تو اس سے مراد اطاعت نہیں۔ کیونکہ قرآن میں اطاعت کے متعلق

"اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ"

جابجا آیا ہے۔ کیونکہ اطاعت کا مقصد حکم کی پیروی کرنا ہے تو عزت اور اطاعت میں بڑا فرق ہے۔ جس کی اطاعت کی جاتی ہے تو پہلے اس کی تعظیم ضروری ہوا کرتی ہے۔ کیونکہ اسے عزت والا مانا جائے گا تو اس کی اطاعت ہوگی۔

حدیث شریف میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ امت پر میرے تین حقوق ہیں جو ان پر فرض ہیں (۱) میری اطاعت کرنا (۲) میرے ساتھ محبت کرنا (۳) میری تعظیم کرنا۔

ان تینوں میں کسی کو نہ کرے گا تو کفر لازم آئے گا۔ حضرت محمد ﷺ نے مذکورہ بالا آیت ''وَتُعَزِّرُوْهُ'' تلاوت فرمائی۔ پھر فرمایا کہ اس سے میری ذات کی تعظیم کرنا تم پر فرض ہے۔

یہ حدیث صحیح بخاری جلد اوّل صفحہ ۱، ج:۱۶۱ جلد ثانی صفحہ ۶۴۲۔۶۶۹ ج ۳ یہ حدیث صحیح بخاری میں تین مرتبہ آئی ہے کہ حضرت ابی سعید ابن معلّٰی رضی اللہ عنہ نماز

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

پڑھا رہے تھے کہ حضور ﷺ نے انہیں یاد فرمایا لیکن انہوں نے جواب نہ دیا۔ نماز سے فارغ ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نماز پڑھ رہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا تو نے قرآن کبھی نہیں پڑھا۔ عرض کیا پڑھتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

یَاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰہِ وَ لِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاکُمْ۔

"اے ایمان والو! جواب دو تم اللہ کے لئے اور اس کے رسول کے لئے جب وہ تمہیں پکارے"۔ (سورۃ الانفال)

سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا کہ یاد رکھو جب میں تمہیں پکاروں اگر تم نماز میں ہو یا غیر نماز میں تو فوراً جواب دیا کرو۔

فتح الباری شرح بخاری میں اسی حدیث کی شرح میں ایک اور حدیث ہے۔ سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا کہ تم اگر نماز میں ہو تو میں تمہیں بلاؤں۔ چاہے کہیں بھی بھیجوں اگر تم بازار میں جاؤ میرا سودا سلف خریدنے پھر تم لوگوں سے گفتگو بھی کرتے رہو تو وہ تمہاری گفتگو نماز ہوگی۔ واپس آ کر نماز کو اسی جگہ سے پڑھو جہاں سے تم نے چھوڑی۔

تو معلوم ہوا کہ سرکار کے حکم سے صحابہ رضی اللہ عنہم اگر گفتگو کر رہے ہیں نماز کو چھوڑ کر تو بھی ان کی گفتگو نماز میں شمار کی جا رہی ہے اور ان کی نماز ادا ہو رہی ہے۔ یہ تعظیم مصطفیٰ ﷺ کا مقام ہے۔ حالانکہ نماز دین کا عظیم ستون ہے۔ لیکن سرکار دو عالم ﷺ کی تعظیم نماز سے بھی بڑھ کر ہے۔ دیکھئے سرکار دو عالم ﷺ کی تعظیم نماز سے مقدم ہے اور نماز مؤخر ہے، تعظیم ہے تو نماز قبول ہے ورنہ نماز اللہ کی بارگاہ میں قبول ہی نہیں جو اپنے لئے تعظیم مصطفیٰ ﷺ کو فرض نہ سمجھے تو اسکا دین نامکمل ہوگا۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

تفسیر ''خزینۃ القران'' اور تفسیر ''طبری'' میں ہے سیدنا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی اسناد سے نقل کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مذکورہ آیت ''وتعزروا'' جب پڑھتے تھے تو فرماتے تھے کہ مومن پر میری تعظیم فرض ہے۔ میری تعظیم دین کے اندر اصول اوّل ہے۔ دیکھئے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے تعظیم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر عمرہ قربان کیا اور ہمیں سبق دیا کہ اللہ تعالیٰ نے یہی فرمایا ہے۔ میری تسبیح بعد میں بیان کرو پہلے میرے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کرو ایسی تسبیح مجھے قبول ہے۔ اسی لئے اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مولانا الشاہ احمد رضا خاں رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

ثابت ہوا کہ جملہ فرائض فروع ہیں۔ اصل الاصول بندگی اس تاجور کی ہے۔ مسلک اہل سنت وجماعت کا مدعا یہی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم ومحبت اور آپ کی اطاعت یہی تینوں دین کے اصول ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان تینوں اصولوں پر قائم رکھے۔ آمین

☆=☆=☆

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

فصل دوم

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نور ہیں

سید عالم ﷺ کی بعثت شریف اور لفظ میلاد شریف پر بحث ہوگی۔ لفظ بعثت کا معنی بھیجنے کا ہے۔ بعثت لفظ بعثہ سے ہے۔ لفظ بعثہ اپنی حقیقت کے اعتبار سے مستعمل ہے۔ لفظ بعثہ پر زیادہ بحث نہیں کروں گا۔ یہ بحث راقم کی تفسیر مبارک القرآن پارہ نمبر ۴ میں آئے گی۔ حضور پاک ﷺ کی ذات اقدس کے لئے اللہ رب العزۃ نے قرآن کریم میں بعثہ یا لفظ اَرْسَلَ ارشاد فرمایا ہے اَرْسَلَ کے معنی ارسال کے ہیں اور بعثہ کے معنی بھیجنے کے ہیں۔ بھیجی وہ چیز جاتی ہے جو پہلے موجود ہو۔ اگر کوئی یہ کہے کہ فلاں صاحب لاہور سے ملتان آرہے ہیں تو وہ پہلے موجود ہیں جو ملتان آرہے ہیں۔ حقیقت محمدیہ علیٰ صاحبہا ﷺ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوق سے پہلے اپنے حبیب پاک ﷺ کے نور مقدس کو تخلیق فرمایا۔ اپنی قدرت کے فیض سے اور تمام مخلوق سے نور محمدی علیٰ صاحبہا ﷺ کی حقیقت موجود تھی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی حقیقت کو تقاضائے بشری کی حقیقت سے منتقل فرما کر مبعوث فرمایا اگر کوئی اس پر یہ کہے کہ جب سرکار دو عالم ﷺ کی حقیقت نور ہے تو پھر وہ جامہ بشری میں کیسے آسکتے ہیں۔ یہ مسلمہ امر ہے کہ ملائکہ نور ہیں۔ وہ کھانے پینے سے پاک ہیں۔

قرآن پاک میں سورہ مریم میں ارشاد ہے کہ جب حضرت جبرائیل امین حضرت مریم رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے آئے بحالت بشری ارشاد ہے:

فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا۔ حالانکہ جبرائیل کی اصل حقیقت بشریت تو نہ تھی

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

اگر اپنی اصل حقیقت میں حضرت جبرائیل آتے تو حضرت مریم رضی اللہ عنہا ان کو کیسے دیکھ سکتیں۔ نہ وہ ان سے بات کر سکتیں۔ ضروری تھا کہ حضرت جبرائیل امین علیہ السلام کو اسی حالت میں آنا درپیش ہوا جس حال میں حضرت مریم رضی اللہ عنہا تھیں۔

یہ بات قرآن کریم سے ثابت ہوگئی کہ نور بحالت بشری آسکتا ہے۔ لیکن اس کی اصلی حقیقت ختم نہیں ہو جاتی۔ اسی طرح نبی کریم رؤف الرحیم علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی بحالت بشریت تشریف لے آئے اور آپ کی اصل حالت ختم نہیں ہوئی بلکہ آپ کی اصل حالت نور علیٰ نور ہے اور آپ کی نورانیت تو وہ ہے اگر حالت بشری میں ہیں تب بھی نور ہیں۔ کیونکہ آپ کی ذات اقدس نے حالت بشری کو بھی نور کا شرف بخشا نور کی بھی کئی قسمیں ہیں۔ لیکن یہاں قسموں کو بیان نہیں کروں گا۔ البتہ اتنا ضرور عرض کروں گا کہ نور کے معنی کیا ہیں اور نار سے مشتق ہے۔ جب آگ جلتی ہے تو اس کی حرارت سے روشنی پیدا ہوتی ہے تو اس روشنی کو نور کہا جاتا ہے۔ جب سورج طلوع ہوتا ہے تو اس کی حرارت سے سارا عالم روشن ہو جاتا ہے۔ دوسری کسی روشنی کی ضرورت نہیں پڑتی۔ سورج کی روشنی تمام روشنیوں پر حاوی ہے۔ اتنا عرض کر دوں کہ نور مخلوق ہے اگر کوئی یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ بھی تو نور ہے۔

جیسا کہ اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے:

اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ ط اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ ط (سورۃ نور)

"اللہ نور ہے آسمانوں اور زمینوں کا اس کے نور کی مثال ایسی کہ جیسے ایک طاق کہ اس میں چراغ ہے وہ چراغ ایک فانوس میں ہے۔ وہ فانوس ایک ستارہ ہے موتی سا چمکتا روشن ہوتا ہے۔"

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

کچھ مفسرین نے اسی معنی کے تحت اللہ تعالیٰ کو نور مانا ہے اور جن مفسرین نے اللہ کو نور نہیں کہا۔ انہوں نے یہ معنی کئے ہیں کہ نور مخلوق ہے۔ جن مفسرین نے ان کا یہ معنی کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ زمین و آسمانوں کو منور فرماتا ہے تو یہ معنی بہت قوی ہے۔ امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ یہ معنی بیان فرماتے ہیں: اَللّٰهُ مُنَوِّرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۔

نور سے مراد

صاحب تفسیر "خزینۃ القرآن" نے بھی یہ معنی فرمائے ہیں۔ صاحب خزینۃ القرآن حدیث درج فرماتے ہیں میرے جد امجد حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ لکھتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا جم غفیر تھا۔ سرکار دو عالم ﷺ ہمارے درمیان جلوہ فرما تھے۔ ہم سب نے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ جو فرماتا ہے:

"اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ"

کیا اللہ کو کس طرح کا نور سمجھیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا نور مخلوق ہے، اللہ تعالیٰ ازلی، ابدی، دائمی و بے مثل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کو روشن فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ یہی فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ زمین و آسمانوں کو روشن کرنے والا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم سب نے پوچھا وہ کون سا نور ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ سمجھ لو وہ نور میں محمد رسول اللہ ﷺ ہوں۔ اس نور کی مثال یہ ہے کہ میرا یہ وجود اس چمکتے ہوئے ستارے کی طرح ہے جس سے ساری کائنات روشن ہوتی ہے کہ میرا دل مبارک فانوس کی مانند ہے۔

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب کہا ہے:

شمع تن، مشکوٰۃ دل، سینہ زجاجہ نور کا
تیری صورت کے لئے آیا ہے سورہ نور کا

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

صاحب تفسیر خزینۃ القرآن اس مذکورہ حدیث کے بعد فرماتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کو حقیقی نور مانے یہ کفر ہے۔ کیونکہ سرکار دوعالم ﷺ نے بھی صحابہ سے یہی فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو حقیقت میں نور ماننا کفر ہے۔ وہ اپنے فیوضات سے نور پیدا فرماتا ہے۔

مفسرین نے اللہ تعالیٰ کو اس آیت سے مراد نور مانا ہے۔ اس کی حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کے جو فیوضات ہیں وہ نور ہیں۔ اس لحاظ سے یہ بات درست ہے۔

مسند عبدالرزاق میں ہے کہ صحابہ کا جم غفیر تھا۔ صحابہ فرماتے ہیں ہم سب نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ "اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ" سے کیا مراد ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ نے زمین و آسمانوں حتیٰ کہ سارے عالم کو منور فرما دیا ہے نور سے۔ وہ نور میں ہوں۔

یہ حدیث مسند عبدالرزاق و تفسیر طبری میں اور خزینۃ القرآن اور تفسیر امام باقر میں دیکھئے۔ نور کے مقابل ظلمت ہے۔ جب نور آتا ہے تو ظلمت مٹ جاتی ہے۔ تو یہ سارا سرکار احمد مجتبیٰ ﷺ کے انوار و تجلیات کا فیض ہے جس سے یہ سارا عالم جگمگا رہا ہے۔ دیکھے یہ سارا عالم نبی پاک ﷺ کے انوار سے روشن ہے۔ سورج طلوع ہوتا ہے اس کے طلوع ہونے سے سارا عالم جگمگا جاتا ہے۔ جب وہ غروب ہو جاتا ہے پھر اور روشنی کی ضرورت پڑ جاتی ہے۔ لیکن سرکار دوعالم ﷺ کی یہ شان ہے۔ اللہ رب العزت فرماتا ہے: "وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا" اس کے معنی ہیں۔ اس کے معنی میں صاحب تفسیر خزینۃ القرآن فرماتے ہیں کہ "سِرَاجًا مُّنِیْرًا" سے آفتاب مراد ہے۔ نبی کریم ﷺ سارے عالم کے آفتاب ہیں۔ یہ وہ آفتاب ہے جو کبھی غروب نہیں ہوتا۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

سورج تو غروب ہو جاتا ہے مگر یہ وہ آفتاب عالم تاب ہیں جو دنیا کو منور فرما رہے ہیں۔ اس آفتاب کی شان یہ ہے کہ یہ خود بھی چمکتا ہے اور دوسروں کو بھی چمکاتا ہے۔ اس آفتاب کی حکمت یہ ہے کہ کائنات کا ذرہ ذرہ اس سے جگمگا رہا ہے۔ صاحب خزینۃ القرآن نے اس پر کافی بحث فرمائی ہے۔ عرض یہ ہے کہ سرکار عالم ﷺ کی نبوت کے انوار و تجلیات کے فیض سے سارا عالم روشن ہے۔

رسول اللہ ﷺ کے نور سے تمام کائنات روشن ہے

حدیث پاک جس کے راوی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے "سِرَاجًا مُّنِیْرًا" بنا کر بھیجا ہے۔ میں وہ "سِرَاجًا مُّنِیْرًا" ہوں کہ میرے نور سے سارا عالم روشن ہے۔ میرے نور کے انوار و کمالات ختم نہیں ہوتے۔ یہ حدیث مسند عبدالرزاق میں ہے۔ مسند عبدالرزاق میں یہ بھی ہے کہ سرکار دو عالم ﷺ کی حقیقت پر انسان کے عقل و ادراک کی رسائی نہیں ہو سکتی۔

حدیث شریف میں ہے:

وَالَّذِیْ بَعَثَنِیْ بِالْحَقِّ یَا اَبَابَکْرٍ لَمْ یَعْرِفْنِیْ حَقِیْقَۃً غَیْرُ رَبِّیْ۔

یہ حدیث خزینۃ القرآن، فتح الباری شرح بخاری میں ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات وہ ہے کہ جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے۔ اے ابوبکر تو بھی میری حقیقت کو نہیں پہچان سکتا۔ سوائے میرے رب کے۔

دیکھئے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہر وقت سرکار دو عالم ﷺ کے پاس رہتے ہیں اور ساری مخلوق سے آپ ﷺ کو زیادہ محبوب ہیں۔ آپ ﷺ انہیں بھی یہ فرماتے ہیں کہ تم بھی میری حقیقت کو نہیں پہچان سکتے۔ تفسیر نور القرآن جلد نمبر ۲، صفحہ نمبر ۴۵۶ پر

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

یہی حدیث درج ہے۔

ایک اور حدیث کہ صحابہ کا جم غفیر تھا۔ سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا کہ تم سب میری حقیقت سے نا آشنا ہو۔ میری حقیقت نور ہے اللہ تعالیٰ نے مجھے نور فرمایا ہے اور تم میری حقیقت کو نہیں سمجھ سکتے۔ یہ حدیث متواتر ہے۔ تفسیر صلبی، دیانۃ العرب مسند امام زہری میں بھی ہے۔ ان کے علاوہ امام باقر رضی اللہ عنہ نے بھی اسی سند کے ساتھ اس حدیث کو اپنی تفسیر میں بیان کیا ہے اور صاحب خزینۃ القرآن نے بھی اس حدیث کو بیان کیا ہے۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں "میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو مختلف قسم کے معجزات عطا فرمائے آپ کو کس طرح کے معجزات عطا فرمائے گئے ہیں"۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے سارے عالم کے لئے معجزہ بنا کر بھیجا ہے۔

بلاشبہ سرکار دو عالم ﷺ سارے عالم کے لئے معجزہ ہیں۔ تمام انبیاء علیہم السلام کے معجزات سرکار دو عالم ﷺ کے کمالات کا مظہر ہیں۔ سرکار دو عالم ﷺ کے کمالات الوہیت کا مظہر ہیں۔ حضور ﷺ کی نبوت تمام انبیاء علیہم السلام کی نبوتوں کا مرکز ہے۔

تفسیر خزینۃ القرآن میں حدیث مذکور ہے۔ سرکار دو عالم ﷺ فرماتے ہیں:

كُنْتُ نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ الْمُرْسَلِيْنَ النَّبِيِّيْنَ۔

ترجمہ: "میں انبیاء رسولوں، نبیوں کا نبی ہوں"۔

سرکار کا ہر پہلو معجزہ ہے آپ کی نبوت کے کمالات انوار باقی ہیں۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتَابٌ مُّبِيْنٌ ط

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

ترجمہ: ''تحقیق تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب''۔

آیت مذکورہ بالا میں نور سے مراد نبی کریم ﷺ کی ذات ہیں۔

امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ جَاِنَّ اَوَّلَ نُوْرَ مُحَمَّدٌ بلاشبہ اس سے مراد اول نبی کریم ﷺ ہیں۔

اگر کوئی اس سے یہ کہے کہ اس سے مراد قرآن ہے تو یہاں امام رازی رحمۃ اللہ علیہ کا موقف یہ ہے کہ جو کہ صحیح ہے وہ فرماتے ہیں کہ اس آیت میں نور سے مراد قرآن لینا ضعیف قول ہے۔ متقدمین مفسرین نے بالاجماع اس نور سے مراد نبی کریم ﷺ کو لیا ہے۔ چونکہ نور ممکن ہے قرآن ازلی واجب ہے اور واجب ازلی لذاتہ کا کلام ہے۔ نور ممکن ہے اور قرآن واجب ہے۔ ممکن واجب کی صفت کیسے ہوسکتا ہے۔ خزینۃ القرآن میں اس آیت کے تحت حدیث شریف ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور کافی سارے صحابہ رضی اللہ عنہم موجود تھے۔

قُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْجَاءَ كُمْ مِنَ اللّٰهِ نُوْرٌ مَا مِنْ مُرَادِهٖ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جِئْتُ مِنَ اللّٰهِ نُوْرٌ قَوْلُهٗ تَعَالٰى قَدْجَاءَ كُمْ مِنَ اللّٰهِ نُوْرٌ اَلَّذِىْ كُنْتُ نُوْرًا۔

صحابہ فرماتے ہیں کہ کہ ہم سب نے کہا یارسول اللہ ﷺ ''قَدْ جَآءَ كُمْ مِنَ اللّٰهِ نُوْرٌ'' کیا وہ نور آپ ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا وہ نور میں ہوں۔ صاحب خزینۃ القرآن فرماتے ہیں کہ سرکار دو عالم ﷺ کی قدرت کے فیض سے نور ہیں۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

صاحب خزینۃ القرآن ایک اور حدیث درج کرتے ہیں۔

سیدہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتیہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں دیکھتی ہوں کہ انبیاء علیہم السلام اللہ تعالیٰ کے ارادے پر چلتے ہیں۔لیکن اللہ تعالیٰ آپ کے ارادے پر چلتا ہے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! ہاں میں اللہ کا ارادہ ہوں۔یہی حدیث صحیح بخاری میں درج ہے۔

تو ثابت ہوا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی قدرت کے فیض سے نور ہیں اور اللہ کا ارادہ ہیں۔

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے

تفسیر خزینۃ القرآن جلد ۲۵ صفحہ ۲۳۲۳ ''سراجًا منیرًا'' کے تحت فرماتے ہیں کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام وہ آفتاب ہیں جو خود چمکتے ہیں۔ جو آپ کے ساتھ لگ جائے اسے بھی چمکا دیتے ہیں۔لیکن سورج طلوع بھی ہوتا ہے اور غروب بھی۔لیکن سرکار وہ آفتاب ہیں جو غروب نہیں ہوتے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ''سراجًا منیرًا'' فرمایا ہے۔ دیکھئے سورج جب چمکتا ہے اس کی شعاعیں سارے عالم میں پہنچ جاتی ہیں اور اس کے خاص فائدے باقی اشیاء کے علاوہ کھیتوں کو بھی پہنچتے ہیں۔ بلاتشبیہہ و تمثیل سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کی شعاعیں سارے عالم میں ہیں اور خاص فائدے مومنوں کے لئے ہیں۔اس طرح سرکار کا نور مبارک حضرت آدم علیہ السلام کی پیشانی مبارک میں آیا اسے چمکا دیا حتیٰ کہ جن جن نفوس میں آیا انہیں چمکاتا گیا۔ یہ نور جب ایک ذات سے دوسری ذات کو منتقل ہوتا تھا۔ بعد میں اس ذات سے اس نور کے اثر باقی رہتے تھے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت ''سراجًا منیرًا'' ہے۔ ''سراجًا منیرًا'' وہ ہوتا ہے جو خود بھی چمکے اور دوسروں کو بھی چمکا دے۔کائنات کی روشنی کا مرکز آفتاب نور محمدی علیٰ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

صاحبہا ﷺ ہیں۔ جس طرح بجلی گھر ایک ہوتا ہے۔ آگے اس کی شاخیں ہوتی ہیں۔ یہ تمام عالم حضور ﷺ کے نور کا عکس ہے اور اللہ تعالیٰ کا جلوہ بھی حضور ﷺ کی ذات سے ظاہر ہوتا ہے۔

طبرانی شریف میں حدیث ہے:

عن جابر ابن عبد اللّٰہ الانصاری رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ صدقت بابی وامی فداك یارسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم اخبرنی عن اول شئ قال یاجابران اللّٰہ خلق قبل کل الاشیاء نور نبیك صلی اللّٰہ علیہ وسلم من نورہ فجعل ذالك النور یدور بالقدرۃ حیث یشاء اللّٰہ ولم یکن فی ذالك الوقت لوح و لا قلم ولا جنۃ ولا نار و لا سمآء والارض ولاشمس ولا قمر ولا انس ولا جن الی اٰخرہ قال موسٰی المبرقعٰی من ھذا الحدیث کان سند الامام الزھری وبعد ذالك جد امام باقر ابن علی قال موسٰی المبرقعٰی کتبہ جدی علی فی مجموعۃ الاحادیث ثم کتبہ فی ذکر الاحادیث اسمآء الرجال فی جلد الربعہ قال سندہ مرفوع مشھور من ا لرسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم و کتب علی ذکر الاحادیث اسمآء الرجال حاشیۃ امام محمد بن اسماعیل البخاری کتب من ھذا الحدیث وسندہ مشھورٌ مرفوع من رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم۔

ترجمہ: ”حضرت جابر بن عبداللہ انصاری فرماتے ہیں کہ میں نے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضور ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان جائیں۔ یہ فرمائیں کہ ہر چیز سے پہلے کونسی چیز پیدا کی گئی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے جابر بے شک اللہ تعالیٰ نے تمام اشیاء سے پہلے تیرے نبی کے نور کو اپنے نور قدرت سے پیدا فرمایا۔ جدھر بھی چاہتا تھا اپنی قدرت کے ساتھ پھیر دیتا تھا۔ اس وقت لوح وقلم نہ تھا جنت ودوزخ نہ تھے۔ نہ زمین وآسمان تھے، نہ چاند وسورج تھے، نہ جن انس تھے۔ پس جب اللہ تعالیٰ نے چاہا میرے نور کو اپنے نور قدرت کے فیض سے پیدا فرمایا پھر میرے نور سے ہر شے کو پیدا فرمایا۔

اس حدیث کو صاحب خزینۃ القرآن نے مشہور سند کے ساتھ بیان فرمایا اور امام زہری اور امام باقر کی سند بھی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے مجموعہ میں بھی لکھا ہے۔ صاحب خزینۃ القرآن نے اپنی تفسیر اور اپنی کتاب ''اسمآء الرجال'' جلد ۴، صفحہ ۲۰۸ میں لکھی ہے۔ اس کتاب پر حاشیہ امام بخاری نے لگایا ہے اور مذکورہ صفحہ پر امام بخاری نے حاشیہ لگاتے ہوئے اس حدیث کو مشہور، مرفوع اور مستند کہا۔ لہٰذا یہ مستند ہے''۔

مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی نے بھی اس حدیث کو اپنی کتاب ''نشر الطیب'' کے صفحہ نمبر ۶ پر لکھی ہے۔

زمین پر سایہ نہ پڑتا

ایک اور حدیث تفسیر خزینۃ القرآن میں ہے:

قال موسی المبرقع کتب جدی علی فی مجموعۃ الاحادیث

قلنا یارسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیک وسلم نحن اذا أرائینا ک

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

من کل حین ..... ما خرج نور من جسدك رائینا فشناء من
کل حین قلنا یارسول اللّٰه صلی اللّٰه علیك وسلم کنت نوراً
ولا یکون ظله من الشمس علی الارض قوله تعالٰی قد جاء
کم من اللّٰه نور کما فی قوله تعالٰی سراجً منیراً الٰی اٰخرہٖ قال
موسی المبررقعی کان سندالامام الزهری قال سمعت محمد
ابن علی ابن حسین قال سمعت عن عبداللّٰه ابن مسعود
رضی اللّٰه عنه رضی اللّٰه عنه وبعد ذالك سمعت والدی علی
ابن حسین یقول سمعت عبداللّٰه ابن عمر یقول سمعت عن
علی رضی اللّٰه عنه وهذا الحدیث من مسند عبدالرزاق۔

صاحب خزینۃ القرآن نے فرمایا کہ میرے دادا جان حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے مجموعہ احادیث میں لکھا ہے کہ ہم سب صحابہ نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ ہم جب آپ جسم اطہر سے نور نکلتا دیکھتے ہیں تو ہم چاہتے ہیں کہ آپ کے نور کو ہر وقت دیکھتے رہیں۔ پھر ہم نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ ہم نے دھوپ میں آپ کا سایہ زمین پڑتا ہوا کبھی نہیں دیکھا۔ آپ نے فرمایا نور کا سایہ نہیں ہوتا۔ میں نور ہوں اسی طرح میرے پروردگار نے مجھے نور بنایا ہے۔ اس کا ارشاد ہے۔ "قَدْ جَاءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ" میں نور ہوں۔ اس لئے میرا سایہ دھوپ میں زمین پر نہیں پڑتا۔

یہی حدیث صاحب خزینۃ القرآن کی کتاب "اسماء الرجال" کے صفحہ ۴۹۲ جلد نمبر ۲ پر درج ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی حاشیہ لگاتے ہوئے مرفوع کہا ہے۔

واضح رہے کہ مذکورہ بالا آیت سے ثابت ہوا کہ خود نبی کریم ﷺ کے ارشاد گرامی سے یہ واضح ہوگیا کہ میں نور ہوں۔ صاحب خزینۃ القرآن و امام بخاری رضی اللہ عنہما

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

فرماتے ہیں کہ یہ حدیث بالتواتر اور نص ہے۔ فرماتے ہیں بات تواتر اور نص سے ثابت ہوگئی کہ نبی کریم ﷺ نور ہیں اور آپ کا سایہ نہ تھا۔ صاحب خزینۃ القرآن فرماتے ہیں کہ محدثین اس حدیث سے اَللّٰھُمَّ جَعَلْنِیْ نُوْرًا۔ کہ اے اللہ مجھے نور بنادے۔

اس حدیث سے ثابت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ کا سایہ نہیں ہے۔ لکھتے ہیں کہ سرکار تو اولاً نور تھے۔ پھر کیوں فرماتے تھے کہ "اے اللہ مجھے نور بنادے"۔ فرماتے ہیں کہ عارف اپنے لئے کسر نفسی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے مقام و مرتبہ کو بڑھا دیتا ہے۔ سرکار دو عالم ﷺ "قَدْ جَاءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْر" کے نازل ہونے سے پہلے "اَللّٰھُمَّ اَجْعَلْنِیْ نُوْرًا" فرماتے تھے۔

صاحب تفسیر خزینۃ القرآن اس ضمن میں ایک اور حدیث درج کرتے ہیں کہ میرے جد امجد حضرت علی رضی اللہ عنہ لکھتے ہیں کہ ہم سب صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ آپ کا سایہ اللہ تعالیٰ نے کیوں نہیں بنایا۔ آپ نے فرمایا کہ کبھی تم نے سورج کا بھی سایہ دیکھا ہے۔ ہم سب نے کہا وہ تو نور ہے، سورج سے روشنی حاصل ہوتی ہے۔ آپ ﷺ مسکرائے فرمایا کہ سورج غروب ہوجاتا ہے اور میں سراجاً منیرا ہوں اور "قَدْ جَاءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْر" کو پڑھو، فرمایا کہ میں وہ آفتاب نور ہوں۔ تمام نوروں سے اول آفتاب نور ہوں اور سورج میرے نور سے روشنی لیتا ہے۔ اس لئے میرا سایہ نہیں ہے۔ میں سارے عالم کا سایہ ہوں۔ فرمایا سائے کا سایہ کبھی نہیں ہوتا۔ جب تم قرآن سے "قَدْ جَاءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْر" پڑھ چکے ہو۔

یہی حدیث "اسماء الرجال" جلد نمبر ۴، صفحہ نمبر ۱۱۲ پر درج ہے اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے حاشیہ پر اسے مستند فرمایا ہے اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات میں بھی امام مسلم علیہ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کی کیا خوب ترجمانی فرمائی ہے:

تو ہے سایہ نور کا ہر عضو ٹکڑا نور کا
سائے کا سایہ نہ ہوتا ہے نہ سایہ نور کا
چاند جھک جاتا جدھر انگلی اٹھاتے مہد میں
کیا اشاروں پر ہی چلتا تھا کھلونا نور کا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پاک بھی نور ہے

امام بخاری رضی اللہ عنہ اسماء الرجال کے جلد نمبر ۴، صفحہ نمبر ۲۱۲ پر اسی حدیث کے تحت حاشیہ لگاتے ہوئے لکھتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیشک اللہ کی طرف سے نور ہیں اور میرے دوست عبداللہ ابن حاکم نیشاپوری یعنی امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ جب صاحب تفسیر خزینۃ القرآن سے تفسیر حدیث پڑھتے تھے تو آپ کے وجود سے ہم نور کی شعاعیں نکلتے دیکھتے تھے۔ جب آپ چلتے تو آپ کے وجود سے نور کی شعاعیں زمین پر پڑتی تھیں۔ فرماتے ہیں کہ لوگوں کی زبان پر موسیٰ المبرقعی نوری مشہور ہو چکے تھے۔ فرماتے ہیں کہ آپ کی کنیت ابولاحمد نوری ہے۔ جب لوگ ان سے ملنے کے لئے آتے تو ہم ان سے پوچھتے کہ کہاں جا رہے ہو۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم اس امام کے پاس جا رہے ہیں جو نوری ہیں جن سے لوگ ہر وقت نور نکلتا ہوا دیکھتے ہیں۔ امام بخاری رضی اللہ عنہ آگے لکھتے ہیں کہ میرے استاد امام المفسرین المحدثین المجتہدین سید موسیٰ المبرقعی رضی اللہ عنہ اپنے نانا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مظہر ہیں اور قرآن کے بے مثال مفسر اور قرآن مجید کے برکات سے ان کے وجود سے نور نکلتا ہے۔ کیونکہ آپ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی آل سے ہیں اور یہی قرآن کے وارث ہیں۔ فرماتے ہیں جس طرح ان کے وجود سے نور نکلتا ہے اسی

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

طرح ان کے والد حضرت امام محمد تقی رضی اللہ عنہ سے لے کر حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ تک ان کی جتنی پشتیں گزری ہیں ان سب سے نور نکلتا نظر آتا تھا۔ کیونکہ آل محمد ﷺ ہیں مظہر رسول اور وارث قرآن ہیں۔ پھر فرماتے ہیں سرکار ﷺ تو سارے انوار کا مجموعہ ہیں۔

کتاب امداد السلوک بحوالہ ارشاد السلوک، حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ حق تعالیٰ نے مجھ کو اپنے نور سے پیدا فرمایا اور مومنین کو میرے نور سے آپ نے اس طرح دعا فرمائی کہ اے اللہ میرے سمع و بصر اور قلب کو منور کر دے۔ بلکہ یوں عرض کیا کہ مجھے نور بنا دے۔

پس اگر انسان کے نفس کا روشن ہونا محال ہوتا تو حضور ﷺ کبھی یہ دعا نہ فرماتے۔ کیونکہ محال بات کی دعا کرنا بالاتفاق ممنوع ہے۔ ابوالحسن نوری کو اس لئے نوری کہتے ہیں کیونکہ بارہا ان سے نور دیکھا گیا تھا اور دیوبندیوں کے قطب الاقطاب رشید احمد گنگوہی کا بھی یہی فیصلہ ہے۔ یہ ابوالحسن نوری امام اہلسنت کے پیر و مرشد تھے۔

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا ہے:

تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تو ہے عین نور تیرا سب گھرانہ نور کا

فقیر کے جد امجد سید میراں جیو مفسر خیر آبادی سے بھی بارہا نور دیکھا گیا۔ کیونکہ آپ کو بھی سید میراں جیو نوری کہتے ہیں۔ صاحب خزینۃ القرآن کی اولاد سے ہیں۔

دیوبندیوں کے رشید احمد گنگوہی کی اپنی کتاب امداد السلوک صفحہ نمبر ۲۸ کے حاشیہ پر یہ روایت نقل ہے کہ ایام قبل میں نور محمد، عبدالمطلب کے جسم میں نمایاں ہوا۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

شبہ نہ کیا جائے انفصال کے بعد اثر کا بقا مستفید نہیں جس طرح ہیزم سے شعلہ جدا ہونے کے بعد بھی اس کا اثر اور روشنی اور گرمی رہتی ہے۔ ہمارا مدعا یہی ہے کہ نبی پاک ﷺ تقاضائے بشری میں تشریف لے آئے۔ آپ کی حقیقت نور ہے۔

نور قدرت

حدیث شریف میں ہے کہ حضرت امام محمد باقر ابن علی ابن حسین ابن علی رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں اللہ کے نور قدرت سے ہوں اور ساری مخلوق میرے نور سے ظاہر ہے۔ "قَدْ جَاءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ" تلاوت فرمائی۔ فرمایا کہ اللہ نے مجھے نور فرمایا۔

اسی حدیث کو صاحب خزینۃ القرآن نے بیان کیا اسی سند کے ساتھ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بھی اس کے راوی ہیں۔ وہ یہ فرماتے ہیں حضور نورٌ علی نور ہیں۔ اس حدیث کو صاحب تفسیر درمنثور نے بھی نقل کیا ہے۔

ہمارے مدعا کی دلیل اس حدیث سے بھی ثابت ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام موٹا لباس پہن کر حضور ﷺ کی بارگاہ اقدس میں تشریف لائے۔ صحابہ کرام بھی موجود تھے۔ دوزانو بیٹھ کر آپ کے دست مبارک کو بوسہ دیا۔ پوچھا ایمان کیا ہے؟ دین کیا ہے؟ آپ نے مناسب جواب فرمایا وہ واپس تشریف لے گئے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ کون تھے؟ فرمایا حضرت جبرائیل علیہ السلام تھے۔

دیکھئے حضرت جبرائیل علیہ السلام بھی انسانی شکل میں تشریف لائے صحابہ رضی اللہ عنہم نے بھی دیکھا۔ اگر وہ اپنی اصلی حقیقت میں تشریف لاتے تو ان کی بات کون سن سکتا تھا۔ دیکھئے انسان ایک جز ہے تو ان کے جز کے اجزاء الگ الگ ہیں۔ پانچ انگلی برابر نہیں تو پھر انسان سرکار دو عالم ﷺ کی مانند کیسے ہو سکتے ہیں۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

صحیح بخاری دیکھئے۔ سرکار دو عالم ﷺ کو دیکھ کر صحابہ رضی اللہ عنہم بھی ایسا کرنے لگ گئے۔ وہ بھوک پیاس کی وجہ سے نڈھال ہونے لگے تو سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا کیا کرتے ہو۔ ان سب نے کہا کہ ہم آپ کی طرح روزہ بغیر سحری وافطاری کے رکھنے لگ گئے ہیں۔ آپ نے فرمایا:

لَبِیْتُ عِنْدَ رَبِّیْ یُطْعِمُنِیْ وَیَسْقِیْنِیْ اَیُّکُمْ مِثْلِیْ قَالُوْا لَسْنَا کَ هَیْئَتِكَ۔

ترجمہ: ''میں تو اپنے رب کے پاس کھاتا پیتا اور سوتا ہوں۔ تم میں سے کون ہے جو میری مثل ہو سکے''۔ (باب صوم جلد اوّل صحیح بخاری)

تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے یک زبان ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم آپ کی مانند کیسے ہو سکتے ہیں۔ تو معلوم ہوا کہ ﷺ کی حقیقت نور ہے۔

عرض کر دوں کہ سرکار لطیف ہیں۔ ہم کثیف ہیں۔ کثیف کمزور ہوتا ہے اور لطیف طاقتور ہوتا ہے۔ تفسیر طبری وخزینۃ القرآن میں ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکار کا جسم اطہر لطیف ہے۔ ہم کمزور ہیں اور کثیف ہیں۔ کہہ چکا ہوں کہ سرکار کی حقیقت تمام انبیاء کا مرکز ہے۔ انبیاء کے کمالات و معجزات سرکار دو عالم ﷺ کا مظہر ہیں۔ حضور ﷺ کے جلوہ کا مظہر ہیں۔ یہ بات تواتر سے ثابت ہو گئی ہے کہ سرکار کا سایہ نہ تھا۔ سرکار نور ہیں، کتاب ذکر الصالحین کی شرح میں تمام مذکورہ بالا احادیث شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے درج کی ہیں اور اس پر اتفاق کیا ہے۔ سرکار دو عالم ﷺ نور ہیں اور سرکار کا سایہ نہ تھا۔

مولوی رشید احمد گنگوہی کتاب ارشاد السلوک امداد السلوک ترجمہ عاشق الٰہی میرٹھی صفحہ نمبر ۱۸۱، مطبوعہ مدینہ پبلی کیشن کراچی لکھتا ہے:

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

قَدْ جَاءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتَابٌ مُّبِيْنٌ۔

ترجمہ: ''(بے شک) آیا تمہارے پاس حق تعالیٰ کی طرف سے نور اور روشن کتاب''۔

اور نور سے مراد حبیب خدا ﷺ ہے۔ نیز حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اے نبی ﷺ ہم نے آپ کو نور اور مژدہ سنانے والا اور ڈر سنانے والا اور حق تعالیٰ کی طرف بلانے والا اور چراغ منیر بنا کر بھیجا، اور منیر روشن کرنے والے انسان کے لئے اور دوسروں کو نور دینے والے کو کہتے ہیں۔ پس اگر کسی دوسرے کو روشن کرنا محال ہوتا تو ذات پاک ﷺ کو بھی یہ کمال نہ ہوتا کیونکہ حضور ﷺ بھی تو اولاد آدم علیہ السلام ہی ہیں۔ مگر حضور ﷺ نے اپنی ذات کو اتنا مطہر بنالیا کہ نور خالص بن گئے اور شہرت سے ثابت ہے کہ حضور ﷺ کا سایہ نہ تھا اور ظاہر ہے کہ نور کے علاوہ ہر جسم کا سایہ ہوتا ہے۔

(ارشاد السلوک ترجمہ امداد السلوک ترجمہ عاشق الٰہی میرٹھی مطبوعہ کراچی)

اسی طرح رسالہ قاسم العلوم دیوبند صفحہ نمبر ۲۹، شوال ذیقعدہ ۱۳۵۴ھ عنوان بسلسلہ فتاویٰ دار العلوم دیوبند۔

سوال:

رسول اللہ ﷺ کا سایہ مبارک دھوپ میں زمین پر واقع ہوتا تھا یا نہیں؟

الجواب:

سایہ مبارک کا زمین پر نہ پڑنا علماء سے صرف اسی کلمہ ''اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ نُوْرًا'' سے استنباط فرمایا ہے۔ جیسا کہ حصن حصین کے حاشیہ پر منقول ہے۔ اگر ہے ایسا تو تعجب نہیں۔ بلکہ مقتضیٰ بعض روایات کا ہے اور انکار کی کوئی وجہ نہیں کہہ دیجئے۔

حضور ﷺ کو علماء دیوبند نے اللہ کا خالص نور کہا ہے اور عدم سایہ کے قائل

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہیں تو پھر ہمارا مدعا بھی تو یہی ہے۔

تفسیر خزینۃ القرآن جلد نمبر ۸ صفحہ ۲۳۲۳، آیت "قَدْ جَاءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ" کے تحت حدیث بیان فرماتے ہیں کہ میرے جدامجد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے مجموعہ میں یہ حدیث لکھی ہے کہ سرکار دو عالم ﷺ حجۃ الوداع ادا فرمانے کے بعد واپس مدینہ تشریف لائے تو اس کے تیسرے دن بعد مسجد نبوی میں بڑا اجتماع ہوا جس میں ایک لاکھ سے زائد صحابہ موجود تھے۔ سرکار دو عالم ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ میں نے اس کا قرآن کریم، کلام ازلی الحمد سے لے کر والناس تک ۶۶۶۶ آیات تم تک پہنچا دیں اس کا حق ادا کیا۔ شاید اس کے بعد میرا تمہارا میل اس دنیا میں نہ ہو، میں نے اللہ کا قرب حاصل کیا ہے جو کسی نے نہیں کیا۔ فرماتے ہیں تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یہ سن کر رو رہے تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر غشی طاری ہوئی سرکار نے منبر سے اتر کر انہیں اٹھایا اور صف میں بٹھا دیا اور پھر خطبہ جاری فرمایا اور فرمایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ کا وہ قرب حاصل ہوا ہے کہ میں اللہ کا خالص نور ہوں وہ نور ہوں جو دوسروں کو بھی نور عطا کرتا ہوں۔ مجھے اللہ نے سراجِ منیر اُفرمایا ہے اور منیر وہ ہوتا ہے جو اس سے ملے وہ بھی خالص نور بن جائے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنی طرف سے نور فرمایا ہے اور کتاب مبین عطا کی گئی ہے۔ یہ آیت پڑھی: "قَدْ جَاءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتَابٌ مُّبِيْنٌ"۔ فرمایا میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور ہوں اور نور کا سایہ نہیں ہوتا۔ میرا بھی تم نے کبھی دھوپ میں سایہ دیکھا؟ سب نے عرض کیا نہیں۔

صاحب خزینۃ القرآن فرماتے ہیں کہ مذکورہ بالا قرآنی آیات اور تواتر سے بھی ثابت ہو گیا کہ یہ نور، نبی کریم ﷺ ہیں۔ ایک لاکھ سے زائد صحابہ کرام نے بھی

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس خطبہ کو سنا اس سے زیادہ قوی دلیل اور ثبوت اور کیا ہو سکتی ہے۔ جو اس میں شک کرے ایمان سے خارج ہے۔

رہا جمال پہ تیرے حجاب بشریت
نہ جانا کون ہے تجھ کو کسی نے بجز ستار

(قصائد قاسمی از قاسم نوتوی)

فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مجموعہ کے علاوہ میں نے اپنے زمانے کے ۳۲ ہزار محدثین سے یہی حدیث مبارکہ سنی انہی الفاظ کے ساتھ پھر اسماء الرجال میں اسے درج کیا۔ جلد نمبر ۶، صفحہ نمبر ۲۱۵ تمام ۳۲ ہزار محدثین کی فہرست بھی اسماء الرجال کے حاشیہ پر اسے مستند بالتواتر اور نص کہا ہے اور صاحب خزینۃ القرآن نے بھی اسے نص اور بالتواتر کہا ہے۔ امام مسلم نے بھی اسے بالتواتر اور نص کہا ہے۔ ملفوظات امام مسلم صفحہ نمبر ۲۲۸، امام فخر الدین رازی نے رسالہ مولد النبی ﷺ صفحہ نمبر ۴۰ پر درج کی ہے اور صاحب تفسیر نے لکھا ہے۔ میں کہہ چکا ہوں کہ تمام انبیاء کے کمالات سرکار کا مظہر ہیں اور جب سرکار اپنی نور کی تجلی کا پتھر پر عکس فرماتے ہیں تو اسے کلمہ پڑھنے کا شعور آجاتا ہے۔ تمام عالم سرکار کے نور کا ظہور ہے اور سرکار اللہ کے جلوہ کا مظہر ہیں۔

مسند عبدالرزاق و خزینۃ القرآن میں امام محمد باقر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے نانا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سارا عالم میرے نور سے ظاہر ہے اور میں اللہ کے جلوے کا مظہر ہوں۔ بے شک اللہ تعالیٰ کی شان کو دیکھنا ہو تو کملی والے کے جلوے سے دیکھو۔ نور کے متعلق تواتر سے احادیث بیان ہو چکی ہیں۔ قارئین کو بخوبی معلوم ہو گیا ہو گا۔ اللہ تعالیٰ سمجھنے کی اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

فصل سوم

میلاد کے معنی

لفظ میلاد ولد سے ہے۔ ولد کے معنی پیدا ہونے کے ہیں۔ لفظ میلاد، نبی کریم ﷺ کے لئے عام استعمال ہوتا ہے۔ اگر کوئی یہ کہے کہ حقیقت محمد ﷺ تو نور ہے۔ میلاد کا کیا مقصد؟ تو جواب یہ ہے کہ ہم میلاد اسے کہتے ہیں کہ سرکار دو عالم ﷺ کا نور حضرت بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا کے بطن مبارک سے ظاہر ہوا۔ اسے میلاد شریف کہا جاتا ہے۔ میلاد کے معنی اصطلاحًا حالات کو بیان کرنا بھی کہا گیا ہے۔ پہلے بیان ہو چکا ہے کہ سرکار دو عالم ﷺ کی حقیقت کو کوئی پہچان ہی نہیں سکتا۔ اگر دنیا بھر کے علماء حضور ﷺ کی تعریف بیان کرنے لگ جائیں تو اس سے قاصر رہیں۔ لیکن اتنا ضرور ہے کہ مومن صرف سرکار دو عالم ﷺ سے خالصتًا محبت کا اظہار کرے۔ کیونکہ آپ کی محبت دونوں جہانوں کی تمام نعمتوں اور تمام سعادتوں سے بڑی نعمت ہے۔ حضور ﷺ کی محبت ہی ہمارے لئے نجات اخروی کی ضامن ہے۔ سرکار ﷺ ہمیں جہنم سے بچانے کے لئے تشریف لائے ہیں۔ حضور ﷺ اللہ کی طرف سے نعمت کبریٰ ہیں۔

جامع ترمذی میں ہے کہ آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں تمہیں جہنم سے بچانے کے لئے آیا ہوں۔ بے شک نبی کریم ﷺ کی ذات پاک ہمارے لئے رب تعالیٰ کی طرف سے احسان عظیم ہیں۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

اللہ رب العزت فرماتا ہے۔

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ۔

البتہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے احسان کیا مومنوں پر جب مبعوث فرمایا ان میں انہیں میں سے رسول اللہ ﷺ کو اس آیت سے کئی فائدے نکلتے ہیں۔

اوّل فائدہ

اس میں عموم کا کلمہ ہے۔ مومنوں کے لئے تخصیص ہے۔ بلکہ مومنوں کی مدح وتوصیف کی گئی ہے۔ یوں تو سرکار دو عالم ﷺ سارے عالم کے لئے احسان ہیں۔

دوسرا فائدہ

اللہ تعالیٰ نے لفظ ''بعث'' ارشاد فرمایا بیان ہو چکا کہ بھیجی وہ چیز جاتی ہے جو پہلے موجود ہو۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کے لئے لفظ ''بعث یا ارسل'' ارشاد فرمایا ہے لفظ ''خلق'' ارشاد نہیں فرمایا۔

تیسرا فائدہ

حضور اکرم ﷺ جن جن نفوس قدسیہ میں سے تشریف لائے اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک ﷺ کے کمالات کا ان کو شرف بخشا۔ وہ خوش نصیب ہوئے معلوم ہوا کہ سرکار اپنی حقیقت سے بتقاضائے بشری تشریف لائے۔ تو آیت مذکورہ سے ثابت ہوا کہ سرکار دو عالم ﷺ اللہ کی نعمت ہیں۔

صحیح بخاری میں ہے سرکار ﷺ فرماتے ہیں کہ:

اَنَا مُحَمَّدٌ نِعْمَةُ اللّٰهِ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ۔

میں محمد ﷺ اللہ کی نعمت ہوں، تو سرکار بے شک اللہ تعالیٰ کی طرف سے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

نعمت کبریٰ ہیں۔

یاد رہے جس کسی کو کوئی اعلیٰ چیز مل جاتی ہے تو وہ خوشی سے پھولا نہیں سماتا۔ تو حضور پرنور ﷺ ہمارے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے سب سے بڑی نعمت ہیں ہم کیوں خوش نہ ہوں ﷺ دیکھئے سرکار دو عالم ﷺ نے اللہ کے ساتھ مومن کا قرب وابستہ کیا اور اس کی معرفت ہمیں عطا فرمائی ایسی نعمت کو ہمارا یاد کرنا ہر وقت فرض ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

فَاذْكُرُوْا اٰلَآءَ اللّٰهِ لَعَلَّكُمْ تفلحون۔

''اللہ تعالیٰ کی اعلیٰ نعمتوں کو یاد کرو تا کہ تم فلاح پاؤ''۔

تو ہمارے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اعلیٰ نعمت حضور ﷺ ہیں ایک اور جگہ ارشاد فرمایا پس اللہ کی بلند نعمتوں کو یاد کرو زمین میں مت دوڑ کر فساد کرو۔ آپ ﷺ کو یاد کرنا ہمارے لئے ذریعہ نجات ہے۔

مقرب فرشتوں کا قرب

حدیث شریف میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے حبیب ﷺ جو تمہارا اور میرا ذکر ملا کر کرتا ہے۔ وہ قیامت کے دن مقرب فرشتوں کے ساتھ ہوگا جو میرا ذکر کرتا ہے۔ تیرا ذکر نہیں کرتا وہ دنیا و آخرت میں رسوا ہوگا۔ پس اس کے لئے جہنم واجب کر دی گئی ہے۔

لازم یہی ہے کہ نبی پاک کا ذکر اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ ملا کر کریں۔ اس میں اللہ تعالیٰ کی رضا ہے۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

بزرگان دین کا میلاد منانا

دیکھئے ۱۲ ربیع الاوّل شریف نبی کریم ﷺ کا میلاد پاک شان وشوکت سے منایا جاتا ہے۔ہم اس نعمت عظیم کو شکر کے طور پر یہ دن مناتے ہیں یہ دن ہمارے لئے واقعی شکر کا دن ہے۔

اگر کوئی سوال کرے تو نبی کریم ﷺ کی میلاد پاک کا دن ۱۲ ربیع الاوّل ہی ہے۔اس امر میں علماء کا اختلاف ہے۔امام شافعی رضی اللہ عنہ کے املا میں ہے کہ آپ سترہ ربیع الاوّل کو نوال پڑھتے تھے اور فرماتے تھے کہ سترہ ربیع الاوّل، نبی کریم ﷺ کی ولادت باسعادت کا دن ہے۔ (جلد نمبر۲، صفحہ نمبر۴۶۲)

امام احمد ابن حنبل رضی اللہ عنہ بھی حضور ﷺ کا میلاد شریف مناتے تھے۔حضرت سیدنا امام اعظم رضی اللہ عنہ وامام محمد باقر رضی اللہ عنہ وامام جعفر صادق رضی اللہ عنہ ۱۲ ربیع الاوّل کو نبی پاک علیہ السلام کی ولادت باسعادت کو مناتے تھے۔فرماتے ہیں کہ اس مبارک تاریخ کو نبی کریم ﷺ مبارک خیر وبرکت کے ساتھ تشریف لے آئے۔اس دن کو یہ ستو اور کھجوریں تقسیم کرتے تھے۔امام مالک رضی اللہ عنہ بھی اس دن کو مناتے تھے۔

میلاد منانے کا حکم

یہ قول تفسیر طبری اور خزینۃ القرآن میں ہے اور اس امر میں یہ حدیث بھی مرقوم ہے۔

قال موسیٰ المبرقعی کتب جدی علی فی مجموعۃ الاحادیث قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم انما بعثت فی ربیع الاوّل من یوم اثنا عشر یا علی قل یا ایھا الناس اذا جاء شھر ربیع الاوّل اذکروا من یوم اثنا عشر کما یحییٰ و عیسیٰ علیھما

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

السلام لهما قوله تعالٰی وسلم علیم یوم ولد و یوم یموت ویوم بعث حیا والسلام علی یوم ولدت و یوم ابعث حیا ثم قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم ایها الناس اذکروا اذا جاء شهر ربیع الاوّل من یوم اثنا عشر قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وآله وسلم تفرحوبه صاحب خزینة القرآن کان من سند الامام الزهری وجدی امام جعفر صادق رضی الله تعالٰی عنه کان من سند وام المومنین سیدہ عائشه رضی الله تعالی عنها ویعدہ ومن سند ابی بکر الصدیق رضی الله تعالیٰ عنه

ترجمہ: ''سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں ربیع الاوّل کی ۱۲ تاریخ کو مبعوث ہوا ہوں۔ اے علی لوگوں کو کہو کہ تم ۱۲ ربیع الاوّل شریف کو جس دن میری ولادت ہوئی اور جس دن میری وفات ہوگی اور جس دن میں دوبارہ اٹھوں گا یاد کرو، جیسے حضرت یحیٰی علیہ السلام کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ان کی پیدائش کے دن کو سلام اس کی وفات کے دن کو اور دوبارہ زندہ ہونے کے دن کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق ارشاد ہے کہ سلام مجھ پر میر پیدائش کے دن کو اور جس دن کو میری وفات ہوگی اور جس دن کو میں دوبارہ زندہ ہوں گا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب ربیع الاوّل کی ۱۲ تاریخ آئے اس دن خوشی مناؤ تو ۱۲ ربیع الاوّل کو حضور پرنور کی ولادت باسعادت خود حضور ﷺ کے ارشاد پاک سے ثابت ہوگئی۔ اس سے دو فائدے نکلے۔

(یہ حدیث خزینۃ القرآن جلد نمبر ۸، صفحہ ۲۰۵۲ ''لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

الْمُؤْمِنِیْنَ " کے تحت بیان کی گئی ہے۔)

پہلا فائدہ

حضور ﷺ کے میلاد شریف کا حکم خود حضور ﷺ سے ہوا۔

دوسرا فائدہ

سرکار دو عالم ﷺ سے حضرت عیسیٰ و حضرت یحییٰ علیہما السلام کی مثال دے کر ہمیں حکم فرمایا۔ یہ حدیث مستند ہے۔ امام زہری، امام جعفر صادق، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اسناد سے بیان کی گئی ہے۔

نیز اللہ تعالیٰ فرماتا ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ مجھ پر سلام میری پیدائش کے دن کو میری وفات کے دن کو دوبارہ زندہ ہونے کے دن کو اگر اس پر کوئی یہ کہے کہ نبی کریم ﷺ کے لئے قرآن کریم میں ایسا کیوں ارشاد نہیں ہوا۔

جواب:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے سلام سے نوازا ہے اور نبی کریم ﷺ کے وجود مبارک کو سارے عالم کے لئے رحمت فرمایا ہے۔

برکات میلاد

نیز خزینۃ القرآن میں یہ بھی ہے کہ سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بارہ ربیع الاوّل کو کھجور تقسیم فرماتے تھے اور فرماتے تھے جو اس دن کو حضور ﷺ کی ولادت کی خوشی میں ایک درہم خرچ کرے گا تو یوں سمجھئے کہ اس نے سونے کے پہاڑ سے بھی زائد خرچ کیا۔ قیامت کے دن اسے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوگی۔

نیز صاحب خزینۃ القرآن فرماتے ہیں کہ ہمیں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

سنت پر عمل کرنا چاہیے۔ کیونکہ یہ انبیاء کے بعد ساری مخلوق سے افضل ہیں اور میرے نانا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ محبوب ہیں۔

نیز صاحب خزینۃ القرآن فرماتے ہیں۔ چنانچہ میں ایسا اور ہر مہینے کی بارہ تاریخ کو میلاد مناتا ہوں۔ جب ربیع الاوّل کی بارہ تاریخ آتی ہے اپنے شہر قم سے بڑا قافلہ لے کر جائے ولادت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم مکہ شریف جاتا ہوں۔ اس سے یہ برکات حاصل ہوتے ہیں کہ ہماری محفل میں میرے نانا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ افروز ہوتے ہیں ہم زیارت کرتے ہیں نیز فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد جس جگہ کیا جائے دل کے اعتقاد کے ساتھ وہاں مصیبت اور بیماری نہیں آتی۔

ہووے برباد وہ گھر جس میں تیری یاد نہ ہو
اجڑے وہ شہر جہاں محفل میلاد نہ ہو

صاحب تفسیر طبری فرماتے ہیں کہ میں صاحب خزینۃ القرآن کا شاگرد ہوں اور امام محمد ابن اسماعیل بخاری بھی آپ کے شاگرد ہیں۔ ہم دونوں اپنے استاد صاحب خزینۃ القرآن کے ہمراہ ہر سال ۱۲ ربیع الاوّل شریف کو مکہ مکرمہ میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی جائے ولادت پر جایا کرتے تھے۔ وہاں جھوم جھوم کر وعظ فرمایا کرتے تھے اور سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی کبھی ہم اس محفل پاک میں دیکھا کرتے تھے اور ہم یہ کہتے کہ کیا خوب بات ہے کہ میلاد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور منانے والا آپ کا نواسہ ہے۔

یہی قول امام بخاری نے اسماء الرجال کے صفحہ ۴۵۲ جلد نمبر ۳ کے اسی حاشیہ پر بیان فرمایا ہے۔ فرماتے ہیں کہ جب سے مجھے روایت ابولہب والی ملی ہے تو اس سے میں ہر سال صاحب خزینۃ القرآن کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جائے ولادت پر جاتا ہوں۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

برکات میلاد پر گواہی

میلاد کو تو دیوبندی مولوی اشرف علی تھانوی اپنی نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب صفحہ نمبر ۳ پر لکھتا ہے کہ "چنانچہ ابتداء رسالہ سے لے کر تا وقت ربیع الاوّل ۱۳۲۹ھ بفضل تعالیٰ قصبہ ہر بلا سے محفوظ ہے کیونکہ اب تک یہ رسالہ شائع نہیں بالخصوص امسال تمام بلاد وامصار وقریٰ میں طاعون کا انفراء اور ابتداء رہا۔ اکثر جگہ رمضان شریف کے بعد شروع ہوا ہے اور اس وقت تک ساتواں مہینہ ہے امن نہیں ہوا مگر بفضل تعالیٰ یہاں خود کچھ بھی اثر نہیں ہوا۔

میرا یقین تھا کہ یہاں طاعون نہ ہوگا مگر اب بعد مشاہدہ کے ظاہر کرتا ہوں کہ وہ میرا خیال درست ثابت ہوا تو اس کی یہ برکت ہوگی۔ صحیح ہوا کہ میں بھی امید کرتا ہوں کہ اب یہ رسالہ شائع ہوا تو جہاں جہاں اس کا بطریق سنت مشغلہ ہوگا ان شاء اللہ ہر قسم کا امن وسکون میسر ہوگا۔ آگے ہر شخص کا اعتقاد ہے۔

اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ

آپ کو اس عبارت سے واضح ہو گیا کہ دیوبندیوں کے بڑے علماء میلاد کے قائل ہیں۔ بلکہ یہ کہتے ہیں کہ جہاں میلاد کیا جائے وہاں مصیبت نہیں آتی۔ نبی کریم ﷺ کے نام سے مشکل حل ہوتی ہے۔

صحیح بخاری میں ہے کہ ابولہب کی لونڈی ثویبہ نے ابولہب کو یہ خبر دی کہ اے ابولہب تیرے بھائی عبداللہ کے گھر بیٹا (محمد ﷺ) پیدا ہوا ہے۔ تجھے مبارک ہو۔ اس نے انگلی کھڑی کر کے کہا جا میں نے تجھے آزاد کیا۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خواب میں مجھے ابولہب ملا میں نے اس سے کہا اے دشمن رسول ﷺ تمہارا کیا حال رہتا ہے۔ کہا سات دن رات سے عذاب رہتا ہے۔ جب پیر کی رات آتی ہے تو

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

عذاب ہلکا ہو جاتا ہے۔ پھر میں اپنی انگلی کو چوستا ہوں تو مجھے راحت ہوتی ہے۔ دیکھئے ابولہب نے بھتیجا جان کر خوشی کی تھی اور نبی مان کر نہیں تو اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے فیصلہ کر دیا ہے کہ پیر کی رات کو عذاب ہلکا کر دیا جاتا ہے۔

دیکھئے جو مومن حضور ﷺ کی میلاد کی خوشی کرے تو اس کا کیا مقام ہوگا۔

مذکورہ اعتراض کا جواب کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو تو سلام فرمایا ہے اور نبی کریم ﷺ کے لئے کیوں ایسا ارشاد نہیں فرمایا؟ ہاں ان کے لئے تو صرف سلام ہے۔ آپ کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے پارہ نمبر ۱۱۔ اے حبیب ﷺ ان سے فرمادو اللہ کا فضل اس کی رحمت کے ساتھ تلاش کرو۔ پس چاہیے کہ وہ خوشی منائیں اس رحمت کے ساتھ کہ وہ ان کی تمام جمع شدہ خوشیوں سے بہتر ہے۔ یاد رہے فضل سے مراد قرآن پاک ہے اور رحمت سے مراد نبی کریم ﷺ کی ذات ہے تو سرکار کی ذات کی خوشی تمام نعمتوں سے بڑھ کر ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ۱۲ ربیع الاوّل کا دن ہمارے لئے بڑی عید کا دن ہے۔

صاحب خزینۃ القرآن فرماتے ہیں کہ تمام عیدوں سے بڑی عید ۱۲ ربیع الاوّل کا دن ہے۔ میں ہر مہینے کی ۱۲ تاریخ کو میلاد کرتا ہوں تو اس کی برکت سے مجھے ہر دن رات اپنے نانا نبی کریم ﷺ کی ولادت باسعادت کا دن عید کا دن ہے۔

از روئے قرآن و حدیث تمام مذکورہ بالا احادیث امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے رسالہ مولد النبی صفحہ نمبر ۴۲ پر رقم فرمائی ہیں بلاشبہ یہ سب کچھ جو کائنات میں موجود ہے۔ حضور نبی ﷺ کی بدولت ملا ہے۔

دیکھئے میلاد کا لفظ کتنا پیارا ہے۔ امام ترمذی نے اپنی الجامع الصحیح میں میلاد

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے نام پر باب باندھا ہے۔ صاحب فتح الباری نے مولد النبی کے نام کا باب تحریر فرمایا ہے۔

دیکھئے میلاد کا لفظ کتنا مستند ہے کہ اکابرین امت نے اسے سراہا ہے۔ نبی کریم ﷺ کے نام سے مشکلیں حل ہو جاتی ہیں۔

آج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ ان سے

صحیح بخاری میں ہے کہ قیامت کے دن جب سورج سوا نیزے پر ہوگا ہر طرف نفسا نفسی کا شور ہوگا۔ تمام لوگ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے۔ انہیں کہیں گے کہ آپ تمام انسانیت کے والد ہیں۔ ہماری سفارش کے لئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سفارش فرمائیں۔ وہ فرمائیں گے کہ آپ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جائیں۔ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس بھیجیں گے۔ حتیٰ کہ اس طرح چلتے چلتے لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے وہ کہیں گے کہ میں تمہیں ترکیب بتاتا ہوں کہ تمام لوگ اللہ کے حبیب علیہ السلام کے پاس چلو۔ پھر وہ سب لوگ حضور ﷺ کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے یارسول اللہ ﷺ! آپ ہماری سفارش فرمائیں۔ آپ فرمائیں گے "انا لھا و انا لھا" یعنی میں اس لئے اور یہ میرے لئے پھر سرکار دوعالم ﷺ اپنا سر مبارک سجدہ میں رکھیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے میرے حبیب' اپنے سر کو اٹھاؤ جو مانگو گے دیئے جاؤ گے۔ حضور ﷺ عرض کریں گے یا اللہ میری امت کا ہر فرد جنت میں داخل ہو اور اسی طرح بقیہ امتوں کی بھی سفارش فرمائیں گے۔

دیکھئے یہ قیامت کی مشکل تمام مشکلات سے بڑی مشکل ہے جو حضور ﷺ کے نام سے حل ہوگی۔ یاد رہے کہ کسی کو مشکل کشا ماننے سے وہ اللہ کا شریک نہیں ہوتا۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

اگر یہ بات ہوتی تو حضرت آدم علیہ السلام لوگوں کو حضرت نوح علیہ السلام کے پاس کیوں بھیجیں گے۔ کتابوں میں ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم اپنے زمانے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مشکل کشا کہتے تھے۔ مشکل کشا یہ عربی لفظ حلال المعاقد کا معنی ہے۔ لَوْلَا عَلِیٌّ لَھَا لَکَ عُمَر یعنی علی نہ ہوتے تو عمر ہلاک ہو جاتا۔

اسی طرح حدیث میں ہے کہ حضور ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یمن کا قاضی بنا کر بھیجا اور دست مبارک ان کے سینے پر مارا حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں دست مبارک کی برکت سے میرے سینے میں اتنا علم بھر گیا کہ جو تم مجھ سے پوچھنا چاہو پوچھ لو۔ تمہاری کوئی مصیبت ہو تو میں اس میں تمہارے کام آ سکتا ہوں۔

یہ حدیث خزینۃ القرآن، طبری اور صلبی میں اور دیوبند کے علماء نے بھی اس بات کو تسلیم کیا ہے۔ دیوبندی مولوی حسین احمد مدنی نے کتب فرمودات میں بعنوان مشکل کشا علی کرم اللہ وجہہ الکریم میں لکھا ہے۔ مکتبہ سعیدیہ دیوبند مرتب ابوالحسن بارہ بنکوی فاضل دیوبند حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے متعلق مشکل کشا کا لفظ نہ معلوم کس وجہ سے طبیعت کو گراں ہوتا ہے۔ زمانہ سابق میں یہ لفظ بمنزلہ لقب حضرت علی کرم اللہ وجہہ مستعمل ہوتا تھا۔ اس زمانہ میں شجرہ تصنیف ہوا ہے۔ ہم نے زمانہ طفولیت میں سن رسیدہ لوگوں کی زبان پر اس کو جاری پایا۔ یہ لفظ عربی کے حلال المعاقد کا ترجمہ ہے حسب معنی لفظ خصوصیت ذات خداوند کی ساتھ نہیں رکھتا۔ معنی شرع کے اعتبار سے مشکل قسم مجمل و متشابہ ہوتا ہے۔ جس کا مصداق ہر فقیہی، ہر صاحب الرائے ہو سکتا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق بوقت ارسال یمن جب کہ انہوں نے شکایت کی کہ میں حدیث السن ہوں اور آپ مجھ کو قاضی و حاکم بنا کر بھیجتے ہیں تو جناب رسول اللہ ﷺ نے سینہ مرتضوی پر دست مبارک مارا جس کا اثر یہ ہوا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

فرماتے ہیں ''فَمَا شَکَّتْ فِی قَضِیَّۃٍ '' بعد مشکلات کے حل کرنے میں زمانہ صحابہ رضی اللہ عنہم میں حضرت علی رضی اللہ عنہ مشہور ہو گئے تھے تا آنکہ (زبان زد) یہ مثل مشہور ہے قَضِیَّۃٌ وَّلَا اَبَا حَسَنٍ لَھَا (صفحہ نمبر ۲۵۳) حسین احمد مدنی کہتے ہیں اور ان کے شجرہ دیوبند میں یہ شعر مرقوم ہے!

دور کر دل سے حجاب جہل غفلت میرا اب
کھول دے دل میں درِ علم حقیقت میرے اب
حادی علم علی مشکل کشا کے واسطے

نیز حسین احمد مدنی نے بھی شجرہ پیران چشت اہل بہشت اپنی کتاب سلاسل طیبہ میں بھی یہی اشعار لکھے ہیں۔ یہی حدیث حلال المعاقد والوں نے نے صلبی سے نقل کی ہے۔ حضور ﷺ کی ذات مشکل کشا ہیں۔

خزینۃ القرآن میں یہ حدیث درج ہے بخاری نے بھی نقل کیا ہے غزوۂ تبوک میں حضرت ابی قتادہ رضی اللہ عنہ کی آنکھ نکل گئی تو آنکھ کے ڈھیلے کو ہتھیلی پر لئے ہوئے پھر رہے تھے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا یہ بیکار ہو چکی ہے اسے پھینک دو۔ انہوں نے کہا نہیں نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے۔ عرض کی یارسول اللہ ﷺ میری آنکھ کا ڈھیلا نکل گیا ہے آقا اسے بحال فرمادو۔ آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ یہ تو اللہ رب العزت کا کام ہے۔ وہی کر سکتا ہے۔ میں اسے کیسے جوڑ سکتا ہوں یا یہ فرماتے کہ میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ اقدس میں دعا کرتا ہوں۔ یا ابی قتادہ رضی اللہ عنہ کہہ دیتے کہ اللہ سے دعا فرماؤ کہ میری آنکھ ٹھیک ہو جائے۔ ابی قتادہ رضی اللہ عنہ یہ سمجھتے تھے کہ نبی کریم ﷺ آنکھ کو جوڑ سکتے ہیں۔ بلکہ حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا کہ تم اس کے بدلے میں جنت لے لو۔ عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! یہ تو مجھے معلوم ہے مجھے جنت ملے گی۔ میں آپ کا غلام

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہوں۔ آپ میری آنکھ جوڑ دیں۔ سرکار ﷺ نے حضرت ابی قتادہ رضی اللہ عنہ کے ڈھلے کو لعاب دہن مبارک لگا کر ابی قتادہ رضی اللہ عنہ کی آنکھ میں رکھ دیا۔ آنکھ ٹھیک ہوگئی بلکہ پہلے سے بھی زیادہ روشن ہوگئی۔

صاحب خزینۃ القرآن اس حدیث کو بیان کر کے قوی بات فرماتے ہیں جو ہمارے حق میں بہتر ہے۔ سارے ملک کا مالک اللہ ہے لیکن اللہ نے سب سے زیادہ اختیار اپنے حبیب پاک ﷺ کو عطا فرمایا ہے۔

بس اس سے نبی پاک کا مشکل کشا ہونا ثابت ہوا۔ ہم بھی سرکار ﷺ کی خوشی اس لئے مناتے ہیں کہ ہماری مشکل کشائی ہوگی صاحب خزینۃ القرآن بھی بارہ ربیع الاوّل کو کھجوریں تقسیم کیا کرتے تھے۔

خزینۃ القرآن میں یہ بھی ہے کہ جس رات کو نبی کریم ﷺ کی ولادت ہوئی اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ساتھ ستر ہزار فرشتوں کو بھیجا کہ جا کر کعبۃ اللہ میں جھنڈا لگا دو کہ آج دنیا میں میرے حبیب پاک صاحب لولاک ﷺ کی آمد ہے۔

آج میلاد النبی ہے کیا سہانا نور ہے
آگیا وہ نور والا جس کا سارا نور ہے

☆

نثار تیری چہل پہل پر ہزاروں عیدیں ربیع الاوّل
سوائے ابلیس کے جہاں میں سبھی تو خوشیاں منا رہے ہیں

(اعلیٰ حضرت)

نبی پاک ﷺ کی میلاد پاک کا جلوس فرشتوں نے بھی نکالا اور صاحب خزینۃ القرآن بھی جلوس کی شکل میں قم سے مکہ شریف جائے ولادت نبی کریم ﷺ جایا کرتے تھے۔ قرآن کریم پارہ نمبر ۳ کی آخری رکوع کی ابتدائی آیت دیکھئے کہ اللہ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

تعالیٰ نے تمام انبیاء علیہم السلام کے مجمع میں اپنے حبیب پاک کی فضیلت کو بیان فرمایا ہمارے لئے یہ بھی حجت ہے۔ فتاویٰ شامی میں ہے کہ ۱۲ ربیع الاوّل کو شامی لوگ مکہ شریف جائے ولادت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جایا کرتے ہیں۔

حکایت

خصائص کبریٰ میں امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بکریوں کا ایک چرواہا تھا ہر مہینے کی ۱۲ تاریخ کو میلاد کراتا تھا اور دین سے بے خبر تھا۔ جب وہ فوت ہوا تو منکر نکیر نے پوچھا کہ تمہارا رب کون ہے؟ تمہارا دین کیا ہے؟ کہا میں نہیں جانتا پھر انہوں نے کہا یہ ذات جو تیرے سامنے ہے ان کو جانتا ہے۔ کہا نہیں۔ فرشتوں نے اسے سزا دینی چاہی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَهْمَا مَلَائِكَةُ اِنْ كُنْتَ لَا تَدْرِیْ اَنَا اَدْرِیْ۔

ترجمہ: ''فرمایا! فرشتو ٹھہر جاؤ۔ فرمایا اے شخص تو مجھے نہیں جانتا تو میں تجھے جانتا ہوں۔''

فتح الباری شرح بخاری باب مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں ہے کہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب میرے صاحبزادے کی تشریف آوری ہونے لگی میرا حجرہ بالکل چھوٹا تھا۔ ایک چارپائی کی جگہ تھی میں نے سوچا کہ اگر مکہ کی عورتیں آجائیں تو کہاں بیٹھیں گی۔ میرا حجرہ یکا یک وسیع ہوگیا اگر مکے کی تمام عورتیں بھی آجاتیں تو سب سما جاتیں پھر فرماتی ہیں کہ!

قَدْ خَرَجَ مِنِّیْ نُوْرًا رَاَیْتُهٗ قُصُوْرَ الشَّامِ۔

جب میرے بطن سے نور تشریف لے آیا تو میں نے شام کے محلات کو دیکھا۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

میلاد کی برکت سے دیدار نبی صلی اللہ علیہ وسلم

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ہر سال ۱۲ ربیع الاوّل کو میلاد کرتا ہوں تو ایک سال حضرت موسیٰ پاک شہید میرے شیخ میرے پاس تشریف لائے فرمایا مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا مرید عبدالحق محدث دہلوی ہر سال میلاد کرتا ہے۔ تم بھی اس میں شریک ہوا کرو۔ حضرت موسیٰ پاک شہید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ہر سال شریک ہوتا ہوں۔ اس کی برکت سے مجھے اور میرے مرید عبدالحق محدث دہلوی کو ہر رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوتی ہے۔

سرکار غوث اعظم رضی اللہ عنہ، سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد مناتے

ملفوظات شیخ عبدالحق دہلوی صفحہ نمبر ۱۸۱ لکھنے والے ان کے نواسے محمد اکرم الدین ہیں۔ کتاب ذکر الصالحین (مطبوعہ لکھنؤ دہلی) صفحہ نمبر ۲۰ کے سیدنا غوث اعظم شہنشاہ بغداد رضی اللہ عنہ ہر مہینے کی ۱۱ تاریخ کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد کیا کرتے تھے۔ ۱۲ ربیع الاوّل کو بڑی دھوم دھام سے مناتے تھے۔ یہی چرچا ہر سو پھیل گیا اور آپ فرماتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد شریف کی برکت سے بڑی بڑی مشکلیں حل ہو جاتی ہیں۔ فرمایا کرتے تھے کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو مجھے یاد کرے گا اللہ تعالیٰ اسے فرشتوں میں یاد کرے گا وہ جنت الفردوس کا مالک ہوگا۔ فرمایا میرے میلاد کی برکت سے گیارہ تاریخ کو تیری یاد منائی جائے گی۔ یہی وجہ ہے کہ ہر جگہ حضرت غوث پاک کی گیارہویں منائی جاتی ہے۔

مولوی رشید احمد گنگوہی فتاویٰ رشیدیہ میں کہتا ہے گیارہویں شریف کا دن مقرر نہ کرو اور گیارہویں کی مجلس اور ایصال ثواب درست ہے بات ہو رہی تھی۔ میلاد پاک کی تو خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ بھی حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد مناتے تھے۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

شاہ عبدالرحیم محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ہر سال نبی کریم ﷺ کا میلاد کرتے تھے۔ایک سال ان کے پاس کچھ نہیں تھا۔اپنی ٹوپی فروخت کر کے چنے منگوائے اور تقسیم کئے ۔خواب میں سرکار دو عالم ﷺ کی زیارت باسعادت ہوئی۔فرمایا اے عبدالرحیم تیرے چنے مجھے زیادہ پسند آئے ہیں۔یاد رہے کہ اکابرین امت میلاد النبی ﷺ بڑی شان وشوکت کے ساتھ مناتے رہے۔

فقیر کے جدامجد سید میراں جیونوری مفسر خیرآبادی نے میلاد کے نام پر فارسی میں ایک کتاب لکھی ہے۔مطبوعہ دہلی وکراچی صفحہ نمبر ۷ اپر لکھتے ہیں کہ میلاد النبی ﷺ کا ذکر قرآن وحدیث میں تواتر سے ثابت ہے۔فرماتے ہیں کہ میرے جدامجد امام المفسرین سید موسیٰ المبرقعی رضی اللہ عنہ صاحب خزینۃ القرآن ہر ماہ کی بارہویں کو میلاد دھوم دھام سے مناتے تھے۔یہ شہرت ہر طرف پھیل گئی اور تمام محدثین آپ کی پیروی میں ایسا کرتے تھے جن میں صحاح ستہ کے محدثین بھی شامل ہیں۔فرماتے ہیں کہ ابوعیسیٰ ترمذی میں ہے کہ مجھے یہ حکم صاحب خزینۃ القرآن نے دیا۔

میلاد شریف کے متعلق ایک اور حدیث ہے سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا کہ جس دن میری ولادت ہوئی اور سارے عالم نے خوشی منائی۔شیطان رو دیا۔تفسیر کبیر کے حاشیہ پر فقیر کے جدامجد سید حامد ثانی نے یہ حدیث لکھی ہے۔فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی ولادت کے دن اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے خوشی منائی یہی بات امام فخرالدین رازی رحمۃ اللہ علیہ نے مولد النبی میں لکھی صفحہ نمبر ۵۸ پر دیکھو۔

ہمارے اعلیٰ حضرت امام اہل سنت، مجدد دین، امام الفقہا والمحدثین زین الائمہ المتاخرین الشاہ احمد رضا خان رضی اللہ عنہ نے اپنے اسلاف کے طریقے کو قائم کرتے ہوئے دھوم دھام سے بارہ ربیع الاوّل شریف کو حضور ﷺ کا میلاد مناتے تھے اور مذکورہ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

کتاب ذکر المیلاد کا حوالہ دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ہماری سند بحر العلوم سید میراں جیونوری سے ہے میرے والد، دادا اور پردادا بھی فرماتے ہیں کہ یہ خاندان آبائی طور پر مفسر تھے۔ جن کی چھبیس پشتیں مفسر ہیں۔ جناب بحر العلوم نوری صاحب نے جو ذکر المیلاد میں دلائل دیئے ہیں اور ان سے ثابت کر چکے ہیں کہ اسلاف کے مطابق ہر مسلمان کے لئے یہ امر مسلمہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کا میلاد مبارک ہمارے لئے عظیم الشان عید ہے۔ ہر مومن مسلمان اس پر خوش ہوتا ہے۔

اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں کہ!

دشمن احمد پہ شدت کیجئے
ملحدوں کی کیا مروت کیجئے
غیظ سے جل جائیں بے دینوں کے دل
یا رسول اللہ کی کثرت کیجئے
مثل فارس زلزلے ہوں نجد میں
ذکر آیات ولادت کیجئے
یارسول اللہ دہائی آپ کی
گوش مال اہل بدعت کیجئے
غوث الاعظم آپ سے فرما دیجئے
زندہ پھر یہ پاک ملت کیجئے
میرے آقا حضرت اچھے میاں
ہو رضا وہ صورت اچھا کیجئے

دیکھئے مسلک اہل سنت و جماعت نبی کریم ﷺ کا میلاد مبارک کس خوشی و عقیدت سے مناتے ہیں۔ ہمیں کسی سے سروکار نہیں ہم صرف اپنے آقا و مولیٰ ﷺ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

سے محبت وعقیدت کا اظہار کرتے ہیں۔ دیکھو تمام اعمال سے پہلے عقیدہ ضروری ہے۔ عقیدت ایمان کو کہتے ہیں حدیث شریف میں ہے کہ ایمان چابی ہے اور اعمال تالا ہے تو تالا بغیر چابی کے درست نہیں ہوتا۔ حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ قبر تمام آخرت کی منازل سے پہلی منزل ہے۔ اگر قبر والی منزل کامیاب ہے تو آخرت میں کامیابی ہوگی ورنہ ذلت وخواری ہوگی۔

صحیح بخاری میں ہے کہ جب میت کو قبر میں دفن کیا جاتا ہے اور لوگ دفن کر کے واپس لوٹتے ہیں تو میت ان کے جوتوں کی آہٹ کو سنتا ہے۔ دو سیاہ رنگ کے فرشتے اسے بٹھا دیتے ہیں۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ کہ پہلے رمان فرشتہ آتا ہے۔ بخاری کی اس حدیث کے مطابق دو فرشتے جب اسے بٹھا دیتے ہیں پوچھتے ہیں۔ ''من ربك'' تیرا رب کون ہے؟ جانتا ہے تو کہتا ہے ''ربی اللّٰہ'' پھر پوچھتے ہیں ''مادینك'' تیرا دین کیا ہے۔ جانتا ہے تو کہتا ہے ''دینی السلام، ماتقول فی حق ھذا الرجل'' اس ذات کے بارے میں تو دنیا میں کیا کہتا تھا اگر جانتا ہوگا تو کہے گا ''ھذا محمد الرسول اللّٰہ'' پھر ارشاد ہوتا ہے '' قفشروافی الجنة'' اس کا بستر جنت میں لگا دو اگر نہیں جانتا تو ارشاد ہوتا ہے '' قفشروافی الجھنم'' اس کا بستر جہنم میں لگا دو۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ جو سرکار ﷺ کو پہچان لیتا ہے۔ اس کے لئے جنت سے کھڑکی کھل جاتی ہے۔ لیکن محدثین نے پہلی حدیث کو قوی کہا ہے۔ اس میں یہ ہے کہ اس کا بستر جنت میں لگا دو۔

اس میں محدثین کی اکثریت ہے یہ امر مسلمہ ہے کہ حضور ﷺ ہر قبر میں تشریف لے جاتے ہیں۔ فقیر اس سے قبل حاضر وناظر کے موضوع پر ایک رسالہ عوام

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

الناس کی نذر کر چکا ہے۔ اتنا ضروری ہے کہ رشید احمد گنگوہی اور حسین احمد مدنی نے کہا ہے کہ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ پڑھنے میں کوئی ممانعت نہیں۔ کیونکہ ہم نماز میں اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ پڑھتے ہیں۔ اگر آپ ﷺ پر نماز میں سلام نہ بھیجا نہ کی جائے تو نماز نہیں ہوتی۔ کسی نے سوال کیا کہ رسول اللہ ﷺ کو حاظر ناظر مان لیا جائے کہا یہ امر مخفی ہے۔ دیکھئے جب اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ پڑھا جائے گا۔ لازم ہے کہ نبی کریم ﷺ کو حاضر و ناظر جان کر پڑھا جائے گا۔ ماننا پڑے گا یہ بات حسین احمد مدنی کے ملفوظات صفحہ نمبر ۴۷ پر درج ہے۔ مولوی رشید احمد گنگوہی دیوبندی اور احمد علی سہارن پوری دیوبندی کہتا ہے کہ نبی کریم ﷺ ہمارے دنیا و آخرت میں موجود ہیں۔ صحیح الباری صفحہ ۳۲۳ پر یہ حدیث مبارک موجود ہے کہ وَمَا مِنْ مُّؤْمِنٍ اِلَّا وَ اَنَا مَوْلَاہُ بِہٖ اس حدیث کے مطابق انہوں نے ثابت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ دنیا و آخرت میں ہمارے ساتھ حاضر ہیں۔ ہمارا مدعا بھی یہی ہے۔

☆=☆=☆

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

مسئلہ!

تقبیل ابہامین (انگوٹھا چومنے کا مسئلہ)

مولوی اشرف علی تھانوی آخری تصنیف ''البوادر النوادر صفحہ نمبر ۴۶۶'' میں حضور اکرم ﷺ کے نام مبارک لیتے وقت انگوٹھا چومنے کے جواز پر اس طرح رقم طراز ہے مرفوع اس عمل کے لئے وارد ہے کہ میری شفاعت اس کے لئے ثابت ہوگی اور باقی روایات میں صرف یہ ثابت ہے۔ (اشاعت اوّل ۱۹۶۲ء مطبوعہ شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور)

اس کی نہ آنکھیں تکلیف مذکورہ سے محفوظ رہیں گی (چند سطر بعد) اور اگر صحت مدینہ (حفاظت چشم) کی نیت سے کی جائے وہ ایک قسم کی طبی تدبیر ہے۔ سو وہ فی نفسہ جائز ہے۔

دیکھئے علماء دیوبند کے نزدیک بھی حضور ﷺ یعنی اس عمل سے شفا حاصل ہوتی ہے۔ تو کیا آخرت میں کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ یقیناً بڑا فائدہ ہوگا۔ نام سن کر انگوٹھے چومنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی سنت ہے۔ فقیر تفسیر کی جلد اوّل میں یہ مسئلہ بیان کر چکا ہے۔ فتح الباری باب مولد النبی میں ہے حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب میرے بطن میں یہ نور منتقل ہوا میں دھوپ میں چلتی تو بادل سایہ کرتے تھے۔ پہاڑوں پر پاؤں رکھتی تو کنکر نرم ہو جاتے تھے۔ کنوئیں پر پانی لینے جاتی تو پانی اوپر آجاتا تھا۔ مجھے جھکنا نہ پڑتا۔ فرماتی ہیں یہ سب اس نور کی برکت تھی۔ یہ روایت ذکر المیلاد کے صفحہ نمبر ۱۸۲ پر سید میراں جیونوری نے بھی بیان کی ہے۔ ہمارے جملہ اکابرین کرام و بزرگان عظام ۱۲ ربیع الاوّل شریف کو محفل میلاد پاک کا جشن نہایت تزک و احتشام و التزام سے مناتے چلے آرہے ہیں اور قیامت تک منایا جاتا رہے گا۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین مومن ہے

مسئلہ: اس امر پر علماء کا اختلاف ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کریمین ایمان پر تھے یا نہ۔ علماء کا ایک گروہ اس آیت سے دلیل دیتا ہے۔

اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّ نَذِيْرًا وَ لَا تُسْئَلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ ○

''اے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم بے شک ہم نے آپ کو حق کے ساتھ خوشخبری دینے والا اور ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا۔ جہنمیوں کے بارے میں آپ سے کچھ طلب نہ کیا جائے گا''۔

کچھ مفسدین کہتے ہیں کہ یہ آیت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کے بارے میں ہے صاحب تفسیر مدارک فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم موید بن کر تشریف لائے صاحب خازن فرماتے ہیں مُتَشَفِّع بن کر آئے۔ امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک روایت بیان کی ہے۔ لیکن اپنا فیصلہ اس آیت کے تحت کیا ہے۔

وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا۔ اس کے نیچے لکھا ہے کہ حضرت قضال رحمۃ اللہ علیہ نے بیان فرمایا ہے کہ حضرت عبدالمطلب سے لے کر حضرت اسماعیل علیہ السلام کے صاحبزادے تک نہ ہی شرک کرتے تھے اور نہ کراتے تھے۔ وہ صرف اللہ تعالیٰ کے واحد ہونے کے قائل تھے۔ امام رازی کی عبارت اسی سے متفق ہے۔

صاحب خزینۃ القرآن صفحہ نمبر ۲۲۲۸ جلد نمبر ۴ پر فرماتے ہیں کہ میرے جدا مجد حضرت علی رضی اللہ عنہ لکھتے ہیں صحابہ رضی اللہ عنہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کے والدین کس مذہب پر تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انبیاء علیہم السلام کے والدین کافر نہیں ہوتے۔ فرمایا یہ حدیث مجموعہ کے علاوہ اور بھی شہرت سے ہے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی۔ وَتَقَلُّبَكَ فِي السّٰجِدِيْنَ فرمایا حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر جن جن

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

پشتوں سے میں آیا ہوں وہ سب اس آیت کے مصداق ہیں۔ فرمایا یہ حدیث تواتر ہے۔ دوسری حدیث درج کرتے ہیں۔

عن ابی بکر عن عمر بن الخطاب عن عثمان بن عفان عن علی رضی اللّٰہ تعالیٰ عنھم۔ قالو قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ و سلم مانسیة قبل ان آذرہ لم یکن والدابراھیم بل عمہ واحتجوا علیہ بوجوہ منھا ان آباء الانبیاء ما کفارۃ۔

یہ حدیث بھی تفسیر خزینۃ القرآن کی جلد نمبر ۴ صفحہ نمبر ۲۲۲۸ پر درج ہے۔ یہی دونوں حدیثیں امام رازی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے رسالہ مولد النبی ﷺ میں تحریر کی ہیں۔ فرماتے ہیں کہ میں نے خزینۃ القرآن سے ماخذ کیا۔ کیونکہ اس میں قوی دلائل تھے۔ یہی حدیث میں نے اپنی کتاب اسرار التنزیل میں بھی لکھی ہے۔ یہی بات امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تصنیف حاوی للفتاویٰ میں امام رازی سے روایت بیان کی ہے۔ صاحب خزینۃ القرآن تیسری حدیث درج کرتے ہیں کہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے بنی آدم کی تمام قوموں میں سے عرب کو چن لیا۔ میرے آباؤ اجداد مذہب ابراہیمی پر تھے۔ مگر انہیں مذہب ابراہیمی کی تلقین کرنے والا کوئی نہ تھا۔

صاحب خزینۃ القرآن دلائل عقلیہ دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

دلیل اوّل

کفر اس وقت وارد ہوتا ہے جب نبی موجود ہو اور اس پر احکام شرعی وارد ہوں جو ان کا انکار کرے وہ کافر ہوتا ہے۔

دلیل دوم

حضور ﷺ اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کے درمیان دو ہزار سال کا فاصلہ ہے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس عرصہ میں کوئی پیغمبر نہیں آیا یہ بعد کا زمانہ ہے اس وقت کچھ اہل کتاب لوگوں نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی شریعت کو بدل ڈالا ان کی اصلاح کرنے والا کوئی نہ تھا جو ان کو مذہب ابراہیمی پر چلاتا صرف یہی کہہ دیتے تھے کہ ہم مذہب ابراہیمی پر ہیں یہ لاعلمی کا زمانہ تھا لاعلمی کے دور پر کفر کا فتویٰ دینا محال ہے۔

دلیل سوم

فرماتے ہیں پاک چیزیں پاک ہی رہتی ہیں بدن کو پاک کرنے کے لیے پانی ہوتا ہے اور پانی کو پاک برتن میں ڈالا جاتا ہے اگر ناپاک برتن میں ڈالا جائے تو وہ پانی ناپاک ہوگا اس سے بدن کا پاک ہونا محال ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں ارشاد فرمایا ہے ''وَيُزَكِّيهِمْ'' میرا محبوب ﷺ انہیں پاک کرنے والا ہے۔ سرکار ﷺ تمام بنی نوع انسان کے مطہر ہیں یعنی پاک کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسی مطہر ذات کو ناپاک نفوس میں سے کیسے مبعوث فرماتا؟

دلیل چہارم

پلیدی پر جب پانی ڈالا جاتا ہے تو پانی اسے پاک کر دیتا ہے۔ دیکھئے پانی تمام پلیدی کو پاک کر دیتا ہے۔ پھر سرکار ﷺ طیب و مطہر ہیں اور سارے عالم کے لیے مزکی ہیں۔ کیا جن نفوس قدسیہ سے حضور ﷺ تشریف لے آئے وہ ناپاک ہو سکتے ہیں؟ فرماتے ہیں میرے جد امجد حضرت علی رضی اللہ عنہ لکھتے ہیں کہ بارہ ہزار صحابہ کرام کا مجمع تھا۔ آپ ﷺ سے عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ اپنے والدین کے بارے میں ارشاد فرمایئے سید الانبیاء ﷺ نے فرمایا انبیاء کے والدین کافر نہیں ہوتے۔ اللہ تعالیٰ نے تمام خلقت سے بنی آدم کو چنا، بنی آدم میں سے نوح علیہ السلام کو اور نوح علیہ السلام سے ان کے بیٹے سام کو، اولاد سام سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اور ان سے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو اور حضرت اسماعیل علیہ السلام سے کیدار کو۔ کیدار سے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

مدرکہ کو پھر ہاشم کو ہاشم سے میرے دادا عبدالمطلب کو، عبدالمطلب سے مجھے خوب چنا اور اچھوں کی طرف چنا فرمایا سے حضرت آدم علیہ السلام سے کر میرے والد تک جن جن نفوس سے میں آیا ہوں۔ وہ پاک تھے پھر آیت پڑھی وَتَقَلُّبَكَ فِي السّٰجِدِيْنَ۔ صاحب خزینۃ القرآن فرماتے ہیں کہ یہ حدیث تواتر سے ہے۔

دلیل پنجم

دوسرے سرکار دو عالم ﷺ کے قرب میں آئیں تو پاک ہو جائیں اور جن نفوس سے وہ خود تشریف لائے۔ وہ ناپاک رہیں، محال ہے فرماتے ہیں جو سرکار ﷺ کے والدین کریمین کے ایمان پر شک کرے۔ اس کو قرآن کے لفظ زکی پر انکار ہے قرآن کے ایک لفظ کا انکار سارے قرآن کا انکار ہے منکر قرآن مرتد و کافر ہے۔ صاحب خزینۃ القرآن فرماتے ہیں کہ ایک گروہ یہ روایت کرتا ہے کہ سرکار دو عالم ﷺ نے والدین کے ایمان کے بارے میں دعا کی وہ منظور نہ ہوئی۔ یہ روایت اس گروہ کی اپنی اصطلاح ہے اور یہ حدیث کہیں بھی موجود نہیں ہے۔ صاحب خزینۃ القرآن فرماتے ہیں میں نے اپنے جد امجد حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مجموعے میں نہ ہی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے کوئی ایسی روایت سنی ہے اور ہی ہم نے مشہور محدثین سے یہ حدیث سنی (بلکہ یہ اسی صدی کی اصطلاح ہے) فرماتے ہیں جو شخص نبی کریم ﷺ سے وہ بات منسوب کرے جو آپ ﷺ نے نہ فرمائی ہو۔ ایسا شخص کافر و زندیق ہے۔ اس روایت کو میرے زمانے کے ۲۶ معتبر محدثین نے رد کیا ہے اس روایت کو میرے زمانے کے ۲۶ سو معتبر محدثین نے رد کیا ہے۔ فرمایا سرکار ﷺ کے والدین مذہب ابراہیمی پر تھے اور جن نفوس سے سرکار تشریف لائے ہیں۔ وہ سب پاک ہیں۔ اس قسم کی بکثرت احادیث مرفوع ہیں جو تفسیر خزینۃ القرآن میں درج ہیں۔

"حاوی للفتاویٰ" میں امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ یہ حدیث درج

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

کرتے ہیں۔

عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان اللّٰہ خلق الخلق فاختار من الخلق بنی آدم واختار من بنی آدم العرب واختار من العرب مضر واختار من مضر قریشا واختار من قریش بنی ھاشم واختار من بن ھاشم بن عبدالمطلب ثم اصطعفانی فانا من خیا ابی خیار

رواہ طبرانی وبیھقی۔ (حاوی للفتاوی، جلداوّل صفحہ نمبر ۲۱۱)

ترجمہ: ''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! بے شک اللہ تعالیٰ نے ساری خلقت کو پیدا فرمایا۔ اس تمام خلقت سے آدم بنی آدم کو چنا۔ بنی آدم سے عرب کو چنا عرب سے مضر سے قریش کو چنا پھر مجھے بہترین چن لیا۔ گویا مجھے بہترین سے چن کر بہترین کی طرف چن لیا۔

یہ حدیث خزینہ القرآن میں بھی موجود ہے۔ ترمذی شریف میں ہے:

ان اللّٰہ خلق الخلق فجعلنی فی خیرھم ثم جعلھم فرقتین فجعلنی فی خیرھم فرقتة ثم جعلھم فجعلنی فی خیرھم قبیلة ثم جعلھم بیوتًا فجعلنی فی خیر ھم بیتا وخیرھم نفسا۔ (ترمذی ابوالمناقب ص ۵۱۹)

ترجمہ: ''بے شک اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا تو مجھے ان سے بہتر میں کیا۔ پھر ان کے دو گروہ بنائے تو مجھے اچھے گروہ میں کیا پھر ان کو قبائل میں تقسیم کیا تو مجھے بہترین قبیلہ کا فرد بنایا۔ پھر وہ گھروں میں تقسیم ہوئے تو مجھے اچھے گھروں والے اور اچھے نفوس والے لوگوں میں کیا۔

تمت بالخیر

○○○○○

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ

بارہ ربیع الاوّل

(صحیح تاریخ ولادت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

http://t.me/Tehqiqat

مصنف

حضرت علامہ مفتی شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ علیہ

ناشر

مکتبہ حنفیہ
گنج بخش روڈ ۰ لاہور

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

بارہ ربیع الاوّل

(صحیح تاریخِ ولادت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

تاریخ ولادت کے بارے میں کئی اختلاف ہیں۔کون سا مہینہ تھا۔اس میں چھ قول ہیں۔ربیع الاوّل، ربیع الآخر، رجب، رمضان، محرم، صفر۔اسی طرح جولوگ ربیع لاوّل کو ماہ ولادت مانتے ہیں ان میں تاریخ کے بارے میں شدید اختلاف ہے۔ سات اقوال ہیں۔دو، آٹھ، دس، بارہ، سترہ، اٹھارہ، بائیس۔رات کا وقت تھا یا دن کا۔جگہ کون سی تھی۔

صدیوں کی بحث وتمحیص کے بعد یہ طے ہو چکا ہے کہ مہینہ ربیع الاوّل کا تھا۔ وقت صبح صادق کا اور جگہ مکہ معظمہ اس جگہ جہاں چند سال پہلے تک مولد پاک کی عمارت موجود تھی۔ جسے ڈھا کر نجدی حکومت نے برابر کر دیا ہے دن کے بارے میں البتہ کوئی اختلاف نہیں۔اس پر سب کا اتفاق ہے کہ دوشنبہ (یعنی پیر) کا دن تھا۔لیکن تاریخ کا مسئلہ جتنا پہلے پیچیدہ تھا اتنا ہی آج بھی ہے۔جمہور اس کے قائل ہیں کہ ۱۲ ربیع الاوّل ہے۔حتیٰ کہ علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ نے اس پر اجماع کا دعویٰ بھی کیا ہے۔

علامہ زرقانی رحمۃ اللہ علیہ ''شرح مواہب'' میں فرماتے ہیں:

والمشهور انه صلى الله عليه وسلم ولد يوم الاثنين ثانى عشر ربيع الاوّل وهو قول محمد بن اسحاق بن يسار

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

امام المغازی و قول غیرہ قال ابن کثیر وھو المشھور عند الجمھور و بالغ ابن الجوزی وابن الجزار فنقلا فیہ الاجماع وھو الذی علیہ العمل۔

ترجمہ: ''مشہور یہ ہے کہ حضور ﷺ دوشنبہ (یعنی پیر) کے دن بارہ ربیع الاوّل کو پیدا ہوئے۔ یہی امام مغازی ابن اسحاق وغیرہ کا قول ہے۔ ابن کثیر نے کہا جمہور کے نزدیک یہی مشہور ہے۔ ابن جوزی وابن جزار نے اس میں مبالغہ کیا اور اجماع نقل کر ڈالا۔ اسی پر عمل ہے۔

لیکن علم ہیئت کے ماہرین کا اس پر اجماع ہے کہ آٹھ ربیع الاوّل کو ولادت ہوئی۔ اسی میں ہے:

و قیل لثمان خلت منہ و اختارہ الحمیدی و شیخہ ابن حزم و حکمی القضاعی فی عیون المعارف اجماع اھل الزیج علیہ۔

ترجمہ: ''اور ایک قول یہ ہے کہ آٹھ ربیع الاوّل کو ولادت ہوئی اسے حمیدی اور اس کے استاذ ابن حزم نے اختیار کیا۔ قضاعی نے عیون المعارف میں اہل زیج (توقیت) کا اس پر اجماع نقل کیا۔''

لیکن سیرۃ النبی وغیرہ میں تاریخ ولادت ۹ ربیع الاوّل تحریر ہے اور یہ مصر کے مشہور ہیئت دان محمود پاشا فلکی کی تقلید ہے۔ محمود پاشا فلکی نے ایک رسالہ ''نتائج الافہام'' لکھا ہے اس میں بڑی عرق ریزی سے یہ ثابت کیا ہے کہ صحیح تاریخ ولادت ۹ ربیع الاوّل ہے۔ اسی کا اقتباس حاشیہ سیرۃ النبی میں یہ ہے۔

صحیح بخاری میں ہے کہ حضرت ابراہیم (شہزادۂ سرکار رسالت ﷺ) کے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

انتقال کے وقت آفتاب میں گہن لگا تھا۔ او دس ہجری تھا اور اس وقت آپ کی عمر ترسٹھواں سال تھا۔ ریاضی کے قاعدے سے حساب لگانے سے معلوم ہوتا ہے کہ دس ہجری کا گرہن ۹ جنوری ۶۳۲ء کو آٹھ بج کے تیس منٹ پر لگا تھا۔ اس حساب سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر قمری ترسٹھ برس پیچھے ہٹیں تو آپ کی پیدائش کا سال ۵۷۱ء ہے۔، جس میں از روئے قواعد روایت ربیع الاوّل کی پہلی تاریخ ۱۲ اپریل کے مطابق ہے۔ تاریخ ولادت میں اختلاف ہے۔

لیکن اس قدر متفق علیہ ہے کہ وہ ربیع الاوّل کا مہینہ دوشنبہ کا دن تھا۔ تاریخ آٹھ سے لے کر بارہ تک میں منحصر ہے۔ ربیع الاوّل مذکور کی ان تاریخوں میں دوشنبہ کا دن نویں تاریخ کو پڑتا ہے۔ ان وجوہ کی بنا پر تاریخ ولادت قطعاً ۲۰ اپریل ۵۷۱ء تھی۔

تاریخ ولادت میں مورخین نے اختلاف کیا ہے۔ طبری و ابن خلدون نے ۱۲ تاریخ، ابوالفداء ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے دس لکھی ہے مگر سب کا اتفاق ہے کہ دوشنبہ کا دن ۹ ربیع الاوّل کے سوا کسی اور تاریخ سے مطابقت نہیں رکھتا اس لئے ۹ ربیع الاوّل ہی صحیح ہے۔ تاریخ دول "العرب والاسلام" میں محمد طلعت بک عرب نے بھی ۹ تاریخ ہی کو صحیح قرار دیا ہے۔ (صفحہ ۴۲، ج ۲)

محمود پاشا فلکی کی تحقیق پر از روئے قواعد ہیئت کلام "کوہ کن کاہ بیار" سے کم نہیں۔ اس لئے اس پر پیچ وادی سے ناظرین کو بچاتے ہوئے ہم چند عام فہم معروضات پیش کرتے ہیں۔

☆..... اس میں دو رائے نہیں کہ کسی واقعہ کو قیاس سے ثابت کرنا تاریخ نویسی نہیں افسانہ نگاری ہے۔ جب کہ اس واقعہ کے بارے میں تاریخی شہادتیں موجود ہوں۔ ہاں اگر روایات مختلف ہوں۔ تو کسی ایک روایت کو قیاس سے ترجیح دے سکتے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہیں۔تاریخ ولادت کے بارے میں روایتیں موجود ہیں۔ان روایتوں میں سے کسی ایک روایت کو ترجیح دینے کے لیے علم ہیئت کی شہادت پیش کی جاسکتی ہے۔ان روایتوں سے الگ کوئی تاریخ معین کرنی اگرچہ وہ علم ہیئت کی مدد سے ہو اصول سوانح نگاری کے بالکل خلاف ہے۔کتب حدیث وسیر کا ایک ایک ورق پڑھ جایئے آپ کو ۹ تاریخ کی کوئی روایت کہیں نہیں ملے گی۔اس کا مطلب یہ ہے کہ ۹ کو ولادت مبارکہ نہ ہونے پر محدثین وارباب سیر کا اجماع مؤلف ہے۔اس اجماع کے خلاف قواعد رویت کی مدد سے ۹ تاریخ متعین کرنی کسی طرح لائق قبول نہیں۔خود علماء ہیئت اس پر متفق ہیں کہ علم فلکیات کے تمام قواعد تخمینی ہیں۔روایات کے صحیحہ کے مقابلہ میں تخمین پر بھروسہ کرنا کبھی بھی دیانت داری نہیں کہی جاسکتی۔

☆..... پھر حساب کی غلطی بہت ممکن۔ادنیٰ سی بھول چوک سے حساب کچھ کا کچھ ہوسکتا ہے۔یہیں دیکھئے حاشیہ سیرۃ النبی میں حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا یوم وفات ۷ جنوری تحریر ہے۔اور رحمۃ للعالمین میں ۲۷ جنوری۔ان میں کون صحیح ہے یہ کون بتایئے؟

☆..... حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کے یوم وصال قمری کون تاریخ تھی یہ حاشیہ سیرۃ النبی ﷺ میں نہیں مگر رحمۃ للعالمین میں ۲۹ شوال اور دن دوشنبہ کا لکھا ہے۔اور ازروئے قواعد سورج گہن قمری مہینے کی تین آخری تاریخوں کے علاوہ اور کسی تاریخ میں لگ نہیں سکتا۔ایک کی تحقیق کے مطابق ۱۰ھ کی ۲۹ شوال کو ۷ جنوری تھی۔دوسرے کی تحقیق کے مطابق ۲۷ جنوری۔ان دونوں میں کون سا حساب درست ہے۔یہ فیصلہ کیسے ہو؟

☆..... چلئے آپ کی خوشی سے ہم مان لیتے ہیں کہ ۵۷۱ھ میں ربیع الاوّل کی ۹

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

تاریخ کو دوشنبہ تھا۔ تو جب ۹ کو دوشنبہ تھا تو دو کو بھی دوشنبہ ہوگا پھر دو کو چھوڑ کر ۹ کی ترجیح، ترجیح بلا مرجح ہی نہیں ترجیح معدوم ہے۔ کیونکہ ابھی گزر چکا ۹ کا کوئی قول نہیں۔ اودو کے بارمیں روایت ہے تو ترجیح ہوگی تو دو کو نہ کہ ۹ کو۔ اور اگر بغیر روایت کے ۹ کی ترجیح پر اصرار ہے تو جیسے ۹ ویسے ہی ۱۶ اویسے ۲۳ ویسے ہی ۳۰ پھر ۹ کے اختیار کی وجہ؟

الغرض انہیں محققین کے تسلیم کردہ اصول کے مطابق ترجیح اگر ہوگی تو دو کو۔ نو کی ترجیح کسی طرح ممکن نہیں۔

☆..... اس تحقیق میں بنیادی غلطی یہ ہے کہ ان لوگوں نے روایتوں کو پس پشت ڈال کر اپنے جی سے مختلف فیہ باتوں کو متفق علیہ بنا کر ۹ کو اختیار کر لیا ہے۔ مثلاً محشی سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم لکھتے ہیں۔

تاریخ ولادت میں اختلاف ہے۔ لیکن اس قدر متفق علیہ ہے کہ وہ ربیع الاول کا مہینہ اور دوشنبہ (یعنی پیر) کا دن تھا اور تاریخ آٹھ سے لے کر بارہ تک منحصر ہے۔ رحمۃ للعالمین میں ہے:

تاریخ ولادت میں مورخین نے اختلاف کیا۔ طبری و ابن خلدون نے ۱۲ ربیع۔ ابوالفدا نے دس لکھی۔ مگر سب کا اتفاق ہے کہ دوشنبہ کا دن ۹ ربیع الاوّل کے سوا کسی اور تاریخ سے مطابقت نہیں رکھتا۔

ان لوگوں نے جن جن باتوں کو متفقہ بتایا ہے۔ ان میں سوائے اس کے کہ دوشنبہ کا دن تھا اور کوئی بات متفق علیہ نہیں۔ نہ مہینہ نہ تاریخ کا ۸ سے لے کر بارہ میں منحصر ہونا نہ دوشنبہ کے دن کا صرف ۹ ربیع الاوّل کے ساتھ مطابق ہونا۔ مہینے کے بارے میں چونکہ راجح مختار یہی ہے کہ ربیع الاوّل ہے اس لئے ہم اس میں سے قطع نظر کرتے ہیں۔ بقیہ باتون کے بارے میں طول طویل شہادتوں کے بجائے زرقانی علی

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

المواہب کی یہ جامع عبارت پیش کرتے ہیں:

فقیل انه ولد لليلتين خلتا من ربيع الاوّل به قال صدر مغلطائی و قال لثمان خلت منه قال الشيخ قطب الدين القسطلانی وهو اختيار اكثر اهل الحديث و نقل عن ابن عباسو جبير بن مطعم وهو اختيار اكثر من له معرفة بهذ الشان يعنی التاريخ و اختاره الحميدی و شيخه ابن حزم و حكمی القضاعی فی عيون المعارف اجماح اهل الزيج عليه و رواه الزجری عن محمد بن جبير بن مطعم و كان عارفا بالنسب وايام العرب وقيل ولد لاثنی عشر من ربيع الاوّل وعليه عمل اهل مكة قديما و حدثنا فی زيارة مولده فی هذه الوقت و قيل لسبع عشرة وقيل لثمان عشرة و قيل لثمان بقين و قيل ان نذين القولين الاخرين غير صحيحين عمن حكيا عنه بالكلية و المشهور انه صلی الله تعالی عليه وسلم ولد يوم الاثنين ثاانی عشر ربيع الاوِّل وهو قول محمد بن اسحاق امام المغازی وقول غيره قال ابن كثير وهو المشهور عند الجمهور وبالغ ابن الجوزی و ابن الجزار فنقلا الاجماع وهو الذی عليه العمل۔

ترجمہ: ”ایک قول یہ ہے کہ تاریخ ولادت دو ربیع الاوّل ہے۔ یہ صدر

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

مغلطائی کا قول ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ آٹھ ہے۔ شیخ قطب الدین قسطلانی نے فرمایا یہی اکثر محدثین کا مختار اور حضرت ابن عباس و حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔ اکثر ماہرین تاریخ اور حمیدی اس کے استاذ ابن حزم کا بھی مختار ہے۔ قضاعی نے عیون المعارف میں اہل ہیئت کا اس پر اجماع بتایا۔ ابن شہاب زہری نے محمد بن جبیر بن مطعم سے اسے روایت کیا جو انساب اور عرب کی تاریخ کے ماہر تھے۔ اور ایک قول یہ ہے کہ ۱۲ ہے۔ اسی پر اہل مکہ کا ہمیشہ سے عمل ہے کہ مکان ولادت کی زیارت اسی تاریخ میں کرتے ہیں۔ ایک قول سترہ کا ہے اور ایک اٹھارہ کا اور ایک بائیس کا۔ اخیر کے دونوں جس کی طرف منسوب ہے، اس سے بروایت صحیح ثابت نہیں اور مشہور ۱۲ ربیع الاوّل دوشنبہ کا دن ہے۔ یہی ابن اسحاق امام مغازی وغیرہ کا قول ہے۔ ابن کثیر نے کہا یہی جمہور کے نزدیک مشہور ہے۔ ابن جوزی اور ابن جزار نے اس پر بہت مبالغہ کیا اور اجماع نقل کر ڈالا۔ عمل اسی پر ہے۔"

دمیاطی اور ابوالفداء نے دس ربیع الاوّل اختیار کیا۔ ان میں اٹھارہ بائیس کا قول ساقط الاعتبار ہے۔ باقی پانچ اقوال بچے۔ جب تاریخ کے بارہ میں اتنے اقوال ہیں تو یہ کہنا کیسے صحیح ہے کہ تاریخ آٹھ سے لے کر بارہ تک میں منحصر ہے۔ یا صرف بارہ یا دس ہے۔

اسی طرح یہ بھی متفق علیہ نہیں کہ سنہ ولادت کے ربیع الاوّل میں دوشنبہ کا دن سوائے نو کے کسی اور تاریخ سے مطابقت نہیں رکھتا۔ ابھی گزرا کہ تمام اہل ہیئت کا اس پر اتفاق ہے کہ اس سال آٹھ ربیع الاوّل کو دوشنبہ تھا۔ نیز بر سبیل صدق جس طرح دوشنبہ کا دن نو کو پڑے گا۔ اسی طرح دو، سولہ، تیئیس، تیس کو بھی پڑے گا۔ پھر نو کی ترجیح

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

کس بنا پر۔ اور اگر اسے درست مان لیا جائے تو ترجیح دو کو ہونی چاہیے۔ کیونکہ دو کی روایت ہے۔ ۹ کی کوئی روایت نہیں۔ مختصر یہ کہ ۹ ربیع الاوّل کا قول روایۃً درایۃً کسی طرح اس لائق بھی نہیں کہ اسے ذکر کیا جائے چہ جائیکہ اسے محقق ومختار بتایا جائے۔

صحیح تاریخ ولادت

ابھی گزرا کہ ان سات اقوال میں پانچ لائق غور ہیں۔ ان میں آٹھ ربیع الاوّل کا قول بحیثیت روایت اور درایت ہر طرح راجح ومختار ہے۔ بحیثیت روایت یوں کہ یہ سید المفسرین سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہم جیسے اجلہ صحابہ کا قول ہے۔ ابن شہاب زہری اور محمد بن جبیر بن مطعم جیسے اکابر تابعین سے منقول ہے۔ یہی اکثر محدثین اور ماہرین تاریخ کا مختار ہے اور بحیثیت درایت یوں کہ اس پر تمام اہل ہیئت کا اجماع ہے۔

لیکن چونکہ بارہ ربیع الاوّل کا قول عوام وخواص سب میں مشہور ہے اور جمہور اہل سیر کا مختار ہے۔ اسی پر تمام امت کا عمل ہے اور تلقی امت بالقبول کا شرع میں بہت اعتبار ہے۔ اس لیے جشن میلاد النبی ﷺ منانے کے لیے ۱۲ ربیع الاوّل مختار ہے۔ اس کے خلاف میں انتشار وافتراق ہے۔

اب ہم اس بحث کو امام اہل سنت مجدد اعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان صاحب بریلوی قدس سرہ السامی کے کلمات طیبات پر تمام کرتے ہیں۔

اعلیٰ حضرت قدس سرہ جہاں دینیات میں یگانہ وقت تھے وہیں ریاضی کے بھی امام تھے اس لیے تاریخ وتوقیت دونوں حیثیت سے آپ کے ارشادات قول فیصل ہیں۔ اعلیٰ حضرت قدس سرہ کا اس موضوع پر ایک رسالہ بھی ہے بدقسمتی سے وہ رسالہ نہیں مل سکا۔ جمادی الاولیٰ ۱۳۱۸ھ کا تحفہ حنفیہ کا شمارہ ملا۔ اس میں یہ جواہر پارے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

ملے جو ہو یہ ناظرین ہیں۔

سوال:

ولادت اقدس حضور پرنور سید المرسلین ﷺ کی تاریخ کیا ہے۔ بینوا توجروا

جواب:

دو، آٹھ، دس، بارہ، سترہ، اٹھارہ، بائیس سات اقوال ہیں۔ مگر اشہر واکثر و ماخود و معتبر دوازدہم ربیع الاوّل شریف ہے۔ مکہ معظّمہ میں ہمیشہ اسی تاریخ کو مکان تولد اقدس کی زیارت کرتے ہیں۔ کذا فی المواھب والمدارج۔ اور خاص اس مکان جنت نشان میں اسی تاریخ مجلس مقدس ہوتی ہے۔ کذا فی المدارج۔ علامہ قسطانی و فاضل زرقانی فرماتے ہیں:

المشهور انه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ولد يوم الاثنين ثانى عشر ربيع الاوّل وهو قول محمد بن اسحاق امام المغازى وغيره و عليه العمل۔

ترجمہ: ''مشہور یہ ہے کہ حضور ﷺ دوشنبہ کے دن بارہ ربیع الاوّل کو پیدا ہوئے۔ یہی امام مغازی ابن اسحاق وغیرہ کا قول ہے اور اسی پر عمل ہے۔''

شرح مذاہب میں امام ابن کثیر سے ہے المشہور عند الجمہور اسی میں ہے "هو الذى عليه العمل"۔ شرح ہمزیہ میں ہے "هو المشهور عليه العمل"۔ اسی طرح مدارج وغیرہ میں تصریح کی۔

وان كا اكثر المحدثين والمورخين على ثمان خلون وعليه اجمع اهل الزيجات و اختاره ابن حزم والحميدى وروى عن ابن عباس و جبير بن مطعم رضى الله تعالى عنهم و بالاول صدر مغلطائى و اعتماده الذهبى فى تذهيب التهذيب تبعًا للمزى فى التهذيب

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

وحکی المشهور بقیل وصحح الدمیاطی عشر اخلت اقول و حاسبنا فوجدنا غرة المحرم الوسطیة عام ولا دته صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یوم الخمیس فکانت غرة شهر الولادة الکریمة الوسطیة یوم الاحد والهلالیة یوم الاثنین فکان یوم الاثنین الثامن من الشهر ولذا أجمع علیه اصحاب الزیج و بمجرد ملاحظة الغرة الوسطیة یظر استحالة سائر الاقوال ماخلا الطرفین والعلم بالحق عند مقلب الملوین۔

ترجمہ: ''اگرچہ اکثر محدثین اور مورخین آٹھ تاریخ مانتے ہیں اور اسی طرح ہیئت کا اجماع ہے اور اسے ابن حزم اور حمیدی نے اختیار کیا۔ حضرت ابن عباس اور حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہم سے مروی ہے۔ پہلا قول صدر مغلطائی کا ہے اور اسی پر ذہبی نے تذہیب میں صاحب تہذیب مزی کی اتباع میں اعتماد کیا اور قول مشہور کو قیل سے نقل کیا۔ دمیاطی نے دس تاریخ کی تصحیح کی۔ ''اقول' میں نے حساب لگایا تو سن ولادت کے محرم کے غرہ وسطیہ کو پنجشنبہ کے دن پایا۔ تو ماہ ولادت مبارکہ کا غرہ وسطیہ یکشنبہ کو ہوا اور ہلالیہ دوشنبہ کو۔ پس دوشنبہ کو آٹھ ربیع الاوّل ہوئی۔ اسی وجہ سے اس پر اہل ہیئت سے اجماع کیا۔ محض غرہ وسطیہ کے دیکھنے سے تمام اقوال کا محال ہونا ظاہر ہو جائے گا۔ علاوہ قول اوّل وآخر کے (یعنی دو اور بائیس کے) اور حقیقی علم شب و روز بدلنے والے کو ہے۔

اور شک نہیں کہ تلقی امت بالقبول کے لیے شان عظیم ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

الفطر یوم یفطر الناس والاضحی یوم یضحی الناس، رواہ الترمذی عن ام المومنین عائشة الصدیقة بسند صحیح۔

ترجمہ: ''عیدالفطر اس دن ہے جس دن لوگ عید کریں اور عیدالاضحیٰ اس روز ہے جس روز لوگ عید سمجھیں۔''

اور فرماتے ہیں ﷺ

فطرکم یوم تفطرون وضحاکم یوم یضحون رواہ ابوداؤد البیهقی فی السنن عن ابی هریرة رضی الله عنه عنه بسند صحیح رواہ الترمذی) و حسنه فزاد فی الصوم یوم تصومون وا لفطر ویم یفطرون وارسله الشافعی فی مسنده فی والبیهقی فی سننه عن عطاء فزاد فی اخره عرفة یوم تعرفون وان لم یصادف الواقع ونظیره التحری۔

ترجمہ: ''مسلمانوں کا روزہ عیدالفطر وعیدالاضحیٰ اور عرفہ سب اس دن ہے۔ جس دن جمہور مسلمین خیال کریں۔ یعنی اگرچہ (کسی وجہ مثلاً رویت نہ ہونے کی وجہ سے) اگرچہ واقع کے مطابق اور اس کی نظیر تحری کا قبلہ ہونا ہے۔''

لاجرم عید میلاد والا بھی کہ عیدا کبر ہے قول وعمل جمہور مسلمین کے مطابق ہے۔

ولادت پاک باعتبار عیسوی ۲۰ اپریل ۵۷۱ء اور باعتبار بکرمی یکم جیٹھ ۶۲۸ تھی۔ فارسی کا مہینہ نیسان تھا۔ اس کی تاریخ بھی ۲۰ تھی۔ آفتاب اس وقت برج حمل سے ۳۱ درجہ دقیقے پر تھا۔ اس دن صبح صادق کا طلوع افق مکہ معظمہ پر دھوپ گھڑی سے چار بج کر بیس منٹ پر اور عرب کے مروجہ حال ٹائم سے ۹ بج کر ۵۷ منٹ پر ہوا تھا ''غفر'' منازل قمر میں تین چھوٹے چھوٹے ستارے ہیں۔ اس کے طلوع کے وقت ولادت ہوئی۔ یہی تمام انبیاء کی ولادت کا وقت ہے۔

☆☆☆

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ

مسئلہ

نور و بشر

مؤلف

امام الواصلین
حضرت پیر سید ابو محمد امام شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

خلیفہ مجاز

قبلہ عالم
حضرت پیر سیّد مہر علی شاہ گیلانی رحمۃ اللہ علیہ

ناشر

مکتبہ حنفیہ
گنج بخش روڈ ○ لاہور

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

مختصر تعارف مصنف

حجۃ الکاملین، امام الواصلین حضرت پیر سید ابو محمد شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ عالم باعمل، متقی، پرہیز گار اور سنت نبوی ﷺ کے پابند تھے، ناظرہ قرآن مجید والدہ محترمہ سے پڑھا اور دیگر تعلیم مولانا نور الدین، مولانا سید احمد حسن ابدالوی، مولانا محمد جامی، مولانا سلطان محمد، مولانا محمد امیر دامانی اور شیخ الجامعہ مولانا غلام محمد گھوٹوی (رحمۃ اللہ علیہم) سے حاصل کی۔ اور بیعت وخلافت کی سعادت حضرت مجدد گولڑوی حضرت پیر سید مہر علی شاہ گیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے عطا ہوئی۔ آپ جب مدرسہ صدر دینیات بہاولپور میں تعلیم حاصل کر رہے تھے تو وہاں کے اساتذہ میں حضرت مولانا سید احمد حسن ابدالوی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت سیدنا پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے مرید تھے تو ان کے ذریعہ سے مجدد گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بیعت کے لیے عرض کیا تو حضرت مجدد گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا نماز تہجد کے بعد انہیں بیعت کروں گا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کیف وسرور کے ساتھ انتظار کرنے لگے نماز تہجد کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ کو بلایا گیا تو قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو بیعت فرمایا اور ایک بھرپور نگاہ ڈالی تو تمام حجابات اٹھ گئے۔ اس کے بعد جب زیارت ہوتی تو حضرت مجدد گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ آپ پر خصوصی شفقت فرماتے اور اوراد ووظائف کی

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

تلقین کرتے ۔ ایک مرتبہ پوچھا کون کون سے وظائف پڑھتے ہو، آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بتایا تو فرمایا'' شاہ صاحب کیونکہ آپ اہل علم ہو درود کبریت احمر پڑھیا کرو، زکوۃ ایندی دے ترائے طریقے ہن وغیرہ''۔

حضرت مجدد گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے حضرت سید غلام محی الدین گیلانی قبلہ بابو جی رحمۃ اللہ علیہ بھی آپ پر خصوصی شفقت فرماتے ۔ایک مرتبہ ملتان میں قبلہ بابو جی رحمۃ اللہ علیہ کا انتظار کیا تو آپ کو آنے میں دیر ہوگئی سینے کے درد کی وجہ سے شاہ صاحب اپنے گھر چلے گئے۔ جب قبلہ بابو جی رحمۃ اللہ علیہ آئے تو پوچھا شاہ صاحب کہاں ہیں عرض کیا گیا کہ تکلیف کے باعث گھر چلے گئے تو فرمایا ابھی چلو شاہ صاحب کی عیادت کو چلتے ہیں، عرض کیا گیا سفر بہت زیادہ ہے آپ ابھی تشریف لائیں ہیں آرام فرمائیں ۔ دوسرے دن صبح کو بغیر اطلاع کے بستی مہر آباد میں تشریف لائے۔تو شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے قدم بوسی کی ۔اور عرض کیا چلیں تو سیدنا بابو جی رحمۃ اللہ علیہ نے شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا بازو پکڑ کر اپنے آگے چلنے کا حکم دیا آپ نے ہاتھ باندھ کر عرض کیا لیکن بار بار فرماتے آپ میرے آگے چلیں تو آپ نے ''الامر فوق الادب'' کے مطابق تھوڑا سا آگے چلے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں حضرت قبلہ بابو جی رحمۃ اللہ علیہ نے چوہدری اورنگزیب کمشنر ملتان کو اپنے مکتوب گرامی مورخہ ۱۹۵۱۔۶۔۱۰ میں لکھا، شاہ صاحب بہت بڑے عالم نیک اور متقی ہیں۔مزید حالات کے لیے ،''حیات امام الواصلین رحمۃ اللہ علیہ'' مرتب سید ظفر علی شاہ دامت برکاتہم العالیہ کا مطالعہ کریں۔

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت امام الواصلین رحمۃ اللہ علیہ اپنے زمانے کے بلند پایہ مفتی، عالم دین تھے، عوام وخاص آپ کے آستانہ پر حاضر ہوتے اور مسائل کے حل کے لیے آپ سے رجوع فرماتے مگر صد افسوس کہ آپ کی تحریرات کو محفوظ نہ کیا جاسکا مگر کچھ تحریرات آپ کے پوتے حضرت سید ظفر علی شاہ، شیخ الحدیث جامعہ غوثیہ مہریہ لودھراں کے پاس محفوظ ہیں، جن میں یہ ایک مسئلہ ''نورو بشر'' بھی ہیں جو علمی حیثیت کے اعتبار سے نادر تحریر ہے آپ کی خدمت میں پیش ہے۔ ان شاء اللہ العزیز آپ کی بقایا تحریرات منظر عام پر لانے کی تحریک جاری ہے،

قارئین راقم کی بھی یہ سعادت مندی کہ کہ میرا نام آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ہی تجویز فرمایا کہ میرے والد میاں غلام رسول جو کہ حضرت امام الواصلین رحمۃ اللہ علیہ کے خدمت گذار اور عقیدت مند تھے آپ کی خدمت میں حاضر ہوکر نام رکھنے کی استدعا کی تو فرمایا اس کا نام عبدالاحد رکھو ورنہ جو دل میں آئے وہی رکھ لو۔ اللہ تعالیٰ آپ کے فیوض و برکات کو تا قیامت جاری رکھے۔

آمین

سگ مہر آباشریف

محمد عبدالاحد قادری

گوگڑاں، حال مقیم لاہور

۲۷۔۱۔۲۰۱۱

☆☆☆

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

نور و بشر

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

حامدا و مصلیا وھذا الشعر رواہ الطبرانی و صاحب الغیلانیات و فی الزاھر لا بن قتیبہ ان العباس اتی الیہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم۔

من قبلھا طبت فی الظلال و فی مستوع حیث یخصف الورق

حاشیہ ای من قبل ھذہ النشاءۃ والدنیا و قیل قبل النبوۃ او قبل الولادۃ او قبل کل ذلک۔

والظلال جمع ظل بمعنی فی ظلال الجنۃ فی صلب آدم علیہ السلام قبل ان ھبط۔

سب سے اوّل نور

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے اس کو علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے الوفاء اور ابونعیم رحمۃ اللہ علیہ نے دلائل النبوت میں روایت کیا۔ امام جلال الدین

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ اس کو ابن عمر المعدنی نے اپنی مُسند میں آپ ﷺ سے روایت کیا۔ آپ نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو مجھے ان کی پشت میں زمین کی طرف اتارا یعنی اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کا نور اور آپ کا عنصر پیدا کیا جس کو تسنیم کے ساتھ گوندھا گیا۔ اور وہ بہت بڑی لطیف چیز ہے اس کو اللہ تعالیٰ نے صلب آدم میں ودیعت رکھا اور اسی صلب میں اس کو اتارا جیسا کہ گذرا پھر اس کو آپ سے (حضرت آدم علیہ السلام) کئی واسطوں کے ذریعے منتقل کیا۔ (خفاجی ۳۱۹ ص)

نور سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

قد جاء کم من اللہ نور و کتاب مبین۔

(سورۃ المائدہ)

ترجمہ: ''بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب''۔

اس میں کئی اقوال ہیں اوّل یہ ہے کہ نور سے مراد حضرت محمد ﷺ اور کتاب سے قرآن مجید ہے۔ (تفسیر کبیر جلد سوئم سورۂ مائدہ صفحہ ۳۸۳)

اور کہا گیا کہ اوّل سے رسول ﷺ اور ثانی سے قرآن مراد ہے۔

(تفسیر ابوالسعود صفحہ ۳۸۴)

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

اللہ تعالیٰ کا فرمان

قَدْ جَآءَ كُمْ مِنَ اللّٰهِ نُوْر۔

ترجمہ: ''بے شک اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہارے پاس ایک نور آیا''۔

نور عظیم وہ نوروں کے نور نبی مختار ﷺ کا نور ہے۔ اس طرف حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ گئے ہیں اور زجاج کا مختار بھی یہی ہے۔

(روح المعانی صفحہ ۹۴ جلد چہارم پارہ ۶ سورہ مائدہ)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''قد جاء کم'' تمہارے پاس وہ تشریف لائے یہ مطلب نہیں کہ وہ آپ کے ساتھ تھے۔ ''من اللّٰہ'' اللہ کی طرف سے کامل قدرت والے نور وہ حضرت محمد ﷺ ہیں۔

(تفسیر سواطع الالہام: صفحہ ۱۵۱ مائدہ)

یا، نور محمد علیہ السلام ہیں اس لیے کہ آپ کے ذریعے ہدایات لی جاتی ہے جیسا کہ آپ کا نام سراج رکھا گیا ہے۔ (مدارک صفحہ ۲۱۶)

قدجاء کم من اللّٰہ نور رسول یعنی محمد صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم و کتاب مبین بالحلال والحرام یھدی بہ بمحمد والقرآن۔

(تفسیر ابن عباس صفحہ ۷۲)

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

قد جاء کم من اللّٰہ نور وھو النبی صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم و کتاب قرآن مبین۔ (جلالین شریف صفحہ ۱۹۵ مائدہ)

قد جاء کم من اللّٰہ نور رسول۔

یعنی حضرت محمد ﷺ اور کتاب جو حلال وحرام کو ظاہر کرنے والی ہے۔ حضرت محمد ﷺ اور قرآن کے ذریعے ہدایت دیتا ہے۔

نور، سے مراد نبی کریم ﷺ اور کتاب سے قرآن مبین مراد ہے۔

قد جاء کم من اللّٰہ نور یعنی محمد صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم یااسلام۔ (تفسیر مظہری صفحہ ۳۰ مائدہ)

قد جاء کم من اللّٰہ نور و کتاب مبین -

اللہ جل شانہٗ اہل کتاب میں سے ان لوگوں کو جن سے خطاب فرماتا ہے۔ اے اہل تورات وانجیل تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور آ گیا ہے، نور سے مراد حضرت محمد ﷺ ہیں جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے حق کو روشن کیا اور اسلام کو غلبہ دیا اور شرک کو مٹا دیا وہ ان کے لیے نور ہیں۔ جو ان سے روشنی حاصل کرے اور حق بیان کرے اور آپ کا حق کو روشن کرنا اس کو یہود کے لیے کھول کر بیان کرنا ہے۔

(طبری جلد سادس صفحہ ۱۰۴)

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

اعتراض

زین العرب نے ''شرح المصابیح'' میں کہا کہ یہ اس حدیث کے معارض ہے جو یوں روایت کی گئی ہے کہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے عرش کو پیدا کیا سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے آپ کا نور پیدا کیا سب پہلے اللہ تعالیٰ نے روح کو پیدا کیا بے شک اللہ تعالیٰ نے سب پہلے عقل کو پیدا کیا۔

جواب

تو اس کا جواب یہ ہے کہ اولیت امور اضافیہ میں سے ہے تو اس کی تاویل یوں کی جائے گی کہ مذکورہ چیزوں میں سے ہر ایک اپنی جنس کی اشیاء سے پہلے پیدا کی گئی۔ بس قلم درختوں سے پہلے اور آپ کا نور انوار سے پہلے پیدا کیا گیا حتیٰ کہ انہوں نے کہا میں کہتا ہوں ان تمام کی اہل کشف نے تصحیح کی ہے۔ پس روح سے مراد آپ ﷺ کی روح ہے اور عقل آپ ﷺ کے روح کا نور ہے اور آپ کے نور کو معانی ثلاثہ شامل ہیں سب سے پہلے روح کو پیدا کیا پھر عرش کو پھر قلم پس دیکھ شرح محمد۔

(قوت المغتذی حاشیہ سنن الترمذی صفحہ ۳۷ جلد ۲)

اس لیے آپ ﷺ کا نور اوّل المخلوقات ہے۔

حدیث پاک میں ہے کہ اے جابر سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے تیرے نبی کے نور کو اپنے نور سے پیدا کیا۔ (تفسیر روح المعانی صفحہ ۱۰۵)

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

سب اس میں مشترک ہیں کہ آپ ﷺ ان کے وجود کا سبب ہیں بلکہ سارا جہاں آپ نے نور سے مخلوق ہے۔ اسی طرح کی تصریح شیخ عبدالقادر نابلسی قدس سرہ نے اپنے قول طہ النبی تکونت من نورہ کل الخلیقہ میں کی ہے۔ یعنی ان کے نور سے ساری مخلوق موجود ہوتی ہے۔

(صفحہ ۱۰۹)

تمت بالخیر

☆=☆=☆

http://t.me/Tehqiqat

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

الشَّمَامَةُ العَنْبَرِيَّة

مِنْ

مَوْلِدِ خَيْرِ البَرِيَّة

http://t.me/Tehqiqat

١٣٠٥ھ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

پہلے اسے پڑھیں

عنوانات	صفحہ نمبر
اعمال صالحہ میں کوئی عمل قدر و قیمت میں جنتخد ااور رسول کے برابر نہیں	۴
ولادت شریف دوشنبہ (پیر) ۱۲ ربیع الاوّل کو ہوئی	۷
تن ناف بریدہ ختنہ شدہ پیدا ہوئے	۸
عجائبات کا ظہور	۸
مشارق و مغارب ارض پر تین علم (یعنی جھنڈے)	۹
وقت وضع نور دیکھا قصور شام نظر آئے	۱۰
حضرت کے میلاد کا حال سن کر فرحت نہ ہو وہ مسلمان نہیں	۱۲
حضرت پیدا ہوئے دیکھا تو آپ سجدے میں ہیں	۹
مشارق و مغارب زمین پر پھراؤ	۹
آپ کے ہمراہ ایک نور نکلا	۱۰
میں دعوت ابراہیم اور بشارت عیسٰی ہوں	۱۰
زمین سرسبز ہوگئی، سال کا نام سنۃ الفتح	۹
کسریٰ میں حرکت، آتش فارس بجھ گئی	۸
پہلا کلام اللہ اکبر کبیراً	۱۴
کوئی پتھر و درخت نہ رہا مگر اس نے سجدہ کیا	۱۵
والدہ کا وصال مقام ابواء میں ہوا	۱۴
فرشتے آکر آپ پر سایہ کرتے	۱۶
آپ کو بیداری میں معراج ہوا	۲۷
پھر براق لائے اس پر سوار کر کے آسمانوں پر لے گئے	۲۸
حضرت نے شب معراج اپنے رب کو چشم سر سے علی الصحیح دیکھا	۲۸

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

عنوانات	صفحہ نمبر
ابلیس صورت میں ایک شیخ نجدی کے ظاہر ہوا	۳۰
کلی کا پانی درخت کی جڑ میں ڈالا، اس درخت کی برکات	۳۵
ہر چیز مدینہ کی روشن ہوگئی	۳۸
طلع بدر علینا	۳۸
جمع مخلوقات آپ کے لیے پیدا ہوئے	۴۰
ہر آسمان و جنت میں اور ملائکہ ہر ساعت آپ کا ذکر کرتے ہیں	۴۰
آپ کے ہزار نام ہیں	۴۱
قاب قوسین تک قرب ہوا اس جگہ پہلے جہاں کوئی نبی مرسل نہ پہنچا	۴۱
سارے انبیاء آپ کے لیے زندہ کیے گئے	۴۱
باری تعالیٰ کو دو بار دیکھا	۴۱
ان (امت) کو علم اوّل و آخر دیا گیا	۴۴
اللہ نے آپ کو ساری زمین کا مالک کیا تھا	۵۱
پس پشت ویسا ہی دیکھتے تھے جیسے سامنے	۵۱
آپ کا تھوک شریں اور غذا تھا	۵۱
آپ کا سایہ زمین پر نہ پڑتا	۵۱
اللہ آپ کو جنت سے کھلاتا	۵۲
آپ زندہ ہیں اپنی قبر میں اور نماز پڑھتے ہیں	۵۲
اعمال امت کے آپ پر عرض کیے جاتے ہیں	۵۲
خواب میں جس نے آپ کو دیکھا سچ مچ دیکھا	۵۲
شیطان آپ کا ہمشکل نہیں ہو سکتا	۵۲
حضرت کی زیارت کرنا (یعنی روضہ اقدس کی) مستحب ہے	۵۳
اسماء و القابات	۵۷
چہرہ مبارک مثل ماہ نیم کے چمکتا تھا	۵۹

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

عنوانات	صفحہ نمبر
سورج غروب سے رک گیا	۶۸
بعد غروب کے علی بن ابی طالب کے لیے سورج واپس آیا نماز عصر ادا کر لیں	۶۸
ستون مسجد میں تھا فریاد کی ہر حاضر نے سنا	۶۹
طیر (پرندہ) کی حضرت سے شکایت	۷۰
قبر سے لڑکی نے لبیک کہا	۷۱
اللہ نے آپ کے والدین کو زندہ کیا وہ ایمان لائے	۷۱
شب بعثت سنگ و درخت نے آپ کو سلام کیا	۷۱
غیبی خبریں	۷۲
مشتاقان کمال و جمال کے لیے لازم ہے کہ بعد دریافت فضائل میلاد شریف اس امر میں کوشش کریں	۱۰۴
اللہ تعالیٰ ہم کو اور جملہ اہل اسلام کو ایسی توفیق خیر رفیق حال کرے کہ ہم ہر روز کسی قدر میلاد شریف کتب معتبرہ سے پڑھیں یا کسی محب صادق سے سن لیا کریں	۱۰۵
۱۲ ربیع الاوّل کو وصال ہوا	۱۰۹
حضرت دوشنبہ کو پیدا ہوئے اس دن نبی ہوئے اسی دن مکہ سے مدینہ ہجرت کی اسی دن مدینہ میں داخل ہوئے اسی دن وفات پائی۔	۱۱۱
جس نے آپ کو خواب میں دیکھا اس نے سچ مچ دیکھا، شیطان آپ کی صورت نہیں بن سکتا	۱۱۶

☆☆☆

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ من الازل الی الابد علی تزاید الآئہ الوافرۃ واشہد ان لا الہ الا اللہ
وحدہ لا شریک لہ شہادۃ ادخرہا لہول الآخرۃ والصلوۃ والسلام علی رسولہ
وخاتم انبیائہ محمد ن الذی اصطفاہ علی سائر العرب والعجم وعلی آلہ واصحابہ
الذین اسبل علیہم جلابیب النعم اما بعد ہر مومن خوش اعتقاد کو لازم ہے کہ
بعد قبول اسلام وصحت ایمان کے بغرض تکمیل درجۂ احسان وتحصیل مرتبۂ عرفان
احوال سعادت اشتمال سید رسل شمع سبل خاتم الانبیاء شفیع الوری پر علم واطلاع
حاصل کرے کہ یہ دانش وشناخت حالات ولادت ورضاعت ونحو ذلک کے
موجب حلاوت ایمان وسبب تقویت احسان ہوتی ہے انسان کی سعادت اسی میں
ہے کہ اولاً عارف اسماء وصفات وافعال خالق ہو پھر ثانیاً عالم اسماء وصفات

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

واقعال سید خلق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیونکہ بے اس معرفت کے ہرچند کوئی شخص مومن
ومسلم ہو لکن اوسکو کچھہ مزیت اپنے دین مین اور کوئی لذت اپنے اعتقاد کی حاصل
نہین ہوتی ہی جب تک کہ کوئی متصف ساتھہ اس صفت علم کے نہو حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احوال پر مطلع ہونے سے محبت حضرت کے دلمین آتی ہی
اور یہ محبت اس درجہ مطلوب شارع ہی کہ بے اسکے ایمان صحیح نہین ہوتا اسی جگہ
سے اہل حدیث واہل سلوک نے اپنے نفوس وانفاس کو وقف حب خدا ورسول
کر رکھا ہی اور اسی وجہ سے انکو بقیۂ امت پر فضیلت ومزیت تامہ حاصل ہی ؎

دلے کہ آینۂ مہر احمد عربی ست درون سینہ چراغی وشیشۂ جلی ست

مقدمہ بیان مین مؤلفات میلاد شریف کے

ضبط سیر وہدی نبوی مین از ولادت مبارک تا وفات شریف کتب سلف امت
کثرت سی موجود ہین لکن تعلیم وتعلم اون کتب کا اہل اسلام مین ایک عمر دراز سے
متروک ہی حالانکہ یہ درس تدریس شرفاً ورتبۃً علوم فروع ونحوہ پر مقدم ہی بعد تحصیل
علوم کتاب وسنت کے کوئی علم نافع تر علم سیرت وہدی نبوت وسیر صحابہ وتابعین
وتبع تابعین وسلف صالحین اور علوم احکام برزخ ومدارج دار آخرت سی نہین ہے
سوا اسی علم سے اکثر مسلمان غافل وعاطل ہین دریافت احوال حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم پر عام وخاص نے فقط رسائل مولد پر اقتصار کیا ہی اور مؤلفین رسائل

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

میلاد نے رطب و یابس کو یکجا جمع کردیا ہے اور جو کتب بین و دواوین اسلام
اس بارے مین بالخصوص قدیماً و حدیثاً تالیف ہو چکے تھے اونکی طرف کسی نے
بھی کچھ عنایت نہ کی جیسے شفا فی حقوق المصطفی و مواہب لدنیہ مع الشروح
اور ہدی نبوی و صراط مستقیم اور مدارج النبوۃ و نحو ذلک حالانکہ کتب ذمہ دار
تصحیح و تضعیف روایات و قوت و ضعف حکایات مشہورات ہین بنی اس
زمانۂ حاضر مین دیکھا کہ رسائل میلاد نبوی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے تعداد پچاس عدد
سے زائد بڑھ گئی ہے لکن کوئی تالیف لائق اعتماد کلی نہین غالب مضامین ان رسائل
کے بجز قدر قلیل بے اصل یا ضعیف یا آلودۂ اغراق و مبالغہ غیر ثابت ہین اور مولفین
اونکے علماء متقنین نہین اسلیے قطع نظر اس مسئلے سے جسمین ایک جہان برسر نزاع
و تنازع ہے کہ آیا عقد محفل واسطے اس ذکر شریف میلاد کے بطریقۂ مروجہ جائز ہے
یا ناجائز اس رسالے مین اختصاراً ذکر احوال خاصۂ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا
از ولادت تا وفات لکھنا مناسب جانا ہر چند تفصیل کو اس مقام مین بہت کچھ
دست رس تھا لکن قصور ہمت ابناء عصر دیکھکر ہر فصل مین اون ہی مضامین ماثورہ
پر اقتصار کیا گیا جو بنزلۂ راس کے جسد سے ہین اور فقط ضبط اطراف پر وقوف
ہوا کہ اگر کوئی ایماندار اسی مقدار پر مطلع ہو کر محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم مین کوشش کرے تو زہے سعادت کیونکہ حدیث شریف مین آیا ہے المرء
مع من احب و انت مع من احببت اعمال صالحہ مین کوئی عمل قدر و قیمت

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

درفعت منزلت مین برابر محبت خدا اور سول کے نہین ہے کما قال تعالی والذین
امنوا اشد حبا للہ اس محبت کا نشان اتباع حدیث و قرآن ہی پس بس سوا گریہ ہے
تو مسلمان محب رحمن و محبوب رحمن ہے ورنہ متبع خطوات شیطان مجھے سخت قلق ہے
اس بات کا کہ جو لوگ رسائل میلاد یا دعا محبت خیر مولود پڑھتے ہین وہ اس عمل کو
کسلیے صورت جائز شرعی کے مطابق کرکے بجا نہین لاتے اور خواہی نخواہی خلاف
فقہا مین پڑکر معرض حساب و عتاب مین آتے ہین اسمین کیا برائی ہی کہ اگر
ہر روز ذکر حضرت نہین کرسکتے تو ہر اسبوع یا ہر ماہ مین التزام اسکا کرلین کہ
کسی نہ کسی دن بیٹھکر ذکر یا وعظ سیرت و سمت و دل و ہدی و ولادت و وفات
آنحضرت کا کرین پہر ایام ماہ ربیع الاول کو بھی خالی نہ چھوڑین اور اون روایات
و اخبار و آثار کو پڑہین پڑہائین جو صحیح طور پر ثابت ہین اسکی کیا ضرورت ہی کہ
رطب و یابس سے اپنا دل خوش کرین احادیث صحیحہ و آیات واضحہ فضائل سید المرسلین
خاتم النبیین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کیا کم ہین کہ ہم مبالغات شعریہ زید
و عمرو کو داخل ذکر نبوی کرکے اور مضامین ماثورہ سے غیر ماثورہ خلط دیکر محل

اعتراض و انکار بنین سے

باغ مرا چہ حاجت سرو و صنوبرست　　شمشاد خانہ پرور ما از کہ کمترست

شیخ امام سید شبلنجی معروف بمومن رحمہ اللہ تعالی نے کتاب نور الابصار مین
بذکر سیرت نبویہ جو کچھ لکھا ہی اس جگہہ اوس سے تلخیص مطالب بازیادت حسنہ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

کرکے بذیل فصول کہ حقیقت مین واسطے علم احوال نبوت کے اصول ہین ذکر
ولادت مبارک و ما یتصل بہا حوالۂ قلم صدق رقم ہوتا ہی اللہ تعالی سے امید ہے
کہ وہ میری اس خدمت کو اپنے جناب معلی القاب مین قرین قبول فرماکر میرا
خاتمہ بالخیر کرے اور مجھکو دن حشر کے زیر لوا رسید الرسل محشور فرمائے اور
دنیا و آخرت مین میرے دل کو اپنی محبت اور اپنے رسول محبوب کی الفت سے
سیراب و سیر شکم رکھے اور اس محبت کو واسطے میرے سبب مغفرت ذنوب
و رحمت و رضوان کا کرے اللہ پر کوئی شے مشکل نہین ہے اور ہمکو ہر امر آسان

سخت دشوار ہی ہے

تو مگر از طرف رحمت خود نزدیکی ۔۔۔ ورنہ من از طرف خویش نہایت دورم

فصل ذکر مین نسب و ولادت شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

حضرت کا اسم سامی و نام نامی محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم ہے
یہ نسب مبارک تا عدنان کا بر اتفاق علیہ اور مضبوط ہی اسمین کسی کا اختلاف
نہین ہے لیکن عدنان مین تا آدم علیہ السلام صحت ترتیب آبا و اجداد مین بڑا اختلاف ہے
ولہذا فرمایا ہی کذب النسابون آپ کی والدہ آمنہ بنت وہب بن عبد مناف
بن زہرہ تہین نسب مین یک جدی ہین ہے

نسب کان اللہ علیہ من شمس الضحی ۔۔۔ نورا و من فلق الصباح عمودا

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

ما فیہ الاسیدا من سیدٍ حاز المکارم والتقی والجود ا

ولادت شریف مکہ مکرمہ مین وقت طلوع فجر کے روز دوشنبہ شب دوازدہم
ربیع الاول عام فیل کو ہوئی جمہور علما کا قول یہی ہی ابن الجوزی نے اسپر اتفاق
نقل کیا ہی مختار اہل حدیث یہ ہی کہ ہشتم ربیع الاول کو پیدا ہوئے قالہ القسطلانی
ابن عباس و جبیر بن مطعم بھی اسی طرف گئے ہین مختار اہل معرفت تواریخ بھی یہی ہے
اسیکو حمیدی و ابن حزم و قضاعی نے اختیار کیا ہی اہل سیر کا اسپر اجماع ہی بعض نے
کہا دہم اور بعض نے کہا دوازدہم ماہ مذکور کو اہل مکہ کا عمل اسی پر ہی طیبی نے کہا
روز دوشنبہ دوازدہم ربیع الاول کو پیدا ہوے بالاتفاق انتہی عتاد انصار ے
کہتے ہین حضرت سے صوم دوشنبہ کا سوال کیا فرمایا ذلک یوم ولدت فیہ
و انزلت علی فیہ النبوۃ رواہ مسلم اس سے معلوم ہوتا ہی کہ دن کو پیدا ہوے
اسی دن ہجرت بھی کی تھی اور اسی دن مکہ فتح ہوا تھا اور سورہ مائدہ اتری
بعض نے کہا وقت طلوع فجر کے پیدا ہوے زرکشی نے کہا صحیح یہی ہی کہ دن کو
پیدا ہوئے مواہب لدنیہ مین کہا ہی کہ حضرت شب کو پیدا ہوے سکتے مین
ایک یہودی تجارت کرتا تھا اوسنے کہا ای معشر قریش آج کی رات تم مین اس
پچھلی امت کا پیغمبر پیدا ہوا ہی اوسکے ہر دو شانہ کے درمیان ایک علامت
ہی جسمین بال ہین متواتر کو یا وہ عرف اسپ ہی انتہی پہلا قول ابن عمر و سی حسروی
ہے ف مکان ولادت مین اختلاف ہی کسی نے کہا شعب مین اندر اوس گھر کے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

پیدا ہوے جو محمد بن یوسف برادر حجاج ثقفی کا گھر تھا کسی نے کہا شعب بین
کسی نے کہا رکوم مین کسی نے کہا عسفان مین کذا فی المواہب آور شکم مادر سے
ہاتھہ پر شفا ام عبدالرحمن بن عوف کے اوتری نگاہ طرف آسمان کے تھی
دونون ہاتھہ زمین پر تھے امین جو اشارہ ہی وہ مخفی نہین ہی سرگین چشم پاکیزہ
تن ناف بریدہ ختنہ شدہ پیدا ہوے بعض نے کہا آپکا ختنہ آپ کے جد
عبدالمطلب نے ولادت سی ساتوین دن کیا اور بعض نے کہا جبریل نے دن
شق صدر کے زمانہ رضاعت حلیمہ سعدیہ مین ختنہ کیا ذہبی نے کہا ھذا
منکر کعب احبار کہتے ہین تیرہ نبی ختنہ شدہ پیدا ہوے آدم و شیث
وادریس ونوح وسام وکوط وہود ویوسف وموسی وشعیب وسلیمان ویحیی وعیسے
ومحمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کذا فی حیاۃ الحیوان جب آپکے باپ عبداللہ مرے تو
آپ کی مان حامل تہین بعض نے کہا آپ دو ماہہ تھے اور بعض نے کہا ہفت ماہہ
تھے جب والدہ کا انتقال ہوا تو طفل چہار سالہ یا شش سالہ تھے عبدالمطلب نے
ساتوین دن ولادت کے آپکا نام رکھا عقیقہ کیا آپ کی شب ولادت مین کوشک
کسری حرکت مین آیا اوسکی آواز سنی گئی اور چودہ کنگرے گر گئے اور آتش فارس
جو ہزار سال سے یکسان گرم تھی بجھہ گئی اور چشمہ ساوہ خشک ہوگیا جب آپکی عمر
۸ برس دو ماہ ۱۰ دن کی ہوئی عبدالمطلب نے انتقال کیا ابو طالب متکفل پرورش
ہوئے تاشبت بالسنہ مین کہا ہی کہ جب آمنہ کو حمل حضرت کا رہا عجائب ظاہر ہوئے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

قریش جدب شدید وضیق عظیم مین گرفتار تھے حمل رہتے ہی زمین سرسبز ہوگئی
درخت پھل لائے ہر طرف سے مال آنے لگا اوس سال کا نام سنۃ الفتح والابتہاج
ٹھیرا ابن اسحق نے کہا حمل مین کسی نے آمنہ سے کہا تجھکو حمل اس امت کے سید کا ہے
آمنہ کہتی ہین مجھکو کبھی ثقل حمل نہوا ماہ حیض آنا بند ہوگیا بعض احادیث مین آیا ہے
کہ ایسا ثقل ہوا جسکی شکایت عورتون سے کی حافظ ابو نعیم نے کہا ثقل ابتداء
علوق مین تھا پھر وقت استمرار حمل کے خفت ہوگئی ہر حال مین یہ حمل عادت معروف
سے خارج تھا نو ماہ شکم مادر مین رہے جب حمل کو دو ماہ گزرے عبداللہ والد حضرت
کا انتقال ہوگیا یہی راجح ہے مدینے سے مکے کو آتے تھے راہ مین وفات ہوئی
ابواء مین دفن ہوئے ابن عباس کہتے ہین آمنہ کہتی تھین جب حمل چھ مہینے کا ہوا
خواب مین کسی نے مجھسے کہا انک حملت بخیر العالمین فاذا ولدتہ فسمیہ محمدا
واکتمی شانہ اور میرے سفید چڑیان دیکھین جنکی چونچ زمرد کی اور پر یاقوت کے
تھے اور کچھ مرد عورت ہوا مین دیکھے اونکے ہاتھ مین چاندی کی صراحیان
تھین پھر مشارق ومغارب ارض کو دیکھا تین علم دیکھے ایک مشرق مین
ایک مغرب مین ایک پشت کعبہ پر مجھکو درد ولادت ہوا حضرت پیدا ہوئے دیکھا
تو آپ سجدے مین ہین اور انگلی طرف آسمان کے جیسے کوئی متضرع متہل ہو
پھر ایک سفید بادل آسمان کی طرف سے آیا اوسنے آپکو ڈھانپ لیا ایک منادی
سنے ندا کی کہ اسکو مشارق ومغارب زمین مین پھراؤ اور بحار مین داخل کرو کہ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

وہ اسکے نام ونشان وصورت کو پہچان لین یہ ماجی ہی اسکے زمانے مین ہر
شرک مٹ جائیگا پھر وہ بادل کھلگیا ایک جماعت نے کہا آمنہ کہتی ہین جب
حضرت شکم سے جدا ہوئے آپ کے ہمراہ ایک نور نکلا جس سے مابین مشرق
ومغرب چمک اوٹھا جب زمین پر گرے مسبحہ سے اشارہ کیا حدیث عرباض
بن ساریہ مین فرمایا ہی مین اللہ کا بندہ اور خاتم النبیین تھا اوسوقت کہ آدم اپنی خاکمین
منجدل تھے مین خبر دونگا تمکو اس حال کی مین دعوت ہون اپنے باپ ابراہیم کی
اور بشارت ہون عیسی کی اور خواب ہون اپنی مان کی انبیا کی مائین اسی طرح
دیکھتی ہین حضرت کی مان نے وقت وضع کے ایک نور دیکھا جس سے قصور شام
نظر آئے اخرجه احمد والبزار والطبراني والحاكم والبيهقي حافظ ابن حجر
کہتے ہین صححه ابن حبان والحاكم وله طرق كثيرة والى هذا اشار العباس
بن عبد المطلب في شعره حيث قال ؎

وانت لما ولدت اشرقت الارض ضياء وضاءت بنورك الافق
فنحن في ذلك الضياء وفي النور وسبيل الرشاد نخترق

وبہ تخصیص شام کی یہ تھی کہ شام آپکا دار الملک ہی کعب نے ذکر کیا کہ کتب سالفہ مین آیا ہی
محمد صلی اللہ علیہ وسلم مولدہ بمکة ومهاجرہ بیثرب وملکہ بالشام ولہذا
شب معراج مین آپکو لے گئے بیت المقدس کو لیگئے جسطرح کہ آپ سے پہلے ابراہیم
علیہ السلام نے طرف شام کے ہجرت کی تھی اور نزول عیسی علیہ السلام بھی شام

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہی مین ہوگا یہ شام زمین محشر و منشر ہے اور حدیث صحیح مین آیا ہی علیکم بالشام
فانھا خیرۃ اللہ من ارضہ یجتبی الیہ خیرتہ من عبادہ ایک یہودی مکے مین
تجارت کے لیے رہتا تھا جس رات حضرت پیدا ہوئے اوسنے کہا یا معشر
یھود طلع نجم احمد الذی یولد فی ھذہ اللیلۃ رواہ البیہقی وابو نعیم جب آپ
پیدا ہوے آسمان کی حراست بڑہ گئی رصد شیاطین قطع ہوگئے استراق سمع سے
ممنوع کردیے گئے ناف بریدہ ختنہ شدہ پیدا ہوے حدیث انس مین رفعا آیا ہی
من کرامتی علی ربی انی ولدت مختونا ولم یر احد سوءتی رواہ الطبرانی وابو نعیم و
والخطیب وابن عساکر من طرق وصححہ ایضا فی المختارۃ مستدرک مین کہا ہی اخبار
ولادت باختنہ کے متواتر آئے ہین شاید مراد اس سے شہرت ہی نہ تواتر
بطریق سند ولہذا ابن القیم نے کہا ہی کہ لیس ھذا من خصائصہ فان کثیرا من
الناس ولد مختونا ابن درید نے وشاح مین کہا ہی کہ آدم اور بارہ پیغمبر مختون
پیدا ہوے ہین آخرہم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مشہور یہ ہی کہ پچاس برس بعد
قصۂ فیل سے پیدا ہوے سہیلی اور ایک جماعت کا قول یہی ہی وسیاطی نے
کہا ہ دن بعد فیل کے ولقد اطنب ابن الحاج فی المدخل فی الانکار علی
ما احدثہ الناس من البدع والاھواء والغناء بالآلات المحرمۃ عند عمل
المولد الشریف فاللہ تعالی یثیبہ علی قصدہ الجمیل ویسلک بنا سبیل السنۃ
فانہ حسبنا ونعم الوکیل اس عبارت سے شیخ عبدالحق دہلوی حنفی رح کی صاف

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

انکار ضمنی منکرات کا عمل مولد مین نکلتا ہی اور عبارت سابقہ سے اظہار فرح میلاد
نبوی پایا جاتا ہی سو جسکو حضرت کے میلاد کا حال سنکر فرحت حاصل نہو اور
شکر خدا کا حصول پر اس نعمت کے نکرے وہ مسلمان نہین **فشق صدر**
شریف اور غسل قلب اطہر چار بار ہوا ایکبار بنی سعد مین بصغر سن ہم حلیمہ مین
دوسری بار بعمر دہ سال یہ صحرا مین ہوا تھا تیسری بار وقت بعثت کے بماہ رمضان
غار حرا مین چوتھی بار شب اسرا مین اور پانچوین بار کا شق ثابت نہین ہی شیخ
عبدالحق دہلوی نے اس بارے مین ایک رسالہ جداگانہ لکھا ہی دل کو آب زمزم
سے طشت زرین دھویا تھا اس سے افضلیت ماء زمزم کی ثابت ہوتی ہے
عبدالمطلب آپکے کفیل تھے ایک سو بیس یا چالیس برس کے ہوکے مرے
ابوطالب کا نام عبد مناف تھا ایکبار خشک سالی ہوئی ابوطالب نے آپ کی پشت
کعبہ سے لگا دی آپ نے اونگلی طرف آسمان کے اوٹھائی بادل کا کہین نشان
تک نہ تھا ناگہان ابر ادہر ادہر سے آیا اور خوب رعد و برق ہوا اور وادی بہ نکلا
ابوطالب نے کہا ؎

وابیض یستسقی الغمام بوجهه ثمال الیتامی عصمة للارامل

ثمال یعنی ملجا و غیاث یا طعام فی الشدة ہی ارامل سے مراد مساکین رجال و نسا ہین
مگر اکثر استعمال نسا مین ہی اس قصیدے کو ابن اسحق نے بطولہا ذکر کیا ہی قال
ابن عبدالبر بلغ اربعین سنة بعثه الله رحمة للعالمین ورسولا الی کافة

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

الثقلین اجمعین فرفع قدرہ واعلی ذکرہ فی العالمین فاقام بمکۃ ثلث عشرۃ
سنۃ ثم امر بالھجرۃ الی المدینۃ المطھرۃ فاقام بھا عشر سنین فجاھد فی سبیل اللہ
ودعا الخلق ونشر العالم بنور الایمان والیقین ولما کان الحکمۃ فی بعثتہ ھذہ
الخلق وتتمیم مکارم الاخلاق وتکمیل مبانی الدین فحین حصل ھذا الامر وتم
ھذا المقصود رفعہ اللہ الیہ فی اعلی علیین وتوفاہ اللہ وھو ابن ثلث وستین
صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ واتباعہ واحسن ابہ اجمعین انتہی والکلام
علی ما یتعلق بمولدہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اقرر بالتالیف وھذہ العجالۃ
مبنیۃ علی التخفیف

فصل بیان میں مرضعات نبوی کے

حضرت کو آٹھ بیبیون نے دودھ پلایا آپ کی ماں نے تین دن یا سات دن
پھر ثویبہ اسلمیہ جاریہ ابولہب نے جسکو ابولہب نے وقت بشارت ولادت آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آزاد کر دیا تھا یہ شیر خوارگی چند روز قبل قدوم حلیمہ
سعدیہ کے تھی پھر خولہ بنت المنذر اور ام ایمن نے ذکرھما الیعمری پھر ایک زن
سعدیہ نے علاوہ حلیمہ کے ذکرھا ابن القیم پھر تین عورتون نے اونمین ہر ایک
کا نام عاتکہ تھا نقلہ السہیلی عن بعضہم فی الکلام علی قولہ صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم انا ابن العواتک حیاۃ الحیوان مین کہا ہی عواتک تین عورتین ہین امہات

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین ایک عاتکہ بنت ہلال بن فالج مادر عبد مناف
بن قصی دوم عاتکہ بنت مرہ بن ہلال مذکور مادر ہاشم بن عبد مناف سوم عاتکہ
بنت الاوقص بن ہلال مادر وہب پدر آمنہ مادر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
عاتکہ اوسکو کہتے ہین جو خوشبودار ہوا نتہی سب سے زیادہ انمین حلیمہ سعدیہ نے
آپکو دودہ پلایا بعض اہل علم نے تصریح کی ہے کہ حلیمہ کا شوہر اور اوسکی اولاد
سب ایمان لے آے حلیمہ کو جب حضرت پر ڈر ہوا تو آپکو لاکر آپ کی مان کو
دیگئین آپ کی مان آپکو لیکر مدینے آئین آپ کے اخوال سے ملنے کو جو بنی النجار
تھے جب بیمار ہوکر پھرین تو راہ مین انتقال کیا اور مقام ابواء مین مدفون ہوئین
اوسوقت عمر حضرت کے شش سال تھے علی ما قالہ محمد بن اسحٰق ولم تزل
حلیمۃ تتعرف الخیر والسعادۃ وتقول منہ صلی اللہ علیہ وسلم بالحسنی وزیادۃ

لقد بلغت فی الھاشمی حلیمۃ ۔۔۔ مقاما علی ذروۃ العز والمجد
وزادت مواشیھا واخصبت بھا ۔۔۔ وقد عم ھذا السعد کل بنی سعد

ابن عباس کہتے ہین حلیمہ ذکر کرتی تہین کہ جب مینے حضرت کا دودہ چھوڑایا تو
آپ نے کہا اللہ اکبر کبیرا والحمد للہ کثیرا وسبحان اللہ بکرۃ واصیلا تب ام ایمن نے کہا
حبشیہ نے آپ کو پالا یہ طرف سے باپ کے حضرت کے ارث مین آئین تہین
پھر آپکو پاس عبد المطلب کے مکہ معظمہ مین لیگئین وہ آخر سال ہشتم تک آپ کے
کفیل رہے سال ہفتم مین حضرت کی آنکھین دکھنے آئین عبد المطلب نے مرض موت

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

مین ابوطالب کو وصیت کی اسلیے کہ وہ سب مین فخیم وعظیم اور حضرت کے باپ
عبداللہ کے شقیق تھے اونکو شرف کفالت وتربیت حضرت سے افتخار حاصل
ہوا اور وہ ملاحظۂ خیر وبرکت کا حضرت سے کرتے تھے جب حضرت ہمراہ اونکے
عیال کے کھاتے سب سیر شکم ہوجاتے اور جب نہ کھاتے تو وہ بھوکے رہتے
ایک بار مکے مین قحط پڑا ابوطالب نے حضرت کو ہمراہ لیکر استسقا کیا پانی برسا
پھر عمر بارہ سال دو ماہ دس روز مین اپنے ہمراہ شام کو تجارت کے لیے لیگئے
جب قافلہ موضع بصریٰ مین اوترا ایک راہب نے حضرت کو دیکھا اوسکو پہچیرا
سکتے تھے وہ اپنے صومعہ مین تھا علم نصرانیت اوسی کی طرف منتہی ہوتا تھا
اوسنے قوم کے لیے طعام طیار کیا بسبب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حالانکہ
اکثر گزر اونکا راہب مذکور پر ہوتا تھا وہ انسے بات بھی نکرتا اور نہ کسی کو کھاتا کہلاتا
پھر ابوطالب سے کہا تم اپنے برادر زادے کو لیکر واپس جاؤ اور انکو یہود سے
بچاؤ ابوطالب اپنی تجارت سے فارغ ہوکر جلد مکے کو پھرے سرور المحزون مین کہا ہے
کہ بحیرا نے آپ کا ہاتھ پکڑکر کہا کہ یہ رسول رب العالمین ہے اللہ اوسکو رحمت للعالمین
ٹھیرا کر بھیجیگا جب تم لوگ آئے تو کوئی پتھر و درخت باقی نرہا مگر اوسنے سجدہ کیا
سنگ و درخت سجدہ نہین کرتے مگر پیغمبر کو ہم اسکی صفت اپنی کتابون مین پاتے
ہین اور ابوطالب سے کہا اگر تم اسکو طرف شام کے لیجاؤگے تو یہود اسکو مار ڈالینگے
ابوطالب نے حضرت کو مکے روانہ کردیا انتہی نیز آنحضرت نے ہمراہ اپنی چچا زبیر و

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

عباس ابنا عبدالمطلب کے سفرین کا واسطے تجارت کے کیا تہا اور نبوت سے
پہلے اجرت پر بکریان چرائین تہین یہ بات اور انبیار کے حق مین بھی ثابت ہوچکی
ہے جیسے موسی علیہ السلام حکمت اسمین یہ تھی کہ گو سفند اضعف بہائم ہی انکی شبانی
کرنے مین رافت ولطف دل مین ساکن ہوتا ہی اور جب راعی اس رعی سے
طرف رعی خلق کے انتقال کرتا ہی تو اوسکا نفس اول سے مہذب ہو رہتا ہے
جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پچیس برس کے ہوئے اور اونکو کے مین امین
کہتے تھے تو طرف شام کے تجارت خدیجہ کے لیگئے خدیجہ نے ہمراہ اونکے اپنا
غلام میسرہ نام کر دیا حضرت ایک درخت کے سایے کے نیچے ٹہیرے وہان صومعۂ
راہب تہا اوسنے کہا اس درخت کے نیچے کوئی سوا پیغمبر کے نہین اوترتا ہی
میسرہ کہتی ہین جب دہوپ گرم ہوتی دو فرشتے آکر آپ پر سایہ کرتے جب آپ
اوس سفر سے پہرے تو اوسی سال حضرت سے نکاح خدیجہ کا ہوگیا اوسوقت عمر
آپ کی پچیس برس دو ماہ دس دن کی تہی یہ تیسرا سفر تہا جسمین طرف سی خدیجہ کے
اجیر ہوکر گئے تھے جب عمر آپ کی ۳۵ سال کی ہوئی قریش نے بنا کعبہ کی تجدید
کی اسلیے کہ دیوارین اوسکی بسبب دخل سیل کے پھٹ گئین تہین اور سیل سے پہلے
بسبب سخور سلگانے کے آگ لگ چکی تہی حضرت بہی ہمراہ قریش کے پتھر ڈہوتے
جب وہ لوگ موضع حجر تک پہونچے اختلاف ہوا کہ اس پتھر کو کون اس جگہہ رکہے
پہر سب کے سب اس بات پر راضی ہوئے کہ حضرت اپنے ہاتھہ سے رکہین چنانچہ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

آپنے رکھا ف جب ایام وحی کے لگ بھگ ہوے آپ کو تنہائی پسند ہوئی
غار حرا مین خلوت کرتے عبادت بجالاتے یہ عبادت ذکر تھا یا فکر تھی شیخ عبی الدین
رح کہتے ہین کہ یہ تعبد قبل نبوت شریعت ابراہیم خلیل اللہ پر تھا و قیل غیر ذلک آپ کوئی
خواب نہ دیکھتے لکن وہ مثل فلق صبح ظاہر ہوتے یہ بھی خواب ہین وحی کی پیشی بندے
تھین انکی مدت چھ ماہ تھی اور یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ جب زمانہ وحی کا قریب
آیا رجم شیاطین کثرت سے ہونے لگا تارے ٹوٹ کر اونکو پہونچنے لگے اور
استراق سمع اوسی دم سے بالکل منقطع ہوگیا اور یہ روایت کہ شیاطین شب
مولد مین اور قبل اوسکے ازمنہ انبیاء و رسل مین مرجوم ہوتے تھے بر تقدیر ثبوت
بطور قلت کے تھا کبھی تارا ٹوٹکر اونکو لگتا اور کبھی نہ لگتا اور زمانہ قرب وحی مین کثرت سے
تارہ شکنی ہوتی اور مرجوم ہوتے کذا فی سیرۃ الحلبی پھر جب چالیس سال عمر شریف
کی تمام ہوئی اور بعض نے کہا ۴۰ دن یا ۱۰ دن یا دو ماہ اور پچیل سال کے رورز دوشنبہ
۱۷ شب رمضان سے یا ۱۷ شب یا ۲۴ شب کذا فی المواہب تو جبریل علیہ السلام
نبوت لیکر آئے آپ غار حرا مین تھے کہا پڑہ فرمایا مین قاری نہین ہون جبریل
نے آپکو زور سے بھینچا پھر چھوڑ کر کہا پڑہ فرمایا مین پڑہا نہین ہون پھر دوبارہ شدت
اسی طرح کیا پھر چھوڑ دیا اور کہا اقرء باسم ربك الذي خلق تا قولہ ما لم یعلم پھر
حضرت کو لیکر پہاڑ پر سے زمین پر اوترے اور پانون سے ٹھوکر ماری ایک چشمہ
پانی کا نکلا جبریل نے وضو کیا اور حضرت سے کہا تم بھی اسی طرح کرو پھر دو رکعت

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

نماز پڑہائی اور کہا الصلوۃ ھکذا پہر غائب ہوگئے حضرت ارزان دل پاسس
خدیجہ کے آئے اور یہ حال کہا اور فرمایا مجھکو اپنے اوپر ڈر لگا خدیجہ نے کہا تم
مت ڈرو بلکہ خوش ہو واللہ اللہ تمکو کبھی غمگین نکریگا تم صلۂ رحم کرتے ہو سچ بولتے ہو
بار خلق اوٹھاتے ہو مہمان نوازی کرتے ہو آفات حق پر مدد دیتے ہو پہر خدیجہ
آپکو لیکر پاس ورقہ بن نوفل کے آئین یہ برادر عم زاد خدیجہ تھے اور جاہلیت مین
نصرانی ہوگئے تھے کتاب عربی لکھتے تھے شیخ کبیر تھے نابینا ہوگئے تھے خدیجہ نے
کہا ای ابن عم اپنے برادر زادے کی بات سنو ورقہ نے کہا ای بھتیجے تم کیا دیکھتے ہو
حضرت نے جو دیکھا تھا وہ حال کہا ورقہ نے کہا یہ وہ ناموس ہے جو موسی پر
اوترا تہا کاش مین اوس زمانے مین جوان ہوتا کاش مین اوس وقت تک زندہ رہتا جبکہ
تیری قوم تجھکو نکالدیگی حضرت نے فرمایا کیا وہ مجھکو نکالدیگی کہا ہان کسی شخص کے
پاس کبھی وہ چیز نہین آئی جو تیرے پاس آئی لکن لوگ اوسکے دشمن ہوگئے اگر تیرا
دن مجھکو پالیگا تو مین خوب سی تیری مدد کرونگا پہر زیادہ زمانہ نہین گزرا کہ
ورقہ نے وفات پائی ابتدا نبوت کے بعض اقوال مین روز دوشنبہ ہشتم
ربیع الاول آئی ہے پہر بعد اسکے وحی تھم گئی یہانتک کہ حضرت کو سخت حزن
ہوا مدت فترت وحی کی تین سال تھی کما جزم بہ ابن اسحٰق پہر جبرئیل علیہ السلام
سورۂ یا ایہا المدثر لیکر آئے اور اگاتار وحی آنے لگی اور نزول اس سورت کا ابتداء
رسالت تھا یہ سورت نبوت سے تین سال بعد آئی اور بعض نے کہا کہ مقارن نبوت

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے آئی اور حضرت لوگون کو خفیہ طرف اللہ تعالی کے بلانے لگے کیونکہ اوسوقت
تک حکم اظہار کا نہوا تھا اور جو شخص اسلام لایا تھا وہ جب نماز پڑہنا چاہتا کسی
درہ کوہ کی طرف نکل جاتا تاکہ مشرکین سے نماز پڑہنا اوسکا مخفی رہے یہانتک کہ
پہنچہ نفر مشرکین کے سعد بن ابی وقاص پر مطلع ہوئے یہ کچھ نفر مسلمین مین اندر
بعض شعاب کے نماز پڑہ رہے تھے اونھون نے اونپر انکار کیا اور عیب لگایا اور
سقایہ سے پیش آئے سعد نے ایک مرد کو اونمین مارا اوسکا سر زخمی ہوگیا یہ پہلا
خون تھا جو اسلام مین بہایا گیا اسوقت حضرت مع اپنے اصحاب کے دار ارقم
مین داخل ہوئے اپنی نماز و عبادت خفیہ طور پر کرتے تھے یہانتک کہ اللہ نے حکم
اظہار دین کا دیا اور عمر بن خطاب تین دن بعد اسلام حمزہ بن عبدالمطلب سے
سنہ ۶ مین نبوت سے علی الراجح اسلام لائے مدت اختفار کی تین برس تہی اس مدت
مین قریش حضرت کو ایذا دیتے اور اہل ایمان کو ستاتے تھے یہانتک کہ ایک
جماعت مستضعفین کو عذاب کرتے جیسے بلال و خباب بن الارت و عمار بن یاسر
اور عمار کے باپ اور اونکی مان سمیہ اور اونکے بھائی عبداللہ کو یہانتک کہ یاسر
اوسی عذاب مین مر گئے اور ابوجہل لعنہ اللہ نے ایک ہتھیار شرمگاہ سمیہ مین مارا
جس سے وہ مر گئین یہ پہلی شہید ہین اسلام مین پہر کثرت ایذا مشرکین سے ایک
جماعت مسلمین نے طرف حبشہ کے باشارہ آنحضرت ہجرت کی نجاشی نے اونکا
اکرام کیا انمین عثمان بن عفان اور اونکی زوجہ رقیہ بنت رسول خدا بھی تہین

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

قریش نے جب سنا کہ یہ لوگ نکلے جاتے ہین تو اونکے پیچھے پڑنے کو نکلے مگر کوئی
ایک ہاتھہ نہ آیا یہ پہلی ہجرت تھی طرف حبشہ کے ماہ رجب سنہ ۵ نبوت مین پھر
چھہ مہینے سے کم مین بعد مکث حبشہ کے بہت سے لوگ واپس آگئے جبکہ اونکو یہ خبر
پہونچی کہ مشرکین نے وقت قرارت حضرت کے سورۂ والنجم کو سجدہ کیا انکو گمان
ہوا کہ شاید وہ اسلام لے آئے ہین

فصل بیان مین معاہدۂ قریش کی قتل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مرنا ابوطالب کا اور جانا حضرت کا طرف بنی ثقیف و طائف کے اور ابتداء اسلام انصار وغیرہ کے

مواہب مین کہا ہی کہ جب قریش نے دیکھا کہ حضرت اپنی ہمراہیون کی وجہ سے غالب ہین اور آپ کے اصحاب بسبب حبشہ کے ذی عزت ہین اور عمر بن خطاب مسلمان ہوگئے اور قبائل مین اسلام پھیل گیا تو سب نے اس بات پر اجماع و اتفاق کیا کہ حضرت کو قتل کر ڈالین یہ خبر ابوطالب کو پہونچی اونھون نے بنی ہاشم و بنی مطلب کو جمع کیا اور حضرت کو اپنے شعب مین داخل کر کے مریدین قتل سے مانع آئے یہ کام براہ حمیت عادت جاہلیت پر کیا قریش نے یہ حال دیکھکر باہم مشورہ کیا کہ ایک خط لکھین اوسمین یہ عقد ہو کہ ہم بنی ہاشم و بنی مطلب سے مناکحت

https://ataunnabi.blogspot.com/

ومبایعت ومخالطت نکرینگے اور کبھی صلح ہمارے ساتھ اونکی نہوگی جب تک کہ
وہ حضرت کو واسطے قتل کے ہمکو حوالے نکرین ایک صحیفہ میں یہ عہد بخط منصور بن
عکرمہ بن ہشام لکھا گیا اوسکا ہاتھ خشک ہوگیا وہ صحیفہ جوف کعبہ مین معزز محرم
سنۂ نبوت کو لٹکایا اور بنی ہاشم وبنی مطلب ابو طالب کو لیکر اپنے شعب مین
داخل ہوئے مگر ابو لہب کہ وہ ہمراہ قریش کے رہا دو یا تین برس تک یہی حال
گزرا یہانتک کہ یہ لوگ تنگ آگئے قریش نے غلہ کو انسے روک دیا تھا کوئی رسد
انکو نہ پہونچتی مگر خفیہ طور پر اور باہر نہ نکلتے مگر موسم حج سے موسم تک پھر کچھ اگلا تفاوت
اوس صحیفے کے کھڑے ہوگئے اور اللہ نے حضرت کو اس صحیفہ کے حال پر
اطلاع دی کہ دیمک نے سارا مضمون اوسکا بابت قطیعت رحم کے کھالیا ہے
بجز نام خدا کے کچھ باقی نچھوڑا حضرت نے یہ بات اپنے چچا ابو طالب سے کہی ابو طالب نے
اون لوگون کو خبر دی انتہی حاصل دہم من شعب کہ باہر آئے اسی سال وہ واقعہ
مین بعد ہشت ماہ و ۲۱ یوم کے خروج حصار شعب کے ابو طالب نے انتقال کیا شعب
مین کہا ہے کہ انکی عمر ۸۷ سال کی تھی اور تین دن بعد اوسکے خدیجہ کی وفات ہوئی
مسیب کہتے ہین حضرت وقت وفات کے آئے اونکے پاس عبد اللہ ابی امیہ و
ابو جہل بن ہشام تھا کہا اے چچا لا الہ الا اللہ کہدیجئے وہ کلمہ ہے کہ میں تمھارے لیے اسکی
گواہی دونگا پاس اللہ کے ابو جہل نے کہا اے ابا طالب کیا تم ملت عبد المطلب سے
بیزار ہوتے ہو حضرت اونپر بار بار اس کلمے کو عرض کرتے اور فرماتے یا عم

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

قل لا الٰہ الا اللہ اشھد لک بھا عند اللہ اور یہ دونون بھی کہتے یا ابا طالب
ارغب عن ملۃ عبد المطلب یہانتک کہ آخر کلمہ جو ابو طالب نے کہا یہ تھا
انا اموت علی ملۃ عبد المطلب پھر مر گئے علی مرتضی کہتے ہین جب ابو طالب
مر گئے مینے حضرت کو خبر دی حضرت روئے اور کہا جاؤ نہلا کر کفن دیکر ایک گڑھی
مین داب دو غفر اللہ لہ ورحمہ مینے ایسا ہی کیا اور حضرت اونکے لیے استغفار
کیا کرتے تھے کئی دن تک اسی طرح کیا اور گھر سے باہر نہ نکلے یہانتک کہ جبریل
یہ آیت لاے ما کان للنبي والذین امنوا الآیۃ ابن عباس کہتے ہین حضرت کے
ساتھ جنازہ ابو طالب کا آیا کہا وصلت رحمك وجزاك اللہ خیرا یا عم

تنبیہ کفر چار طرح پر ہوتا ہی کفر انکار و کفر جحود و کفر نفاق و کفر عناد
کفر انکار یہ ہی کہ اللہ کو دل سے نہ پہچانے اور زبان سی اقرار نکرے کفر جحود یہ ہے
کہ دل سے تو اللہ کو پہچانے لکن زبان سی اقرار نکرے جیسے کفر ابلیس کا اور کفر
یہود کا ساتھ حضرت کے کہ یہ اسی قبیل کا تھا قال تعالی فلما جاءھم ما عرفوا
کفروا بہ ای جحدوا کفر نفاق یہ ہی کہ زبان سے اقرار کرے اور دل سی معتقد
نہو کفر عناد یہ ہی کہ دل سے تو اللہ کو پہچانے اور زبان سی بھی اقرار کرے ولکن
متدین نہو ساتھ اسکے اور نہ منقاد و مطیع جسطرح کہ کفر ابو طالب کا تھا چنانچہ
ابو طالب نے کہا ہی ؎

ولقد علمت بان دین محمد ... من خیر ادیان البریۃ دینا

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

لولا الملامة او حذار مسبة ۔ لوجدتنی سمحا بذاک مبینا

ودعوتنی وعرفت انک ناصحی ۔ ولقد صدقت وکنت قبل امینا

اور یہ ہر چہار نوع کفر برابر ہین اس حکم مین کہ اللہ تعالی ان کفر والون کو نہ بخشیگا
جب کہ یہ اس کفر پر مرجائین گے نعوذ باللہ منہا ف اسی سال دہم نبوت مین
خدیجۂ کبری کا بھی انتقال ہوا حضرت پر اس سال مین دو رنج لگاتار آئے ایک
مرنا ابوطالب کا دوسرے مرنا خدیجہ کا اسی سال دہم مین حضرت طرف طائف
وثقیف کے گئے بعض نے کہا تنہا گئے بعض نے کہا آپ کے ہمراہ زید بن حارثہ
تھے موت خدیجہ رض سے تین مہینے بعد گئے شوال سے تین اتین باقی تھین یہ
جانا اسلیے تھا کہ اون سے کچھ مدد لین کیونکہ آپ موت ابوطالب کے مکروب تھے لیکن
طائف کے سردارون نے آپ کی کچھ حمایت نہ کی بلکہ اپنے غلامون اور
احمقون کو بھڑکا دیا وہ گالیان دینے لگے اور چلاتے اور پتھر مارتے یہانتک کہ
ہر دو پای مبارک خون آلودہ ہوگئے جب زیادہ چوٹ لگتی آپ بیٹھ جاتے تب
وہ آپ کے بازو پکڑ کر کھڑا کرتے جب آپ چلتے تو پھر سنگباری کرتے اور قہقہہ مارکر ہنستے
زید بن حارثہ آپکو بچاتے اور خود سپر بنتے یہانتک کہ کئی جگہ اونکا سر زخمی ہوا
جب حضرت حائط عتبہ وشیبہ پسران ربیعہ تک پہونچے تب وہ غلام احمق جو پیچھے
لگے آتے تھے پھر گئے حضرت ایک درخت کے سایے مین بیٹھ گئے اور غمگین تھے
پسران عتبہ نے حائط سے نظر کی اور یہ حال دیکھکر اونکو رحم آیا عداس نام اپنے غلام

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

نصرانی کو بلا کر کہا کہ ایک خوشہ انگور طبق مین رکھکر پاس اس شخص کے لیجا اور کہہ کہ
تم یہ کھاؤ وہ لیگیا اور سامنے حضرت کے وہ طبق رکھدیا حضرت نے بسم اللہ الرحمن الرحیم
کہکر ہاتھ رکھا پھر کھایا عداس نے چہرۂ مبارک کی طرف نظر کرکے کہا کہ یہ کلام اس
شہر کے لوگ نہین کہتے ہین حضرت نے کہا تو کس شہر کا ہی اور تیرا دین کیا ہے
اوسنے کہا مین نصرانی ہون نینوی کا رہنے والا فرمایا من قریۃ الرجل الصالح
یونس بن متی عداس نے کہا تم یونس بن متی کو کہان سے جانتے ہو فرمایا وہ میرے
بھائی تھے اور نبی تھے اور مین بھی نبی ہون عداس نے آپ کے سر و دست و پا کو
بوسہ دیا ابنا ربیعہ دیکھ رہے تھے ایک نے دوسرے سے کہا اس شخص نے تمھارے
غلام کو تیر بگاڑ دیا جب عداس پھر کر آیا کہا تجھکو کیا ہوا جو تو اس شخص کے ہاتھ پاؤن
چومنے لگا اوسنے کہا سیدی زمین مین کوئی شخص بہتر اس مرد سے نہین ہی اسنے
مجھے وہ بات بتائی جسکو سوا پیغمبر کے کوئی نہین جانتا اس قصے کو بغوی نے بھی اپنی
تفسیر مین بذیل سورۂ احقاف ذکر کیا ہی وغیرہ نے غیرہ جب حضرت خیر ثقیف
سے مایوس ہوکر پھرے اللہ نے جبرئیل کو بھیجا اونکے ہمراہ ملک جبال تھا اوسنے
کہا اگر تم کہو تو مین ان دونون اخشبین یعنے پہاڑون کو ثقیف پر منطبق کردون
یہ اخشبین دو پہاڑ مکے کے تھے علما نے کہا یعنی بعد اونکے نقل کرنے کے
مکے سے طرف طائف کے یا مراد اہل مکہ تھی کہ وہی سبب ہوے تھے حضرت
کے جانے کے طرف ثقیف کے فرمایا بل ارجو ان یخرج اللہ تعالیٰ من اصلابھم

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

من یعبدہ لا یشرک بہ شیئا ملک الجبال نے کہا تم ویسی ہی ہو جیسا اللہ نے
تمہارا نام رکھا ہی رؤف رحیم ملا دو پیازہ نے خوب کہا ہی الرسول خیر خواہ
دشمنکن پھر حضرت وہان سے حرار کو آئے اسد الغابہ مین کہا ہی جب طائف
سے پھرے کسی کو پاس مطعم بن عدی کے بھیجا امن طلب کیا مطعم نے امن دیا
اور ہمراہ حضرت کے مسجد مین آیا حضرت اوس سے اس بات کا شکر بانتے تھے
یہ رجوع آپ کا طائف سی ۲۳ شب ذیقعدہ کو ہوا تھا اثنار رجوع مین نزول
آپکا نخلہ مین ہوا یہ ایک جگہہ ہے ایک رات پر مکہ معظمہ سی اس جگہہ سات جن نصیبین کے
آئے یہ ایک شہر ہے شام کا جب قرآن سنا تو اوسپر کان رکھے اور اسلام لے آئے
حضرت سورہ جن پڑہتے تھے کما قالہ مغلطائی پھر اپنی قوم کے پاس پھر کر گئے
اور کہا انا سمعنا قرانا عجبا یھدی الی الرشد فامنا بہ ولن نشرک بربنا احدا
اور حضرت پر یہ آیت اوتری قل اوحی الی انہ استمع نفر من الجن کما فی الصحیحین و
ذلک قولہ تعالی واذ صرفنا الیک نفرا من الجن یستمعون القران الایۃ جب
سنہ یازدہم نبوت ہوا انصار نے اسلام لانا شروع کیا حضرت گھر سے نکلتے اور
لوگون کے آثار کا تتبع اونکے منازل مین بمقام عکاظ و مجنہ و ذی المجاز سوا سم
مین کرتے اور فرماتے من یؤویني من یصرني حتی ابلغ رسالۃ ربي ولہ الجنۃ
آپکو کوئی ناصر نملتا اور نہ کوئی جواب دیتا تا آنکہ جملہ قبائل سے قبیلہ قبیلہ کر کے
یہ سوال کیا سب بری طرح جواب دیتے اور ستاتے اور کہتے قومک اعلم بک

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

یہانتک کہ اللہ نے اظہار اپنے دین کا چاہا حضرت کو اس قبیلۂ انصار کی طرف
لہذا یہ لقب اسلامی لقب ہی حضرت کی انہون نے نصرت کی اسلیے یہ لقب ہوا یہ
اولاد قبیلہ اوس و خزرج کہلاتی تہی حضرت نے منی مین بعض خزرج کو نزدیک
عقبہ کے جو پہلوی منی مین ہی پایا کہا تم کون ہو کہا ہم خزرج ہین فرمایا تم منین بیٹھتے
کہ مین تم سے کچھ باتین کرون وہ بیٹھ گئے آپ نے اونکو طرف اسلام کے
بلایا اور اونکو قرآن پڑہ کر سنایا اونکے پاس حضرت کا علم تہا اونہون نے
آپ کی نعت و صفت پہچانی کیونکہ یہود مدینہ اونسے کہا کرتے تھے کہ ایک نبی
عنقریب مبعوث ہونیوالا ہی ہم اوسکی پیروی کرینگے اور اوسکے ہمراہ ہوکر
تمکو قتل کرینگے خزرج نے حضرت کی بات قبول کی تاکہ یہود اونپر سابق نہون
اور یہہ آدمی اونمین کے اسلام لے آئے حضرت نے فرمایا تم میری پشت کو
رہو کہ مین رسالت اپنے رب کی پہونچا دون اونہون نے کہا ہم اپنی قوم
کو دعوت کرینگے طرف اوس چیز کے جسکی طرف تمنے ہماری دعوت کی ہے
اگر قوم نے ہماری بات مان لی تو پہر تجسے زیادہ کوئی غالب و عزیز تر نہوگا
اور یہ وعدہ تم سے موسم سال آیندہ مینا ہی حضرت نے اونکو حکم دیا کہ تم اس
امر کو اہل مکہ سے مخفی رکھو جب وہ لوگ مدینے مین پہونچے کوئی گھر باقی نرہا
مگر اوسمین حضرت کا ذکر تھا پہر سال آیندہ مین بارہ شخص حضرت سے ملے پانچ تو
وہی شخص تھے جو سال اول مین مل گئے تھے اور باقی خزرج تھے مگر دو مرد اوس

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے تھے یہ عقبہ ثانیہ ہی یہ لوگ اسلام لاے اور حضرت کی شرط کو قبول کر کے
اپنے شہر کو واپس گئے اللہ نے اونمین اسلام کو ظاہر کیا اسعد بن زرارہ مدینے
مین مسلمانون کو لیکر جمعہ پڑہتے پھر کسیکو پاس حضرت کے بھیجا کہ ایک قرآن سکھانیوالا
بھیجدو حضرت نے مصعب بن عمیر کو بھیجدیا اونکے ہاتھہ پر ایک جماعت کثیر
اسلام لائی منجملہ اونکے سید اوس سعد بن معاذ و اسید بن حضیر تھے اور سارے
بنو عبد الاشہل ایکدن مین کیا مرد کیا عورتین اسلام لے آئے پھر موسم سال سوم
مین قریب ستر مرد کے آئے یہ عقبہ ثالثہ تھا حضرت نے اونسے بیعت لی
اس شرط پر کہ وہ جسطرح اپنی نساء و ابناء سے مانع ہوتے ہین اسی طرح حضرت سے
بھی مانع ہون اور احمر و اسود سے جنگ کرین اس عقبہ ثالثہ مین عباس بھی
حاضر تھے حضرت نے ان لوگون پر تاکید سچ بولنے کی فرمائی بعض نے اس
عقبہ ثالثہ کا نام عقبہ ثانیہ رکھا ہے **ف** سال دوازدہم نبوت مین ہجرت
سے ایک سال پہلے کما قالہ ابن شہاب عن ابن المسیب حضرت کو اسرا ہوا
اوسوقت عمر آپ کی ۵۱ سال ۹ ماہ کی تھی اور آپکو بیداری مین شب شنبہ ۲۷
ربیع الاول کو قالہ ابن الاثیر و النووی فی شرح مسلم یا ربیع الآخر کو قالہ النووی
فی فتاواہ یا رجب مین آسمان پر چڑہا لیگئے اب عمل اسی ۲۷ رجب پر ہے وقیل
غیر ذالک رہی معراج منام سو وہ ۳۳ بار ہوئی ہے علی ما ذکرہ الشعرانی
پہلے در میان سے زمزم و مقام کی اوٹھا کر بیت المقدس کو لیگئے پھر براق

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

لائے اوسپر سوار کرکے آسمانون پر لیگئے باجملہ اوس رات پانچ نمازین حضرت
پر فرض ہوئین اوسی عدد رکعات پر جو اسدم متعین ہے وھو الاصح اور بعض نے
کہا دو دو رکعت پہر سال ہجرت مین بعد اسکے رباعیہ چار اور ثلاثیہ تین حضر مین
فرض ہوئین اور اول اسلام مین نماز صبح دو ہی رکعت تھی حلبی نے کہا دو رکعت
قبل طلوع شمس اور دو رکعت تیسرے پہر کو قبل غروب شمس فرض تھی اور اکثر
اہل علم اسپر ہین کہ بدایت ساتھہ نماز ظہر کے تھی اوسدن سے جو بعد اس شب کے
آیا تھا خطیب نے کہا کوئی کہے کہ شروع نماز کا صبح سے کیون نہ کیا اسکی دو جواب
ہین ایک یہ کہ وجوب نماز بیگانہ کا ظہر سے صراحۃً آیا ہی دوم یہ کہ بجالانا نماز کا
متوقف ہی بیان نماز پر اور یہ بیان حاصل نہوا مگر وقت ظہر کے انتہے اور کہے
کہا کہ ہدایت نماز کی صبح شب معراج سے ہوئی تھی ف حلبی نے کہا نماز حضرت کی قبل فرضیت
نماز پنجگانہ کے طرف کعبے کے تھی پہر طرف بیت المقدس کے آپ کعبہ کو درمیان پڑا اور بیت المقدس
کے کر لیتے تاکہ استقبال کعبہ بھی ہو جائے جب مدینے مین آئے یہ بات
نہو سکی آپکو استقبال کعبہ شاق گذرا اللہ نے قبلہ کو تحویل کر دیا یہ سبب تحویل کا
تھا اسی شب معراج مین شق صدر بھی واقع ہوا اور یہ شق پانچ بار ہوا تھا ایکبار
طفولیت مین نزدیک حلیمہ کے یہ متفق علیہ ہے ایکبار بعمر دہ سالہ و چند ماہ دوبار
مسلم ایکبار اسی شب اسرار مین ایکبار اوسوقت جبکہ فرشتہ وحی لیکر آیا ذکر ہا
بخاری ایکبار خواب مین حضرت نے شب معراج مین اپنے رب کو چشم سر سے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

علی الصبح دیکھا اور رات کی اور دیکھنا آپ کا اللہ کو دنیا مین سنجملہ آپ کی خصوصیات
کے ہے اور یہ شرعاً حق مین غیر حضرت کے دنیا مین محال ہے جب صبح ہوئی
حضرت نے لوگون کو خبر دی کہ آج کی رات یہ واقعہ گذرا کفار نے آپکی تکذیب
کی اور صفت بیت المقدس کا سوال کیا آپ نے بیت المقدس کو پہلے اس سے
نہ دیکھا تھا جبریل نے اوسکو اوٹھا کر آپ کے سامنے کر دیا یہانتک کہ آپ نے
ساری صفت اوسکی بیان فرمادی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

فصل بیان مین ہجرت وغیرہ کے

اہل سیر نے کہا ہی جب عقد سابعت درمیان حضرت اور اہل مدینے کے مبرم
و مستحکم ہوگیا اور آپ کے اصحاب مکے مین بسبب ایذا مشرکین نہ تھم سکے اور نہ
جفا پر شکیبا نہو سکے تو حضرت نے اونکو اجازت ہجرت کی دی کہ وہ مدینے
چلے جائین حدیث عائشہ مین آیا ہی کہ فرمایا مینے گھر تمھاری ہجرت کا دیکھا یہ
ایک زمین شور خرما دار درمیان دو سنگستان کے ہے اور وہ یثرب ہی تب وہ
لوگ چھپ کر ایک ایک قطیعہ ہوکر نکلے مگر عمر بن خطاب کہ وہ کھلم کھلا ہجرت
کا نام لیکر باہر آئے اور کفار مکہ مین سی کسی نے اونکو نہ روکا مع اپنے بھائی
زید بن خطاب کے باہر نکلے ع ہیبت حق ست این از خلق نیست + حضرت
کے ساتھ کوئی باقی نہ رہا مگر ابوبکر صدیق و علی بن ابی طالب کذا قال ابن اسحق وغیرہ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

قریش نے دیکھا کہ حضرت کو منعت حاصل ہوگئی اور انکے اصحاب اور شہرون
مین ہوگئے اور یہان کے اصحاب ہجرت کیے جاتے ہین تو حضرت کے نکلنے
سے حذر کرکے دارالندوہ مین مشورے کے لیے جمع ہوے یہ قصی بن کلاب
کا گھر تھا اور قریش کوئی کام نکرتے مگر اوسی گھر مین اور اوسی جگہہ مشورہ کیا کرتے
جب وہان فراہم ہوے لوگون کو روکدیا کہ کوئی نہ آوے اس ڈر سے کہ
سیادا کوئی شخص بنی ہاشم کا آجاے اور حال پر مطلع ہو ابن درید نے کہا یہ
پندرہ نفر تھے اور ابن دحیہ نے کہا سولنفر تھے غرضکہ جب مشورہ کے لیے بیٹھے
ابلیس صورت مین ایک شیخ نجدی کے ظاہر ہوا دوسری روایت مین ہے کہ
اوسکے ہاتھہ مین عکازہ تھا اور جبہ صوف کا اور ایک برنس سبز طیلسان پہنے
ہوے آیا اور گھر کے دروازے پر کھڑا ہوا پوچھا ای شخص پیر تم کون ہو کہا مین
ایک شیخ ہون اہل نجد سے مینے تمھارا ارادہ سنا مین بھی یہان آیا کہ کوئی رای دون
اور خیر خواہی کرون قریش نے کہا یہ ایکمرد نجد کا ہی نہ سکے گا اسکے ہونے مین تمھارا
کچھہ ضرر نہین ہی پھر گفتگو شروع ہوئی ہشام بن عمرو کی یہ رای ہوئی کہ حضرت کو
قید کرنا چاہیے اور بے آب و دانہ رکھکر جان لینا چاہیے شیخ نجدی نے کہا یہ بری
تجویز ہے اوسکے یارسن پائینگے تو جست کرکے اوسکو چھوڑا لیجائینگے کہا ایک
اونٹ پر لاد کر نکالدیا چاہیے کہ ہمارے درمیان سے چلا جاے اور تم سب کو
چین ملے پھر کچھہ کرے تمکو کچھہ ضرر نہین شیخ نجدی نے کہا یہ رای بھی کچھہ نہین ہے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

تم نہین دیکھتے کہ یہ کیسا خوش بیان آدمی ہے لوگون کے دل حلاوت منطق
سے مغلوب کر لیتا ہی ابوجہل نے کہا میری یہ رای ہے کہ ہر قبیلے سے ایک جوان
استوار قوی دست صاحب نسب بہادر لیکر اور شمشیر بران ہر ایک کو دیکر کہا جاے
کہ سب کے سب ملکر ایکبارگی تیغ زانی کرین اور مار ڈالین اس کام کے کرنیمین
خون اوسکا سارے قبائل مین متفرق ہو جائیگا اور بنو عبد مناف تمام اقوام
سے حرب نکر سکینگے چار ناچار دیت پر راضی ہونگے شیخ نجدی نے اس رای کی
بہت تحسین کی اس ای پر سب کا اجتماع ہوا ۔

ہوتا ہے وہان مشورہ قتل ہمارا لو حضرت دل او سنو تازہ خبر او

جبرئیل نے آکر حضرت کو خبر دی اور کہا آجکی رات تم اپنے بستر پر مت سونا او
اللہ نے حکم دیا کہ تم اس رات مین مدینے کو چلے جاؤ حضرت نے علی سے فرمایا کہ
آج تم میرے فرش پر سو رہو وہ سو رہے اور فرمایا میری چادر اوڑھ لے تجھکو
کوئی امر مکروہ نہ پہنچیگا پھر حضرت نے مٹھی خاک لیکر اونکے سر پر
پھینک ماری اور یہ آیت پڑھی انا جعلنا في اعناقهم اغلالا الی قولہ فهم
لا یبصرون اللہ نے اونکو اندھا کر دیا ابن اسحق کہتے ہین مشرکین ساری رات حرات
علی فراش حضرت پر نگہبان آنحضرت کرتے رہے اور حضرت انکو واسطے رد
ودایع کے چھوڑ گئے تھے کہ تم مکے مین رہو اور سب کی امانت و ودیعت پھیر
آجانا ایک شخص نے آکر کہا تم سب لوگ یہان کس انتظار مین ہو کہا محمد کی

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

اوسنے کہا تمھارا برا ہو وہ تو تمھارے سامنے سے نکلکر چلے گئے اور تم مین
ہر ایک کے سر پر خاک ڈال گئے حدیث ابن عباس مین آیا ہی کہ جس کسی شخص
کو ایک سنگریزہ اوسدن پھونچا وہ دن بدر کے کافر مقتول ہوا رواہ ابن
ابی حاتم وصححہ الحاکم وذلک قولہ تعالی واذ یمکر بک الذین کفروا لیثبتوک
او یقتلوک او یخرجوک ویمکرون ویمکر اللہ واللہ خیر الماکرین عائشہ
کہتی ہین کہ حضرت ابوبکر کے گھر صبح اور تیسرے پہر کو آتے کبھی ناغہ نکرتے جب وہ
دن ہوا جسمین اللہ نے حکم ہجرت کا دیا تو اوسدن حضرت پاس ہمارے دوپہر کو
آئے کہ اوس ساعت آتے نہ تھے ابوبکر نے آپکو دیکھکر کہا کہ حضرت اسدم
نہین آئے مگر کوئی امر جدید پیدا ہوا ہی ابوبکر اپنی چارپائی سے اوترکے بیٹھے حضرت
وہان بیٹھ گئے ابوبکر کے پاس کوئی نہ تھا مگر مین اور میری بہن اسمار حضرت نے
فرمایا انکو اپنے پاس سے الگ کردو ابوبکر نے کہا یہ تو میری دونون بیٹیان ہین
بخاری کا لفظ یہ ہی انما ھما اھلک وما ذاک فداک ابی وامی فرمایا اللہ نے
مجھکو اذن دیا ہی نکلنے اور ہجرت کرنیکا کہا مین ہمراہ ہون فرمایا ہان کہا ایک راحلہ
ان دو راحلون مین سے لیلو ابوبکر نے یہ دونون ناقے چھ ماہ پہلے سے خریدے
تھے اور اونکو اسی دن کے لیے پالا تھا اور چارہ دیا تھا حضرت نے فرمایا قیمت
لونگا چار سو درہم پر خرید فرمایا جس قیمت پر ابوبکر نے خرید کیا تھا اور یہ ناقہ پاس
حضرت کے مدت حیات تک رہا یہانتک کہ خلافت ابوبکر مین مر گیا پھر زاد راہ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

خانۂ ابوبکر سے لیکر شب جمعہ کو بعمر ۵۳ سال روز دوشنبہ ہشتم ربیع الاول
باہر نکلے اور رات کو غار ثور مین پہونچے اور شب یکشنبہ تک اوسی مین رہے
پہر شب دوشنبہ کو غار سے نکلکر دوشنبہ آیندہ کو داخل مدینہ ہوے مدت
سفر کی آٹھ دن تھی قریش نے جب حضرت کو مکے مین نپایا جستجو کی کہ کدہر گئے
اعلی و اسفل مکے کو ڈہونڈ ڈالا کہین اتا پتا نچلا آپ کے نشان پر قیافہ دان کو
بھیجا ہر طرف ایک قائف روانہ ہوا جو طرف جبل ثور کے گیا تھا وہ اثر پاکر چلا
اور ثور تک آیا پہر آگے نشان نپایا اہل مکہ پر آپکا نکل جانا سخت گران گزرا اور
نہایت گھبرائے کہ یہ کیا ہوا اور جو کوئی آپکو پھیر لاے اوسکو سو ناقے دینے
کہے حضرت جسوقت غار مین داخل ہوے تھے اللہ نے وہان درخت ببول کا
اوگا دیا دہن غار لوگون کی آنکہ سے چھپ گیا اور دو کبوتر آکر منہ غار پر بیٹھ گئے
اور اونہون نے انڈے دیے اور مکڑی کو حکم ہوا کہ اوسکے اوپر جالا تنے
جوانان قریش ہتھیار لیکر آئے اور کوئی غار مین نظر کرنے لگا بجز دو کبوتر کے
کچہہ نہ دیکھا جان لیا کہ یہان کوئی نہین ہے اور بعض نے کہا غار کے اندر جاکر
دیکھو امیہ بن خلف لعنہ اللہ نے کہا تمکو غار سے کیا کام ہی اسمین تو مکڑی نے
محمد کی میلاد سے بھی پہلے جالا تنا ہی صحیحین مین انس سے آیا ہی کہ ابوبکر نے کہا کہ
غار کے اندر سے مشرکین کے پانؤن دیکہے کہ وہ ہمارے سر پر کھڑے ہین مینے
کہا اے رسول خدا اگر کوئی انمین سے اپنے پانؤن کی طرف دیکہے گا تو ہمکو دیکھ لیگا

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

فرمایا ابابکر ما ظنك باثنین الله ثالثهما ایک روایت مین آیا ہی کہ حضرت نے
دعا کی اللهم اعم ابصارهم وہ غار کے اندر گھسنے سے اندہے ہوگئے
صاحب بردہ نے اسی طرف اپنے قصیدے مین اشارہ کیا ہی ؎

وما حوی الغار من خیر ومن کرم ... وکل طرف من الکفار عنه عمی
فالصدق فی الغار والصدیق لم یریا ... وهم یقولون ما بالغار من ارم
ظنوا الحمام وظنوا العنکبوت علی ... خیر البریة لم تنسج ولم تحم
وقایة الله اغنت عن مضاعفة ... من الدروع وعن عال من الاطم

عبدالرحمن بن ابی بکر باوجود صغر سن کے رات کو پاس حضرت وابوبکر کے آتے
اور قریش کی خبر لاتے اور پھر راتون رات صبح سے پہلے مکے مین جا پہونچتے
اور عامر بن فہیرہ غلام ابوبکر ہر رات کو دودہ لاتا پھر عبداللہ بن الارقط کو واسطے
دلالت طریق کے نوکر رکھا انکا اسلام معلوم نہین ہی دونون راحلے اوسکے سپرد
کیے اور وعدہ کیا کہ تین رات کے بعد غار ثور پر آئے وہ آیا اور اوسنے دونون
کو سوار کرایا اور لیکر چلا اور ہمراہ انکے عامر بن فہیرہ بھی چلا اور دریا کی طرف
کا رستہ لیا راہ مین سراقہ بن مالک سامنے آئے اونکے گھوڑے کے قدم
زانو تک زمین مین دہس گئے حالانکہ زمین نہایت سخت تھی تب سراقہ نے
ندا کی کہ امان دو تب گھوڑا باہر آیا اور سراقہ نے آکر زاد و متاع پیش کیا حضرت
نے کچھ نہ لیا فرمایا ہماری خبر مخفی رکھو وہان سے پھرے جو کوئی ملتا اوسکو

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

پھیر دیتے اور کہتے ہین یہ ساری راہ دیکھہ آیا ہون کہین کسی کا کچھہ اتا پتا
نہین ہے بوصیری نے ہمزیہ مین اس قصے کی طرف اشارہ کیا ہے ف
طریق ہجرت مین عجائب واقع ہوے از انجملہ یہ ہے کہ موضع قدید مین ام معبد
خزاعیہ پر گذر ہوا وہ ہر کسی کو جو اودہر سے گذرتا کھانا کھلاتے دودہ پلاتے
اوس سال قحط تہا اوس سے شیر و گوشت طلب کیا کہ خرید کرین نپایا حضرت
نے دیکھا کہ ایک بکری بندہی ہے اور ضعف و فاقہ سے خشک ہو رہی ہے
پوچھا اسکے دودہ ہے کہا بھلا یہ کیا دودہ دیگی فرمایا تو مجھے اجازت دیتی ہے
کہ مین اسکو دوہون کہا ہان آپ نے ایک برتن مین اوسکو اللہ کا نام لیکر
دوہا اوسنے اتنا دودہ دیا کہ ساری قوم نے پیا اور بچ رہا پھر دوبارہ دوہا
اور چھوڑکر چلے گئے ام معبد کا شوہر آیا اوسنے یہ حال اوس سے کہا وہ بولا
واللہ ھذا صاحب قریش ولو رأیتہ لاتبعتہ سیرت حلبی مین کہا ہے کہ
ام معبد نے ہجرت کی اور اسلام قبول کیا اسی طرح اوسکے شوہر و برادر نے
اوسکے گھر والے یوم نزول مرد مبارک سے تاریخ مقرر کرتے تھے یہ بکرے
راتدن دوہی جاتی یہانتک کہ خلافت فاروق رضی اللہ عنہ مین مرگئی زمخشری
نے ربیع الابرار مین ہند بنت الجون سے نقل کیا ہے کہ حضرت خیمۂ ام معبد مین
اوترے وہ میری خالہ تھی جب سوکر اوٹھے پانی مانگا ہاتھہ دہوکر کلی کی اور
ایک درخت عوسج جو پاس خیمے کے تھا اوسکی جڑ مین پانی کلی کا ڈالدیا صبح کو وہ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

ایک بڑا جنگلی درخت ہوگیا اور بہت بڑا میوہ بزنگ وزرس رائحۂ عنبر وطعم شہد
لایا جو شخص اوسکو کھاتا سیر شکم ہوجاتا اور جو کوئی پیاسا ہوتا وہ سیراب ہوجاتا
اور بیمار صحت پاتا اور جو شتر وگوسفند اوسکی پتی چرتا وہ خوب سا شیر دیتا ہمنے
اوسکا نام شجر مبارکہ رکھا تھا کچھ لوگ جنگل کے آکر اوس سے استشفا کرتے اور
زاد راہ لیجاتے ایکدن کیا ہوا کہ اوسکے پھل گر گئے اور پتی چھوٹی ہوگئی ہم
گھبرائے ہمکو حضرت کے انتقال کی خبر ملی پھر وہ بعد تیس برس کے از پا تا سر
خار دار ہوگیا نہ پھل تھا نہ تازگی معلوم ہوا کہ امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ
مقتول ہوئے پھر اوسدن سے اوسمین پھل نہ لگا ہم اوسکے پتون سے نفع لیتے
ایکدن اوسکی ساق سے خون سرخ بہنے لگا اور پتے مرجھا گئے ہم اس فکر ورنج
مین تھے کہ اتنے مین خبر قتل حسین بن علی کے آئے پھر وہ درخت سوکھ کر جاتا رہا
انتہی **فا** مدینے مین جب سلمین نے یہ خبر سنی کہ حضرت آتے ہین تو ہر دن
طرف حرّہ کے نکلتے دوپہر تک آپکا انتظار کرتے پھر چلے آتے ؎

دیر قاصد کو لگی اے دل مشتاق جمال　　دیکھئے ہمکو بلاتے ہین کہ وہ آتے ہین

ایک دن انتظار کرکے اپنے گھرون کی طرف واپس آتے تھے کہ اتنے مین
ایک یہودی ایک اونچی جگہہ پر چڑھا تھا اوسنے آپکو آتے ہوے دیکھا چلاکر
کہا اے بنی قیلہ یعنی اوس وخزرج لو یہ تمہارا جد یعنی حظ وبہرہ ونصیب آیا وہ سب
مع اپنے سلاح کے دوڑے حضرت تشریف لاے قبا مین اور تین دن دوشنبہ کا

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

تھا اور اول ربیع الاول یا دوازدہم ربیع الاول او ردس سال مدینے مین
اقامت کی پھر وفات پائی سرور المحزون مین کہا ہی ہم درانجا و در تاریخہای
مذکورہ علمارا اقوال مختلفہ ست کہ در کتب مطولہ توان یافت علی نے مع اپنے
ہمراہیون کے ضعفار مسلمین سے حضرت کو اسی قبا مین آکر پایا اور بعد خروج
آنحضرت کے مکے سے نہ ٹھیرے مگر تین دن حضرت نے حکم تاریخ لکھنے کا دیا
جین ہجرت سے تاریخ لکھی گئی اس سے پہلے عام فیل سے تاریخ لکھتے تھے حضرت
قبا مین قبیلۂ بنی عوف بن عمرو مین ۲۲ دن ٹھیرے یا ۱۴ شب یا ۳ یا ۴ دن روز
دوشنبہ و سہ شنبہ و چہار شنبہ و پنجشنبہ اور اپنی مسجد کی بنیاد تقوی پر رکھی پہلے ہی دن سے
پھر دن جمعے کے قبا سے دن چڑھے نکلے اور بنی سالم بن عوف مین جمعے کی
نماز مع مسلمین ہمراہ کے پڑھے یہ سب سو نفر تھے بطن وادی رانونا نام مین
یہ نماز ادا کی پھر سوار ہو کر چلے جس گھر پر خانہای انصار سے گزر ہوتا وہ کہتے کہ
آپ ہمین تشریف رکھین فرماتے اس ناقے کی راہ چھوڑ دو یہ مامور ہی اور اوسکی
باگ ڈھیلی کر دی وہ چلتے چلتے جس جگہ کہ اب دروازہ مسجد شریف کا ہی بیٹھ گیا
پھر اوٹھا اور آپ وہیں سوار تھے یہانتک کہ باب ابو ایوب رئیس بنی النجار اخوال
عبد المطلب پر جا کر بیٹھا پھر وہان سے اوٹھا اور جای اول مین بیٹھ گیا اور آواز
کی تب حضرت اوسپر سے اوتر پڑے اور فرمایا ھذا المنزل ان شاء اللہ تعالے
اہل مدینہ کو حضرت کی تشریف آوری سے نہایت درجے کی خوشی حاصل ہوئی

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

انس بن مالک کہتے ہین جسدن حضرت داخل مدینہ ہوے ہر چیز مدینے کی روشن ہوگئی اور زنان پردہ نشین اجا جین پر چڑہ گئین اور کہتی تہین ؎

طلع البدر علینا　　من ثنیات الوداع
وجب الشکر علینا　　ما دعا للہ داع
ایہا المبعوث فینا　　جئت بالامر المطاع

بیہقی انس سے راوی ہین کہ جب ناقہ باب ابو ایوب پر بیٹہہ گیا تو جواری بنی النجار نے نکل کر کہا ؎

نحن جوار من بنی النجار　　یا حبذا محمد من جار

حضرت نے فرمایا کیا تم مجھکو دوست رکھتے ہو کہا ہان ای رسول اللہ فرمایا ان قلبی یحبکم شبرک آپ کے ناقے کا مربد تمر تہا اوسکے مالک دو یتیم بچے تہے پرورش مین سعد بن زرارہ کی سعد نے اونکو بلایا اور حضرت گھر مین ابو ایوب کے بیٹہے تہے اونسے مربد کی قیمت کی اونہون نے کہا ہم یون ہی حضرت کو دیتے ہین مگر آپ نے بطور ہبہ لینا قبول نکیا بلکہ دس دینار کو وہ جگہہ مول لی اور مال ابو بکر سے وہ قیمت ادا فرمائی پھر حضرت نے وہان اپنی مسجد بنائی اور اوسکی چہت چوب کہجور کی طیار فرمائی اور اوسمین لکڑی کے کھم لگائے اور اوسکی اونچائی بقدر قامت کے رکھی اور رخ قبلے کا طرف بیت المقدس کے رکھا یہانتک کہ قبلہ طرف کعبے کے محول ہوا پہر حضرت نے بعد فتح خیبر کے بسبب کثرت مردم کے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

مسجد کو بڑہایا جب ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوے اونہون نے مسجد مین کچھ
احداث نہین کیا جب عمر خلیفہ ہوے تو اونہون توسیع کی خانۂ عباس بن عبد المطلب
تک عمر نے کہا اسکو فروخت کردو عباس نے وہ گھر اللہ و مسلمانون کے لیے ہبہ
کردیا قیمت نہ لی جب عثمان خلیفہ ہوے مسجد کو پتھر سے بنایا اور پتھر کے ستون
لگائے اور ساج کی سقف طیار کی اور مسجد بڑہادی اور عقیق سے وہان سنگریزے
لائے حضرت نے اوسی مربد مین دو حجرے بنائے تھے ایک سودہ کا ایک
عائشہ کا بقیہ حجرات زوجات کو بعد اسکے وقت حاجت کے بنایا تہا اور گھر
مین ابوایوب کے سات ماہ تک رہے تا آنکہ مسجد بن چکی اور ہر دو حجرے طیار
ہوگئے شرح مقاصد مین کہا ہی صحیح مین آیا ہے کہ ہم ایک ایک خشت اوٹہاتے
تہے اور عمار دو دو حضرت نے دیکھکر خاک کو عمار سے جہاڑا اور فرمایا ویح
عمار تقتلہ الفئۃ الباغیۃ یدعوھم الی الجنۃ ویدعونہ الی النار عمار کہتے
تہے اعوذ باللہ من الفتن انتہی حضرت خود بہی ہمراہ صحابہ کے پتھر ڈہوتے
تہے اور کہتے تہے اللھم لا خیر الا خیر الاخرۃ فانصر الانصار والمہاجرۃ
عائشہ کہتی ہین جب حضرت مدینے مین آئے ابوبکر و بلال تپ مین مبتلا ہوے
موت اور مکہ کو یاد کرتے حضرت کو خبر ہوئی کہا اللھم حبب الینا المدینۃ کحبنا
مکۃ او اشد وصححہا وبارک لنا فی صاعہا ومدہا وانقل حماہا فاجعلہا فی
الجحفۃ اوسوقت جحفہ مسکن یہود تہا اب میقات مصر ہی اس حدیث مین جواز ہے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

بد دعا کرنے کا کفار پر کہ وہ بیمار ہون اور ہلاک ہون حضرت کا معجزہ دیکھو
کہ ابتک جو کوئی جحفہ کا پانی پیتا ہی وہ تپ زدہ ہو جاتا ہے

فصل بیان مین بعض خصائص آنحضرتؐ و دلائل نبوت کے

خصائص آپ کے آٹھ نوع مین منحصر ہین ایک وہ جو مختص بذات شریف تھی
دنیا مین مثلاً آپ مخصوص تھے ساتھ اس بات کے کہ اول نبیین تھے خلق مین
اور آپ کی نبوت متقدم تھی اور آدم اپنی طینت مین منجدل تھے ؎

پیش از ہمہ شاہان غیور آمدۂ ہر چند کہ آخر بظہور آمدۂ
ای ختم رسل قرب تو معلوم شد دیر آمدۂ زراہِ دور آمدۂ

اور سب سے پہلے آپ ہی سے میثاق لیا گیا اور سب سے پہلے آپ ہی نے
اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ کے جواب مین بلیٰ کہا اور آدم و جمیع مخلوقات آپ کے لیے
پیدا ہوے اور آپکا نام عرش پر لکھا گیا اور ہر آسمان و جنت مین بلکہ سارے ملکوت
مین اور ملائکہ ہر ساعت آپکا ذکر کرتے ہین اور اذان مین ذکر اسم شریف کا ہوتا ہے
اور کتب سابقہ مین آپ کی بشارت دی ہے اور نعت بیان کی ہے اور آپ کے
اصحاب کے وصف لکھے ہین اور آپ کی امت کا ذکر کیا ہے اور جب آپ
پیدا ہوے ابلیس آسمانون سے روکدیا گیا اور آپ کا سینہ شق کیا گیا اور خاتم
نبوت پشت پر بمقابلۂ دل کے رکھی گئی جہان سے شیطان داخل ہوتا ہے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

پیغام خدا نخست آدم آورد — انجام بشارت ابن مریم آورد
باجملہ رسل نامہ سبے خاتم بود — احمد برنامۂ وخاتم آورد

آپ کے ہزار نام ہین اور قریب ستر نام کے لیسے ہین جو اللہ کے نام ہین اور کسیکا نام احمد آپ سے پہلے نہ تہا عدّہا مسلم اور آپ عقل مین سب لوگون سے زیادہ راجح تہے اور آپکو تمام حسن دیا گیا تہا اور یوسف کو شطر حسن ع انچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری + اور ابتدا وحی مین تین بار جبریل نے آپکو ضم کیا اور آپ نے جبریل کو اونکی اصلی صورت پر دیکہا عدہا البیہقی اور جب آپ مبعوث ہوے کہانت منقطع ہوگئی آسمان کی حراست کی گئی آپ کی ماں باپ زندہ ہوکر ایمان لاے مگر سند اسکی بغایت ضعیف ہی آپ سے وعدہ عصمت کا لوگون کے ہاتہہ سے ہوا اور معراج ہوئی ہفت آسمان آپ کے لیے مخترق ہوگئے قاب قوسین تک قرب ہوا اور اوس جگہہ تک پہونچے جہان تک کوئی نبی مرسل نگیا اور نہ کوئی ملک مقرب پہونچا ؎

شب معراج عروج تو ز افلاک گزشت — بمقامی کہ رسیدی نرسد ہیچ نبی

سارے انبیاء آپ کے لیے زندہ کر دیے گئے اونکے ساتہہ نماز پڑہی جنت و نار پر اطلاع دیگئی بارہا تعالی کو دوبار دیکہا فرشتی ہمراہ آپ کے حاضر قتال ہوے آپ کو کتاب ملی حالانکہ امی تہے لکہے نہ پڑہے ؎

امی گویا بزبان فصیح — از الف آدم و میم مسیح

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

آپ کی کتاب معجزہ ٹھیری تبدیل و تحریف سی باوجود مرور دہور کے محفوظ
رکھی گئی جو سب کتب مین تھا وہ مع شئی زائد اس کتاب مین ہی یہ جامع ہے
ہر شئی کو مستغنی سے اپنے غیر سے اسکا حفظ کرنا آسان ہی یہ قیامت تک کے
لیے معجزہ دائمہ باقیہ ہے ورنہ سائر انبیاء کے معجزات منقرض ہو گئے
نوع دوم وہ ہی جو مختص ہے ساتھہ آپ کے اور آپ کی امت کے آپ
مختص ہین ساتھہ حلت غنائم کے اور ساری زمین اس امت کے لیے مسجد ہے
ورنہ اگلی امتین اپنی بیع و کنائس و معابد ہے مین نماز پڑہتی تھین وضو و تیمم
بھی قول اصح پر مختص بامت اسلام ہی یہ دونون باتین انبیاء کے لیے تھین نہ
اونکی امتون کے لیے اور یہ امت مختص ہے ساتھہ مجموع نماز پنجگانہ اور نماز عشا
کے اس نماز کو کسی نے نہین پڑہا اسی طرح اذان و اقامت و افتتاح صلوات
بہ تکبیر اور تامین و رکوع مختص بامت ہی علی ما ذکرہ جماعۃ من المفسرین
اسیطرح اللھم ربنا ولک الحمد کہنا استقبال کعبہ کرنا صفوف نماز کا مثل صفوف
ملائکہ ہونا اسی طرح جماعت نماز و تحیت سلام و جمعہ و ساعت اجابت و عید اضحی
و شہر رمضان اور شیاطین کا اس ماہ مین مقید رہنا اور جنت کا مزین ہونا اور
بدبوی دہن صائم کا نزد مشک سی اطیب ہونا اور ملائکہ کا واسطے مومنین کے
استغفار کرنا یہانتک کہ وہ افطار کرین اور آخر شب رمضان مین مغفور ہونا اور
سحور کرنا اور فطر مین تعجیل بجا لانا اور شب رمضان مین تا صبح اکل و شرب و جماع کرنا

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

مختص ہے ساتھہ اس امت کے ورنہ یہ کام اگلے امم پر بعد نوم کے حرام تھی
بلکہ صدر اسلام مین بھی تسیلۃ القدر کا ہونا کما قالہ النووي في شرح المهذب
اور صوم عرفے کا کفارۂ دو سال ہونا یہ حضرت کی سنت ہی اور روزۂ عاشورہ کا
کفارۂ یکسال ہونا یہ موسی علیہ السلام کی سنت ہی ہاتھون کا بعد طعام کے دہونا
یہ حضرت کی شرع ہی اور قبل طعام کے دہونا شرع توریت تھا اور وقت مصیبت کے
استرجاع کرنا اور حوقلہ کہنا اور لحد بنانا ورنہ اہل کتاب کے لیے شق تھی اور نحر کرنا
ورنہ اونکے لیے فقط ذبح تھا قالہ مجاهد وعكرمة عامہ مین عذبہ جھوڑنا یہ
سیما ملائکہ بہ ازار کمر مین باندہنا اس امت کا خیر امم اور آخر امم ہونا بمعنی تقدم
سامنے انکے رسوا ہوگئے یہ کسی کے سامنے رسوا نہوے اس امت کے دونام
اللہ کے نام سے مشتق ہوے ایک مسلمین دوم مومنین انکے دین کا نام اسلام
ٹھیرا اس وصف کے ساتھہ بجز انبیا کے کوئی متصف نہوا تھا انسے اصر
اوٹھالیا گیا جو اگلی امتون پر رکھا گیا تھا اور بہت سی چیزین جو اگلون پر
شدید تھین وہ انکے لیے حلال کردی گئین اور کوئی حرج دین مین انپر نہ رکھا گیا
خطا ونسیان کا مواخذہ اوٹھالیا گیا اور اکراہ وحدیث نفس سے درگزر ہوا
اور ارادۂ سیئہ پر جبکہ اوسکو نہ کیا ایک حسنہ لکھا گیا اور کرنے پر فقط ایک سیئہ
ٹھیرا اور حسنہ ناکردہ پر ایک حسنہ اور کردہ پر دس حسنہ لکھے گئے سات سو بلکہ
زیادہ تک آور توبہ مین قتل نفس اور قرض سے نجات مرفوع ہوا اور زکوۃ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

مین ربع مال سو قوف رہا اور چار نکاح تک درست رکھے گئے اور نکاح کتابیہ
کی اجازت ہوئی اسی طرح نکاح کنیز کی اور مخالطت حائض روا رکھی گئی سوائے
وطی کے اور جس شق پر چاہین پاس عورت کے جائین اور قصاص و دیت مین
اختیار دیا گیا اور کشف عورت و تصویر کشی و شرب سکر کو حرام کیا اور اجتماع
سے ضلالت پر معصوم ٹہیری انکا اجماع حجت ٹہیرا انکا اختلاف رحمت ہوا
ورنہ اگلون کا اختلاف عذاب تہا طاعون واسطے انکے شہادت و رحمت ہوا
انکی دعا مستجاب ٹہیری انکے گناہ استغفار سے مغفور ٹہیرے انسے یہ وعدہ
ہوا کہ یہ گرسنگی سے اور ہاتہہ سے کسی دشمن غیر قوم کے ہلاک نہونگے کہ وہ انکو
جڑ سے اوکھیڑ کر پھینکدے اور نہ اگلون کا سا انپر عذاب آئیگا اور جب دو شخص
کسی بندے کے لیے انمین سے گواہی خیر کی دین تو اوسکے لیے جنت واجب
ہو جائیگی ورنہ امم سابقہ مین سو شخص کی گواہی رد کر دی جاتی تہی یہ اقل امم ہین
عمل مین اور اکثر امم ہین اجر مین اور اقصر امم ہین عمر مین اور انکو علم اول و
آخر دیا گیا ہی اور انپر خزائن ہر شے کے کھولدیے گئے ہین یہانتک کہ خزینہ علم
بہی انکو اسناد و انساب و اعراب و تصنیف کتب دیے گئے ہین انمین ہمیشہ
ایک طائفہ حق پر رہیگا یہانتک کہ اللہ کا حکم آئے انمین اقطاب اوتاد نجباء
ابدال ہوتے ہین انمین ایسا شخص بہی ہوگا جو عیسی بن مریم کو نماز پڑہائیگا اور
ایسے لوگ ہونگے جو حکم ملائکہ مین ہونگے درجہ مستغنی ہونے کے طعام سے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

بسبب تسبیح کے اور دجال سے مقاتلہ کرینگے انکے علما جیسے انبیا بنی اسرائیل
کے فرشتے انکی اذان آسمان پر سنتے ہین انکی تلبیہ کی سماعت کرتے ہین حامدین
خدا ہین ہر حال مین ہر بلندی پر تکبیر کہتے ہین ہر ہبوط مین تسبیح کرتے ہین وقت
ارادۂ فعل کے انشاء اللہ کہتے ہین وقت غضب کے تہلیل کرتے ہین وقت
تنازع کے تسبیح کہتے ہین انکے مصاحف انکے صدور مین ہین انکا سابق سابق
ہے اور مقتصد ناجی اور ظالم مغفور لہ یہ طرح طرح کے جامہای جنت پہنینگے
رعایت آفتاب کی واسطے نماز کے کرتے ہین امت وسط ہین اللہ کے تزکیہ
کرنے سے عدول ہین وقت قتال کے فرشتے ہمراہ انکے حاضر ہوتے ہین
انپر وہ چیز فرض کی گئی جو انبیاء ورسل پر فرض تھی یعنی وضو وغسل جنابت و
حج وحجت وجہاد اور انکو وہ نوافل دیے گئے جو انبیاء کو دیے گئے تھے اللہ تعالے
نے حق مین انکے غیر کے فرمایا ہی ومن قوم موسی امۃ یھدون بالحق وبہ
یعدلون اور انکے حق مین یون کہا ہی ومن خلقنا امۃ یھدون بالحق
وبہ یعدلون انکو قرآن مین اسطرح پکارا ہی یا ایھا الذین امنوا اگلی امتون کو
اونکی کتابون مین یا ایھا المساکین کہا ہی ان دونون خطاب مین بڑا تفاوت
ہے **نوع سوم** وہ ہے جو مختص ہے ساتھہ ذات مبارک کے آخرت مین
آپ مختص ہین ساتھہ اسکے کہ سب سے پہلے زمین آپ ہی سے منشق ہوگی اور
سب سے پہلے آپ ہی صعقہ سے افاقہ مین آئینگے اور آپکا حشر ستر ہزار ملائکہ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے درمیان مین ہوگا اور براق پر سوار ہونگے اور آپکا نام سوقف مین پکارا
جائیگا اور سب سے پہلے سوقف مین آپ ہی کو کپڑا پہنایا جائیگا یہ اعظم حلل جنت
ہوگا اور آپ جانب راست عرش کے کھڑے ہونگے مقام محمود مین لوا حمد
آپ کے ہاتھ مین ہوگی آدم اور سب کے سب نیچے اوس لوا کے ہونگے
آپ امام نبیین ہونگے اور اونکے قائد وخطیب آور سب سے اول آپ ہی کو
حکم سجدہ کرنیکا ہوگا اور سب سے پہلے آپ ہی سر اوٹھائینگے اور اول ناظر الی اللہ
اور اول شافع ومشفع ہونگے اور شفاعت عظمی فصل قضا مین کرینگے اور اک
قوم کے شفیع دربارۂ ادخال جنت بغیر حساب ہونگے آور جو لوگ مستحق نار ہونگے
اونکی شفاعت بابت عدم دخول نار کے فرمائینگے اور کیمہ لوگون کی شفاعت
بمقدمۂ رفع درجات کے جنت مین کرینگے اور اطفال مشرکین کے شافع دربارۂ
عدم تعذیب ہونگے اور سب سے پہلے آپ ہی پلصراط سے گزر کرینگے اور آپ کے
ہر سوی سر وچہرے مین ایک نور ہوگا باقی انبیار کے لیے دو دو نور ہونگے
اور اہل جمع کو حکم ہوگا کہ وہ اپنی آنکھین بند کرلین کہ آپ کی صاحبزادی یعنے
فاطمہ علیہا السلام پلصراط سے گزر کر جائین اور سب سے اول آپ ہی دروازۂ
جنت کا ٹھونکین گے اور سب سے اول آپ ہی داخل جنت ہونگے ؎

رواق منظر چشم من آشیانہ تست کرم نما و فرود آ کہ خانہ خانہ تست

پھر آپ کی امت داخل ہوگی آپ مختص ہین ساتھہ کوثر و وسیلہ کے یہ ایک اعلی درجہ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہی جنت مین اور قوائم آپ کے منبر کے کیسوئی جنت ہونگے آپکا منبر ایک حوض
جنت پر ہوگا درمیان آپ کے منبر و قبر کے ایک روضہ ہی ریاض جنت سے
حضرت سی کوئی گواہ تبلیغ پر نہ مانگا جائیگا اور سائر انبیاء سے گواہ مطلوب ہونگے
ہر سبب و نسب دن قیامت کے منقطع ہو جائیگا مگر آپ کا سبب و نسب آپکی امت
دن قیامت کے آپ ہی کی طرف منسوب ہوگی اور امم سائر انبیا طرف انبیاء کے
منسوب نہونگے اوسدن آپ کے نسب سی انتفاع حاصل ہوگا باقی انساب سے
کچھ انتفاع نہوگا واللہ اعلم نوع چہارم وہ ہی جو مختص ہی ساتھہ آپ کے آپکی
امت مین دن آخرت کے حضرت کی امت سب امم سے اول زمین سی باہر نکلیگی
اور اونکی پیشانی اور ہاتھہ و پاؤن آثار وضو سی چمکتے دمکتے ہونگے اور موقف
مین ایک اونچے ٹیلے پر ہوگی اور اوسکے لیے دو نور ہونگے مثل انبیاء کے
اور اوسکے غیر کے لیے نہوگا مگر ایک نور اونکے لیے سیما ہوگا اونکے چہرون مین
اثر سجود سے اور داہنے ہاتھہ مین کتاب دیئے جائینگی اللہ نے اس امت کے
عذاب کی دنیا ہی مین تعجیل کی اور برزخ مین تاکہ قیامت مین گناہون سے
محض پاک صاف ہوکر آئین اور قبرونمین گناہ لیکر گھسین اور جب اونمین سے
نکلین تو گناہون سے مطہر سے صاف ہون بسبب استغفار کرنے سونمین کے
واسطے ان لوگون کے ولہا ما سعت وما سعی لہا اور انسے پہلون کے لیے
اوتنا ہی ہی جو سعی خود اونہون نے کی ہی قالہ عکرمۃ اور انکا فیصلہ قبل جملہ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

خلائق کے ہوگا انمین سے ستر ہزار بغیر حساب کے داخل جنت ہون گے

نوع پنجم وہ ہے جو مختص بوا جبات ہی انمین یہی حکمت ہی کہ قرب و منزلت

و درجت زیادہ و بلند ہو حضرت مختص تھے ساتھہ وجوب نماز ضحی و وتر و تہجد

و سواک و اضحیہ و مشاورت کے علی الاصح اور ساتھہ دو رکعت فجر کے الحدیث

فی المستدرک وغیرہ اور ساتھہ غسل جمعہ کے کما ورد في حدیث ضعیف

اور ساتھہ قضاء دین کے طرف سے مسلمان میت کے جو تنگدست و قرضدار

مرگیا ہو علی الصحیح اور بعض نے کہا کہ یہ قضاء دین بطریق تکرم کے فرماتے تھے

اور جب کوئی شی دیکھتے اور پسند آتی فرماتے لبیك ان العیش عیش الآخرة

اس وجہ کو روضہ مین حکایت کیا ہی اور فرض نماز کا کامل ادا کرنا آپ پر واجب

تھا کما ذکرہ الماوردي وغیرہ اور آپ سی صوم و صلوة و سائر احکام ساقط نہوتے

تھے کما في زوائد الروضة عن القفال وجزم به ابن سبع **نوع ششم**

وہ ہی جو مختص بمحرمات ہی حضرت پر زکوة و صدقہ حرام تہا اور صدقہ تطوع مین

دو قول ہین کذا نقل عن مغلطائي اور آپ کی آل پر بہی زکوة حرام ہی یعنی

گو سید ہی کسی سید کو کیون نہ دے چہ جای غیر بعض نے کہا صدقہ بہی حرام ہے

وعلیه المالکیة اور آپ کے موالی آل پر بہی اصح اقوال مین اور تحریم عمل

زکوة ہونے کے آپ کی آل پر قول اصح مین اور صرف کرنا نذور و کفارات کا

انپر اور کھانا قیمت کسی شخص کی ولد اسمعیل سے ورد به حدیث في السنن

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

اسی طرح سن واسطے استکثار کے اور دراز کرنا آنکھہ کا طرف استعہ مرد دم کے
اور نکاح کرنا کتابیہ سے بعض نے کہا بلکہ کنیز بنانا اونکا اور نکاح کرنا کنیز مسلمہ سے
اور اگر فرضا کسی کنیز سے نکاح کرتے تو اوسکی اولاد آزاد ہوتی اور اوسکی قیمت
لازم نہ آتی اور اسدم آپ کے حق مین خوف عنت شرط نہوتا اور نہ نقد طول
اور آپ کو ایک سی زیادہ نکاح کرنیکا اختیار تہا امام الحرمین کہتے ہین اگر نکاح
غیر آپ کے حق مین مقدر کیا جاے تو اس سے قیمت ولد لازم نہین آتی ہے
ابن الرفعہ نے کہا وفي تصورة ذلك في حقه نظر انواع مفتہم وہ مباحات ہین
جنکے ساتہہ آپ مختص تہے جیسے ٹہہرنا مسجد مین بحالت جنابت اور اسمین اختلاف
ہے اور شکست نہونا وضو کا سو جانے سے لیٹ کر اور نہ لمس زن و ذکر سے في
احد الوجہین اور اباحت نماز کی بعد عصر کے اور اباحت نظر کی طرف اجنبیہ کے
اور خلوت ساتہہ اوسکے اور چار سے زیادہ نکاح کرنا اور یہی شان انبیا کی تہی
اور نکاح کرنا بلفظ ہبہ اور بلا مہر ابتدا و انتہا اور بلا ولی و بلا شہود اور حال
احرام مین اور بغیر رضا زن کے اگر کسی زن خالی کے نکاح مین راغب ہوتے
تو اوسکو اجابت لازم ہوتی اور غیر پر خطبہ کرنا اوسکا حرام ہوتا یا بیاہی عورت
سے نکاح کرنا چاہتے تو زوج پر طلاق دینا واجب آتا اور آپکو پہونچتا تہا کہ جس
عورت کا چاہین جس شخص سے نکاح کردین بغیر اوسکے اذن اور اذن ولی زن
کے یا جس سے چاہین خود بغیر اذن زن اور اوسکے ولی کے اپنا نکاح کرین

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور صغیر پر اجبار کریں مگر نہ اپنی لڑکیون پر چنانچہ دختر عم خود حمزہ کا نکاح کر دیا
باوجود موجود ہونے عباس کے اور اقرب پر تقدیم کی اور ام سلمہ سے کہا اپنے
بیٹے کو حکم دے کہ وہ تجھے بیاہ دے چنانچہ بیٹے نے نکاح ام سلمہ کا حضرت سے
کر دیا اور وہ اوسدان صغیر تھا اور اللہ نے بیاہ حضرت کا زینب سے کر دیا حضرت
اوپر داخل ہوئے بتزویج خدا بغیر عقد کے روضہ میں اسجگہ یہ عبارت بولی کی
وکانت المرأة تحل له بتحليل الله اور آپکو پہونچتا تھا کہ نکاح معتدہ کا غیر سے
کریں فی وجہ حکاہ الرافعی اسی طرح جمع کرنا دو خواہر و عمہ و خالہ کا فی
احد وجہین اور جمع کرنا زن و مادر زن کا فی وجہ حکاہ الرافعی اور آپنے
اپنی کنیز آزاد کر دی اور یہی عتق اوسکا مہر مقرر کیا اور قسم کو درمیان اپنے
ازواج کے ترک کر دیا فی احد وجہین وھو المختار اور آپ پر کچھ نفقہ ازواج
کا واجب نہ تھا فی وجہ کالمعسر اور اگر واجب کہیں تو متقدر نہ تھا اور آپ کا
طلاق دینا تین طلاق میں منحصر نہ تھا فی احد وجہین اور اگر حصر مانیں تو آپ کو
حلال تھی بغیر محلل کے اور بعض نے کہا ابدا حلال نہ تھی اور آپکو پہونچتا تھا کہ بعد
ایک زمانے کے اپنے کلام میں استثناء کریں اور آپکو فتوی دینا اور حکم کرنا
حالت غضب میں مکروہ نہ تھا ذکرہ النووی فی شرح مسلم اور جسکو چاہتے
دعا بلفظ صلوۃ دیتے اور ہمکو نہیں پہونچتا کہ ہم بجز نبی یا ملک کے کسی پر صلوۃ
کہیں اور آپ نے طرف سے امت کے قربانی کی اور کسیکو کسی کی طرف سے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

بغیر اوسکے اذن سکے قربانی کرنا درست نہین ہے اور آپ قبل فتح کے زمین
جاگیر مین دے دیتے تھے اسلیے کہ اللہ نے آپکو ساری زمین کا مالک کیا تہا
امام غزالی رح نے فتوی کفر کا دیا ہے اوس شخص کے حق مین جو اولاد تسمیہ دار سے
کا اونکی جاگیر مین معارضہ کرے اور کہا ہے کہ انہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کان یقطع ارض الجنۃ فارض الدنیا اولی **نوع ہشتم** وہ کرامات اور فضائل
ہین جنکے ساتھہ آپ مختص تھے آپ پس پشت سے ویسا ہی دیکھتے تھے
جیسے سامنے سے اور رات و تاریکی مین مثل دن کے دیکھتے آپکا تھوک آب شور
کو شیرین کر دیتا اور شیر خوار کے لیے غذا ہو جاتا آپ کی بغل سفید تہی تغیر اللون
نہ تہی آوسمین بال نہ تھے کبھی آپکو جمائی نہ آئی نہ کبھی احتلام ہوا یہی شان ہے
انبیاء کی ان ہر سہ امر مین آپ کا پسینا مشک سے زیادہ پاکیزہ تر تہا جب ساتھہ
کسی دراز قد کے چلتے دراز معلوم ہوتے جب بیٹھتے آپ کا دوش
سب کے دوش سے اعلی ہوتا آپکا سایہ زمین پر نہ پڑتا اور نہ دہوپ و چاندنی
مین سایہ آپ کا نظر آتا اور نہ مکھی آپ کے کپڑے پر بیٹھتی اور نہ جون آپکو ستاتی
جب چلتے زمین سمٹ جاتی جماع و بطش مین قوت چالیس مرد کی عطا ہوئی تھی
انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین فضلت علی الناس باربع بالسماحۃ والشجاعۃ وکثرۃ الجماع
وشدۃ البطش کذا فی سیرۃ مغلطائی آپ کی قضاء حاجت کا اثر دیکھا نہ گیا
بلکہ زمین اوسکو نگل جاتی تہی وکذلک الانبیاء علیہم السلام رات کو بھوکے سوتے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

صبح کو طلعم اوٹھتے اللہ آپکو جنت سے کھلاتا پلاتا قبر مین آپکو ضغطہ نہوا وکذالک
الانبیاء حالانکہ اس ضغطہ سے کوئی صالح وغیرہ سالم نہین رہتا ہی اور نہ سباع
آپکا جسد کھا سکتے ہین وکذلک الانبیاء اور کسی مضطر کو کھانا میتہ نبی کا
جائز نہین ہی اور آپ زندہ ہین اپنی قبر مین اور نماز پڑھتے ہین اندر اوسکے
اذان واقامت کے ساتھہ وکذلک الانبیاء ولہذا یہ بات کہی ہی کہ آپکی
ازواج پر عدت نہین ہے اور آپ کی قبر پر ایک فرشتہ مقرر ہی جو صلاۃ مصلین
آپکو پہونچاتا ہی اللھم صل علی سیدنا محمد وعلی آلہ وبارک وسلم اعمال امت کے آپ پر عرض کیے
جاتے ہین آپ امت کے لیے استغفار کرتے ہین اور مصیبت آپ کے موت کی ساری
امت کے لیے عام ہے قیامت تک جسنے آپکو خواب مین دیکھا اوسنے سچ
دیکھا کیونکہ شیطان آپ کا ہمشکل نہین ہوسکتا ہی اور جسکو آپ خواب مین کچھہ
حکم کرین اوسپر امتثال امر واجب ہی فی احد وجھین اور دوسری وجہ مین
مستحب ہی مین کہتا ہون یہ سبب ہی کہ وہ امر خلاف امر ظاہر شرع نہو ورنہ
فہم نائم مین خطا ہوگی نہ ارشاد نبوی مین اور قرارت کرنا احادیث آنحضرت کو
عبادت ہی اوسپر ثواب ملتا ہی اور آپکی صحبت ثابت ہی واسطے اوسکے جو ساتھہ
آپکے مجتمع ہوا اگرچہ ایک لحظہ ہو بخلاف تابعی کے ساتھہ صحابی کے کہ بغیر طول
زمن کے نزدیک اہل اصول کے ثبوت صحبت کا نہین ہوتا ہی اور فرق عظیم منصب
نبوت ونور رسالت ہی حضرت کے مجرد نگاہ پڑنے سے اعرابی جلف ناطق بکلمت

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہوجاتا تھا اور آپ کے سارے اصحاب عدول تھے اونمین سے کسی ایک
کی عدالت سی بحث نہین کیجاتی ہے جسطرح کہ سارے رواۃ سے بحث کیجاتی ہی
آور عورتون کو حضرت کی زیارت کرنا مکروہ نہین ہی جسطرح کہ سائر قبور کی زیارت
کرنا مکروہ ہی بلکہ یہ زیارت مستحب ہی کما قالہ الرافعي في نكتہ اور جو آپ کی
مسجد مین نماز پڑہے وہ جانب یسار نہ تہوکے جسطرح کہ سائر مساجد مین سنت ہی
اور تقدیم کرنا آپ پر اور بلند کرنا آواز کا آپ کی آواز پر اور چلا کر بولنا اور وراء
حجرات سی آپکو پکارنا اور دور سے آپکو بلانا حرام ہے اور محبت آپ کے اہل بیت
واصحاب کی واجب ہی اور توبہ آپ کی قاذف ازواج کی مقبول نہین کما
قالہ ابن عباس وغیرہ اور کسی نبی کی عورت حرامکار نہ تہی اور اولاد آپ کی
دخترون کی طرف آپکی منسوب ہوتی ہے اور آپ کی بیٹیون پر اور بیاہ کرنا
نچا ہیے اور جو کوئی آپ کا صہر جانبین سے ہے وہ نار مین نجائیگا وفي هذا
المقدار كفاية لاولي الابصار وقد جمع بعض خصائصہ صلى الله عليه وآله
وسلم السيوطي في انموذج اللبيب في خصائص الحبيب رہے دلائل نبوت
آنحضرت جو کتب سالفین مین ہین جیسے توریت وانجیل سو ان دلائل کی خبر علماء
ثقات یہود ونصاری نے جو اسلام لاے تھے دی ہی جیسے عبداللہ بن سلام
وکعب احبار واسیدیہ لوگ منجملہ علماء یہود کے تھے اور بحیرا ونسطورا حکیم ورصاب
بصری وضغاطر واسقف شام وجارود وسلمان فارسی ونجاشی واساقف

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

نجران وغیرہم یہ نصاریٰ تھے اور اسلام لائے اور ہرقل وصاحب روم
عالم نصاریٰ ومقوقس صاحب مصر نے آپ کی نبوت کا اعتراف کیا کعب احبار
کہتے ہین ہم توریت مین یہ بات لکھی پاتے ہین محمد رسول اللہ عبد مختار
لا فظ ولا غلیظ ولا صخاب فی الاسواق ولا یجزی بالسیئۃ السیئۃ ولکن
یعفو ویغفر امتہ الحامدون یکبرون اللہ فی کل نجد ویحمدونہ فی کل منزلہ
رعاۃ للشمس یصلون الصلاۃ اذا جاء وقتہا یا تزرون علی انصافہم
ویتوضون علی اطرافہم منادیہم ینادی فی السماء صفہم فی القتال وصفہم
فی الصلوۃ سواء لہم دوی فی اللیل کدوی النحل مولدہ بمکۃ ومہاجرتہ
بطابۃ وملکہ بالشام اسکو بعض نے مصابیح سے نقل کیا ہی عبداللہ بن سلام
کہتے ہین ہم رسول خدا کی صفت توریت مین پاتے ہین یا ایہا النبی انا ارسلناک
شاہدا ومبشرا ونذیرا وحرزا للامیین انت عبدی ورسولی سمیتک
المتوکل لست بفظ ولا غلیظ ولا صخاب فی الاسواق ولا تدفع السیئۃ بالسیئۃ
ولکن تعفو وتغفر ولن اقبضک حتی اقیم بک الملۃ العوجاء بان یقولوا
لا الہ الا اللہ وافتح بک اعینا عمیا واذانا صما وقلوبا غلفا کذا اذکرہ البیہقی
فی دلائل النبوۃ وسر الفظ عبداللہ بن سلام کا یہ ہی کہ جز و آخر مین جسپر توریت تمام
ہی ایک آیت ہی ترجمہ اوسکا عربیت مین یون ہی ھکذا جاء اللہ مواہب مین
کہا ہی تجلی اللہ من طور سینا واشرق من ساعیر واستعلن من جبال فاران

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

یہ نام عبرانی ہے اور یہ بنی ہاشم کے پہاڑہین کہ اونمین سے ایک پہاڑ مین حضرت
عبادت کرتے تھے اور اوسی مین ابتدا وحی کی ہوئی تھی اور یہ تین پہاڑہین ایک
ابوقبیس دوسرا قعیقعان تیسرا حرا یہ شرقی فاران و منفتح اوسکا ہی قعیقعان سے
ملا ہوا طرف بطن وادی کے کہ وہ شعب بنی ہاشم ہے اور ایک قول مین وہی
مولد نبوی ہے ابن قتیبہ نے کہا اسمین کچھ غموض نہین ہے اسلیے کہ مراد آنا کتاب
و نور خدا کا ہی کما قال تعالی فاتاهم الله من حيث لم يحتسبوا اي اتاهم امر ه
اہل علم کہتے ہین مسلمین و اہل کتاب کے درمیان اس امر مین کچھ خلاف نہین ہے
کہ فاران مکہ ہی اور مراد اس سے انزال قرآن کا ہی حضرت پر اور ظاہر ہونا امر
و شریعت نبوی کا واللہ اعلم منجملہ دلائل نبوت کے ایک یہ ہی کہ درمیان ہر دو کتف
حضرت کے مہر نبوت تھی اور منجملہ بشارت کے یہ ہی کہ ابی بن کعب نے کہا ہی کہ جب
تبع مدینے مین آیا اور قبا مین اوترا احبار یہود کو بلایا اور کہا کہ مین اس شہر کو ویران
کرونگا یہانتک کہ اس جگہہ یہودیت قائم نرہے اور رجوع امر کا طرف دین عرب
کے ہوجاے شاموں یہودی نے کہا اور وہ اوسدن اعلم یہود تھا اسی بادشاہ
یہ وہ شہر ہے کہ ایک نبی کا ولد اسمعیل سے ہجرت گاہ ہوگا وہ نبی اسکے مین پیدا ہوگا
اوسکا نام احمد ہوگا یہ اوسکا دار الہجرۃ ہے اور یہ جگہہ جہان تم اوتری ہو اس جگہہ
اوسکے اصحاب مین ایک بڑا قتل و جراح ہوگا تبع نے کہا اوس نبی سے کون
مقاتلہ کریگا حالانکہ تم یہ اعتقاد کرتے ہو کہ وہ نبی ہی کہا ایک قوم طرف اوسکے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

چلکر آئیگی اور اوس سے قتال کریگی اسی جگہہ مین کہا اوسکی قبر کس جگہہ ہوگی
کہا اسی شہر مین کہا اگر اوس سے لڑائی ہوئی تو شکست کسکی ہوگی کہا کبھی وہ
غالب ہوگا اور کبھی وہ مغلوب ہوگا اور اسی جگہہ جہان تم ہو اوسکا غلبہ ہوگا
اور اوسکے اصحاب مقاتلہ کرینگے اور مارے جائینگے پھر اور مواطن مین قتال
کرینگے پھر عاقبت اوسی کے لیے ہوگی وہ غالب آئیگا کوئی اس امر مین اوس سے
منازعت نکریگا کہا اوسکی صفت کیا ہی کہا ایک مرد ہی نہ قصیر نہ طویل اوسکی
آنکھون مین سرخی ہوگی اونٹ پر سوار ہوگا اور شملہ لٹکائے ہوگا تلوار اوسکی
بالای دوش رہیگی کچھہ پروا نکریگا اوسکی جو اوس سے ملیگا بھائی ہو یا ابن عم
یا عم یہانتک کہ اوسکا امر غالب آئے تبع نے کہا اب مجھکو کوئی راہ طرف اس شہر
کے نہین ہے اور اسکا ویران ہونا میرے ہاتھہ پر نہو سکیگا پھر تبع وہان سے
چلا گیا شیخ محی الدین رح نے محاضرات و مسامرات مین کعب احبار سے ایک روایت
طویل نقل کی ہے خلاصہ اوسکا یہ ہی کہ کعب نے ایک حبر یہودی سے چند سوالات
بابت صفت آنحضرت اور آپ کی امت مرحومہ کے بحوالہ توریت قسم دیکر کیے
اوسنے اون سب اوصاف کے موجود ہونے کا توریت مین اقرار کیا اور موسی
علیہ السلام نے کہا تہا یارب اجعلنی من امۃ محمد انتہی آں امت کو چاہیے کہ
اس نعمت کی قدر و قیمت سمجھین کہ اللہ نے انکو ملت اسلام مین پیدا کیا جسکی تمنا
انبیاء اولوالعزم کر چکے ہین قل بفضل اللہ و برحمتہ فبذلک فلیفرحوا

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

فصل بیان مین اسماء والقاب نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

حضرت کے اسماء شریف بہت ہین بعض قرآن مین آئے ہین اور بعض احادیث مین اور بعض کتب سالفہ مین کثرت اسماء کی دلیل ہوتی ہے شرف مسمی پر اور اسمین اختلاف ہے کہ اسم عین مسمی ہوتا ہے یا غیر مسمی قرآن مین ۲۸ نام آئے ہین اور حدیث مین ۴۱ نام اور کتب انبیاء مین ضحوک وحیاطا یا حمطا یا واحید وتا رقلیط وفارقلیط تواہب مین کہا ہے حیاطا کے معنی ہین حامی حرم از حرام وسوطی حلال احید کے معنی روکنے والا امت کا نار جہنم سے حمطا یا بمعنی حامی حرم ہے احید توریت مین آیا ہے اور فارقلیط بفاء وبار ہر دو انجیل مین بمعنی روح الحق یا فارق بین الحق والباطل بالجملہ اکثر اسماء صفات ہین اور اطلاق اسم کا اوپر مجاز ہے فرمایا میرا نام محمد واحمد وماحی ہے کہ بسبب میرے اللہ کفر کو محو کریگا اور حاشر ہے کہ سب سے پہلے مین ہی محشور ہونگا اور عاقب ہے کہ بعد میرے کوئی نبی نہوگا دوسری روایت مین مقفی ونبی التوبہ ونبی الرحمۃ ونبی الملحمہ آیا ہے اور اللہ نے آپ کا نام بشیر[۱] نذیر[۲] رؤف[۳] رحیم[۴] رحمۃ للعالمین[۵] خاتم النبیین[۶] محمد[۷] واحمد[۸] وطہ[۹] ویس[۱۰] ومزمل[۱۱] ومدثر[۱۲] وعبد[۱۳] اور عبداللہ[۱۴] ومنذر[۱۵] قرآن مین بتایا ہے واسماء دیگر نیز علماء نے ذکر کیے ہین یہ سب اسماء آپ کے صفات برکت آیات ہین حسین بن محمد دامغانی نے کتاب شوق العروس وانس النفوس مین کعب احبار

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

سے نقل کیا ہی کہ نام حضرت کا نزدیک اہل جنت کے عبدالکریم ہی اور نزدیک
اہل نار کے عبدالجبار اور نزدیک اہل عرش کے عبدالحمید اور نزدیک سائر ملائکہ کے
عبدالمجید اور نزدیک انبیاء کے عبدالوہاب اور نزدیک شیطان کے عبدالقہار
اور نزدیک جن کے عبدالرحیم اور جبال مین عبدالخالق اور بر مین عبدالقادر
اور بحر مین عبدالمہیمن اور نزدیک حیتان کے عبدالقدوس اور نزدیک ہوام کے
عبدالغیاث اور نزدیک وحوش کے عبدالرزاق اور نزدیک سباع کے عبدالسلام
اور نزدیک بہائم کے عبدالمومن اور نزدیک طیور کے عبدالغفار اور توریت مین
سو ذہوفا و انجیل مین طاب طاب اور صحف مین عاقب اور زبور مین فاروق
اور نزدیک اللہ کے طٰہٰ و یٰسٓ اور نزدیک سو منین کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ذکرہذا کلہ القسطلانی فی المواہب وذکر فیہ من الاسماء والالقاب
والکنی ما یزید علی اربعمائۃ قال ابن دحیۃ اسماؤہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
تقرب من الثلثمائۃ وانہا بعض الصوفیۃ الی الفا نتہی کتاب الجواہر والصلات
مشتمل ہے ذکر اسماء الٰہی و اسماء رسالت پناہی وغیر ذلک پر مع بیان معانی اسماء
وصفات اوسکی طرف رجوع کرنا مفید مزید علم ہے رہے القاب آنحضرت سو
یہ بھی بہت ہین جیسے صاحب البراق وصاحب التاج مراد تاج سی عمامہ ہے
کیونکہ عمائم تیجان عرب ہین اور صاحب المعراج اور صاحب الہراوۃ والنعلین و
صاحب الخاتم وصاحب الحوض المورود والمقام المحمود وصاحب الوسیلۃ وصاحب الشفاعۃ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

وسید ولد آدم وسید المرسلین وخاتم النبیین وامام المتقین وقائد الغر المحجلین الی غیر
ذلک اور کنیت مشہور وآپ کی ابوالقاسم ہی عرب اکبر اولاد پر کنیت رکھتے تھے

فصل ذکر مین بعض شمائل کے

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیانہ قد سفید رنگ سرخی آمیز تھے درمیان ہر دو
شانے کے قدرے بُعد تھا موئی سر نرمۂ گوش تک پہونچتے تھے حد پیری تک
نہین پہونچے تھے سر ورشیں مین کوئی مبین بال سفید ہونگے چہرۂ مبارک مثل
ماہ نیم ماہ کے چمکتا تھا نیک تن معتدل بدن تھے خاموش ہوتے تو مہابت
و بزرگی ظاہر ہوتی بات کرتے تو لطف و نازکی ٹپکتی دور سے جو کوئی دیکھتا
جمال و نزاکت پاتا پاس سے جو کوئی دیکھتا ملاحت و شیرینی سمجھتا شیرین گفتار
کشادہ پیشانی دراز و باریک ابرو غیر پیوستہ بلند بینی نرم رخسار کشادہ دہان
روشن دندان تھے درمیان ہر دو شانے کے مہر نبوت تھی آپکا واصف کہتا ہی
کہ نہ دیکھے کوئی شخص آپ کی طرح کا آپ سے پہلے اور آپ سے پیچھے نہین دیکھا شیخ ابن حجر
مکی نے شرح شمائل مین لکھا ہی جسکا ترجمہ شیخ عبدالحق دہلوی رح نے ترجمۂ مشکوۃ
مین اسطرح کیا ہی کہ از تمام ایمان بآنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آنست کہ اعتقاد کند
کہ جمع نشدہ در ظاہر صورت ہیچ آدمی از حسن لطافت انچہ جمع شدہ در وی چنانکہ
جمع نشدہ در باطن سیرت ہیچ یکی از فضل و کمال انچہ جمع شدہ در وی زیرا کہ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

ظاہر عنوان باطن بست وحدو ضابطہ در وصف وی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم است

کہ ہر چہ جز مرتبہ الوہیت ست از فضل وکمال ہمہ او را ثابت ست وہیچ کس

کامل نیست از وی وسماوی باوی نیست انتہے ؎

یا صاحب الجمال ویا سید البشر — من وجهك المنير لقد نور القمر

لا يمكن الثناء كما كان حقه — بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

اسدالغابہ وغیرہ ومن بذیل حلیہ شریفہ یہ الفاظ نگاشتہ اند کہ کان رسول اللہ صلے

اللہ علیہ وآلہ وسلم ضخما مفخما یتلألأ وجهه تلألؤ القمر لیلة البدر اطول

من المربوع واعظم من المشذب عظیم الہامة رجل الشعر ان یجاوز شعره

شحمة اذنه اذا هو وفره اللون لیس بالابیض الامهق ولا بالادم سهل الخدین

لیس بالطویل الوجه ولا بالمکلثم واسع الجبین ازج الحواجب سوابغ من غیر قرن

بینهما عرق یدره الغضب اقنی العرنین له نور یعلوه یحسبه من لم یتأمله

اشم کث اللحیة ادعج ضلیع الفم اشنب مفلج الاسنان دقیق المسربة کان

عنقه جید دمیة فی صفاء الفضة معتدل الخلق بادیا متماسکا سواء البطن

والصدر عریض الصدر بعید ما بین المنکبین جلیل الکتدین بین منکبیه خاتم

النبوة وهو شامة سوداء تضرب الی الصفرة حولها شعرات متوالیات کانها

من عرف فرس ضخم الکراديس انور المتجرد موصول ما بین اللبة والسرة بشعر

یجری کخط عاری الثدیین والبطن اشعر الذراعین والمنکبین واعالی الصدر

https://ataunnabi.blogspot.com/

طويل الزندين رحب الراحة شثن الكفين والقدمين سائل الاطراف خمصان
الاخمصين مسيح القدمين ينبو عنهما الماء اذا زال زال تقلعا يخطو تكفؤا
ويمشي هونا ذريع المشية كانما ينحط من صبب واذا التفت التفت جميعا
من رآه بديهة هابه ومن خالطه معرفة احبه خافض الطرف نظره الى
الارض اطول من نظره الى السماء جل نظره الملاحظة يسوق اصحابه يبدأ
من لقيه بالسلام متواصل الاحزان دائم الفكر ليس له راحة لا يتطق في
غير الحاجة طويل السكوت يفتتح الكلام ويختمه بسم الله ويتكلم بجوامع الكلم
فصلا لا فضول فيه ولا يقصر مثاليس بالجافي ولا المهين يعظم النعم
وان دقت لا يذم شيئا منها ولا يذم مذاقا ولا يمدحه ان اعجبه اكل واذا ترك
يأكل باصابعه الثلاث ويمسح استعان بالراحة ويلعق اذا فرغ الوسطى فالتي
تليها فالابهام ويشرب في ثلاثة انفاس مسماه عبا قاعدا وشرب قائما يأكل
ما وجد ولا يتكلف ما فقد واذا مر بجد شيئا صبر حتى شد الحجر على بطنه وحوله
الى آخر المتابعة الفاظ حلیۂ شریف کا ترجمہ گزر گیا بقیہ الفاظ کا خلاصہ یہ ہے کہ

بال سیدھے تھے داڑھی گھنی تھی گردن جیسے ہاتھی دانت صفائی سیم میں بدن
تنا ہوا شکم و سینہ برابر موٹڈھے ہڈیاں بھری کم دست و بازو سوی دار ہتیلی چوڑے
اونگلیاں لمبی چال نرم و تیز جو دور سے دیکھے ڈرے جو پاس آئے ملے جلے
دوست رکھے آسمان کی نسبت طرف زمین کے زیادہ نظر رکھتے ابتدا السلام

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

کرتے بے حاجت نہ بولتے آغاز و انجام کلام بسملہ سے کرتے کلمات جامعہ
فرماتے نعمت کی عظمت کرتے اگرچہ ذرا سی ہوتی مزہ و طعام کی ذم و مدح نکرتے
جی چاہتا کھاتے ورنہ چھوڑ دیتے تین انگلیون سے کھاتے کبھی چوتھی انگلے
ملاتے تین سانس مین پانی پیتے چوس چوس کر نہ غٹ غٹ کھانے کے بعد
انگلیان چاٹ لیتے جو ملتا وہ کھاتے تکلف مفقود نکرتے نہ ملتا تو کوئی شب
فاقہ کرتے پیٹ پر پتھر باندہ لیتے بیان حلیہ مین فی الحال سالہ بلوغ العلی
بمعرفۃ الحلی لکھا گیا ہی بعض شعرار معاصرین نے اوسکو نظم کیا ہی مع زیادت
اور شمائل ترمذی جامع جملہ خصال و خلال نبوت ہی آپ دنیا کے لیے کبھی غصہ
نفرماتے اور نہ اپنی جان کے لیے انتصار کرتے اور ساری کفدست ہی اشارہ
کرتے غصے مین مونہہ پھیر لیتے خوشی مین آنکہہ بند کر لیتے بڑی ہنسی آپکی یہی
مسکرانا تہا اور اکثر طعام کھجور نہ کبھی سیدہ کہایا اور نہ میز پر بلکہ دسترخوان پر
اور کبھی کہانا زمین پر رکہکر کہاتے تکیہ لگا کر نہ کہاتے فرماتے مین کہاتا ہون جیسے
بندہ کہاتا ہی اور بیٹہتا ہون جیسے بندہ بیٹہتا ہی اور یہ بات کچہہ تنگی کی راہ سے نتہی
بلکہ خود اختیار کی تہی گوشت دست کا پسند تہا کدو کو دوست رکہتے اور جو اب
زکابی سے لیکر کہاتے نیز بقلۃ الحمقاء و عسل و حلوے کو دوست رکہتے فاکہہ مین
انگور و خربزہ محبوب تر تہا غزالی نے کہا ہی کہ خربزہ کو شکر و نان کے ساتہہ کہاتے
اور دونون ہاتہہ سے استعانت کرتے اتنے اور بعض اطعمہ کا صرف بعض سے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

دور فرماتے مثلاً تمر کو زبد سے اور بطیخ و قثاء کو رطب سے کھاتے اور تنہا نان کھانے سے منع فرمایا ہی اور جو پاتے پہنتے اور اکثر ایک ہی کپڑا پہنتے اور کرتا نہ لٹکاتے اور نہ ازار بلکہ دونون کو نصف ساق تک رکھتے اور آستین پہونچے تک ہوتی اور کرتا دوست تر تہا اور عمامہ آپ کا نہ بڑا ہوتا نہ چھوٹا سناوی نے کہا لہ یتحری فی طولھا و عرضھا شیئا اور آپ نے عمامہ سفید وسیاہ و زرد باندھا ہی اور اکثر سفید ہوتا اور عمامہ کا دنبالہ غالباً چھوڑتے یعنی درمیان ہر دو دوش کے اقل مقدار چار انگشت اور اکثر ایک ہاتھ ہوتا اور عمامہ بالای کلاہ ہوتا اور کبھی بے کلاہ اور کبھی کلاہ بلا دستار ہوتی اور آپ اکثر تبع کرتے اور پاجامہ خرید لیا تہا اور زرد رنگ زیادہ پسند خاطر عاطر تہا اور انگشتری سیم پہنتے جسکا نگینہ بہی چاندی کا ہوتا یا عقیق یمن کا اور دست چپ مین رکھتے لکن اکثر خاتم دست راست مین ہوتی نگینہ جانب کف ہوتا نقش خاتم محمد رسول اللہ تہا تین سطر مین فرش چمڑے کا تہا اور سمین چمال کھجور کی بھری تہی کبھی حصیر پر سوتے کبھی زمین پر عطر کو دوست رکھتے سرمہ وقت خواب کے لگاتے ہر آنکھ مین تین سلائی سر مین تیل ڈالتے موی شارب کترتے اسی طرح طول و عرض ریش سے کچھ لیتے اور داڑہی مین کنگھی پانی لگا کر کرتے اور بے ذکر خدا کے اوٹھتے بیٹھتے نہین اور مجلس مین جس جگہ تک پہونچتے وہین بیٹھ جاتے اور اسی بات کا حکم کرتے آپ کا جلیس یہ گمان نکرتا کہ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

اوس سے زیادہ کوئی نزدیک آپ کے بزرگتر ہو کر ہر شخص کا کام کر دیتے ایسی
بات کہتے جس سے وہ خوش ہوتا سب کے لیے بمنزلہ پدر کے تھے اور سب
لوگ حق مین نزدیک آپ کے برابر تھے مجلس شریف حلم و حیا و صبر و امانت
تھی سامنے آپ کے کوئی چلاتا نہ تھا دائم البشر سہل الخلق لین الجانب تھے
نہ بدمزاج نہ سخت طبع نہ شور افگن نہ بدگو نہ عیب چین کسی امیدوار کو مایوس
نہ کرتے مرآء و اکثار و لایعنی سے پاک تھے کسی کی ذم نکرتے کسی کو عار نہ دلاتے
کسی کا عیب جستجو نکرتے وہی بات کہتے جسمین امید ثواب کی ہوتی ہمنشین سامنے
آپ کے اسطرح سر نیچا کر کے بیٹھتے گویا اونکے سروں پر چڑیان بیٹھی ہین جب
آپ خاموش ہوتے تب وہ لوگ بات کرتے اور سامنے آپ کے جھگڑا
نکرتے آپ کسی بات کو نہ کاٹتے انس بن مالک نے دس برس آپکی خدمت
کی یعنی تا وفات کبھی نہ کہا کہ یہ کام کیون کیا اور وہ کام کیون نکیا خوشی مین
فرماتے الحمد للہ المنعم المتفضل ناخوشی مین کہتے الحمد للہ علی کل حال ہر دم
اللہ کا ذکر کرتے لونڈی غلامون بچون پر سلام کرتے صغیر سے خوش طبعی فرماتے
بچے کے ساتھ تلاعب کرتے زن پیرزال سے ہنسی کرتے مگر بجز حق کے کچھ نہ کہتے
ایک عورت نے کہا تھا مجھے سواری کا اونٹ دو فرمایا مین تجھکو اونٹنی کے
بچے پر سوار کرونگا کہا وہ بھلا کب مجھے اوٹھا سکے گا فرمایا نہین بچے ہی پر سوار
کراؤنگا کہا وہ مجھے نہ اوٹھائیگا حاضرین نے کہا وھل الجمل الا ولد الناقۃ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

ایک اور عورت تھی اوسنے کہا میرا شوہر بیمار ہے وہ آپکو بلاتا ہی فرمایا شاید
تیرا شوہر وہی ہے جسکی آنکھ مین سفیدی ہے اوسنے جاکر شوہر کی آنکھ کھولی
شوہر نے کہا تجھکو کیا ہوا ہے کہا حضرت نے مجھے خبر دی ہے کہ تیری آنکھ مین
سفیدی ہے شوہر نے کہا وہ کون ہی جسکی آنکھ مین سفیدی نہین ہوتی ایک
بڑھیا نے کہا ای حضرت دعا کرو کہ اللہ مجھے جنت مین داخل کرے فرمایا ای
ام فلان جنت مین کوئی پیر زال نجائیگی وہ روتی ہوئی پھری فرمایا نیکبخت
اوسمین کوئی عورت بڑھیا رہکر نجائیگی اللہ نے فرمایا ہی انا انشأناھن انشاء
فجعلناھن ابکارا عربا اترابا یعنے بڑھیا جوان ہوکر داخل جنت ہوگی آپکو
جو کوئی بلاتا اور دعوت کرتا آزاد غلام کنیز مسکین آپ اوسکی دعوت قبول
کرتے اور فرماتے لو دعیت الی کراع لاجبت اپنا جوتا آپ گانٹھتے اپنی
بکری کا دودہ دوہتے گدھے پر سوار ہوتے کسی کو ردیف کرلیتے کپڑے مین
پیوند لگاتے ہمراہ خادم کے آٹا پیستے اوسکے ساتھہ کھانا کھاتے بازار سے
سامان اپنا لاد کرلے آتے غنی و فقیر سے مصافحہ کرتے اصحاب سے خلط ملط رہتے
بات چیت کرتے خوش طبعی فرماتے بچون سے لعب کرتے بچون کو اپنی گود
مین لیتے کوئی بھی اصحاب یا اہل بیت سے آپکو پکارتا لبیک کہتے فرماتے
مجھکو یونس بن متی پر فضیلت نہ دو اور میری قدر و اندازے مجھے اونچا نکرو
کہ میرے حق مین تم وہ بات کہو جو نصاری نے حق مین مسیح کے کہی ہی اللہ نے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

مجھے بندہ ٹھیرایا ہی قبل اسکے کہ اوسنے مجھے رسول مقرر کیا آپ سامنے
ایک شخص کے داخل ہوے وہ آپ کی ہیبت سی کانپنے لرزنے لگا فرمایا
هون عليك فاني لست بملك ولا جبار وانما انا ابن امرأة من قريش
تاكل القديد بمكة یعنی تو تھم جا مین کوئی فرشتہ یا بادشاہ ستمگار نہین ہون
مین تو ایک قریشن کا بیٹا ہون جو کہ مین سوکھا گوشت کہاتی تہی تب اوس شخص
نے اپنی حاجت بیان کی براربن عازب کہتے ہین مینے حضرت کو دن خندق
کے دیکہا کہ خاک ڈہوتے تہے تا آنکہ خاک نے آپ کے سینۂ مبارک کو چھپا دیا
اور اپنے دوش پر خشت ہمراہ اپنے اصحاب کے لادتے جبکہ مسجد بنوے
بناتے تہے هذا اولبان حاله يفصح عن قوله انا سيد ولد آدم ولا فخر
ابو ہریرہ کہتے ہین سادات انبیا پانچ ہین نوح و ابراہیم خلیل و موسی و عیسی
و محمد علیہم الصلوۃ والسلام ابوبکر نے کہا ای رسول خدا آپ بوڑہے ہوگئے حالانکہ
آپ کے سر و ریش مین بیس بال سے زیادہ نہ تہے فرمایا مجھکو سورۂ ہود و واقعہ
و مرسلات و عم یتسارلون و اذا الشمس کورت نے بوڑہا کر دیا رواہ الترمذی
دوسری روایت مین یون ہی شیبتنی هود واخواتها و بالجملة فهو صلى الله عليه
وآله وسلم اجل واعظم من ان يحيط ناعت بوصفه ولكن ما وصفه من
وصفه الا بعد ما ظهر له منه صلى الله عليه وآله وسلم اہل مولد پر فرض نہین بلکہ
قرض ہی کہ جب کسی کتاب مولد مین مفاخر ولادت شریف پر اطلاع پائین تو ان

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

شمائل کو بھی وظیفہ درس کرین اور ہمت عمل پر باندھین اور تحصیل مین ان خصال
برکات اشتمال کی سعی و کوشش کامل بجالائین کیونکہ تجرد دعاوی جب تک ثبوت
مدعا کا ہو نا معلوم ہے جب تک کہ شہود عدل شہادت صادقہ ادا نکرین وہ
شواہد اس جگہہ بھی اتباع رسول ہے قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ

فصل بیان بعض معجزات شریفہ کے

یہ معجزے بہت ہین از انجملہ ایک قرآن ہی کہ یہ اعظم معجزات ہی اور تا قیامت
دائم و باقی رہیگا بغرض عمل و استعمال و تلاوت و درس و عرض مجتہدات و فروع
وغیرہ کے عجائب قرآن غیر متناہی ہین اور نکات اوسکے و لستان سے
مخدرات سراپردہ ہای قرآنے چہ دلبرند کہ دل می برند پنہانے
ثقلین مین کوئی شخص ایک سورت اقصر مثل اسکے نہین لا سکتا اور انشقاق
قمر ہی کہ جب قریش نے کہا کوئی نشانی دکھاؤ چاند دو پھانک ہوگیا ایک ٹکڑا
جبل ابو قبیس پر تہا اور دوسرا اوسکے نیچے اسکو ہر شخص دور و نزدیک نے
دیکھا اور تا غروب اسی حالت پر رہا یہ ماجرا شب چہاردہم کو ہوا تہا اہل ایمان
کا تو ایمان بڑہ گیا اور کفار نے کہا ھذا سحر مستمر یہ ایک جادو ہی جو چلا آتا ہے
یہ معجزہ سال نہم نبوت مین واقع ہوا اور آپ کا سینہ شق کیا گیا اور ایمان و علم سے
اوسکو پر کر دیا اور صبح شب اسرا کو وقت سوال مشرکین کے صفت بیت المقدس

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

بیان کردی اور سورج غروب سے رک گیا یہانتک کہ وہ قافلہ آیا جسنے آپکو معراج
سے پھرتے ہوے دیکھا تہا اور آپ نے خبر دی کہ وہ قافلہ فلان روز کی دن آجائیگا
جب وہ دن ہوا اور سورج ڈوبنے لگا اور قافلہ نہ آیا تو اللہ نے اوسکو غروب سے
روک دیا اسی طرح بعد غروب کے علی بن ابی طالب پر آپ کی دعا سے سورج واپس
آیا تاکہ علی نماز عصر ادا کرلین اور آپ کے دروازے پر مجمع تہا کہ آپکو قتل کرین
آپ نے سب کے سر پر خاک جھونکی اور فرمایا شاهت الوجوه اونہون نے آپکے
باہر نکلنا نجانا اور جسکے چہرے پر وہ خاک پڑی وہ دن بدر کے مارا گیا اور دن
حنین کے ایک مشت خاک لیکر روئے قوم پر پھینکا رضی اللہ نے اونکو شکست دی
اور مکڑی نے وہان غار پر جالا تنديا اور دو وحشی کبوتر اوسکے در پر آبیٹھے اور
اب غار پر درخت اگ آیا اور قصۂ سراقہ وام معبد پہلے گزر چکا ہی اور عمر کے لیے
دعا کی اللهم اعز الاسلام به یہ دعا پڑہی علی کو دعا دی کہ اونکو گرمی سردی
کا اثر نہو پھر کبہی وہ شا کی حر و برد نہوے عبداللہ بن عباس کو دعا دی کہ اللهم
علمه التاويل و فقهه فی الدین چنانچہ ایسا ہی ہوا انس بن مالک کو دعا دی
طول عمر و کثرت ولد و مال کی دی تہی وہ کچہ اوپر سو برس زندہ رہے اور انصار مین
سب سے زیادہ مالدار تہے اور نہ مرے یہانتک کہ اپنے صلب سے سو نفر دیکہے
اور سوسمار نے آپ کی رسالت پر گواہی دی اسی طرح گرگ نے اور حدیث ضب یعنی گوہ
زبانون پر مشہور ہے جبل نے کہا لکن غریب ضعیف ہی بلکہ بعض اسکے قائل ہین

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

کہ متن واسناد کی راہ سے ثابت نہین ہے اور مادہ آہو نے گواہی رسالت
پر دی اس حدیث کو بیہقی و ابونعیم و طبرانی نے روایت کیا ہی لکن حافظ
ابن کثیر فرماتے ہین لا اصل له ومن نسبه الی النبی صلی الله علیه وسلم
فقد کذب انتہی یہ انکار بطور استبعاد کے نہین ہی کیونکہ سامنے رفعت مرتبہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایسی بات کچھ ہستی نہین رکھتی اس سے زیادہ معجزہ
استوار صادر ہو سکتا ہی بلکہ بحث ثبوت سند و متن مین ہی اسی جنس کی مسئلہ
نقش قدم شریف کا ہی کہ حدیث سے ثابت نہین ہی لکن اکثر شہرون مین نقش قدم بنا رکھا ہے
اور اثر پرستی ہوتی ہے حالانکہ حدیث مین ایسے تعولات پر وعدہ جہنم کا آیا ہی
منجملہ معجزات کے ایک حنین جذع ہے یعنی گریہ چوب جس پر کھڑے ہوکر آپ خطبہ
پڑھتے تھے جب منبر بنا اوسکو چھوڑ دیا وہ ایک ستون مسجد تہا اوسنے فریاد کی او
صبیح کو ہر حاضر مسجد نے سنا یہانتک کہ مسجد اوسکے نالہ سے گونج اٹھی اور وہ
خود شدت صبیح سے پھٹ گیا حضرت نے منبر پر سے اوتر کر اوسکو گلے لگا لیا!
تب وہ ساکن ہوا فرمایا والذی نفسی بیده لو لم التزمه لم یزل یصیح
هکذا الی یوم القیامة پھر اوسکو اختیار دیا کہ اپنے مغرس مین جاکر پھر لگ جائے
جسطرح کہ پہلے تھا یا جنت مین بویا جائے جنتی اوسکا پھل کھائین او نے دار البقا کو
دار الفنا پر اختیار کیا تب دفن کر دیا گیا اور حریق مسجد کے ساتھ قرن سادس مین
جل گیا ہ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

آخر حنین مشوقا الی الندامی ۔ حنین جذع الی الحبیب

ایک معجزہ یہ تہا کہ درخت نے شہادت آپ کی رسالت پر دی اور آپکے
پاس آکر آپکو مستور کیا یہانتک کہ آپ قضاء حاجت سے فارغ ہوے اور جب
کوہ احد کو پاؤن سے مارا تو وہ حرکت سے ساکن ہوگیا اور ایک اعرابی کے
شتر نے آپ سے شکوہ قلت علف و کثرت عمل کا کیا اور بعض طیور کے انڈون
کو ایک صحابی نے لیلیا تہا اوس طیر نے حضرت سے شکایت کی فرمایا اوسکے
انڈے پھیر دے سنگریزون نے آپ کے کفدست مین تسبیح کی طعام نے
درمیان اونگلیون کے تسبیح کی اصل ابع سے پانی جاری ہوا جسکو ایک لشکر
عظیم نے پیا اور شتران و اسپان کو پلایا اور مشکین و پکھالین بہر لین اور یہ معجزہ
کئی بار ہوا جابر کی کھجور کے لیے دعای برکت کی وہ قلیل تہی اوس سے سب کا
قرضہ ادا ہوگیا اور ۱۳ وسق باقی بچ گئے اور ایک صاع شعیر سے روز خندق
ہزار آدمی کو کھانا کھلا دیا اور تکثیر طعام قلیل کی بار ہا آپ سے صادر ہوئی قتادہ
بن نعمان کی آنکھہ رخسار پر بہ گئی تہی اوسکو بجاے اوسکے پھیر دیا وہ احسن عینین
تہے علی مرتضی کی آنکھہ دکہتی تہی اوسمین تہوک دیا وہ اچہی ہوگئی یہ معجزہ دن
حنین کے ہوا اور وہ اوسی دم درد چشم سے صحت یاب ہوگئے پہر کبہی اونکی
آنکھہ نہ دکہی ایک شخص کی آنکھین بے بصر ہوگئین تہین اونپر تف ڈالا وہ دیکھنے لگے
ایک گنجے کے سر پر ہاتھہ پھیر دیا وہ اچہا ہوگیا عبداللہ بن عتیک کا پاؤن ٹوٹ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

گیا تہا اوسپر ہاتھہ پھیرا وہ گویا ٹوٹا ہی نہ تہا ایک شخص سے کہا مسلمان ہوجا اوسنے
کہا میری بیٹی زندہ ہوجاے تو میں ایمان لاؤن اوسکی قبر پر جاکر آپ نے
پکارا اوسنے کہا لبیک وسعدیک فرمایا تو دنیا مین رجوع کرنے کو دوست رکھتی ہے
اوسنے کہا نہین بینے اللہ کو مان باپ سے بہتر اور آخرت کو دنیا سے بہتر پایا
اسی طرح اللہ نے آپ کے مان باپ کو زندہ کیا یہانتک کہ وہ ایمان لاے
علی ماقیل واللہ علم ماثبت بالسنہ مین کہا ہی وقد جزم بعض العلماء ان ابوی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ناجیان ولیسا فی النار والکلام فی ابائہ الشریفہ
طویل والسکوت فی ھذا الباب احوط لنتے جابر کا اونٹ سست خرام تہا
سب کے پیچھے رہتا اوسکو دعا دی وہ سب کے آگے چلنے لگا ایکبار استسقا کیا
ایک ہفتہ لگاتار پانی برسا پھر دعای رفع باران کی فی الحال برسنا بند ہوگیا
عتبہ بن ابی لہب کو بد دعا دی شیر نے زرقا مین توابع شام سے اوسکو پھاڑ ڈالا
آپ سوتے تہے ایک درخت چلکر نزدیک آپ کے آیا فرمایا اسنے اپنے رب سے
اذن چاہا کہ مجھکو سلام کرے شب بعثت مین سنگ و درخت نے آپکو سلام
کیا اور کہا السلام علیک یا رسول اللہ طعام و سنگریزے آپ کے ہاتھہ مین تسبیح
کرتے گوشت زہر آلود نے خبر دی کہ مجھمین زہر ملا ہوا ہی ایک شتر نے شکایت
کی کہ میرے مالک مجھکو چارہ کم دیتے ہین اور کام بہت لیتے ہین ایک مادہ
آہو نے کہا مجھے چھوڑوا دو کہ مین اپنے بچے کو جاکر دودہ پلا آؤن حضرت نے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

اوسکو رہا کرا دیا وہ دودہ پلا کر آگئی اوسکو چھوڑ دیا اوسنے تلفظ بشہادتین
کیا بدر کے دن جو جگہہ جس کافر کے لیے مقرر کر دی تہی وہ اوسی جگہہ مارا گیا
فرمایا ایک گروہ میری امت کا دریا مین غزا کریگا ام حرام منجملہ اونکے ہین
چنانچہ ایسا ہی ہوا عثمان رضی اللہ عنہ کو خبر دی تہی ابتلاء بلوے کی چنانچہ
وہی صورت پیش آئی انصار سے کہا تہا بعد میرے اور ونکو تمپر ترجیح دینگے
چنانچہ زمان معاویہ مین ایسا ہی واقع ہوا جندب عنسی کذاب مارا گیا اوسی
شب کو اوسکے قتل ہونے کی خبر دی اور نام قاتل و شہر کا بتا دیا ایک مرتد
مر گیا فرمایا اسکو زمین قبول نکریگی اوسکو جب دفن کرتے زمین نکالکر پھینکدیتی
ایک شخص بائین ہاتھہ سے کہاتا تہا فرمایا دست راست سے کہا اوسنے بہانہ کیا
کہ مین اس ہاتھہ سے نہین کہا سکتا فرمایا تجھکو توانائی نہو پھر اوسکا دست راست
نہ اوٹھا دن فتح مکے کے مسجد الحرام مین آسے حوالی کعبہ مین بت لٹکتے تھے
ہاتھہ مین ایک چوبدستی تہی اوس سے اشارہ کیا اور فرمایا جاء الحق و زھق
الباطل ان الباطل کان زھوقا وہ سارے بت اوندھے گر پڑے منجملہ معجزات
کے ایک قصہ مازن بن مضوبہ کا ہی حاصل قصہ یہ ہی کہ مازن نے ایک بت کے

جو سنے یہ کلمات سنے ؎

یا مازن اسمع لتسر	ظھر خیر و بطن شر
بعث نبی من مضر	بدین اللہ الاکبر

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

فدع لختا من حجر تسلم من حر سقر

دوسری بار یہ کلمات سنے

اقبل الي واقبل تسمع ما لا يجهل

هذا نبي مرسل بوحي منزل فامن به كے تعدل

من حر نار تشعل وقد بالجندل

چنانچہ وہ اسی وجہ سے اسلام لے آئی از انجملہ قصہ سواد بن قارب کا ہی جاہل قصہ یہ ہی کہ وہ جاہلیت مین ایک کاہن تہی جن اونکو حوادث آیندہ کی خبر دیتے تین رات تک اونکے جن نے اونکو بعثت حضرت کی خبر دی اور کہا البتہ اونکے دین کا اتباع کرنا چاہیے وہ مسلمان ہوگئی از انجملہ یہ ہی کہ لشکر کا توشہ ہو چکا حضرت نے بقایای زاد جمع کرکے دعای برکت کی پہر اوسکو تقسیم کیا سارے لشکر کو وہ کافی ہوا از انجملہ یہ ہی کہ ابو ہریرہ ایک مٹھی بہر کھجور لائے اور کہا میرے لیے اس مین دعا کرو پہر اوس کھجور کو ایک انبان مین رکھا جسقدر اوسمین سے نکالتے کم نہوتا کئی وسق راہ خدا مین صرف کیے اور ہمیشہ اوسمین سے کھاتے اور کھلاتے یہانتک کہ عثمان شہید ہوے تب وہ برکت جاتی رہی از انجملہ یہ ہی کہ ایک پیالہ شیر مین اہل صفہ کی دعوت کی ابو ہریرہ سامنے آے کہ اونکو بھی کچھ دین ساری قوم کہا کر اوٹھ گئی کچھ کنارۂ پیالے مین رہ گیا حضرت نے اوسکو جمع کیا تقدیر ایک لقمہ کے ہوا اوسکو انگلیون پر رکھکر فرمایا کہا برکت نام خدا پہر ابو ہریرہ سے کہا

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

سینے اتنا کہا یا کہ سیر ہو گیا از انجملہ یہ ہے کہ غزوۂ تبوک مین اتنا پانی رہ گیا کہ ایک
شخص کو کافی ہو لشکر پیاسا تہا حضرت سے شکایت کی ایک تیر اپنے ترکش کا دیکر
فرمایا کہ اسکو اس پانی مین کھولدو پانی نے اتنا جوش کیا کہ سارا لشکر سیراب
ہو گیا وہ سب تیس ہزار آدمی تہے ایک جماعت نے شکایت کی کہ پانی ہمارے
کنوین کا شور ہے اوسمین آب دہن ڈالا وہ شیرین ہو گیا اور جسقدر پانی نکالتے
منقطع نہوتا ایک عورت ایک بچہ لائی کہا یہ گنجا ہی اوسکے سر پر ہاتھہ پھیر دیا
وہ اچھا ہو گیا اہل یمامہ نے یہ بات سنی ایک عورت اونکی اپنا بچہ پاس سیلمۂ
کذاب کے لیگئی اوسنے اوسکے سر پر ہاتھہ پھیرا وہ اچھا تہا گنجا ہو گیا اور وہ
علت اوسکی نسل مین باقی رہی خندق مین ایک پتھر نکلا ہر چند اوسپر کلہاڑے
کچھہ اثر نہوا تب حضرت نے اپنے ہاتھہ سے کلہاڑا لگایا وہ پاش پاش مثل ریت
کے ہو گیا ابو رافع کا پاؤن ٹوٹ گیا تہا اوسکو ہاتھہ لگایا وہ درست ہو گیا گو یا
ٹوٹا ہی نہ تہا ذکر ذلک کلہ ابن سید الناس فی نور العیون و ن بدر کے عکاشہ
بن محصن کو ایک شاخ درخت دیدی وہ اونکے ہاتھہ مین تلوار ہو گئی اسی طرح
دن احد کے عبد اللہ بن جحش کے ساتھہ کیا اور مغیبات کی باذن خدا خبر دی
جیسے مصارع مشرکین کو دن بدر کے متعین فرما دیا کسی نے اپنے جگہہ سے
تجاوز نکیا موت نجاشی کے دن اونکی موت کی خبر دی اور اونپر نماز جنازہ
پڑہی مع اصحاب کے ثابت بن قیس سے کہا تہا تعیش حمیدا وتقتل شہیدا

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

وہ دن یاسہ کے قتل ہوے حسن بن علی سے کہا تہا ان ابنی ھذا سید
ولعل اللہ یصلح بہ بین فئتین عظیمتین من المسلمین اونہون نے معاویہ
سے صلح کرلی عثمان بن عفان کو خبر دی تہی کہ تمکو ایک سخت بلوی پہونچیگا
وہ گھر مین محصور ہوکر مقتول ہوے عمر سے کہا تہا تم شہید مروگے چنانچہ ایسا ہی
ہوا زبیر سے بھی کہا تہا تقاتله وانت ظالم له عمار سے کہا تہا تقتلك
الفئة الباغية وہ صفین مین مارے گئے علی سے کہا تہا شقی ترین مردم
دو مرد ہین ایک وہ جسنے ناقہ کو عقر کیا دوسرا وہ جو تیرے سر پر زخم لگائیگا
اور تیری داڑہی اوس سے خون آلودہ ہوگی چنانچہ ایسا ہی ہوا اپنی ازواج
سے فرمایا تہا لیت شعری ایتکن بعضهن کلاب الحوأب ایتکن صاحبة الجمل
الادیب ای کثیر الشعر یقتل حولها کثیر وہ عائشہ تہین ومعجزاته لاتحصی
وفضائله لاتستقصی سرور المحزون مین کہا ہی معجزات آنحضرت ازان زیادہ تر
اند کہ کتابے احاطۂ آن کند یا دفترے جمع نماید انتہی رسالہ الکلام المبین فی
معجزات سید المرسلین بعض معاصرین کا اس باب مین خوب ومرغوب ہی
نور الابصار مین اس جگہہ ایک فصل ذکر احادیث جوامع الکلم مین منعقد کی ہی
اور ایک کراسہ جامع صغیر سیوطی سے التقاط کیا ہی ضرورت اون اخبار کی
ذکر کی اس جگہہ بخیال طول مستقل معلوم نہوئی علاوہ اسکے جسقدر احادیث صحیحہ
صحاح ستہ ودیگر مسانید ومعاجم واجزا وسنن وجوامع مین مرقوم ہین وہ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

سب قبیل جوامع الکلم اور روادی معجزات وکرامات سی ہین آثار صحت نبوت
ودلالت رسالت کے اونپر لائح ہین بلکہ ہر فعل وقول وحال وحرکت وسکون
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اگر غور سے دیکھا جائے تو ایک معجزہ تہا لکن
یہ رویت مجرد بصر سے نہین ہوتی ہے بلکہ بصیرت سی ہاتہہ آتی ہی اہل بصائر
اہل قرآن واصحاب حدیث ہین یا اہل دل صاحب تقوی وطہارت پس بس
وباللہ التوفیق وہو المستعان

فصل ذکر مین غزوات کے

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ مین بعد ہجرت کے دس سال دو ماہ
رہے پہر وفات پائی سال اول مین اللہ نے جہاد فرض کیا حمزہ بن عبد المطلب
کو تیس مہاجر سمیت بہیجا کہ قافلہ قریش سے تعرض کرین یہ ماجرا رمضان مین
ہوا تہا اور عبیدہ بن الحارث کو ساٹہہ مہاجرین سمیت طرف بطن رابغ کے
روانہ کیا اور سعد بن ابی وقاص کو طرف خرار کے یہ ایک چشمہ ہی قریب جحفہ کے
یہ روانگی ذیقعدہ مین سع بیس مہاجرین کے ہوئی تہی تاکہ کاروان قریش سے
تعرض کرین سب سی پہلا غزوہ حضرت کا بقول ابن اسحق اور ایک جماعت کے
غزوہ ابواء تہا ابواء ایک گاؤن تہا درمیان مکہ ومدینہ کے اسکو غزوہ ودان
بہی سکتے ہین یہ بارہ ماہ بعد قدوم مدینے سے ہوا تہا اسی سال آغاز اذان کا

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہوا عبداللہ بن زید نے خواب مین اذان دیکھی اور اسی سال عرس عائشہ
ہوا اور نماز حضر چار رکعت ٹھیری ورنہ ایک ماہ تک بعد مقدم دینے کے دو
رکعت تھی اور اسی سال نماز جمعہ پڑھی گئی یہ پہلا خطبہ تھا جو اسلام مین پڑھا گیا
اسی سال درمیان مہاجرین وانصار کے مواخات ہوئی بعد ہشت ماہ کے
قدوم دینے سے اور براءبن معرور پر بعد ایک ماہ کے نماز جنازہ پڑھی اور نیز
تبع یمانی پر تبع حضرت پر قبل مبعث کے سات سو برس پہلے ایمان لایا تھا
اور سب سے پہلے اوسی نے کعبے کو لباس پہنایا تھا نقلہ ابن عبدالبر سال دوم
ہجرت مین نصف شعبان کو تحویل قبلے کی طرف کعبہ کی ہوئی اور زکوۃ مال
کے قبل فرض رمضان فرض کی گئے کما اشار الیہ النووی فی الروضۃ
اور اواخر شعبان مین روزہ فرض ہوا اسی سال غزوۂ بدر کبری بھی ہوا ابن
جمعے کا ۱۷ رمضان کی تھی ۲۸ رمضان کو زکوۃ فطر فرض ہوئی حضرت نے
نماز عید الفطر اور عید الاضحی پڑھی اور قربانی کی دو گوسفند ابلق اقرن اسی سال
مین شادی فاطمہ کی علی سے ہوئی اور غزوۂ بواط و ذی العشیرہ و بنی قینقاع
وسویق واقع ہوا بواط ایک موضع ہے ناحیۂ رضوی مین اور عشیرہ بضم عین ایک
زمین ہے بنی مدلج کی ناحیۂ ینبع مین یہ واقعہ بعد بواط کے ایام قلائل مین ہوا تھا
سویق کا غزوہ پنجم ذیحجہ کو ہوا سال سوم ہجرت مین بماہ شوال شراب حرام
ہوئی یا سال چہارم مین اور حسن بن علی پیدا ہوئے اور غزوۂ احد و حمراء الاسد

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

وغطفان و نسبتہ کعب بن اشرف واقع ہوا احد ایک پہاڑ ہی تین میل پر مدینے
سے جبال سے متوحد و منقطع ہی اسلیے احد نام ٹہیرا حضرت نے اسکے حق مین
فرمایا ہی احد جبل یحبنا و نحبہ کہتے ہین یہان قبر ہے ہارون برادر موسی
علیہ السلام کی یہ وقعہ روز شنبہ ماہ شوال مین ہوا بالاتفاق اور حمراء الاسد ایک
جگہہ ہی آٹھہ میل پر مدینے سے سال چہارم ہجرت مین غزوہ بنی نضیر و ذات الرقاع
ہوا اور نماز خوف پڑہی گئی یا یہ نماز بعد اسکے ہوئی اسی سال حسین بن علی پیدا
ہوے اور آیت تیمم اوتری کما قالہ فی الروضۃ اور دو یہود بجرم زنا رجم
کیے گئے اور نماز سفر مین قصر کرنا ٹہیرا سال پنجم ہجرت مین غزوہ دومۃ الجندل
و غزوہ مریسیع ہوا اسکو غزوہ مصطلق بہی کہتے ہین اسی سال مین قصہ افک
کا ہوا علی ما رجحہ الحاکم وغیرہ اور بعض نے کہا کہ سنہ ششم مین ہوا انتہا علی ما
قالہ ابن اسحق و جزم بہ الطبری وغیرہ اور موسی بن عقبہ نے کہا کہ سنہ چہار مین
ہوا انتہا اسی سال مین آیت حجاب اوتری یا ایک سال پہلے اس سے اور گھڑوڑ
کے گئے اور غزوہ خندق یعنی احزاب واقع ہوا قالہ ابن اسحق اور موسی بن عقبہ
نے کہا کہ سال چہارم مین ہوا انتہا اور نیز غزوہ بنی قریظہ ہوا سال ششم ہجرت مین
غزوہ حدیبیہ ہوا یہ قریب مکے کے ہے یہ غرہ ذیقعدہ کو واقع ہوا اسمین ہزار
نفر سے حضرت نے صلح کرلی اور زیر درخت بیعۃ الرضوان ہوئی اور قحط پڑا حضرت
نے استسقا کیا رمضان مین پانی برسا اسی سال غزوہ بنی لحیان و غزوہ غابہ بہی

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہوا سال ہفتم ہجرت مین عمرہ قضا غرہ ذیقعدہ کو ہوا آنحضرت دو ہزار نفر کے
ساتھہ تھے اور مدینے سے ستر بدنہ روانہ کیے اونکو نحر کیا اور تین دن مکے مین
ٹھیرے پھر واپس گئے اور غزوہ خیبر ہوا اور ابو ہریرہ اسلام لاے اور حضرت
نے طرف ملوک کے قاصد بھیجے اور واسطے خطوط کے مہر بنائی اور حمار الہیہ حرام
ہوئی اور متعہ نساء سے منع فرمایا اور اسی سال ماریہ قبطیہ آئین اور بغلہ دلدل
آیا اسکے سوا اور ماجریات ہوئے سال ہشتم ہجرت مین غزوہ فتح مکہ ہوا ماہ رمضان
مین بسبب عہد شکنی قریش کے حضرت نے گھر کا طواف کیا دن جمعے کے بستم
رمضان کو گرد گھر کے تین سو ساٹھہ صنم تھے جس بت پر گزرتے چھڑی سے جو ہاتھہ
مین تھی اشارہ کرتے اور جاء الحق و زھق الباطل ان الباطل کان زھوقا
کہتے ہجرت اوندھے سونہہ گر جاتا اسی سال خالد بن الولید و عثمان بن طلحہ و
عمرو بن العاص اسلام لے آے اور غزوہ حنین و غزوہ طائف ہوا اور منبر بنکر
طیار کیا گیا اور اوسپر خطبہ پڑہا بعض نے کہا اتخاذ منبر سنہ نہم مین ہوا تھا قال ابن
الجوزي في مولده اسی سال مین ابراہیم ولد آنحضرت پیدا ہوے اور زینب
بنت حضرت نے وفات پائی وغیر ذلک سال نہم ہجرت مین غزوہ تبوک ہوا
مسجد ضرار ڈہائی گئی اور لگاتار ایلچی آنے لگے اور ابو بکر صدیق نے لوگون کو
لیکر حج کیا اونکے ہمراہ تین سو مرد اور ۲۰ بدنہ اور سورہ برارت تھی تاکہ ہر
ذی عہد سے عہد اوسکا توڑ دین اور بعد اس سال کے پھر کوئی مشرک حج نہ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

طواف بیت کا برہنہ رہ کر نہ کرے اسی سال نجاشی وام کلثوم دختر حضرت کا
انتقال ہوا وفیہا غیر ذلک سال دہم ہجرت مین حجۃ الوداع تہا اسکو حجۃ الاسلام
بہی کہتے ہین حضرت مدینے سے روز پنجشنبہ ماہ ذیقعدہ مین نکلے آپ کے ہمراہ
چالیس ہزار سے پچہتر ہزار یا ایک لاکھ یا زیادہ آدمی تہے وقوف آپکا عرفات مین ہوا
ہوا اوسدن آیہ الیوم اکملت لکم دینکم الخ نازل ہوئی اور حضرت نے بعد
ہجرت کے بجز اس حج کے اور کوئی حج نکیا ہان قبل و بعد نبوت کئی حج کیے تہے
جنکی تعداد معلوم نہین ہے مگر بعد ہجرت چار عمرے کیے عمرۂ حدیبیہ و عمرۂ قضا
اسکو عمرۃ القضیہ بہی کہتے ہین اور ایک عمرۂ جعرانہ عقب وقعہ حنین اور ایک
عمرہ ہمراہ اس حج کے صحیحین مین انس سے آیا ہی کہ انہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اعتمر اربع عمر سال فرضیت حج مین اختلاف ہی کسی نے کہا سنہ پانچ مین اور
کسی نے کہا سنہ چہہ مین اور کسی نے کہا سنہ سات مین اور کسی نے کہا سنہ آٹہہ مین
اور کسی نے کہا سنہ نو مین اور کسی نے کہا سنہ دس مین بالجملہ اسی سال مین جریر
بن عبداللہ بجلی مسلمان ہوے اور سورۂ اذا جاء نصر اللہ اوتری یہ سورت سنی مین
دن نحر کے نازل ہوئی حجۃ الوداع مین اور بعض نے کہا تین ماہ قبل وفات کے
اور ابراہیم بن رسول اللہ کا انتقال ہوا انتہی من حاشیۃ الشنوانی علی المواہب
بتصرف وزیادات من غیرہا رہے وہ غزوات جنمین آنحضرت نے بنفس نفیس
قتال کیا سو اونکے نام یہ ہین بدر و احد و خندق و مصطلق و خیبر و فتح و حنین

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

وطائف کذا قال ابن اسحٰق اور اپنے دست شریف سے کسیکو قتل نہین کیا مگر
ایک مرد کو یعنی ابی بن خلف کو دن احد کے راز اس قتل مین یہ تہا کہ ابی بن
خلف کا ایک گھوڑا تہا جسکو وہ گوشت خشک و گندم کہلاتا تہا جب حضرت سے
سکے مین ملتا کہتا انا اقتلك علی فرسی هذا حضرت فرماتے بل انا اقتلك و انت علیه
دن احد کے وہ لعین اوسی اسپ پر سوار ہو کر آیا اور کہتا تہا این محمد لا نجوت
ان نجا صحابہ نے چاہا کہ درمیان آپ کے اور اوسکے حائل ہون حضرت نے
اونکو منع کر دیا اور فرمایا جگہہ دو اسکو پہر بعض صحابہ سے حربہ لیکر اوسکو مارا اوسکی
ہنسلی مین ضربہ لگا وہ گر پڑا صحابہ نے تکبیر کہی جب پاس قریش کے پہر کر آیا کہا
قتلنی واللہ محمد قریش نے کہا واللہ تیرا دل جاتا رہا ہے تجہکو تو کوئی صدمہ
نہین پہونچا کہا اوسنے مکے مین مجہسے کہا تہا کہ مین تجہکو قتل کرونگا ایک روایت
مین ہے کہ ابو سفیان نے اوس سے کہا ویلك ما بك الا خدشة یعنے
ذرا سا گلا تیرا چھل گیا ہے اور کیا ہوا کہا نہ یا ابا سفیان واللہ لو بصق علیّ
محمد لقتلنی حضرت نے فرمایا ہی اشتد غضب اللہ علی من قتل نبیا او قتله
نبی جسنے نبی کو قتل کیا اوسکا حال تو ظاہر ہے اور جسکو نبی نے قتل کیا سو اسلیے
کہ اعتبار نبی کا ساتہہ اوسکے قتل کے ادل دلیل ہے اوسکی سرکشی و فساد پر
جسطرح کہ یہ لعین تہا ذکرہ البابلی فی سیرته ابن سید الناس نے نور العیون مین
کہا ہی کہ غزوات آنحضرت کے اس مدت دو سال ہجرت مین ۲۵ اور بقولی ۲۷

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

سے تھے ان مین سے ہفت غزوے مین یا ۱۰ غزوات مین بذات مبارک خود کارزار
کیا اسکے سوا حضرت کے سرایا و بعوث ہین قریب ۳۲ کے یہ سب بعد
ہجرت کے تھے مثل غزوات کے انکا ذکر نام بنام مع اسامی افسران
نور الابصار مین لکھا ہے اور بعض نے کہا بعوث قریب پنجاہ کے تھی تہر والمجزو
مین کہا ہی بعث عبارت ازان ست کہ آنحضرت لشکرے بجانبی فرستند
وخود دران لشکر نباشند انتہی اور سنہ سات ہجری مین لبید بن اعصم یہودی
نے حضرت پر جادو کیا ایکسال یا چھہ ماہ یا چالیس دن تک آپ متغیر المزاج رہے
یہ جادو چاہ ذروان مین دفن کیا تہا جب حسب خبر وہی جبریل علیہ السلام وسکو
نکالا تب آپ کا مزاج درست ہوا اور اللہ نے پانی اوس چاہ کا مسخ کر دیا
کہ وہ مثل نقاعۂ حنا کے ہوگیا اس جادو کا اثر آپ کی عقل مین نہ تہا بلکہ بعض
جوارح مین تہا پہر ایک جماعت اہل مدینے کی منافق ہوگئی انکا رئیس عبداللہ
بن ابی ابن سلول تہا انہین کے حق مین سورۂ منافقون اوتری نیز سال ہفتم
ہجرت مین بعد فتح خیبر کے ایک یہودیہ نے آپکو زہر دیا لحم گوسفند مین اوسکا
نام زینب بنت الحارث تہا زن سلام بن مشکم تہی اوس گوشت کو بشر بن
برار نے بہی کہایا وہ مرگئی اور حضرت نے کہا کر فرمایا رک جاؤ یہ مسموم ہے
زہری کہتے ہین وہ مسلمان ہوگئی حضرت نے اوسکو چہوڑ دیا ابن سعد نے
کہا حضرت نے اوسکو سپرد اولیاء بشر بن برار کیا اونہون نے اوسکو قتل کرڈالا

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

فصل ذکر مین اعمام و عمات و ازواج و خدم وغیرہم کے

نور الابصار و سرور المحزون و مواہب لدنیہ و مدارج النبوۃ وغیرہ کتب سیر مین
ذکر ان اشخاص باختصاص کا نام بنام کیا ہے اس جگہہ ذکر تعداد بعض پر
اور بیان اسما بعض پر اکتفا کیا ہی دریافت اسامی کے لیے کتب مشار الیہا
میسر ہو سکتی ہین ؎

مرا از زلف او موئی بسندست فضولی میکنم بوئی بسندست

ذخائر العقبی مین کہا ہی حضرت کے اعمام بارہ تھے اونسے فقط پانچ کی نسل
چلی اونمین سے حمزہ و عباس اسلام لاے حمزہ سید الشہدا ہین دن قیامت کے
اور عباس سے ۳۵ حدیث مروی ہین رہے عمات سو چہہ عمہ تہین اونمین صفیہ
اسلام لائین اور اروی و عاتکہ کے اسلام مین خلاف ہی اور بی بیان حضرت کے
جنپر داخل ہوے اور اونکو جدا نہ کیا بارہ تہین حدیث ابو سعید خدری مین
فرمایا ہی ما تزوجت شیئا من نسائی و لا زوجت شیئا من بناتی الا بوحی
جاءنی بہ جبریلی عن ربی عزوجل اسکی سند نور الابصار مین نہین لکہی
ایک خدیجہ بنت خویلد انکا مہر ساڑہے بارہ اوقیہ زر تہا انپر کوئی بیاہ نہین کیا
انسے فقط ایک حدیث مروی ہے یہ وقت نکاح کے چہل سالہ تہین اور حضرت
۲۵ سالہ بعض نے کہا انکے مہر مین ۲۰ شتر جوان دیے اور ابو بکر حاضر ہوے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور ابو طالب نے خطبہ پڑہا الحمد للہ الذي جعلنا من ذرية ابراهيم وزرع
اسمعيل وضئضئ معد وعنصر مضر وجعلنا حضنة بيته وسواس حرمه
وجعل لنا بيتا محجوجا وحرما امنا وجعلنا الحكام على الناس ثم ان ابن اخي
هذا محمد بن عبد الله لا يوزن برجل الا رجح به وان كان في المال قل فان المال
ظل زائل وامر حائل ومحمد ممن عرفتم قرابته وقد خطب خديجة بنت
خويلد وبذلها من الصداق ما اجله وعاجله من مالي كذا وهو والله بعد
هذا له نبأ عظيم وخطر جسيم انتہی دوم سودہ بنت زمعہ سال دہم نبوت مین
انسے نکاح کیا پہلے زیر ابن عم خود تہین انکو طلاق دینا چاہا انہون نے کہا طلاق
نہ دیجئے اپنا دن عائشہ کو دیا اور مجھکو مردون سے کچھ کام نہین ہی مقصود میرا
فقط یہ ہی کہ مین آپ کی ازواج مین محشور ہون خلافت عمر مین انکا انتقال ہوا
سوم عائشہ بنت ابی بکر صدیق انسے مکے مین بعمر شش سالہ یا ہفت سالہ
نکاح کیا تہا اور مدینے مین ہم بستر ہوے نو یا دس سالہ عمر مین یہ سنہ چار نبوت
مین پیدا ہوئی تہین انکا مہر چار سو درہم تہا وقت وفات حضرت کے ہیزدہ
سالہ تہین وکانت لحب نسائه اليه انسے دو ہزار دو سو دس حدیثین
مروی ہین ۱۷ رمضان سنہ ۶ یا ۷ یا ۸ و پچاس مین انتقال کیا ابو ہریرہ نے
نماز پڑہی بقیع مین وقت شب مدفون ہوئین حضرت نے کسی کنواری سے
بجز انکے نکاح نہین کیا تہا چہارم حفصہ بنت عمر بن الخطاب انسے شعبان مین

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

رائس سنی ماہ پر ہجرت سی نکاح کیا انکی ولادت پانچ سال پہلے نبوت سے
ہوئی تہی انکا مہر چار سو درہم تہا ساٹھ حدیثین انسے مروی ہین ماہ شعبان
سنہ ۵۹ مین انتقال کیا مروان بن الحکم نے کہ اوسدن امیر مدینہ تہا نماز
جنازہ پڑہی پنجم زینب بنت خزیمہ ہلالیہ سنہ تین ہجری مین انسے نکاح کیا
چار سو درہم پر دو ماہ تین دن زندہ رہکر انتقال کیا حضرت نے انکی نماز
پڑہی اور بقیع مین دفن کیا انکی عمر سنی سالہ تہی انکے سوا کوئی بی بی سامنے حضرت
کے نہین مری مگر خدیجہ و ریحانہ ایک قول پر کہ وہ بہی زوجہ تہین ششم ام سلمہ
ہند بنت ابی امیہ انسے آخر شوال سنہ ۴ یا ۲ مین نکاح کیا انکے فرزند سلمہ
نکاح ہوے انسے تین سو ۳۰۸ حدیث مروی ہین انکا انتقال زمانہ یزید بن
معاویہ مین ہوا سنہ ۶۰ مین علی الصحیح اور ۸۴ سال کی عمر ہوئی ابو ہریرہ نے
نماز پڑہی اور بقیع مین دفن کیا یہ وفات مین آخر ہین ازواج آنحضرت مین بقول
سیمونہ ہین ہفتم زینب بنت جحش جب زید بن حارثہ نے انکو جدا کر دیا تب سنہ ۵
ہجری مین حضرت کا انسے نکاح ہوا یا سنہ ۳ یا ۴ مین چار سو درہم پر یہ اوسوقت
۳۵ سالہ تہین انسے دس حدیثین مروی ہین سنہ ۲۰ یا ۲۱ مین انتقال کیا بعمر ۵۳
سال عمر بن خطاب رض نے نماز پڑہی بقیع مین دفن ہوئین یہ اولین ازواج آنحضرت
ہین وفات مین بعد حضرت کے اور سب سی پہلے یہی نعش پر اوٹہائی گئین
سرور المحزون مین کہا ہی کہ نعش آنست کہ بر جنازہ چوبی چند مضبوط ساختند

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

بشکل گہوارہ تاباستر تہ باشد انتہی ہشتم جویریہ بنت حارث خزاعیہ انکو ثابت
بن قیس سے خرید کر کے آزاد کیا پھر بیاہ کیا چار سو درہم پر بعض نے کہا انکے
باپ سلام لائے اور خود اونہون نے بیاہ دیا انسے سات حدیثین مروی ہین
ربیع الاول سنہ ۵۶ مین بعمر ستر سال انتقال کیا مروان بن الحکم نے نماز پڑہی نہم
ریحانہ بنت زید یہ اسیران بنی قریظہ مین سے تہین انکو اپنے لیے چن لیا تہا
نہایت جمیلہ و سلیمہ تہین انکو اختیار دیا کہ اپنے دین پر رہین یا مسلمان ہوجائین
انہون نے اسلام قبول کیا تب آزاد کر کے نکاح کر لیا اور محرم سنہ ۶ مین ہم بستر ہوے
پھر بسبب اونکے شدت غیرت کے طلاق دیدی جب وہ سخت گریان ہوئین تو
رجوع کر لیا اور ہمیشہ پاس حضرت کے رہین یہانتک کہ وقت پھرنے کے
حجۃ الوداع سے انتقال کیا اور بقیع مین دفن ہوئین اور بعض نے کہا کہ یہ مملوکہ
بملک یمین تہین و لہذا اکثر اہل سیر نے انکو منجملہ زوجات کے شمار نہین کیا ہے
دہم ام حبیبہ رملہ بنت ابی سفیان امویہ پہلے بیاہ انکا خالد بن سعید نے حبشہ مین
کر دیا تہا اور یہ مہاجر حبشہ تہین انکے شوہر نصرانی ہو گئے یہ اسلام پر ثابت رہین
حضرت نے عمرو بن امیہ کو پاس نجاشی کے بہیجا نجاشی نے چار ہزار یا چار سو
دینار پر انکا نکاح حضرت سے کر دیا خالد بن سعید و بقولی عثمان بن عفان متولی
عقد نکاح ہوے سنہ سات مین نجاشی نے انکو طرف حضرت کے روانہ کیا
سنہ ۴۴ ہ. انتقال کیا نازدہم صفیہ بنت حیی یہ سبط ہارون علیہ السلام سے تہین

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

انکے باپ سید بنی نضیر تھے یہ بھی خیبر مین تھین حضرت نے انکو اپنے لیئے منتخب
کیا پھر آزاد کرکے نکاح کر لیا اور یہی آزادگی اونکا مہر ٹھیرایا یہ بہت خوبصورت
تھین ستر سال تک نہین پہونچی تھین انسے دس حدیثین مروی ہین انکا انتقال
رمضان سنہ ۵۰ یا ۵۲ مین ہوا اور بقیع مین مدفون ہوئین وہ آخر ہم میمونہ
بنت الحارث ہلالیہ انکا نام برہ تھا حضرت نے میمونہ رکھا یہ خالہ ہین ابن عباس و
خالد بن الولید کی انسے ۷۶ حدیث مروی ہین سنہ ۵۱ مین بعمر ۸۰ سال انتقال
کیا یہ آخر ازواج آنحضرت ہین جنسے نکاح کیا اور سب ازواج کے بعد انہون نے
وفات پائی حضرت نو بیبیان چھوڑ گئے بعض نے انکو جمع کیا ہے ؎

توفی رسول اللہ عن تسع نسوۃ ۔۔۔ الیھن تعزی الکرمات وتنسب
فعائشۃ میمونۃ وصفیۃ ۔۔۔ وحفصۃ تتلوھن ھند وزینب
جویریۃ مع رملۃ ثم سودۃ ۔۔۔ ثلاث وست ذکرھن مھذب

ف شیخ الاسلام زکریا انصاری نے کتاب بجۃ الحاوی مین ذکر کیا ہے کہ
افضل ازواج مطہرات خدیجہ و عائشہ ہین اور انکی افضلیت مین خلاف ہے
ابن العماد نے تفضیل خدیجہ کی تصحیح کی ہے کیونکہ جب عائشہ نے یہ بات کہی کہ
قد رزقك اللہ خیرا منھا تو حضرت نے فرمایا لا واللہ ما رزقنی اللہ خیرا منھا
آمنت بی حین کذبنی الناس واعطتنی مالھا حین حرمنی الناس شرح عبد السلام
مین جو ہرہ مین کہا ہے کہ خدیجہ و فاطمہ افضل ہین عائشہ سے جب سبکی نے یہ قول

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

کیا کہا الذی نختارہ وندین اللہ بہ ان فاطمۃ بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

افضل ثم امہا خدیجۃ ثم عائشۃ

وی کسی گفت عائشہ در فضل — بہتر از بنت سید البشر ست

مصرعے در جواب او خواندم — رشتہ دیگر رگ جگر گرست

مختار سبکی یہ ہی کہ مریم افضل ہین خدیجہ سے لقولہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خیر نساء العالمین مریم بنت عمران ثم خدیجۃ بنت خویلد ثم فاطمۃ بنت محمد ثم آسیۃ بنت مزاحم امرأۃ فرعون اور ان دونون کی نبوت مین اختلاف ہی اور شیخ الاسلام نے شرح بخاری مین لکھا ہی کہ اسدم جو مختار سیر ا ہی وہ یہ ہی کہ افضلیت عموم سے احوال پر عائشہ من حیث العلم افضل ازواج ہین اور خدیجہ من حیث التقدم کہ سب سے پہلے ایمان لائین اور مہمات مین انہون نے حضرت کی اعانت کی اور فاطمہ من حیث القرابۃ اور مریم اس حیثیت سی کہ انکی نبوت مین اختلاف ہی اور ذکر انکا قرآن مین ہمراہ انبیاء کے آیا ہی اور زن فرعون بھی اسی حیثیت سی لکن ذکر انکا ہمراہ انبیاء کے نہین آیا انہین احوال پر ہم اون احادیث واخبار کو اوتارتے ہین جو ان سب کی افضلیت مین آئی ہین اور یہ قول جید ہی اگر تفضیل بالاحوال اور کثرت خصال حمیدہ کے قائل ہون اور اگر یہ بات کہی جاوے کہ افضلیت باعتبار کثرت ثواب کے ہی تو اقرب توقف ہی کما ہو قول الاشعری برہان علی کہتے ہین ان زینب بنت جحش تلی عائشۃ ولم یقف استاذنا علی نص

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

في باقيهن ولا في مفاضلة بعض ابنائه الذكور على بعض ولا في المفاضلة
بينهم وبين البنات الشريفات سوى ما شرف الله به الذكور على الاناث
مطلقا ولا بينهن سوى فاطمة فانها افضل بناته الكريمات ولا باقي البنات
سوى فاطمة مع الزوجات الطاهرات وان جرت علة فاطمة بالبضعية في
الجميع فالوقف اسلم والله اعلم انتهى **ف** سراری آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی چار تھین ایک ماریہ قبطیہ انکو مقوقس نے بھیجا تھا حضرت نے فرمایا استفتح علیکم
مصر فاستوصوا باهلها خيرا فان لهم رحما وصهرا مراد رحم سے ام اسمعیل ہین
کہ یہ بھی یہان سے جسب ابراہیم پیدا ہوے ماریہ آنا بیٹے پر انکا انتقال خلافت عمر
مین ۱۶ھ مین ہوا عمر نے نماز پڑہی اور بقیع مین دفن کیا دوم ریحانہ انمین خلافت
سوم وہ جاریہ جو زینب بنت جحش نے آپکو ہبہ کی تھی چہارم جاریہ قرظیہ **ف**
رہی اولاد حضرت کی سو علی الاصح سات بچے تھے تین ذکور چار اناث اول مولود
قاسم ہین پھر زینب پھر رقیہ پھر فاطمہ پھر ام کلثوم انکا نام نہین معلوم ہوا پھر عبداللہ
انکو طیب و طاہر بھی کہتے تھے یہ دونون سوای عبداللہ کے تھے یہ سب کے سب مین
پیدا ہوے خدیجہ سے مگر ابراہیم کہ مدینے مین ماریہ سے پیدا ہوے تھے قاسم
بعمر دو سال یا کم و بیش سب سے پہلے مکے مین مرے پھر عبداللہ نے بھی بمقام
مکہ مکرمہ صغر سن مین انتقال کیا ابراہیم ذیحجہ سنہ ۸ ہجری مین پیدا ہوے اور
سنہ ۱۰ھ مین وفات پائی بعمر یک سال و دہ ماہ یا یکسال و شش ماہ اور بقیع مین

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

مدفون ہوئے زینب سنہ ۳۰ مین مولد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے متولد ہوئین
اور اسلام لائین اور ہجرت کی وکان ابوها یحبها انتہی قول ابن اسحٰق رقیہ
کی ولادت سنہ ۳۳ مین مولد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہوئی اسمین اختلاف ہے
کہ ام کلثوم بڑی تہین یا رقیہ رقیہ کا انتقال سنہ نو ہجری مین ہوا حضرت نے
نماز جنازے کی پڑہی انکے کوئی بچہ نہین ہوا فاطمہ علیہا السلام پانچ برس پہلے
نبوت سے پیدا ہوئین یہ سب دختران نبوی مین چھوٹی تہین وکان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یحبها حبا شدیدا حذیفہ سے رفعا آیا ہے
ہے جو کہ زمین پر تہین وقبل اس کے اسنے اپنے رب سے اذن لیا
کہ مجہپر سلام کرے اور مجہے بشارت دیوے کہ ان الحسن والحسین سیدا شباب
اهل الجنة وان فاطمة سيدة نساء العالمين رواه احمد في مسنده واخرج
تمام والبزار والطبراني وابو نعيم انه صلى الله عليه وآله وسلم قال ان فاطمة
احصنت فرجها فحرم الله ذريتها على النار طبرانی کا لفظ ایسی سند سے جسکے جال
ثقات ہین رفعا یہ ہے کہ حضرت نے فاطمہ سے کہا ان الله غير معذبك ولا احدا
من ولدك مجاہد کا لفظ یہ ہے کہ حضرت نے فرمایا هي بضعة مني وهي قلبي وهي
روحي التي بين جنبي من اذاها فقد اذاني ومن اذاني فقد اذى الله ابو ایوب
انصاری رفعا کہتے ہین کہ جب دن قیامت کا ہوگا اللہ اولین وآخرین کو جمع
کریگا ایک زمین مین پہر ایک منادی زیر عرش سے ندا کریگا کہ جلنا
یا جاج جلالہ فرمائے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

نکسوا رؤسکم وغضوا ابصارکم فان هذه فاطمة بنت محمد تریدان تمر
علی الصراط رواه الاصبغ بن نباتة وفات فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شب شنبہ
سوم رمضان سنہ ۱۱ کو بعمر ۲۸ سال ہوئی بقیع مین وقت شب دفن کی گئین
علی یا عباس نے نماز جنازے کی پڑہی بعد وفات حضرت کے نزدیک بعض کے
تین ماہ اور نزدیک بعض کے چھہ ماہ زندہ رہین یہی صحیح ہی علی نے انکے انتقال
پر سخت جزع کیا اور علی ہر دن زیارت قبر فاطمہ کرتے تہے فاطمہ کے تین بیٹے
ہوے حسن و حسین و محسن پر محسن بچپن ہی مین مر گئے اور دو دختر ہوئین
ام کلثوم و زینب لیث بن سعد نے کہا رقیہ یہ بچپن مین مر گئین بلوغ کو نہین پہونچین

ف خدم حضرت کے چھہ تہے انس بن مالک و عبداللہ بن مسعود و عقیب
دوسی و عقبہ بن عامر جہنی و اسلع بن شریک و بلال اور موالی آپ کے جنکو
آزاد کر دیا تہا زید بن حارثہ و اسامہ بن زید و برادر اسامہ از جانب مادر، و ابو رافع
قبطی و شقران مسمی بصالح تہے کسی نے کہا یہ حبشی تہے کسی نے کہا فارسی تہے
اور ثوبان و انجشہ یہ سیاہ تہے اور رباح یہ بہی اسود تہے اور یسار یہ نوبی تہے
اور سفینہ یہ اسود تہے انکو راہ مین درندہ ملا انہون نے کہا یا ابا الحرث انا مولے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسنے انکو راہ پر لگا دیا اور سلمان فارسی
حضرت نے انکی طرف سے قسط کتابت ادا کی لیکن اصل مین یہ آزاد تہے اور
ظلماً غلام بنائے گئے تہے اور ابا بورحضی اسکو مقوقس نے بہیجا تہا یہ اسلام نہ لایا

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

نصرانی بنا رہا ایک اور غلام تہا سندر نام عورتون مین ام ایمن و ماریہ و سیرین
و قیصر تہین آن دونون کو مقوقس نے مع اماء بھیجا تہا یہ دونون خواہر اماء تہین
بعض نے کہا حضرت نے سیرین حسان بن ثابت کو اور قیصر جہم بن قیس کو عنایت
کین مروی ہے کہ حضرت نے اپنے مرض موت مین چالیس رقبہ آزاد کیے اور
نقبا رآپ کے بارہ تھے محاضرات مین کہا ہی لکل نبی قبله هذا القدر
بل کان لکل نبی سبعة وهم ابو بکر و عمر و عثمان و علی والزبیر و جعفر بن
ابی طالب و مصعب بن عمر و بلال و عمار و المقداد و عثمان بن مظعون
و ابن مسعود تہے نجبار سو وہ سب انصار تہے انکی گنتی محاضرات مین دس سو
لکہی ہی نام بنام اور حواری آپ کے بارہ شخص تہے اور سب قریش منجملہ اونکے
خلفاء اربعہ ہین اور نواب جنکو وقت سفر غزو یا عمرہ یا حج وغیرہ کے عامل
مدینہ کر جاتے تہے یہ سب سولہ شخص تہے منجملہ اونکے ابو ذر غفاری ہین انکی گنتی
محاضرات مین نام بنام لکہی ہے اور نور الابصار و سرور المحزون مین بہی درج ہے
اور امراء آپ کے یمن پر باذان بن ساسان اولاد بہرام سے تہے یہ اول اسکے
اسلام ہین اور ملوک عجم مین سب سے پہلے یہی مسلمان ہوے اور صنعاء پر خالد بن سعید
تہے اور حضرموت پر زیاد بن لبید اور زبید و عدن پر ابو موسی اشعری اور جند
پر معاذ بن جبل اور نجران پر ابو سفیان بن حرب اور تیم پر یزید بن ابی سفیان
اور مکے پر عتاب بن اسید اور کاتب آپ کے دس نفر تہے منجملہ اونکے عثمان

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

وعلی وابی بن کعب وزید بن ثابت ومعاویہ بن ابی سفیان ہین فقط کتاب
الوحی وفی حیاۃ الحیوان وکان المداوم علی الکتابۃ زیدا ومعاویۃ زبیر
بن العوام وجہم بن الصلت کتابت اموال صدقات کرتے تھے اور حذیفہ کاتب
حوض النخل تھے اور مغیرہ بن شعبہ وحصین بن نمیر کاتب مداینات ومعاملات تھے
اور شرحبیل بن حسنہ کاتب توقیعات الی الملوک تھے اور نوشتھون نے عہد
حضرت مین قرآن کو براہ حفظ جمع کیا تہا اونمین معاذ بن جبل وعثمان بن عفان
ہین اور مارنیوالی گردن کے سامنے حضرت کے علی وزبیر ومحمد بن مسلمہ
ومقداد وعاصم تھے اور حارس آپ کے سعد بن ابی وقاص وسعد بن معاذ و
عباد بن بشر وابو ایوب انصاری ومحمد بن مسلمہ تھے فلما نزل قولہ تعالی واللہ
یعصمک من الناس ترک الحراسۃ لفظہ کذا فی حیاۃ الحیوان اور مفتی عہد نبوت
مین ہر چہار خلیفہ وعبد الرحمن بن عوف وابی بن کعب وابن مسعود ومعاذ بن جبل
وعمار بن یاسر وحذیفہ وزید بن ثابت وسلمان فارسی وابو الدرداء وابو موسی
اشعری تھے اور مؤذن آپ کے ایک بلال تھے انکی وفات سنہ ۲۰ ہجری
مین بمقام داریا باب کیسان مین کچہ اوپر ساٹھ برس کی عمر مین ہوئی حلب یا دمشق
مین مدفون ہوے دوم ابن ام مکتوم سوم سعد قرظی چہارم ابو محذورہ حضرت نے
خود کبھی اذان نہین دی نیسابوری نے کہا اسلیے کہ جو کوئی آپ کی اذان سے
تخلف کرتا کافر ہوجاتا اسکے سوا اور ہیبت وجوہ عدم تاذین نبوی کے ابن عبد السلام

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

وغیرہ نے ذکر کیے ہین اور قضاۃ حضرت کے علی و معاذ بن جبل و ابو موسی اشعری
تھے یہ سب قاضی ہین تھے اور رسل آپ کے عمرو بن امیہ ضمری و دحیہ کلبی و عبد اللہ
بن حذافہ سہمی اور حاطب بن بلتعہ لخمی و شجاع بن وہب اسدی و سلیط بن عمرو
عامری و عمرو بن العاص و علاء بن الحضرمی تھے عمرو بن امیہ کو حضرت نے پاس
نجاشی کے بھیجا تھا نجاشی لقب ہی بادشاہ حبشہ کا انکا نام اصحمہ تھا اصحمہ کا ترجمہ
عربی مین عطیہ ہے نجاشی نے حضرت کا خط دونون آنکھون پر رکھا اور تخت سے
اوتر کر زمین پر بیٹھا اور اسلام قبول کیا اور ایام آنحضرت مین بسال نہم ہجرت
انتقال کیا حضرت نے نماز جنازہ غائبانہ پڑہی دحیہ کلبی کو پاس ہرقل بادشاہ
روم کے بھیجا تھا اوسکے نزدیک دلائل نبوت ثابت ہوے اور چاہا کہ مسلمان ہو جاے
قوم نے موافقت نہ کی اور بخوف زوال سلطنت اسلام سے باز رہا ابن حذافہ کو
پاس کسری بادشاہ فارس کے بھیجا تھا اوسنے آپکا خط پہاڑ ڈالا آپ نے فرمایا اللہ
اوسکے ملک کو پارہ پارہ کردیگا وہ عنقریب مارا گیا حاطب کو پاس مقوقس کے
بھیجا تھا مقوقس لقب ہی حاکم مصر و اسکندریہ کا وہ قریب باسلام ہوا اور اوسنے
ہدیہ بھیجا ماریہ قبطیہ و سیرین واسطر سفید دلدل نام اور ایک قول مین ہزار
دینار اور بیس جامہ اور عمرو بن عاص کو طرف پسران جلندی بادشاہان عمان
کے بھیجا وہ دونون مسلمان ہوگئے اور عمرو کو زکوۃ لینے سے اپنی رعایا کے منع
نکیا وہ درمیان انکے حکم کرتے تھے یہانتک کہ حضرت کا انتقال ہوا اور سلیط کو

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

طرف ہوذہ بن علی رئیس یامہ کے بھیجا اوسنے سلیط کا اکرام کیا اور حضرت کو
کہلا بھیجا کہ جس امر کی طرف تم لوگون کو بلاتے ہو وہ بہت اچھی چیز ہی مین اپنی قوم
کا خطیب و شاعر ہون مجھکو کچھ تصرف امر خلافت مین دینا چاہیے حضرت نے
قبول نکیا ہوذہ مسلمان نہوا شجاع کو پاس حارث غسانی کے بھیجا یہ شہر بلقا ملک
شام کا پادشاہ تہا اوسنے حضرت کا خط پھیر دیا اور کہا مین لشکر سمیت اوسطرف
آتا ہون لکن پادشاہ روم نے اوسکو روکدیا مہاجر بن امیہ کو طرف حارث حمیر
یمنی کے روانہ کیا اور علاء کو پاس منذر بن ساوی پادشاہ بحرین کے بھیجا وہ
مسلمان ہوگیا ابو موسی و معاذ کو جانب یمن روانہ کیا رعیت یمن اسلام لائی
اور یہان کے پادشاہ بہی بغیر قتال کے مسلمان ہوگئے واللہ یہدی من یشاء
الی صراط مستقیم شعراء آپ کے جو اسلام سے ذب کرتے تہے کعب بن مالک
و عبداللہ بن رواحہ و حسان بن ثابت تہے حضرت نے انکو دعا دی اور کہا
اللھم ایدہ بروح القدس کہتے ہین اعانہ جبریل علیہ السلام بسبعین
بیتا اور برادر رضاعی حضرت کے ایک حمزہ تہے ثویبہ کنیز ابی لہب نے ان
دونون کو دودہ پلایا اور اولاد حلیمہ تہے رہے حیوانات حضرت کے سوات
گھوڑے تہے یا زیادہ اونمین ایک سکب تہا بہت تیز رو جیسے آب دان سب سے
پہلے یہی اسپ آپ کی ملک مین آیا تہا اسکا چار جامہ چہال کا تہا اور چپہ خچر
تہے اونمین ایک شہباء تہا جسکو دلدل کہتے تہے مقوقس مصر نے ہدیہ مین بہیجا تہا

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

سب سے پہلے اسلام مین اسی بغلہ پر سواری ہوئی اور اتنا جیا کہ اوسکے دانت
گر گئے اوسکو جو کوٹ کر کہلاتے تھے پھر اندھا ہوگیا علی رضی اللہ عنہ نے اسی
دلدل پر سوار ہوکر خوارج سے قتال کیا تھا پہلے اوسپر عثمان سوار ہوتے تھے
پھر حسن و حسین کی سواری مین رہا پھر پاس محمد بن حنفیہ کے ایک مرد نے اوپر
تیر چلایا اوس سے وہ مر گیا اور حضرت کے دو گدھے تھے ایک یعفور اور دوسرا
عُفیر اور تین ناقے تھے ایک قصوی دوم جدعاء سوم عضباء اسپر کوئی ناقہ سابق
نہوتا تھا ایک بار یہ مسبوق ہوگیا مسلمانون کو شاق گذرا فرمایا ان حقا علی اللہ
ان لا یرفع شیئا من الدنیا الا وضعہ بعض نے کہا ناقہ غیر مسبوق قصوی تھا
کسی نے کہا ہر سہ نام ایک ہی ناقہ کے ہین بعض نے کہا قصوی ایک تھا اور
جدعاء و عضباء ایک آو زبکریان حضرت کی ایک سو سات عدد تھین ام ایمن
اونکو چرایا کرتین اور ایک بکری مختص بشرب حضرت تھی اور یہ بات منقول
نہین ہے کہ کوئی بقر بھی تھے ہان سفید مرغ آپ رکھتے تھے اور وہ آپ ہی کے
گھر مین رہتا تھا آپ کی ایک بکری کا نام غوثہ یا غنیثہ تھا اور دوسری کا نام سمین
کذا فی اسد الغابۃ اور آپ کے ہتھیارون مین ایک کا نام عضب تھا اور
رسوب اور بتار و حتف و ذوالفقار اور ایک تلوار پر یہ شعر لکھا تھا ؎

فی الجبن عار و فی الاقدام مکرمۃ ۔۔۔ والمرء بالجبن لا ینجو من القدر

اسی تلوار کو حضرت نے روز احد حوالۂ ابو دجانہ کیا تھا ابوبکر و عمر اسکو مانگتے تھے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

آپنے اونکو یہ تلوار ندی اور فرمایا لا اعطیہ الا بحقہ ابو دجانہ نے کہا اسکا حق
کیا ہے فرمایا ان تضرب فی العدو حتی ینحنی کہا انا اخذہ بحقہ یہ ابو دجانہ
ایک مرد بہادر تھے وقت حرب کے اختیال کرتے اور وسط ذوالفقار مین فخر
تھے مثل پشت کے حضرت اس تلوار کو کسی حرب مین نچھوڑتے اسکی اصل
وہ لوہا تھا جو پاس کعبے کے مدفون تھا اور غیر واحد کہتے ہین کہ یہ تلوار منبہ بن
حجاج سہمی کی تھی اوسکے پسر عاص کے پاس دن بدر کے تھی علی نے اوسکو قتل
کیا اور تلوار پاس حضرت کے لاے حضرت نے وہ تلوار علی کو دیدی علی نے
دن احد کے اوس سے کارزار کیا ابن ابی نجیح نے دن احد کے یہ کہا لا سیف
الا ذوالفقار ولا فتی الا علی یہ ... نے کہا بلقیس نے سات تلوارین سلیمان
علیہ السلام کو ہدیہ مین بھیجی تھین ا مین ایک یہ ذوالفقار بھی تھی اسکے سوا اور
بھی اقوال ہین کذا فی الفصول المہمۃ ... حضرت کے یعنی زرہ سو سات
عدد تھے سعدیہ فضہ ذات الفضول ذات الوشاح ذات الحواشی ہتراء خرق
اور آپ کی تین کمانین تھین یا پانچ شیخ محی الدین نے کہا کسی نے نام انکے
روایت نہین کیے اور تین سپر تھین اور تین ترکش اور عمامہ کا نام سحاب اور
رایت کا نام عقاب اور لواء کا نام العماء اور رکابی کا نام غراء اسکو چار شخص اوٹھاتے
تھے اوسکے چار کندے لوہے کے تھے اور پانچ حراب تھے ایک حربہ خرد
مشابہ عکاز عنزہ نام یہ دن عید کے آپ کے سامنے محمول ہوتا تھا اور سفر مین بجاے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

ستر نماز کے گاڑ دیا جاتا تہا اور دوسرا حربہ کلان بیضا نام تہا اور ایک دہال
تہی بقدر ذراع یا ذرا زیادہ اوسکا ایک سر تہا اسکو سامنے آپ کے شتر پر
لٹکا دیتے تہے اور ایک چھڑی تہی شوحط کی اسی کا تداول خلفاء کرتے تہے
اور اوسکا ایک مخصر تہا یعنی وہ چھڑی جسکو عصا وغیرہ مین ہاتہہ سے تہامتے ہین
اور دو خود تہے سر پر رکہنے کے مثل کلاہ کے ایک کا نام ریان دوسرے کا نام
مضب رکہا تہا اور ایک لگن تہا پتہر کا اوسکو مخضب کہتے تہے اوس سے آپ
وضو کرتے اور ایک پیتل کا لوٹا تہا اور ایک رکوہ تہا حیادر نام اور ایک دیرہ
تہا رکی نام اور ایک آئینہ تہا مدلہ نام اور ایک مقراض تہی جامع نام اور ایک
جوتا تہا صفار نام اس جگہہ تک ذکر اون اشیاء کا ہوا جنکو ایک تعلق خاص تہا
ساتہہ جناب رسالت مآب کے ع نسبت ہر چہ بگلزار رسد گل باشد + اہل مولد
کو لازم ہے کہ ہمراہ ذکر مولد شریف کے ان حالات و ماجریات پر بہی اطلاع
حاصل کرین کہ اس علم و معرفت سے ایمان کو قوت اور اتباع سنت کو ہمت
ہوتی ہے مجرد اظہار فرحت ذکر محض ولادت پر خالی نقصان عرفان سے نہین ہے
لیکن اکثر لوگ احراز سے اس فضیلت کے محروم رہتے ہین حالانکہ بحکم ان الذین
وابل فطل اگر براہ کم ہمتی و عدم توفیق دریافت تفاصیل سیر سے حرمان نصیب
رہین تو بہلا اوسقدر سیر پر جو مختصر و مجمل ہین بہر حال واقف ہونا چاہیے ورنہ
یہ دعوی محبت غیر ثابت رہیگا ف رسائل مولود شریف مین ذکر ولادت

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

ور ضاعت وحلیہ ومعجزات ومعراج وفضائل درود ووفات ہوا کرتا ہی اس
رسالے مین یہ مقاصد مع شئی زائد مذکور ہین اور روایات موضوعہ وضعیفہ
وحکایات مفتعلہ مختلقہ سے اجتناب کیا گیا ہی اور فضائل درود ومنافع اوسکے
دارین مین رسالہ جداگانہ مین لکھے گئے ہین وباللہ التوفیق وہو المستعان

فصل ذکر مین بعض سیر نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وخلفاء راشدین کے

عائشہ رضی اللہ عنہا سے حال حضرت کے خلق کا پوچھا تہا کہا آپ کا خلق
قرآن مجید تہا قرآن کے غضب پر غصہ کرتے اور خوشنودی قرآن پر خوشنود ہوتے
اپنے نفس کے لیے انتقام نہ لیتے لکن اگر کوئی حق حقوق خدا مین سے ضائع ہوتا
تو انتقام لیتے محض واسطے خدا کے اور جب غصہ مین آتے کسیکو تاب آپ کے غصہ
اوٹہانے کی نہوتی بڑے بہادر سخی کریم النفس تہے کبہی کسی کے سوال کے جواب مین
انکار نکرتے ؎

نرفت لا بزبان مبارکش ہرگز مگر باشہد ان لا الہ الا اللہ

رات کو آپ کے گہر مین کوئی درہم ودینار نرہتا اور اگر کوئی چیز ہوتی تو ہرگز
گہر مین نہ آتی جب تک وہ چیز کسی مستحق کو نہ دیدیتے اور بیت المال مین سے کچہہ
نہ لیتے مگر قوت یکسالہ وہ بہی ارزان تر جنس جیسے خرما وجو پہر اوسمین سے بہی
ایثار کردیتے یہانتک کہ سال سے پہلے اہل محتاج قوت کے ہوجاتے بڑے سچے پکی

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

بات کہے اور وعدہ وفا کرنے والے اور خوش صحبت وحلیم اور باحیا تھے نظر زمین پر زیادہ رکھتے بہ نسبت آسمان کے اکثر گوشہ چشم سے دیکھتے بڑے خاکسار تھے ہر کسی کی دعوت قبول فرماتے غنی ہو یا فقیر آزاد ہو یا بندہ بڑے شفیق تھے خلق پر بلا کے لیے برتن پانی کا جھکا دیتے جبتک وہ سیراب نہ ہوتی برتن الگ نہ کرتے شہوات ولذات سے پرہیز کرتے اپنے اصحاب کا اکرام کرتے ازدحام مین آنیوالے کو جگہہ دیتے ابتدا السلام کرتے ملاقات کے لیے لباس حرشانہ وغیرہا سے تزین فرماتے بیمار کی عیادت کرتے مسافر کے لیے دعا کرتے کوئی مرجاتا تو استرجاع کرتے اور دعا دیتے جسکو جانتے کہ آزردہ ہوگیا ہے اوسکے گھر پر جاتے باغات مین جاتے ضیافت کھاتے اشراف قوم کی استمالت فرماتے اہل فضل کا اکرام کرتے کسی سے تازہ روئی دریغ نہ رکھتے عذر پذیرا فرماتے سچی بات کہنے مین قوی وضعیف نزدیک آپ کے یکسان ہوتا فرماتے میرے پیچھے نہ چلو فرشتون کے لیے جگہہ چھوڑ دو وقت سوار ہونے کے پیادے کو اپنے ہمراہ سوار کر لیتے اگر وہ عذر کرتا فرماتے آگے چلا جا اپنے خادم کی خدمت کرتے اپنے لونڈی غلامون سے کھانے پینے مین ممتاز نہ رہتے ایکبار سفر مین ایک بکری ذبح کی ہر شخص نے ایک کام اپنے ذمہ لیا آپ جاکر ہیمہ سوختنی لے آئے اپنے اونٹ کا پاؤن آپ باندھتے اوٹھتے بیٹھتے اللہ کا ذکر کرتے مجلس مین جہان جگہہ پاتے بیٹھہ جاتے قصد صدر

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

مجلس کا تکرتے اور یہی حکم سب مسلمانون کو دیتے ہر کسی سے ایسی بشاشت
کرتے کہ وہ یہ جانتا کہ مجھسے زیادہ کوئی نزدیک آپ کے مکرم نہین ہی کسی کے
سونہہ پر ایسی بات نہ کہتے جو اوسکو بری لگے بدخوئی و بی ادبی کا مقابلہ نکرتے
بلکہ معاف فرادیتے فقیرون کو دوست رکھتے اونکے پاس بیٹھتے جنازے مین
جاتے کسیکو بسبب فقر کے حقیر نجانتے کسی بادشاہ سے بسبب اوسکی بادشاہی
کے نڈرتے اللہ کی نعمت کا اکرام کرتے اگرچہ تھوڑی ہوتی اور کسی نعمت کی
حقارت نکرتے طعام کو برا نہ کہتے جی چاہتا کھاتے ورنہ چھوڑ دیتے ہمسایہ
مہمان کی خبرداری رکھتے اکثر تبسم کرتے قہقہہ نلگاتے کوئی وقت آپکا غیر عمل
للہ مین بسر نہوتا دو امرمین جو آسان ہوتا اوسکو اختیار کرتے قطع رحم سے
دور رہتے اپنا جوتا کا بیٹھتے کپڑے مین پیوند لگاتے غلام کو اپنے ساتھ سوار
کر لیتے اسپ و خچر و خر پر سوار ہوتے روئی اسپ کا سے آستین یا گوشہ
چادر سے کرتے فال کو دوست رکھتے بدشگونی ناپسند کرتے فال یہ ہی کہ جب
آدمی کسی کام کی طرف متوجہ ہو اور اوسکے کان مین کوئی کلمہ نیک پہونچے
جیسے یاراشد یا سالم تو ایسے لفظ کے سنے سے خوشوقت ہوتے اسکے سوا
اور کوئی طریقہ فال کا نہین ہے امر نا پسند پر الحمد للہ علی کل حال کہتے بعد
فراغ کے طعام سے دعا پڑھتے الحمد للہ الذی اطعمنا وسقانا واروانا وجعلنا
مسلمین اکثر رو بقبلہ بیٹھتے سخن لایعنی نکرتے نماز نفل اور خطبہ کوتاہ کرتے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

مجلس مین سو بار استغفار کرتے نماز مین بسبب رونے کے آپ کے سینے
سے جوش دیگ کی سی آواز سنی جاتی دوشنبہ پنجشنبہ کو اور تین دن ہر ماہ مین
روزہ رکھتے اور دن جمعے کے بے روزہ کم ہوتے خواب مین آنکھ سوتے
اور دل انتظار وحی مین جاگتا خرّاٹا نہ لیتے کہ یہ ایک آواز سنکر ہی خواب
مین اگر امر ناپسند دیکھتے کہتے ہوا للہ لا شریک لہ جب سونے کو بستر پر جاتے
کہتے رب قنی عذابک یوم تبعث عبادک جب بیدار ہوتے کہتے الحمد
للہ الذی احیانا بعد ما اماتنا والیہ النشور صدقہ نہ کھاتے ہدیہ لیتے صدقہ
وہ ہے کہ فقیر کو بطلب ثواب دین اور خصوصیت اس شخص کی منظور نہو ہدیہ
وہ ہے کہ واسطے اکرام اس شخص کے دین ہدیہ کا بدلا اوس ہدیہ سے بہتر
کرتے کھانے مین تکلف نکرتے شدت گرسنگی مین پیٹ پر پتھر باندھ لیتے اللہ نے
آپکو کلید خزائن زمین عطا کی تھی آپ نے قبول نہ کی آخرت اختیار کی روٹی کو
سرکہ سے کھاتے مرغ و سرخاب کا گوشت کھاتے کدو کا گوشت دست بز کو
دوست رکھتے فرماتے زیت کھاؤ اور بدن مین ملو کہ یہ درخت مبارک ہے
تین انگشت سے کھاتے اور انگلی چاٹ لیتے اور آپ نے جو کی روٹی سوکھی
کھجور سے اور خربزہ تر کھجور سے اور بادرنگ خرمای تر کے ساتھہ اور خربا سکہ
کے ساتھہ کھایا ہے شیرینی و شہد کو دوست رکھتے پانی میٹھا تین سانس مین
پیتے ہونٹھہ سے جدا کرکے پیتے فرماتے جو کوئی کھانا کولات مین سے کھاے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

وہ کہے اللھم ارزقنا خیرا منہ اور اگر دودھ پیے تو کہے اللھم بارک لنا فیہ وزدنا منہ فرماتے دودھ عوض اکل و شرب کے کفایت کرتا ہے جامۂ پشمین پہنتے تھی دست سلطان پشمینہ پوش غلامے خر و پادشاہے فروش

جوتا پیوندوار پہنتے تکلف نکرتے احب ثیاب آپکو قمیص تہانیا کپڑا پہنتے تو کہتے اللھم لک الحمد کما البستہ واسالک خیرہ وخیر ما صنع لہ جامۂ سبز سے خوش ہوتے کبھی ایک ہی چادر مین نماز پڑھتے دونون گوشے درمیان دونون شانون کے باندھ لیتے پگڑی باندھتے درمیان دونون شانون کے شملہ چھوڑتے جمعہ کے دن چادر سرخ اوڑھتے بعض نے کہا یعنی مخطط۔ چاندی کی انگشتری رکھتے خنصر دست راست مین اور کبھی خنصر دست چپ مین خوشبو کو دوست رکھتے اور بدبو کو ناپسند فرماتے کبھی استعمال غالیہ کا اور گاہ تنہا مشک کا فرماتے غالیہ خوشبوی مرکب کو کہتے ہین عود و کافور کا بخور کرتے اثمد یعنی سرمۂ اعلی قسم آنکھ مین لگاتے چشم راست مین تین سلائی اور چپ مین دو سلائی اور صوم مین بھی سرمہ لگاتے اور سر و ریش مین استعمال روغن کا بکثرت کرتے اور ایکدن بعد تیل لگایا کرتے کنگھی کرنے اور جوتا پہننے اور طہارت کرنے مین ابتدا جانب راست سے کرتے آئینہ دیکھتے سفر مین شیشۂ روغن و سرمہ دان و آئینہ و شانہ و مقراض و مسواک و سوزن و رشتہ کو جدا نکرتے اور حجامت کرتے اور خوش طبعی فرماتے مگر بجز سچ کے اور کچھ نہ کہتے انتہی کذا فی سرور المحزون شیخ محمد طاہر رح نے مجمع البحار

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

مین حالات آنحضرت اجمالاً سالوار یوم ولادت سے تا یوم وفات اپنی
سیرت علحدہ سے ذکر کیے ہین لکن جو کچھ اس رسالے مین لکھا گیا ہی وہ بنسبت
اوسکے زیادہ ہے اسی طرح امام یافعی رح نے مرآۃ الجنان مین اور سلطانی
نے اپنی سیرت مین بہت اچھی طرح سیر نبوی کا ذکر کیا ہی اور شیخ رفیع الدین
مراد آبادی رح نے بھی سیرت مصطفویہ کو رسالہ سلوۃ الکئیب بذکر الحبیب مین
بعبارت فارسی لکھا ہے اور کتب مستقلہ مطولہ اس بیان مین علحدہ تالیف
ہوے ہین مشتاقان کمال وجمال نبوی کو لازم ہے کہ بعد دریافت فضائل
میلاد شریف اس امر مین کوشش کرین کہ صورت وسیرت وسمت ودل
وہری مین ساتھ جناب رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی موافقت حاصل ہو
کیونکہ ترقی مدارج عقبی کی اور رفعت مراتب آخرت ہر مومن مسلم محسن کے
حق مین بقدر اس موافقت ومقدار اتباع کے ہوگی مجرد ذکر ولادت شریف
سنکر دم بھر ابناء دہر مین بیٹھکر خوش ہولینا اور پیروی کی فکر نکرنا بلکہ بدعات
ومنکرات مین آلودہ رہنا اور مرتکب کبائر وترک اعمال صالحہ ہونا کچھ مفید نہوگا
بلکہ سبب ہلاک ٹھیریگا ایسی فرحت خشک ہرگز مصدق دعوی محبت خدا و
رسول نہین ہوسکتی ہے قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ جنت
مین وہی شخص جائیگا جو اللہ ورسول کی اطاعت کرتا ہی نہ وہ شخص جو انکا باغی یا
مخالف یا مشاقق یا تارک اتباع ومرتکب ابتداع ہے غربت اسلام کی وجہ سے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

اب فقط نام اسلام کا رہ گیا ہی راہ و رسم ایمان محو ہو گئی اخلاق اسلامیہ
بالکل مسلمین مین سے جاتی رہی منکر معروف و معروف منکر ٹھہر گیا جو دشمنی
غیر اہل اسلام کو ساتھہ اسلام کے تہی اب وہ دشمنی آپسمین مسلمانون کے ظاہر
ہو گئی وکان امر اللہ قدرا مقدورا یہ سب علامات ہین قرب ساعت کبری
کے اتفاق اہل اسلام زمانہ گذشتہ مین بے شک غیر اسلام تہا اور یہی اتفاق
سبب ترقی دین و عروج مومنین و موجب قوت و سطوت و صولت و شوکت
تہا اغیار پر اب عکس القضیہ ہو گیا اہل اسلام نے علوم و اعمال کو چھوڑ کر رسوم
و افعال پر اختلال پر قناعت کی اور اس اسم و رسم کو موجب نجات اخروی سمجھ لیا ہی لکن ؎

بوقت صبح شود ہمچو روز معلومت کہ باکہ باختہ عشق در شب دیجور ؎

ستعلم لیلی ای دین تداینت و ای غریم فی التقاضی غریمہا

اللہ تعالی ہی کو اور جملہ اہل اسلام کو ایسی توفیق خیر رفیق حال کرے کہ ہم ہر روز
کسی قدر ذکر میلاد شریف کتب معتبرہ سے خود پڑہین یا کسی محب صادق متبع
واثق سے سن لیا کرین فقط کسی یوم و ماہ و تاریخ معین پر قصر نکرین ایک صاحب
نے کہا تہا کہ مین سارے دعوات کے عوض درود ہی پڑہا کرونگا فرمایا اذن
یکفی ملک ولیفض ذنبک ہمنے جسقدر رسائل مروجہ مولود شریف نظما و نثرا دیکہے
وہ سب یا اکثر یا غالبا مشتمل ہین بر روایات غیر صحیحہ پر یا اونمین اقوال صحیحہ و احوال
ثابتہ بعد دانامل یا حرکات عوامل ہین باقی خیریت رہے قصائد و غزلیات

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

ومنظومات وہ بالکل لطائف شعریہ ومبالغہ واغراق واطرا ناجائز ہے
مشتون ہین جنسے شارع علیہ السلام نے منع صریح احادیث صحیحہ مین فرمایا ہے
معلوم نہین ہوتا کہ اسمین کیا خوبی ہے کہ بجای گوہر شاہوار کے پارہاے
خزف بیکار کو اختیار کیا ہے اور فانی کو باقی پر پسند کیا ہے کیا کوئی مدح نبوی
اس آیت سے بڑہ کر بھی ہوسکتی ہے وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین ولکن
رسول اللہ وخاتم النبیین وانا سید ولد آدم ولا فخر وانا اول شافع
ومشفع الی غیر ذلک من الآیات الکریمات والاحادیث الشریفات اللھم
افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین ولاحول ولاقوۃ الا باللہ
العلی العظیم باقی رہے خلفاء راشدین وبقیہ عشرۂ مبشرہ سوانکے احوال مین
رسالہ مستقلہ تکریم المومنین لکھا گیا ہے اس جگہہ اسقدر لکھنا کافی ہے کہ انکے ذکر
خیر مین آیات واحادیث کثیرہ طیبہ آے ہین عائشہ وخاصۃً اور ذکر ائمہ اثنا عشر
اہل بیت کا رسالہ علحدہ موسوم بہ تشریف البشر بذکر الائمۃ الاثنی عشر مین کیا ہے
ابن عباس نے کہا قولہ تعالی ونزعنا ما في صدورھم من غل اخوانا علی سرر
متقابلین مراد اس سے خلفاء اربعہ ہین کہ دن قیامت کے سریر یاقوت سرخ
وزرد وسبز وسفید لائین گے اور اونپر یہ بیٹہین گے وقال تعالی وھو الذي خلق
من الماء بشرا فجعلہ نسبا وصھرا وکان ربک قدیرا مراد بشر ونسب وصہر سے
خلفاء اربعہ ہین سورۂ والعصر مین فرمایا ہے کہ عصر قسم ہی آخر نہار کی ان الانسان

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

لفي خسر ابوجہل ہے الا الذين امنوا ابوبکر ہین وعملوا الصالحات عمر ہین
وتواصوا بالحق عثمان ہین وتواصوا بالصبر علی مرتضی ہین ذکرہ الخطیب
في تفسیرہ وروی عن ابن عباس ایضا ھکذا موقوفا علیہ علی نے رفعا کہا ہے
رحم اللہ ابا بکر زوجنی بنتہ وحملنی الی دار الہجرۃ واعتق بلالا رحم اللہ عمرا
یقول الحق وان کان مرا رحم اللہ عثمان تستحیی منہ الملائکۃ رحم اللہ علیا اللھم
ادر الحق معہ حیث دار رواہ ابن عساکر سہل کہتے ہین جب حضرت حجۃ الوداع
سے پہرے منبر پر چڑہ کر اللہ کی حمد وثنا کی پہر کہا ای لوگو مین راضی ہون ابوبکر
وعمر وعثمان وعلی وطلحہ وزبیر وسعد وعبد الرحمن بن عوف اور مہاجرین اولین سے
تم یہ بات جان پہچان رکھو رواہ الطبراني علی مرتضی نے رفعا کہا ہے اللہ تعالے
نے تمپر حب ابوبکر وعمر وعثمان وعلی کو فرض کیا ہے مثل نماز زکوۃ روزہ وحج کے
جو شخص کسی ایک کو انمین سے دشمن رکھیگا اوس سے یہ ہر چہار عمل نامقبول ہونگے

نور الابصار مین اسکی تخریج نہین لکہی ہے

ھموا صحابۃ خیر الخلق ایدھم ۔۔۔ رب السماء بتوفیق وایثار
فحبھم واجب یشفی السقیم بہ ۔۔۔ فمن احبھم ینجو من النار

شعرانی رح نے علی خواص رح سے نقل کیا ہے کہ فرماتے تہے لایکفی فی محبۃ
اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ان نحبھم لمحبۃ العادیۃ انما الواجب
علینا انا لو کنا نعذب من جہنم بمحبتنا لہم لا نرجع عن محبتہم کما لا نرجع عن

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

ایماننا بالتعذیب کما وقع لبلال وصہیب وعمار وکما وقع للامام احمد فی مسئلۃ خلق القرآن سنۃ یحتمل فی حب الصحابۃ مثل ما حمل ھؤلاء فی محبۃ آلہ انتہی پھر شعرانی کہتے ہیں فتامل یا اخی فی نفسک فربما تکون محبتک مجازیۃ لا حقیقیۃ تجنی ثمرتھا یوم القیامۃ انتہی

ومن مذھبی حب النبی وصحبہ ۔۔۔ وللناس فیما یعشقون مذاھب

وفی ھذا المقدار کفایۃ واللہ ولی التوفیق والھدایۃ

خاتمہ بیان میں من وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

حضرت جب حجۃ الوداع سے مدینے کو پھر کر آئے بقیہ ذی حجہ سا اتمام تک اقامت کی جب سنہ ۱۱ ہجری شروع ہوئی محرم و صفر میں اچھی طرح رہے روز چہار شنبہ آخر صفر کو بیمار پڑے تپ و درد سر لاحق حال ہوا خلافت ابی بکر رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ ظاہر کیا منبر پر تشریف لے گئے ابو بکر پر اور فرمایا ان عبدا خیرہ اللہ بین ان یؤتیہ زھرۃ الدنیا وبین ما عندہ فاختار ما عندہ ابو بکر روئے اور سمجھ گئے اور کہا فدیناک یا رسول اللہ بآبائنا وامھاتنا تب حضرت نے فرمایا ان امن الناس علی فی صحبتہ ومالہ ابی بکر ولو کنت متخذا من اھل الارض خلیلا لاتخذت ابا بکر خلیلا ولکن اخوۃ الاسلام پھر فرمایا لا یبقی فی المسجد خوخۃ الا سدت الا خوخۃ ابی بکر پھر امر خلافت کی تصریح و تاکید کی اور فرمایا کہ ابو بکر لوگوں کو

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

نماز پڑھا دین چنانچہ ستر و نمازین پڑھائین اور حضرت سے ازواج سے فرمایا تھا
کہ آپ گھر مین عائشہ کے بیمار رہین بجا زتا مین آیا ہی کہ عائشہ کہتی تہین ان من
نم اللہ علی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم توفی فی بیتی و فی یومی و
بین سحری و نحری وان اللہ جمع بین ریقی و ریقہ عند موتہ الی قولہ و بین
یدیہ رکوۃ فجعل یدخل یدیہ فی الماء فیمسح بہا وجہہ یقول لا الہ الا اللہ ان
للموت سکرات پھر ہاتھہ اوٹھا کر کہنے لگے فی الرفیق الاعلیٰ یہانتک کہ جان قبض
ہوئی اور ہاتھہ جھک پڑا روز دوشنبہ وقت گرمی چاشت ۱۲ ربیع الاول کو
جوار قدس مین رونق بخش ہوے انا للہ وانا الیہ راجعون جب حضرت کا انتقال
ہوگیا صحابہ کی عقل اوڑ گئی عثمان چپ ہوگئے علی کھڑت سے بیٹھہ گئے عمر بن خطاب
نے مسجد مین کھڑے ہوکر کہا مین کسیکو نسنون کہ وہ یہ بات کہے کہ محمد صلی اللہ علیہ
آلہ وسلم مر گئے ولکن پاس اونکے اللہ کا رسول آیا جسطرح کہ پاس موسی کے آیا تہا
اور وہ چالیس دن اپنی قوم سے مخفی رہے تہے ایک روایت مین ہے کہ جب
حضرت مقبوض ہوے عمر نے کہا من قال ان رسول اللہ مات علوت راسہ
بسیفی ھذا وانما ارتفع الی السماء انتہی اصحاب مین کوئی شخص ثابت تر عباس
وابوبکر رضی اللہ عنہ سے نہ تہا بخاری مین ابی سلمہ سے روایت ہی کہ عائشہ نے
خبر دی کہ ابوبکر اپنے گھوڑے پر اپنے مسکن سے جو سنح مین تہا آے اور اوتر کر
مسجد مین داخل ہوے کسی شخص سے بات نہ کی عائشہ کے پاس بقصد رسول خدا

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

آے حضرت ایک جامۂ حبرہ مین لپٹے ہوے تھے آپ کا چہرہ کھولا اور جھک کے
لگے چومنے اور روئے پھر کہا بابی انت وامی واللہ لایجمع اللہ علیک موتتین
اما الموتۃ التی کتبت علیک فقد متہا ابن عباس نے کہا ابوبکر باہر نکلے عمر
لوگون سے بات کرتے تھے کہا بیٹھو ای عمر عمر نے انکار کیا لوگ انکی طرف متوجہ
ہوے اور عمر کو چھوڑ دیا ابوبکر نے کہا اما بعد من کان منکم یعبد محمدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فان محمدا قد مات ومن کان منکم یعبد اللہ فان
اللہ حی لایموت قال اللہ تعالیٰ وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل
الی قولہ الشاکرین واللہ گویا لوگ یہ بات نجانتے تھے کہ اللہ نے یہ آیت ہی اتاری ہے
یہانتک کہ ابوبکر نے اسکو پڑہا اور لوگون نے اسکو اونسے اخذ کیا پھر حسن بصری نے
اس آیت کو سنا وہ اسکو پڑہنے لگا حضرت کو علی بن ابی طالب و عباس و فضل
بن عباس و قثم بن عباس اور اسامہ بن زید و شقران مولی رسول اللہ نے غسل
دیا اور اوس بن خولی کو بلایا علی حضرت کو تھامے ہوے تھے اور اوس نہلاتے
تھے اور عباس و فضل و قثم لوٹتے پھیرتے تھے اور اسامہ و شقران پانی ڈالتے تھے
اور ان سب کی آنکھون پر پٹی بندہی تھی پھر تین سفید کپڑون مین کفن کیا یہ قرۃ
سحولہ عمل یمن کی بنی ہوئی تھی انمین قمیص و عمامہ نہ تھا ابن اسحق نے کہا دو ثوب
صحاری اور ایک چادر حبرہ تھی ان کپڑون مین آپکو لپیٹ دیا انتہی پھر عود کا
بخور کیا اور لوگ نماز پڑہنے کو آنے لگے سب نے الگ الگ نماز پڑہی کسی نے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

اونکی اماست نہ کی بعض نے کہا آپ پر کسی نے نماز نہین پڑہی بلکہ لوگ
دعاو تضرع کے لیے داخل ہوتے تہے اصحاب کی تعزیت ان کلمات سے
غائبانہ ہوئی ان فی اللہ عزاء من کل مصیبۃ وخلفا من کل ھالک ودرکا
من کل فائت فباللہ فثقوا وایاہ فارجعوا فان المصاب من حرم الثواب
صحابہ نے اختلاف کیا کہ حال غسل مین آپکا لباس اوتارین یا کپڑون سمیت
نہلائین اللہ سے اون پر خواب مسلط کی ایک کہنے والے نے کہا کہ آپکو
کپڑون نمین نہلاؤ جب بیدار ہوے ایسا ہی کیا حضرت علی نے آپ کے شکم پر
ہاتہہ پھیرا کچھہ نہ نکلا تب کہا صلی اللہ علیک لقد طبت حیا ومیتا پھر صحابہ کا
اختلاف ہوا کہ کس جگہہ دفن کرین کسی نے کہا بقیع مین کسی نے کہا نقل کرین
اور پاس ابراہیم خلیل کے لیجائین ابوبکر نے کہا جس جگہہ مقبوض ہوے ہین
اسی جگہہ دفن کرو مینے سنا آپ فرماتے تہے لا یدفن نبی الا حیث قبض چنانچہ
اسی پر سب کا اتفاق ہوا اور لحد طیار کی گئی اور اوسمین آپکو رکہا علی وعباس
وفضل وقثم واوس بن خولی نے اندر قبر کے اوتارا یہ دفن شب چہارشنبہ کو
ہوا بعد دفات شریف کے بقیہ روز دوشنبہ اور شب سہ شنبہ اور روز سہ شنبہ
اور بعض شب چہارشنبہ دفن مین توقف ہوا اسلیے کہ حضرت نے روز دوشنبہ
دوازدہم ربیع الاول سنہ ۱۱ ہجری کو انتقال فرمایا ابن عباس کہتے ہین حضرت
دن دوشنبہ کے پیدا ہوے اور اسی دن نبی ہوے اور اسی دن مکے سے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

طرف مدینے کے ہجرت کی اور اسی دن مدینے مین داخل ہوے اور اسی دن ان
وفات پائی اور سبب تاخیر دفن کا یہ ہوا کہ لوگ بیعت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
مین مشغول تھے یہانتک کہ بیعت تمام ہوئی بعض نے کہا توقف اسلیے ہوا کہ
سب کا اتفاق آپ کی موت پر نہ تھا مدت مرض کے تیرہ دن تھے یا ۱۴ یا
بارہ وقیل غیر ذلک وقت وفات کے ۶۳ سال تھے علی الصحیح اسی طرح ابوبکر
وعمر وعائشہ رضی اللہ عنہم اجمعین انتہی ما فی نور الابصار بالاختصار واللہ تعالی اعلم
پھر جس حجرۂ عائشہ مین حضرت دفن ہوے اوسی جگہہ بعد حضرت کے ابوبکر
وعمر رضی اللہ عنہما مدفون ہوئے فیالھا من روضۃ ما اکرمھا شانا واعظمھا مکانا
وایمانا شیخ عبدالحق دہلوی رح نے کتاب ماثبت بالسنۃ فی ایام السنۃ مین لکھا ہی
کہ انوار التنزیل ومدارک مین ابن عباس سے روایت ہی کہ آخر آیت جو جبرئیل لیکر
آئے یہ آیت ہی واتقوا یوما ترجعون فیہ الی اللہ ثم توفی کل نفس ما کسبت
وھم لا یظلمون اور کہا اس آیت کو دو صد و ہشتاد و آیہ بقرہ کی سر پر رکھو بعد
نزول اس آیت کے حضرت ۸۱ دن یا ۸ ۱ یا تین ساعت زندہ رہے زاہدی نے
کہا ابن عباس روئے اور کہا ختم الوحی بالوعید ابتداء مرض نبوی یہ ہوا کہ
ماہ صفر سے دو راتین باقی تھین کہ دن چہار شنبہ کے گھر مین میمونہ کے درد سر
شروع ہوا یا ایک رات باقی تھی یا آغاز ربیع الاول تھا وفا مین کہا ہی کہ صفر سے
دس دن باقی تھے ۱۲ شب کو ربیع الاول کی انتقال کیا یہ ماہ سنہ ۱۱ ہجری کا تھا

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

ایک شب جوف لیل مین بقیع مین گئے اور استغفار کرکے چلے آئے جب مرض
سخت ہوا فرمایا مجھپر سات مشک پانی ڈالو شاید کچھ راحت ملے چنانچہ ایسا ہی کیا
پھر اوسدن نکل کر خطبہ پڑہا اور شہداء احد کے لیے استغفار کی بارہ یا ہ اون بار
رہے ایکبار فاطمہ سے سرگوشی کی اور کہا انک اول اھل بیتی لحوقا بی ونعم السلف
انا لک اسمین اختلاف نہین ہے کہ آپکا انتقال روز دوشنبہ نصف نہار کو ہوا عبداللہ
بن انیس اوسی دن سے بیمار پڑکر مرگئے جب آپ کی موت مین شک ہوا تو خاتم
کو دیکھا کہ مرفوع ہوگئی تب موت کا یقین کیا علی کہتے ہین کہ جب حضرت مقبوض
ہوے ملک الموت طرف آسمان کے گریان بریان گئے وابلہ مینے آسمان سے
یہ آواز سنی یامحمداہ کل المصائب تھون عند ھذہ المصیبۃ سنن ابن ماجہ مین
آیا ہے کہ آپ نے حال مرض مین فرمایا ایھا الناس ان احد من الناس او من
المؤمنین اصیب بمصیبۃ فلیتعز بمصیبتی فی عین المصیبۃ التی تصیبہ بغیرھا
فان احدا من امتی لن یصاب بمصیبۃ بعدی اشد علیہ من مصیبتی سفیان
بن تمار کہتے ہین مینے حضرت کی قبر کو سنم دیکھا یعنی مرتفع ابوبکر و عمر کی قبر بھی اسطرح
تھی ائمہ اربعہ نے تسنیم کو مستحب کہا ہے اور قدماء شافعیہ تسطیح کو مستحب بتاتے ہین
اول مین مسطوح ہوگی پھر جب زمانہ عمر بن عبدالعزیز مین جدار قبر درست کی تو
بقدر یک شبر مسنم کردی افضلیت مین اختلاف ہے اصل جواز ہے اور تسطیح راجح
بدلیل حدیث مسلم کہ فضالہ بن عبید کا گزر ایک قبر پر ہوا اوسکو برابر کرکے کہا

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

مینے حضرت کو سنا فرماتے تھے کہ قبور کو برابر کردو اسی طرح حضرت علی کو حکم دیا تھا کہ جو قبر پاؤ اوسکو برابر زمین کے کردو یہ تسنیم فعل است تہانہ ارشاد حضرت آپ نے مرض موت مین فرمایا تھا لعن اللہ الیھود والنصاری اتخذوا قبور انبیائھم مساجد روتہ عائشہ رضی اللہ عنہا سعید بن المسیب کہتے ہین جگہہ ایک قبر کی باقی ہے اوسمین عیسی بن مریم دفن ہونگے علیہ الصلوۃ والسلام ؎

فصل ذکر ندب و رثا نبوی مین

فاطمہ علیہا السلام نے قبر مبارک کی مٹی لیکر اور سونگھکر کہا ؎

ماذا علی من شم تربۃ احمد ان لا یشم مدی الزمان غوالیا

صبت علی مصائب لو انھا صبت علی الایام صرن لیالیا

عائشہ نے علحدہ ندبہ کیا اسی طرح ابوبکر و عمر نے ابو الجوزا کہتے ہین مدینے مین جب کسی شخص کو کوئی مصیبت پہونچتی اوسکا بھائی آتا اور مصافحہ کرکے کہتا ؎

بندہ خدا اللہ سے ڈرو فان فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ ؎

اصبر لکل مصیبۃ وتجلد واعلم بان المرء غیر مخلد

واصبر کما صبر الکرام فانھا نوب تنوب الیوم تکشف فی غد

واذا اصبت بمصیبۃ تنجی بھا فاجبر مصابک بالنبی محمد

دوسرے نے کہا ہے ؎

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

تذكرت لما فرق الدهر بيننا ... فعزيت نفسي بالنبي محمد

وقلت لها ان المنايا سبيلنا ... فمن لم يمت في يومه مات في غد

اسی طرح صفیہ عمہ آنحضرت نے آپ کا مرثیہ کہا اور ابوسفیان بن ابی الحارث بن عبدالمطلب ابن عم آنحضرت نے اشعار رثا کہے اور صدیق اکبر نے بھی رثا منظوم کہا حسان نے کہا ؎

كنت السواد لناظري ... فعمي عليك الناظر

من شاء بعدك فليمت ... فعليك كنت احاذر

اشعار مشار الیہا ثابت بالسنۃ مین مذکور ہین حضرت نے وقت موت کے کوئی درہم و دینار و غلام اور کوئی شے سوا بغلہ بیضا و سلاح کے باقی نہین چھوڑے ایک زمین تھی وہ بھی صدقہ کر دی اور فرمایا نحن معاشر الانبیاء لا نورث ما ترکناہ صدقۃ ف زیارت آنحضرت مستحب و مندوب ہی اور کد مستحبات و افضل قربات سے اور قریب واجب کے ہے حق مین صاحب سعت و قدرت کے انتہی آمین کسی شخص کا اختلاف نہین ہے اختلاف اختیار سفر للزیارۃ مین ہے بہتر یہ ہے کہ قبل یا بعد حج نیت ادای نماز مسجد نبوی مین کرے کہ یہ سفر بھی بلا خلاف جائز ہے پھر جب وارد مدینۂ منورہ ہو تو مطابق آداب ماثورہ کے زیارت شریف بجا لاوے اور سعادت دارین حاصل کرے اب یہ شخص اختلاف سے نکل گیا اور مدعا اوسکا ہاتھ آیا شیخ الاسلام ابن تیمیہ رح نے اپنے منسک مین آداب زیارت جو

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

مفصلاً لکھے ہین وقت توجہ کے طرف مدینۂ رسول کے کثرت سے راہ مین شغل
درود کا رکھے ف مواہب لدنیہ مین کہا ہی کہ منجملہ خصائص آنحضرت کے
ایک یہ ہی کہ جسنے آپکو خواب مین دیکھا اوسنے سچ مچ دیکھا شیطان آپکی صورت
نہین بن سکتا ہی انتہی یہ مضمون احادیث صحیحہ مین آیا ہی وذھب جماعۃ الی
ان محل ذلک اذا رأ الرائی علی صورتہ الکریمۃ التی کان علیھا حتی انہ ضیق
الامر بعضھم وقال لابد ان یراہ علی صورتہ التی قبض علیھا حتی یعتبر عدد
الشعرات البیض التی لم تبلغ عشرین شعرۃ کذا فی ما ثبت بالسنۃ لکن استقدر
تضییق کی ضرورت نہین ہے ہان صورت کریمہ پر جو کتب شمائل اہل حدیث مین
مضبوط ہین دیکھنا ضرور ہے ورنہ ممکن ہے کہ غیر کو دیکھے اور خیال رائی مین
یہ آئے کہ حضرت ہین اگر حلیۂ مبارکہ ضبط ہوگا تو پھر دھوکا نہین لگ سکتا
ابن سیرین سے جب کوئی کہتا کہ مینے حضرت کو خواب مین دیکھا ہی تو کہتے بیان کر
اگر وہ کوئی ایسی صفت بیان کرتا جسکو وہ نہ پہچانتے تو کہتے تو نے حضرت کو
نہین دیکھا وسندہ صحیح ابن حجر مکی کہتے ہین وکذلک یقال فی کلامہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم فی النوم انہ یعرض علی سنتہ فما وافقھا فھو حق وما خالفھا
فالخلل فی سمع الرائی فرؤیا الذات الکریمۃ حقۃ والخلل انما ھو فی سمع الرائی
وبصرہ قال وھذا خیر ما سمعتہ فی ذلک انتہی وھذا آخر ما اردنا ایرادہ
فی ھذہ العجالۃ والحمد للہ اولاً واٰخراً

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

رسالہ صفت جنت خلاصۂ کتاب حادی الارواح الی بلاد الافراح

نظم دلپذیر سید جمیل احمد سہسوانی سلمہ اللہ تعالیٰ

کس کی طاقت کس کا منہ کس کی زبان
کر سکے جو حمد خلاقِ جہان

کیجیے شکرِ نعمتِ معبود کیا
اپنی ہستی کیا مثل ہی بود کیا

آدمی ہمکو بنایا شکر ہے
دین خالص پر چلایا شکر ہے

متبعِ شرعِ محمد کا کیا
مستحق عیشِ مخلد کا کیا

ہے یہ منت لائقِ شکرِ مزید
ہمکو دی نعماء جنت کی نوید

کیسی جنت جسکے اوصافِ جمیل
ہین بیان مصحفِ ربِ جلیل

کیسی جنت جسکی تعریف و ثنا
ہے احادیثِ نبی مین جا بجا

جسمین ہے کوڑی کے رکھنے کا مقام
بہتر از دنیا و ما فیہا تمام

گر کبھی ناخن سے کمتر کوئی شے
ہو عیان آفاق مین جنات سے

تو یہ ما بینِ زمین و آسمان
زیب و آرائش کی جا ہو بیگمان

جھانکے جنت سے جو کوئی جنتی
اور رنگن اوسکا ظاہر ہو کبھی

یک قلم زائل ہو نورِ آفتاب
شرمسے کیا اختر حضورِ آفتاب

یہ وہ گلشن ہے بنایا ہی جسے
خود خدا نے اپنے دستِ پاک سے

http://t.me/Tehqiqat

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہاتھہ سے اپنے لگایا ہر شجر — موسمون کا اوسکو ہیرا یا ہے ثمر

اپنے رضوان و کرم اور رحم سے — حق تعالی نے کیا آباد اوسے

جسقدر جنت مین ہین عیش و نعیم — حق نے نام اونکا رکھا فوز عظیم

وان کے شاہی کو کہا ملک کبیر — خوبیان رکھی گئین اوس مین کثیر

پاک ہی وہ عیب سی نقصان سے — خاک وانکی زعفران و مشک ہے

عرش رحمن سقف جنت کا ہی نام — مشک وان گارے کا ہی قائم مقام

ہر بنا بنی ہے خشت سیم و زر — سنگریزون کی جگہہ پر ہین گہر

وان درختونمین کہان ساق حطب — یا ہی ساق فضہ یا ساق ذہب

ہر ثمر اونکا زبد سے نرم تر — شہد سے شیرین زیادہ ہر ثمر

اونکے پتے نرم کپڑے سے سوا — دو دو کی نہرین وہان ہین با مزا

اک طرف جاری ہین انہار شراب — ایک جانب چشمہ ہای شہد ناب

کہاے میوہ جسکو جتنی چاہ ہے — طائرون کا گوشت خاطر خواہ ہے

اہل جنت کے لیے پاکیزہ مے — سونٹھہ اور تسنیم اور کافور ہے

بین ظروف سیم و زر وان بیشمار — صاف و شفاف و نفیس آبینہ وار

خوبی ابواب جنت کیا کہون — کوئی وسعت سی ہے وسعت کیا کہون

فصل مصراعین در کے درمیان — راہ چل سالہ کا ہوگا بیگمان

اہل جنت اونمین داخل ہونگے جب — ممتلی ہو جائین گے در کے سب

https://ataunnabi.blogspot.com/

وہ درختون کی ہواؤن کا نشاط — ذکر سے جسکے ہو حاصل انبساط
اک شجر وان ایسا ہوگا سایہ دار — جسکے سائے مین کوئی عمدہ سوار
گو چلیگا سو برس لیل و نہار — طے نہ اوسکو کر سکیگا زینہار
ملک ادنی جنتی کا ہے یہ حال — چل سکیگا اوسمین تا الفین سال
ایک موتی کا وہ خیمہ بیدیل — طول ہے جسکا بقدر شصت میل
کیا کرون جنت کے غرفونکا بیان — جنکے نیچے ہین بہت نہرین رواں
جنتی کو نعمتین ہین بیقیاس — سونے اور ریشم کا پائیگا لباس
وہ بچھونے وان ملینگے لاکلام — جنکے استر نافتی کے ہین تمام
ہونگے گستردہ وہ اعلی جای پر — اہل جنت اون پہ ہونگے جلوہ گر
وہ سریر اوسپر چھپر کھٹ کی بہار — ڈوریان سونے کی جنمین بیشمار
سارے سونے کے ہین تکیے گھنڈیان — درز کیسی اونمین رخنہ ہے کہان
ہے یہ حال صورت اہل جنان — ہونگے سب ہمسن ماہ آسمان
ہوگا وان آدم کی صورت پر ہر ایک — خوش اللہ حسن خوب و شکل نیک
تا ابد اونپر یہی ہوگا گمان — ہین سہ و شصتی سا اینکے نوجوان
راگ حورون کا نہایت جانفزا — اور فرشتون کا غنا صل علی
جانفزا تر اور سزاوار سماع — ہے خطاب رب اکبر کا سماع
وہ سواری جسپہ وان ہوکر سوار — یار سے جاکر ملیگا اپنے یار

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

اونٹ ہوگا رنگ ہی جسکا سپید
کون جانے اوسکی پیدائش کا بھید

چاہے گا جس شے پہ خلاق جہان
اوسکو وان پیدا کریگا بیگمان

سونتی اور سونے کے کنگن دلنشین
جنتی پہنینگے اسمین شک نہین

وہ مرصع تاج ہونگے زیب سر
تلملائے دیکھکو جنکو نظر

لاتعد غلمان ہین خدمت کے لیے
جیسے موتی ہون چھپے رکھے ہوے

کیا لکھون کیفیت حوران عین
یہ ہین دلبر انکو کہتے ہین حسین

ایک ہی سن کی وہان ہر حور ہے
نوجوانی کے نشے مین چور ہے

سیب کے ہمرنگ ہین انکے عذار
چھاتیان دیکھو تو مانند انار

دانت ہین منظوم ہون جیسے گہر
ہے لطیف و نازنین اونکی کمر

اونکے چہرون پر بہنگام ظہور
ہو گمان خورشید کا اللہ سے نور

وقت خندہ اونکے دندان کی چمک
ہو بہو ہے برق جولان کی چمک

طالب و مطلوب ہونگے دو بدو
دوستارے جیسے باہم روبرو

دونون مل جائینگے باہم اس طرح
دو نہال آسمین ہون ضم جسطرح

روئی مطلوب ایسا ہوگا جلوہ گر
روئی طالب جسمین آئیگا نظر

پنڈلیون سے اوسکے مغز استخوان
صاف ہوگا آشکارا و عیان

جہانک لے دنیا مین گر حور جنان
ہو معطر اوسکی خوشبو سے جہان

ہو میان شرق و غرب آستہ
ذکر حق سے ہر زبان پر استہ

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

دیکھکر اوسکو زمانے مین کوئی — غیر کی جانب نہ دیکھے پھر کبھی
ہین زمین پر جسقدر جن و بشر — لائین ایمان قادر قیوم پر
اوڑھنی ہے وہ جو اوسکی زیب سر — ساری دنیا سے ہے خوبی مین بتر
آرزوئی وصل حوران جنان — واقعی سب آرزؤن کی ہے جان
طیب و طاہر ہین اونمین ذکر کیا — غائط و بول و نفاس و حیض کا
حمل کا ڈر زچگی کا غم نہین — ہین وہ حورین کچھ بنی آدم نہین
چرک و آب بینی و آب دہان — نام کو اونمین نہین انکا نشان
نوجوانی اونکی ہوگی بے زوال — غیر فانی خوبی و حسن و جمال
اپنے شوہر کے سوا اغیار پر — بھولکر بھی وہ نہ ڈالینگی نظر
جب پڑیگی اوسپہ شوہر کی نگاہ — خوش کریگی اوسکو وہ بی اشتباہ
حکم جو دیگا بجا لائیگی وہ — اوسکی خدمت سے نہ اوکتائیگی وہ
پاکدامن ایسی ہے ہر حور عین — جن و انسان نے چھوا جسکو نہین
خوش بیانی پر جو وہ آجائیگی — جو نہ دیکھا وہ مزا دکھلائیگی
گوشہائے مستمع بھر جائینگے — گوہر منظوم اور منثور سے
قامت دلچسپ اونکا سربسر — ہے نہال تازہ یا شاخ شجر
کچھ نہ پوچھ آنکھ اونکی ہے غضب جمیل — خوب ابیض حدقہ چشم کحیل
رنگ مین یاقوت و مرجان کی نظیر — صورت و سیرت بغایت دلپذیر

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

شوہرون کی اپنے سب محبوب ہین — مختصر یہ ہے نہایت خوب ہین

ہنس پڑین گر اپنے شوہر کے حضور — پھیل جائے گلشنِ جنت مین نور

ہوگی اونمین سے جو کوئی فی الفضل — اک محل سے داخلِ دیگر محل

یہ گمان ہوگا کہ منزل گاہ خور — ہوگیا اک برج سے برجِ دگر

گرچہ ہر نعمت وہانکی خوب ہے — جسکو دیکھو دلکش و مرغوب ہے

لیکن اصل جملہ نعماءِ جنان — عینِ مطلوبِ قلوبِ مومنان

مدعائی خاص اہلِ علم و دین — منتہائی ذوق و شوقِ طالبین

ثمرۂ زہد و جزا و اتقا — حاصلِ سرمایۂ خوف و رجا

آرزوئی عین و عین آرزو — مقصدِ سعی و مرادِ جستجو

ہے خداوندِ دو عالم کا جمال — جسکو مومن دیکھکر ہونگے نہال

دوپہر کو جیسے خورشیدِ فلک — سب کو آتا ہے نظر بے ریب و شک

جسطرح نظارگی بے اشتباہ — دیکھتا ہے حسنِ ماہِ نیم ماہ

بس یہین دیدارِ ربّ العالمین — برملا دیکھین گے سو مومن بالیقین

ہوگی جسدن رویتِ ربِّ مجید — نام ہی اوس روز کا یوم مزید

اک منادی یہ ندا دیگا وہان — ہین کہان آئین ادہر اہلِ جنان

سب کے سب دربارِ خالق مین چلین — چاہتا ہی وہ سوا دینا اونہین

اوٹھ کھڑے ہونگے یہ سنکر سب کے سب — کہکے سمعنا طاعۃً باصد ادب

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہونگے لاثانی نجائب پر سوار
جا کے اوس میدان مین لینگے قرار

نام ہی جسکا فتح اور وہ مقام
ہے معطر تازگی بخشِ مشام

وہ جگہ ہے وعدہ گاہِ مومنین
مجتمع ہونگے پہونچکر سب وہین

حسب فرمان خداوندِ جہان
وان پہنچینگے آکے نادر کریان

بے بہا نور و جواہر کے سریر
رکھے جائینگے وہان لاکر کثیر

سونے چاندی اور زمرد کی نفیر
وہ منابر جنکی ہونگے شاہون کو ریس

جنتی اونپر بٹھائے جائینگے
ای تری قدرت یہ رتبے پائینگے

بعض ہونگے باکمالِ زیب و فر
جلوہ فرما تو وہ ہای مشک پر

کرسی والون کو گمرہ و بیگمان
آپ سے بہتر نہ سمجھینگے وہان

سب کے سب جب مطمئن ہو جائینگے
بیٹھنے سے وان فراغت پائینگے

اک منادی یہ کہے گا برملا
اے گروہِ مومنانِ باصفا

تم سے جو اک وعدہ تھا اللہ کا
چاہتا ہے وہ اوسے کرنا وفا

سب کہینگے ایسی شے کوئی نہین
جو خدا نے ہمکو یان بخشی نہین

اوسنے کیا ہم سب کے نیک اعمال کا
وزن مین پلہ نہین ہمبری کیا

کیا نہین ہمکو دیا باغِ جنان
یا نہین بخشی جہنم سے امان

حسن صورت کیا نہین بخشا ہمین
اس سے بڑہ کر چاہیے اب کیا ہمین

یہ اسی حالت مین ہونگے سب کے سب
ناگہان اک نور چمکے گا عجب

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہر طرف سے نور کی پاکر چمک
جگمگا اوٹھیگی جنت یک بیک

سب وہ اوپر کو اوٹھائینگے نگاہ
جانکیگا اوپر سے اون سبکو آہ

اون سے فرمائیگا رب العالمین
السلام ای ساکن جنت برین

ہنسکے فرمائیگا اونکو دیکھکر
وہ مرے مقبول بندے ہین کدھر

جو اطاعت مین رہے میری سدا
گرچہ دنیا مین مجھے دیکھا نہ تھا

آج ہے اونکے لیے یوم مزید
سنتے ہی یہ سبکو ہو جائیگی عید

سب کہینگے ای خداوند جہان
ہم تو سب راضی ہین تجھسے بیگمان

اب فقط تیری رضا درکار ہے
یہ جو حاصل ہے تو بیڑا پار ہے

حکم ہوگا ہم اگر راضی نہ تھے
کسطرح جنت مین تم داخل ہوے

جو تمنا ہو جسے کہدے وہ آج
جسکو جو لینا ہو مجھسے لے وہ آج

سب کرینگے عرض ای رب رحیم
چاہتے ہین رویت وجہ کریم

تب خدا پردے اوٹھا دیگا تمام
جلوہ گر اون سب پہ ہوگا لاکلام

جلوہ فرما ہوگا اس دستور سے
ڈھانپ لیگا سب کو اپنے نور سے

گر نہوتا یہ کہ پہلے سے خدا
سوختگی سے اسنکو دیکھا

جلکے ہو جاتے وہ خاکستر وہین
تاب نظارہ کی لاسکتے کہین

تمام شد

https://ataunnabi.blogspot.com/

جلوۂ زیست قدرت

بارہ رسائل میلادی مصطفیٰ

چار زندہ نبی

یمارست فتح مکہ

جہان نبیا

راہنمائے فقیہ

مکاشفۃ القلوب

خطبات مجددیہ

خطبات نورانی

نورانی تکمیلات

شان حبیب الباری

قبروں کے حالات

مسلمان کا عقیدہ

تاریخ حبیب الہ

تاریخ گوجراں

تذکرۃ الاولیاء

سفر آخرت

اور

ہماری ذمہ داریاں

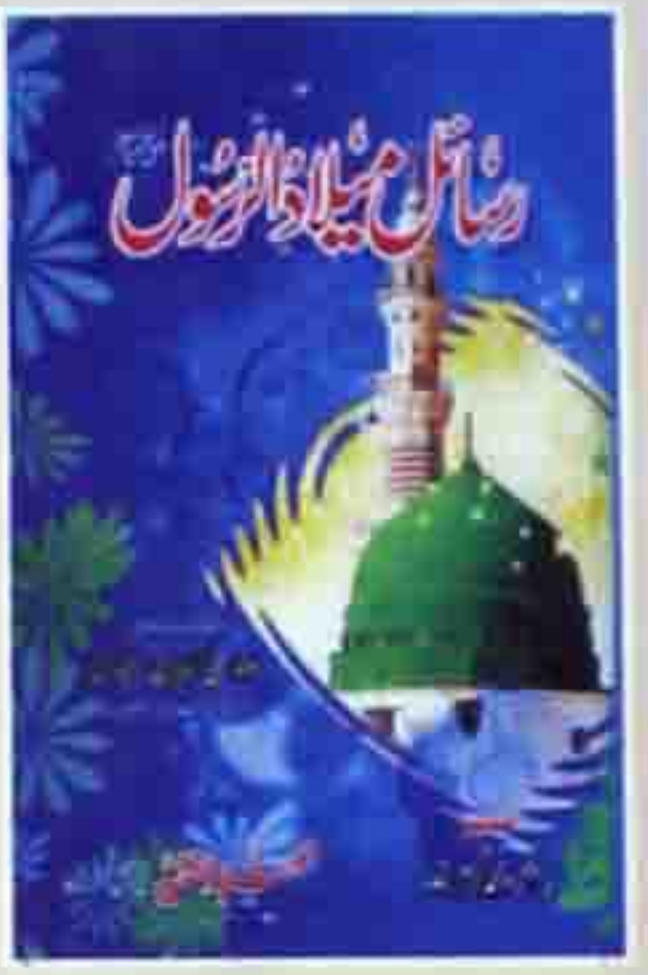

سیرت مصطفیٰ

کشف المحجوب

سر الاسرار

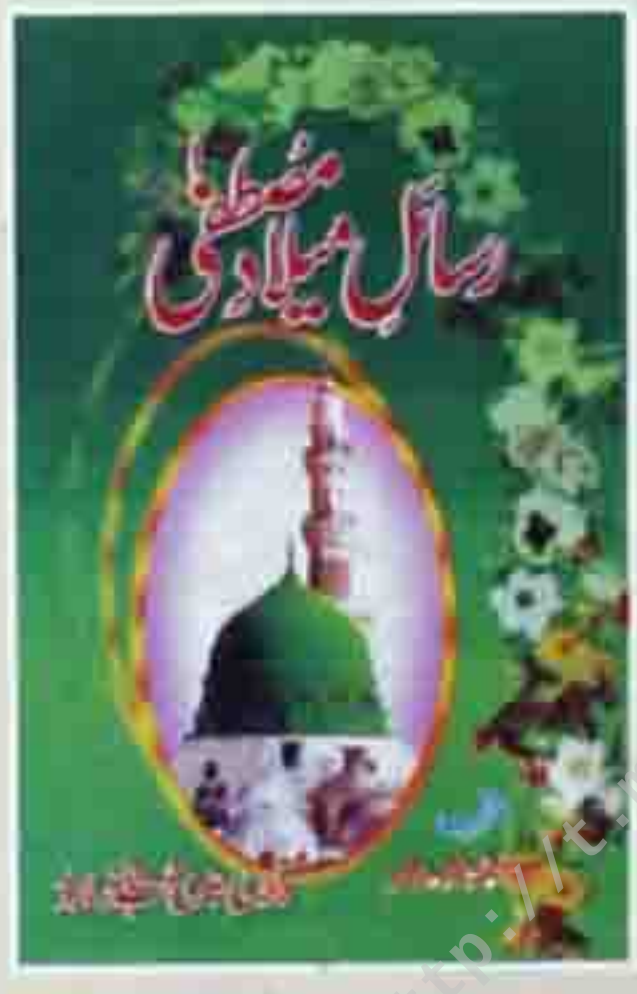

آئینہ کربلا

کیا آپ جانتے ہیں؟

مصیبت کے بعد راحت قرآنی عملیات

چشمہ فیض گنج بخش

پرشنز اینڈ آنسرز اردو

آداب رسول

رسائل امام سیوطی

محافل ایصال ثواب

کردار یزید

جنتی زیور

فتوح الغیب

مولانا حافظ خان محمد قادری کی تقریریں

مکتبہ حنفیہ
گنج بخش روڈ ○ لاہور

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books